

# مصنوع



اصح المطابع  
کراچی

حصہ حصین

مع ترجمہ

قول متین اردو

نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَاللَّهُ كَثِيرٌ شَاكِرٌ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَعَدَّ اللَّهُ مَغْفِرَةً لِمَن يَشَاءُ  
اور کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والے اور یاد کرنے والی عورتیں (ان سے) کیلئے اللہ نے ان کے لئے کافصلیہ یعنی انہوں کی معافی تیار کر رکھی ہے جو سچے عقائد پر ہیں

# حُصْنُ حَصِينٍ

مع ترجمہ و شرح

## قَوْلٍ مِّثْلَيْنِ

ان

مولانا محمد عبد العليم ندوی

ناشر

نور محمد صاحب المطابع و کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی

# فہرست مضامین

مطالب	نمبر صفحات	مطالب	نمبر صفحات
پہلی منزل (جمعرات) {	۱	اجابتِ دعا کے کلمات	۱۰۱
شروع کتاب سے		دعا کے قبول ہونے پر اللہ کا شکر ادا کرنا	۱۰۲
خطبہ کتاب	۱	دوسری منزل (جمعہ) {	۱۰۳
علامات اسماء کتب احادیث (رموز)	۶	”الَّذِي يُقَالُ فِي صَبَاحٍ“ سے	
اُن مطالب کا ذکر جن پر یہ کتاب مشتمل ہے	۱۰	صبح و شام کی دعائیں	۱۰۳
دعا کی فضیلت	۱۳	ادلے قرض اور رنج و غم دور ہونے کی دعائیں	۱۲۰
ذکر کی فضیلت	۲۰	صرف شام کی دعا	۱۲۰
دعا کے آداب	۲۱	صرف صبح کی دعا	۱۲۱
ذکر (یا دہائی) کے آداب	۵۲	طلوع آفتاب کی دعائیں	۱۲۵
دعا کی قبولیت کے اوقات	۵۶	دن کی دعائیں	۱۲۶
جمعہ کی فضیلت	۵۸	مغرب کی اذان کے وقت کی دعا	۱۲۸
اعمالِ جمعہ	۵۸	صرف رات کی دعائیں	۱۲۹
احکامِ جمعہ	۵۹	دن اور رات کی دعائیں	۱۳۳
دعا کے قبول ہونے کی حالتیں	۶۲	شام ہونے کا بیان	۱۳۴
دعا قبول ہونے کے مقامات	۶۳	گھر میں آمد و رفت کی دعائیں	۱۳۴
مستجاب الدعوات لوگ	۶۶	سوتے وقت کی دعائیں اور اُس کے آداب	۱۴۵
اسمِ اعظم	۷۱	خواب دیکھنے کا بیان اور اس کی دعائیں	۱۴۹
اسماءِ حسنیٰ اور ان کے خواص	۷۶		

مطالب	نمبر صفحات	مطالب	نمبر صفحات
ضروریات مسجد	۱۸۵	ڈر، خوف اور نیند اچٹ جانے کی دعائیں	۱۵۱
تیسری منزل (ہفتہ)	۱۸۴	بیداری کی دعائیں	۱۵۲
		کروٹ لیتے وقت کی دعا	۱۵۵
”وَالَاذَانُ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً“	۱۸۴	رات کو بستر سے اٹھ کر دوبارہ بستر پر لیٹنے کا طریقہ اور اس کی دعا	۱۵۵
		پاخانہ میں آمد و رفت کی دعائیں	۱۵۶
اذان و اقامت	۱۸۴	پیشاب پاخانہ کے آداب	۱۵۷
اذان کے جوابی کلمات	۱۸۴	وضو کی دعائیں	۱۵۹
اذان کے بعد دعا کی قبولیت کا بیان	۱۸۹	وضو کا طریقہ	۱۶۰
غمرہ کا بیان	۱۹۱	نوا قض وضو	۱۶۲
اقامت کا بیان	۱۹۲	پنج وقتہ نیا وضو کرنا	۱۶۲
اذان کی فضیلت اور اس کے احکام	۱۹۲	ہمیشہ با وضو رہنا	۱۶۲
اذان کے کلمات	۱۹۳	پنج وقتہ مسواک کرنا	۱۶۳
تکبیر کے الفاظ	۱۹۴	تہجد کی نماز	۱۶۴
فرض نماز شروع کرتے وقت کی دعا	۱۹۵	وتر کا طریقہ	۱۷۱
نماز کی دعائیں	۱۹۷	وتر کی دعائیں	۱۷۲
ثناء	۱۹۷	فجر کی سنتوں کا بیان	۱۷۶
آمین اور آمین کے ساتھ کی دعائیں	۱۹۹	گھر سے باہر جانے کی دعائیں	۱۷۷
رکوع کی دعائیں	۱۹۹	نماز کے لئے جانے کی دعائیں	۱۷۸
قیام کی دعائیں	۲۰۱	مسجد میں آمد و رفت کی دعائیں	۱۸۱
سجدہ کی دعائیں	۲۰۳	مسجد میں گم شدہ چیز ڈھونڈنے کی ممانعت	۱۸۲
سجدہ تلاوت کی دعائیں	۲۰۶	مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت	۱۸۲
تلاوت قرآن کے سجدے	۲۰۷	مسجد کے حقوق و آداب	۱۸۲
جلسہ استراحت کی دعائیں	۲۱۰	مساجد کی تعمیر	۱۸۳
قنوت فجر	۲۱۰		
مصیبت کے وقت ہر نماز میں قنوت نازلہ کا پڑھنا	۲۱۰		

نمبر صفحات	مطالب	نمبر صفحات	مطالب
۲۵۱	صوم داؤدی	۲۱۲	التحیات اور تشہد
۲۵۲	صوم وصال	۲۱۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام
۲۵۲	دو شنبہ اور پخشنبہ کے روزے	۲۱۳	بھیجنے کا طریقہ
۲۵۲	ایام بیض کے روزے	۲۱۹	تشہد اور درود کے بعد کی دعائیں
۲۵۲	صائم الذہر رہنا	۲۲۲	سید الاستغفار
۲۵۳	نفل روزے رکھنا	۲۲۳	نماز سے فارغ ہونے کے بعد کی دعائیں
۲۵۳	مردوں کی جانب سے روزہ رکھنا	۲۳۴	صبح کی نماز کے بعد کی دعائیں
۲۵۳	بچوں سے روزہ رکھوانا	۲۳۵	صبح اور مغرب کی نماز کے بعد کی دعائیں
۲۵۴	کھانا شروع کرنے کا ذکر	۲۳۶	نماز چاشت کے بعد کی دعا
۲۵۴	کھانے کے بعد کی دعائیں	۲۳۶	دعوت کا قبول کرنا
۲۶۱	کپڑے پہننے کی دعائیں	۲۳۶	دعوت ولیمہ
۲۶۲	کپڑے اتارنے کی دعا	۲۳۷	نماز کے اوقات
چوتھی منزل (الوار) { ۲۶۳ "وَإِذَا هَمَّ بِأَمْرٍ" سے		۲۳۸	نماز کے شرائط و ارکان
		۲۳۹	استقبال قبلہ و ترکیب نماز
		۲۴۲	سترہ
		۲۴۳	نماز باجماعت کی فضیلت اور اس کی تاکید
۲۶۳	دعا ئے استخارہ	۲۴۴	پابندی جماعت
۲۶۷	نکاح کے لئے استخارہ	۲۴۴	نماز میں خشوع و خضوع
۲۶۹	نکاح کا خطبہ	۲۴۶	روزہ افطار کرنے کی دعائیں
۲۶۹	نکاح کی مبارکباد	۲۴۶	روزہ کا بیان
۲۷۰	حضرت فاطمہؓ کے نکاح کا ذکر	۲۵۰	روزہ کے متعلق صحابہؓ کا ذوق و شوق
۲۷۲	میاں بیوی کے اجتماع اور غلام خریدنے کی دعائیں	۲۵۰	صوم رمضان
۲۷۲	بیوی کے ساتھ صحبت کی دعا	۲۵۱	سفر میں روزہ رکھنا
۲۷۲	انزال کی دعا	۲۵۱	صوم عاشوراء

نمبر صفحات	مطالب	نمبر صفحات	مطالب
۲۹۰	طواف کا ذکر	۲۷۳	بچہ کی پیدائش کی دعائیں
۲۹۳	صفا و مروہ کی سعی	۲۷۳	بچہ کے کان میں اذان و اقامت کہنا
۲۹۶	کوہ صفا کی دعا	۲۷۳	بچہ کے نام رکھنے اور حقیقہ کا حکم
۲۹۶	صفا و مروہ کے درمیان کی دعا	۲۷۳	بچہ کا تعویذ
۲۹۶	عرفات کا ذکر	۲۷۳	بچہ کی پہلی تعلیم
۲۹۶	عرفہ کے دن کی دعا	۲۷۴	بچہ کو نماز کے لئے تنبیہ
۲۹۷	عرفات کی دعائیں	۲۷۵	مسافر کو رخصت کرنا
۲۹۸	مشعر حرام کی دعا	۲۷۵	سفر کی دعائیں
۲۹۸	رمی جمار کا بیان	۲۷۷	سردار لشکر کو نصیحتیں
۳۰۰	قربانی کی دعائیں	۲۸۰	سوار ہونے کی دعائیں
۳۰۱	اونٹ کی قربانی کا طریقہ	۲۸۰	سفر سے واپسی کی دعائیں
۳۰۳	خانہ کعبہ میں داخل ہونے کی دعائیں	۲۸۱	سفر کی مشقت سے پناہ
۳۰۳	خانہ کعبہ میں نماز کا طریقہ	۲۸۲	بلندی پر چڑھنے اور اترنے کی دعا
۳۰۵	آب زمزم پینے کے آداب اور دعا	۲۸۲	جانور کا پھسلنا
۳۰۵	ضریضہ حج	۲۸۳	پانی کے سفر کی دعا
۳۰۶	ماں باپ کی عزت حج کرنا	۲۸۳	سفر میں جانور کے بھاگ جانے اور رد
۳۰۶	عمروہ	۲۸۳	مانگنے کا ذکر
۳۰۷	قربانی کرنا	۲۸۳	اونچائی پر چڑھنے کا ذکر
۳۰۹	جہاد کا سفر اور اس کی دعائیں	۲۸۴	شہر دیکھنے کی دعا
۳۰۹	دشمن کے شہر پر چڑھتے وقت کی دعا	۲۸۴	شہر میں داخل ہونے کی دعا
۳۰۹	کسی سے خوفزدہ ہونے کی دعا	۲۸۵	مسافر کا کسی جگہ قیام کرنا
۳۰۹	دشمن سے گھر جانے کی دعا	۲۸۸	حج کا طریقہ
۳۱۰	دشمن کی شکست کے بعد دعا	۲۸۸	احرام کا بیان
۳۱۲	اسلام لانے والے شخص کی تعلیم	۲۸۹	تلبیہ کے بعد کی دعا

مطالب	نمبر صفحات	مطالب	نمبر صفحات
سفر جہاد سے واپسی کی دعا	۳۱۲	بادل کی گرج اور بجلی کی کرک کی دعائیں	۳۳۹
وطن میں پہنچنے کی دعا	۳۱۲	آندھی کا بیان	۳۴۰
اہل و عیال کے پاس پہنچ کر پڑھنے کی دعا	۳۱۳	مرغ، گدھے اور گتے کی آواز کا بیان	۳۴۱
شوقِ جہاد	۳۱۳	سورج یا چاند گہن کا بیان	۳۴۱
شوقِ شہادت	۳۱۳	نماز کسوف و خسوف	۳۴۱
رنج و غم اور مصیبت کے وقت کی دعائیں	۳۱۵	چاند دیکھنے کی دعا	۳۴۲
پانچویں منزل (پیر) { ”وَمَا قَالَ عَبْدٌ“ سے		لیلۃ القدر کا بیان	۳۴۵
		آئینہ دیکھنے کی دعا	۳۴۶
رنج و غم اور بے قراری کے وقت کی دعائیں	۳۲۱	سلام کرنے کے آداب	۳۴۷
رنج و غم کی دعا	۳۲۱	سلام کی ممانعت	۳۴۷
مصیبت کے وقت کی دعا	۳۲۱	چھینکنے کا بیان	۳۵۰
کسی سے ڈرنے کی دعا	۳۲۲	خوشخبری سننے کی دعا	۳۵۱
بادشاہ یا ظالم کے خوف کے وقت کی دعا	۳۲۳	اچھی چیز دیکھنے کی دعا	۳۵۱
شیطان وغیرہ سے ڈرنے کی دعائیں	۳۲۵	مال بڑھنے کی دعا	۳۵۱
چھلاوا ظاہر ہونے کے وقت کی دعا	۳۲۶	کسی کو ہنستا ہوا دیکھنے کی دعا	۳۵۲
نماز حاجت کا طریقہ	۳۲۷	دوستی کا بیان	۳۵۲
حفظ قرآن کی دعا	۳۳۰	حال دریافت کرنے والے کا جواب	۳۵۲
توبہ اور نماز توبہ کا بیان	۳۳۱	محسن کا شکریہ	۳۵۳
طلبِ باران کی دعا	۳۳۵	ادائے قرض پر قرض خواہ کا طریقہ	۳۵۴
نماز استسقاء کا طریقہ	۳۳۶	پسندیدہ اور غیر پسندیدہ چیز دیکھنے کا ذکر	۳۵۴
بادل آتا ہوا دیکھنے کی دعا	۳۳۸	ادائے قرض کی دعائیں	۳۵۵
بارش کے وقت کی دعا	۳۳۸	کسی کام سے محک جانے کا بیان	۳۵۶
بارش سے پناہ کی دعا	۳۳۸		

مطالب	نمبر صفحات	مطالب	نمبر صفحات
وسوسہ دہور کرنے کی دعائیں اور اس کا طریقہ	۳۵۷	بیماری میں پڑھی جانے والی دعائیں	۳۸۱
غصہ دفع کرنے کا طریقہ	۳۵۹	شہادت طلب کرنے کا بیان	۳۸۲
بدر بانی کا ذکر	۳۶۰	جان کنی کے وقت کی دعا	۳۸۳
مجلس میں آتے اور جاتے سلام کرنا	۳۶۰	مرنے کا بیان	۳۸۳
مجلس میں شرکت کا بیان	۳۶۰	میت کے پس ماندگان کا بیان	۳۸۴
بازار میں آمد و رفت کی دعائیں	۳۶۱	بچہ کے مرنے کا ذکر	۳۸۵
نئے پھل دیکھنے کا ذکر	۳۶۲	رسول اللہ کی وفات کا ذکر	۳۸۸
مصیبت زدہ کے دیکھنے کا بیان	۳۶۲	جنازہ اٹھانے کی دعا	۳۹۱
گم شدہ چیز کا بیان	۳۶۳	منازل جزہ	۳۹۱
بدشگونی کا بیان	۳۶۴	دفن کرنے کی دعا	۳۹۵
نظر لگ جانے کا ذکر	۳۶۴	دفن سے فارغ ہونے کے بعد کی دعا	۳۹۵
جن، آسیب وغیرہ کے دفع کرنے کا بیان	۳۶۶	زیارت قبور کا بیان	۳۹۵
ریوانگی کا منتر	۳۷۲	<b>چھٹی منزل (منگل)</b> <b>الذکر الذی ورد فضله سے</b>	
بچھو کے کاٹے کا عمل	۳۷۲		
جلے ہوئے کی دعا	۳۷۴		
آگ بجھانے کی دعا	۳۷۴	وہ ذکر جو کسی وقت یا سبب یا جگہ	۳۹۷
پیشاب بند ہو جانے کی دعا	۳۷۴	کے ساتھ مخصوص نہیں ہے	۳۹۷
بھوڑے اور زخم کی دعا	۳۷۵	کلمہ توحید کی فضیلت	۴۰۰
پاؤں سن ہو جانے کا ذکر	۳۷۵	کلمہ تہجد کی فضیلت	۴۰۲
دکھ درد کی دعائیں	۳۷۵	کلمہ شہادت کی فضیلت	۴۰۲
آنکھ دکھنے کی دعا	۳۷۷	تسبیح و تہجد کی فضیلت	۴۰۶
بخار کی دعا	۳۷۸	تسبیح کے الفاظ اور اس کی فضیلت	۴۱۶
تکالیف سے تنگ آکر موت مانگنے کا ذکر	۳۷۸	صلوۃ التسبیح	۴۲۱
عیادت کا بیان	۳۷۸	سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کی فضیلت	۴۲۲

مطالب	نمبر صفحات	مطالب	نمبر صفحات
لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت	۲۲۷	سورۃ کہف کی فضیلت	۲۵۵
استغفار کا بیان	۲۳۰	سورۃ طہ، طو اسین اور حوامیم کی فضیلت	۲۵۵
استغفار کا طریقہ	۲۳۶	سورۃ یسین کی فضیلت	۲۵۵
آداب تلاوت و تشرآن	۲۴۱	سورۃ فتح کی فضیلت	۲۵۵
ساتویں منزل (بدرہ)		سورۃ نمل کی فضیلت	۲۵۷
		سورۃ اذ لزلت کی فضیلت	۲۵۸
”فَضِّلُ الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ“ سے		سورۃ قل یا ایہا الکافرون کی فضیلت	۲۵۸
		سورۃ اخلاص کی فضیلت	۲۵۸
قرآن عظیم اور اس کی سورتوں اور آیتوں کی فضیلت		سورۃ افجا رنصر اللہ کی فضیلت	۲۵۸
		سورۃ فلق اور سورۃ ناس کی فضیلت	۲۵۹
سورۃ فاتحہ کی فضیلت	۲۵۰	وہ دعائیں جو کسی وقت اور کسی سبب کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں	۲۶۱
سورۃ بقرہ کی فضیلت	۲۵۱	درود شریف کی فضیلت	۲۹۷
سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کی فضیلت	۲۵۲	~~~~~	
آیت الکرسی کی فضیلت	۲۵۳		
آمن الرسول کی فضیلت	۲۵۳		
سورۃ النعام کی فضیلت	۲۵۳		

## مہمات کے لئے تفتیم منازل

صفحہ ۱	منزل اول — جمعرات کی شب — شروع کتاب سے —
۲۱۴	منزل دوم — جمعہ کی شب — وَكَيْفِيَّةُ الصَّلَاةِ سے —
۳۶۲	منزل سوم — ہفتہ کی شب — وَإِذَا رَأَىٰ بَاكُوْرَةً ثَمَرٍ سے —
۳۹۷	منزل چہارم — اتوار کی شب — الَّذِي كَرَّمَ الْغِيْثَ وَرَدَ فَضْلُهُ سے —

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَلَّ جَلَالُهُ وَالصَّلَاةُ لِلَّهِ الْمُدْعُوِّ إِلَى الْوَطَنِ وَرَجَالِهِ  
رَبِّ بَيْتِهِ وَلَا تَقْسِرُوا قُلُوبَكُمْ بِالْخَيْرِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عُدَّةٌ لِلْقَائِمِ قَالَ الْعَبْدُ الْفَقِيرُ الضَّعِيفُ الْيَسْكِينُ الْمُنْقَطِعُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الرَّاجِي مِنْ كَرَمِهِ أَنْ يُنْجِيَهُ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنُ الْحَزْرِيِّ الشَّافِعِيِّ لَطَفَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ فِي شِدَّتِهِ

ترجمہ: اے اللہ! مخلوق کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خدا کے دیدار کا سامان ہے۔

کہتا ہے، بندہ محتاج، ضعیف و عاجز، اللہ کی طرف منقطع ہونے والا، اس کے کرم سے یہ امید رکھتا ہے کہ  
ظالم قوم سے اسے محفوظ رکھے گا یعنی محمد بن محمد بن محمد بن الحزری الشافعی، اللہ تعالیٰ اسکی مصیبت و سختی میں اس پر کرم فرمائے

**شرح :** حصن حصین کے بعض نسخوں میں درود شریف کلمہ توحید سے پہلے ہے اور بعض میں بعد کو، لیکن چونکہ  
محدث علامہ ملا علی قاریؒ نے اس کی شرح حزمین میں درود شریف کو کلمہ توحید سے پہلے لکھا ہے، اسلئے ہم نے اسی کو اختیار کیا ہے  
حدیث قدسی میں ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حصنی فمن دخل حصنی امن من عذابی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ میرا قلعہ ہے جو میرے  
قلعہ میں داخل ہو گیا، میرے عذاب سے محفوظ رہا، مصنفؒ کا یہ جملہ اسی حدیث کی ترجمانی کر رہا ہے۔

مصنفؒ نے قرآن و حدیث کے مطابق اپنے آپ کو فقیر، ضعیف، مسکین کہا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَاللَّهُ  
الْعَنِيُّ وَالْأَتَمُّ الْفَقْرُ آءُ" اللہ بے نیاز ہے، اور تم محتاج ہو۔ "وَخَلَقَ الْإِنْسَانَ ضَعِيفًا" اور انسان  
کمزور بنا ہے۔ اور جیسے کہ حضور کا ارشاد ہے "اللَّهُمَّ احْنِئْ مَسْكِينًا، واحشرفي في زمرة المساكين" اے اللہ مجھے مسکین  
بنا کر زندہ رکھ اور مسکینی ہی کی حالت میں موت لا اور مسکینوں ہی کے ساتھ میرا حشر فرما۔

اور دعا میں اپنی حالت کی طرف اشارہ کیا کہ ایک ظالم (یعنی بادشاہ تیمور اور اس کی فوجوں) نے گھیر رکھا تھا  
فقیر: اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پاس ایک وقت کا کھانا موجود ہو، مسکین: وہ ہے جس کے پاس کچھ بھی  
نہ ہو، جزیری: نسبت ہے جزیرۃ ابن عمر کی طرف جس میں مصنفؒ رہا کرتے تھے، شافعی: نسبت ہے، امام الحزری  
محمد بن ادیس شافعی کی طرف جو ائمہ اربعہ میں سے تیسرے امام ہیں۔

أَمَّا بَعْدَ حَمْدِ اللَّهِ الَّذِي جَعَلَ الدُّعَاءَ لِرَدِّ الْقَضَاءِ وَالصَّلَاةِ  
 وَالسَّلَامِ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الْأَتْقِيَاءِ  
 الْأَصْفِيَاءِ فَإِنَّ هَذَا الْحِصْنَ الْحَصِينَ مِنْ كَلَامِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
 وَسِلَاحَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ خَزَانَةِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ وَاهْتِكَلِ الْعَظِيمِ  
 مِنْ قَوْلِ الرَّسُولِ الْكَرِيمِ وَالْحِزْنِ الْمَكُونِ مِنْ لَفْظِ الْمَعْصُومِ  
 الْمَأْمُونِ بَدَلْتُ فِيهِ النَّصِيحَةَ وَأَخْرَجْتُهُ مِنَ الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ  
 أَبَرَّ نَرْتُهُ عُدَّةً عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَجَرْدَةً جَنَّةً تَقِي مِنْ شَرِّ النَّاسِ  
 وَالْجَنَّةَ تَحَصَّنْتُ بِهِ فِيمَا دَهَمَ مِنَ الْمُصِيبَةِ وَاعْتَصَمْتُ مِنْ كُلِّ  
 ظَالِمٍ بِمَا حَوَى مِنَ السَّهَامِ الْمُصِيبَةِ وَقُلْتُ شَعَلْ إِلَّا قَوْلُوا الشَّخْصُ  
 قَدْ تَقَوَّى عَلَى ضَعْفِي وَلَمْ تَخْشَ رَقِيبَهُ خَبَأْتُ لَهُ سَهَامًا فِي الْيَلَالِ  
 وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ لَهُ مُصِيبَةً

ترجمہ: اس قادر مطلق کی حمد و ثنا کے بعد جس نے دُعا کو تقدیر کا بدل ڈالنے والا بنایا، اور سردارِ انبیاء  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پرہیزگار و برگزیدہ آل و اصحاب پر درود و سلام کے بعد (واضح ہے) کہ یقیناً  
 یہ کتاب سردارِ انبیاء علیہم السلام کے کلام سے (منتخب کیا ہوا) مضبوط قلعہ ہے اور نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 خزانہ سے (جمع کیا ہوا) مومنوں کا ہتھیار ہے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے (لکھا ہوا) بڑا  
 تعویذ ہے، اور نبی معصوم و مامون کے الفاظ کا محفوظ نقش ہے۔

میں نے اس میں خیر خواہی سے کام کیا ہے، اور اس کتاب کو صحیح حدیثوں سے تیار کیا ہے، اور سختی  
 کے وقت اسے کام کا سامان بنا کر پیش کیا ہے، اور انسان و جنات کی شرارت سے بچنے کے لئے سحر محض بنا دیا  
 اور پیش آنے والی مصیبت میں اس کے ذریعہ قلعہ نشین بنا۔ اور یہ کتاب جن نشانوں پر بیٹھنے والے  
 تیروں پر شتمل تھی، ان کے ذریعہ ہر ظالم سے بچاؤ کیا۔

میں نے یہ قطعہ کہا ہے، خبردار! اس شخص سے کہہ دو جو مجھے کمزور سمجھ کر زور دکھا رہا ہے، اور اپنے نگہبان (حقیقی) سے نہیں ڈرتا، میں نے راتوں میں اس کے لئے تیر چھپا رکھے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ یہ تیر اسے لگ کر رہیں گے۔

**شرح:** تقدیر کی دو قسمیں ہیں، معائنہ ہر کم، تقدیر مطلق جو کسی شرط کے ساتھ متعلق ہو، تقدیر ہر کم جو قطعی ہو کسی شرط کے ساتھ مطلق نہ ہو، تقدیر ہر کم کبھی نہیں بدل سکتی ہے، یہاں تقدیر مطلق ہی مراد ہے۔ اس کتاب میں صرف ان احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمع کیا ہے جو ہر قسم کی حاجت روائی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہیں۔

تیسروں سے مراد دعائیں ہیں، جس طرح تیر نشانہ پر کام کرتا ہے، اسی طرح یہ دعائیں حاجت کیلئے کارگر ہیں کیونکہ سب دعائیں ماثورہ ہیں اور آپ کے فرمانے میں خطار کی گنجائش ہی نہیں پھر کیونکر تاثیر نہ کریں۔

رقیب۔ اس نگہبان کو کہتے ہیں جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہ ہو اور یہ صفت پروردگار ہی کی ہے، ارشاد خداوندی ہے: "وَلَا تَحْصِبَنَّ اللَّهُ عَمَّا فَلاَ عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ" — اور ہرگز ایسا نہ سمجھنا کہ خدا ان ظالموں کے اعمال سے غافل ہے، اور (یہ جو فوراً ان پر عذاب نازل نہیں ہوتا ہے اس کی وجہ) بس (یہ ہے کہ) خدا ان کو اس دن تک کی بہت دے رہا ہے جب کہ (مارے خوف کے لوگوں کی) آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ "وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا" — اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

یہاں تیسروں سے پچھلی رات کی دعائیں مراد ہیں جو بہت مقبول ہوتی ہیں، یعنی میں نے دشمن کے دفع کرنے کے لئے راتوں میں دعائیں کی ہیں جو بہت نزلہ تیروں کے ہیں۔

مولانا محمد حسن صاحب نانوتویؒ نے اس کا اردو نظم میں ترجمہ کیا ہے :-

### قطعہ

کہو اس شخص سے جس نے نہ کیا خوف خدا : نا توانی پہ میری زور دکھایا اپنا  
خفیہ اس کے لئے راتوں میں کہنے میں نے تیر : اور توقع ہے خدا سے کہ کریں اس کو فنا

أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ أَنْ تَنْفَعَهُ بِهِ وَأَنْ يُفَرِّجَ عَنِّي كُلَّ مُسْلِمٍ بِسَبَبِهِ  
 عَلَى أَنَّهُ مَعَ اقْتِصَارِهِ وَاخْتِصَارِهِ لَمْ يَدَعْ حَدِيثًا صَحِيحًا فِي بَابِهِ  
 إِلَّا اسْتَحْضَرَهُ وَأَتَى بِهِ وَلَمَّا أَكْمَلْتُ تَرْتِيبَهُ وَتَهْذِيبَهُ طَلَبْتُ  
 عَدُوًّا لَمْ يُمْكِنُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى فَهَرَبْتُ مِنْهُ مُخْتَفِيًا وَ  
 تَخَصَّنْتُ بِهَذَا الْحِصْنِ فَرَأَيْتُ سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَأَنَا جَالِسٌ عَلَى يَسَارِهِ وَكَأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا  
 تُرِيدُ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ لِي وَلِلْمُسْلِمِينَ فَرَفَعَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ الْكَرِيمَتَيْنِ وَأَنَا أَنْظُرُ  
 إِلَيْهِمَا فَدَعَا ثُمَّ مَسَحَ بِمَا وَجَّهَهُ الْكَرِيمَ وَكَانَ ذَلِكَ لَيْلَةَ الْخَمِيسِ  
 فَهَرَبَ الْعَدُوُّ لَيْلَةَ الْآخِدِ وَفَرَّجَ اللَّهُ عَنِّي وَعَنِ الْمُسْلِمِينَ  
 بِبَرَكَةِ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ تمام مسلمانوں کو اس سے نفع بخشے اور اس کے ذریعہ ہر مسلمان  
 کا رنج و غم دور فرمائے، (راقم الحروف نے) باوجودیکہ یہ کتاب چھوٹی سی اور مختصر ہے، مگر اپنے باب کی  
 کوئی صحیح حدیث بغیر لائے اور ذکر کئے نہیں چھوڑی۔

جب میں اس کتاب کی ترتیب و اصلاح مکمل کر چکا، تو مجھے ایک (میرے) ایسے دشمن نے طلب  
 کیا، کہ جس کو اللہ کے سوا کوئی دفع کرنے والا نہ تھا اس لئے میں اس سے چھپ کر بھاگ گیا، اور اس  
 (مضبوط و مستحکم) قلعہ سے اپنی حفاظت کی، (یعنی وظیفہ کے طور پر اسے پڑھنا شروع کیا) پس میں نے  
 سرور انبیاء علیہم السلام کو خواب میں دیکھا کہ گویا میں آپ کے بائیں جانب بیٹھا ہوں، اور آپ فرماتے  
 ہیں کہ ”تم کیا چاہتے ہو؟“ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میرے اور تمام مسلمانوں کے واسطے دعا  
 فرمائیں (فوراً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (میری درخواست پر) اپنے مبارک ہاتھ اٹھائے، میں آپ

کے ہاتھوں کی طرف دیکھتا رہا، پھر آپ نے دُعا فرمائی، اور اپنے رُوتے مبارک پر پھیر لئے۔  
 جمعرات کی رات میں نے یہ خواب دیکھا تھا، اتوار کی رات میں دشمن بھاگ گیا، اور ان  
 احادیث نبویہ کی برکت سے جو اس کتاب میں جمع کی گئی ہیں، اللہ تعالیٰ نے میری اور تمام مسلمانوں  
 کی مصیبت دُور فرمائی۔

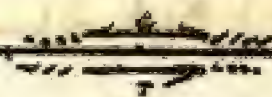
**شرح:** بایں جانب بیٹھنا اس لئے تھا کہ وہ دل کی جانب ہے، لفظ یسار سے یسر یعنی آسانی کی طرف  
 اشارہ ہے، اور "ادخ الله لي وللمسلمين" سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دین کا دشمن یا ظالم تھا۔  
 اختصار = اس کو کہتے ہیں جس کے الفاظ و معنی دونوں تھوڑے ہوں، اختصار = اس کو کہتے ہیں جس کے الفاظ  
 تھوڑے ہوں اور معنی بہت۔



وَقَدْ رَفَرْتُ لِلْكِتَابِ الَّتِي خَرَجْتُ مِنْهَا هَذِهِ الْأَحَادِيثَ بِحُرُوفٍ  
تَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ سَلَكَتُ فِيهَا أَخَصَرَ الْمَسَائِلِ فَجَعَلْتُ عَلَامَةً  
صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ حَ وَمُسْلِمٍ وَمُسْنِدِ أَبِي دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ  
وَالنَّسَائِيِّ سَ وَأَبْنِ مَاجَةَ الْقُرْطُبِيِّ قَ وَهَذِهِ الْأَرْبَعَةُ  
عَهْ وَهَذِهِ السِّتَّةُ عَ وَصَحِيحِ الْمُسْتَدْرَكِ لِلْحَاكِمِ مَسْ وَصَحِيحِ  
أَبْنِ حِبَّانَ حَبْ وَأَبْنِ عُوَانَةَ عَوُ وَأَبْنِ خُزَيْمَةَ مَهْ  
وَالْمُوطَا طَا وَمُسْنِدِ الدَّارِقُطِيِّ قُطُ وَمُصَنَّفِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ  
مُصْ وَمُسْنِدِ إِمَامِ أَحْمَدَ أَ وَالْبَزَّازِيِّ زَ وَأَبْنِ يَعْلَى الْمُوَصِّلِيِّ  
صِ وَالْدَّارِمِيِّ حِ وَمُعْجَمِ الطَّبْرَانِيِّ الْكَبِيرِ طَ وَالْأَوْسَطِ طُسْ  
وَالصَّغِيرِ صَطْ وَالِدُّعَاءُ لَهُ طَبْ وَابْنُ مَرْدُودِيَّةَ قَرُ وَالْبَيْهَقِيُّ  
قَيَّ وَالسُّنَنِ الْكَبِيرِ لَهُ سُنِّي وَعَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ لِابْنِ السُّنِّي مَيَّ

ترجمہ: جن کتابوں سے میں نے یہ حدیثیں انتخاب کی ہیں، ان کے حروف سے اُن کی طرف اشارہ کر دیا ہے، تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ یہ حدیث فلاں کتاب سے لی گئی ہے (مثلاً) صحیح بخاری کا ح مسلم کا مَر سنن ابی داؤد کا دَ ترمذی کی تِ نسائی کا سَ ابن ماجہ کا قَ اور ان چاروں یعنی ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کا عَ اور ان چھوں یعنی بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، جن کو صحاح ستہ کہتے ہیں عَ، صحیح مستدرک کا مَسْ، صحیح ابن حبان کا حَبْ، ابوعوانہ کا عَوُ، ابن خزمیہ کا مَهْ، موطا امام مالک کا طَا، سنن دارقطنی کا قُطُ، مصنف ابن ابی شیبہ کا مُصْ، مسند امام احمد غنبل کا أَ، بزاز کی زَ، ابویعلیٰ موصلی کی صِ، مسند دارمی کی حِیْ، معجم کبیر طبرانی کا طَ، اوسط کا طُسْ، صغیر کا صَطْ، کتاب دعائے طبرانی کا طَبْ، کتاب دعائے ابن مردودہ کا قَرُ، کتاب دعائے بیہقی کی قَيَّ، سنن کبیر بیہقی کا سُنِّي، کتاب عمل الیوم واللیلہ ابن سُنِّي کا مَيَّ

**شرح :** حصین حصین کو بہات میں پڑھنے کے لئے مذکورہ بالا علامتیں بھی ان ہی حرکات سے جو اصل الفاظ میں ہیں پڑھی جاتی ہیں، مثلاً بخاری میں خ مفتوح ہے تو پڑھنے میں خ کو زبر، سلم کی میم کو پیش، ترمذی کی ت کو زیر کے ساتھ پڑھا جائے گا، کل ستائیں علامتیں، جن میں سے بارہ یک حرفی ہیں اور چودہ دو حرفی اور ایک سہ حرفی ہے، ایک حرفی میں صرف میم کو پیش سے پڑھتے ہیں اور ت اور ص ز پر سے باقی سب زبر سے پڑھی جاتی ہیں دو حرفی علامتوں میں تین یکسر اول و سکون ثانی ہیں، جب، جی، قی اور تین بضم اول و سکون ثانی ہیں۔ مَسْ، قَطْ، مَحْضْ باقی بفتح اول و سکون ثانی ہیں۔ اختصار اس کو کہتے ہیں جس کے الفاظ معنی دونوں تھوڑے ہوں، اختصار اس کو کہتے ہیں جس کے الفاظ تھوڑے ہوں اور معنی بہت۔



وَأَقْدَمُ رَفْرَفٍ مَنْ لَهُ الْفِظُ وَإِنْ كَانَ الْحَدِيثُ مَوْقُوفًا جَعَلْتُ  
 قَبْلَ رَفْرَفِهِ مَوْقُوفًا لِمَا بَعْدَهُ مِنَ الْكُتُبِ ذَلِكَ  
 قَلِيلٌ حَيْثُ عُدِمَ التَّصْلُحُ أَوْ اخْتَلَفَ فِيهِ عَلَى أَنِّي لَمْ أَجْعَلْ  
 هَذِهِ الزُّمُورَ إِلَّا لِعَالِمٍ يَرَى بِنَفْسِهِ عَنِ التَّقْلِيدِ أَوْ لِمَنْ تَعَلَّمَ  
 تَعْرِفُ صِحَّةَ الْكُتُبِ وَالْمَسَانِيدِ وَالْأَفْعَى الْحَقِيقَةَ لَا إْحْتِيَاجَ  
 إِلَيْهَا الْعُمُومِ النَّاسِ فَلْيُعْلَمْ أَنِّي أَرْجُو أَنْ يَكُونَ جَمِيعُ مَا فِيهِ  
 صَحِيحًا فَزَالِ إِلَّا لَتَبَاسُ وَقَدْ جَمَعَهُ مُحَمَّدٌ اللَّهُ تَعَالَى هَذَا الْمُخْتَصَرُ  
 اللَّطِيفُ مَا لَمْ تَجْمَعُهُ مُجَلَّدَاتٌ مِنَ الثَّالِفِ وَإِذَا انْتَهَى نَرْجُو  
 مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ يَجْعَلَ فِي آخِرِهِ فَصْلًا يَفْتَرُهُ مَا أَقْفَلَ مِنْ لَفْظٍ

### مَا فِيهِ قَدْ أَشْكَلُ

**ترجمہ:** جس کتاب کے الفاظ لکھے ہیں اس کی علامت سب سے پہلے لکھی ہے، اور اگر حدیث موقوف ہے تو اس کی علامت سے پہلے لفظ مونکھ دیا ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ حدیث ان کتابوں میں موقوف ہے، جن کی علامت سے پہلے لفظ مو ہے۔

اور اس کتاب میں حدیث موقوف بہت کم ہیں، حدیث موقوف صرف اس جگہ بیان کی ہے جہاں اس باب کی حدیث متصل یا تو مل نہ سکی یا ملی تو اس میں اختلاف تھا، علاوہ ازیں میں نے یہ علامتیں صرف اس عالم کے لئے بیان کی ہیں جو تقلید سے بالاتر ہے، اور اس طالب علم کے واسطے جو صحیح و مسند کو پہچانتا ہے، ورنہ عام لوگوں کو ان علامتوں کی کوئی ضرورت نہ تھی (اس لئے کہ ان کے لئے کسی عالم کی تقلید ہی کافی ہے)

معلوم رہے کہ میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس کتاب میں جو کچھ ہے صحیح ہے، لہذا صحیح غیر صحیح کا شبہ جائزہ اور خدا کا شکر ہے یا یہ تفسیر مختصر ان تمام حدیثوں کی جامع ہے کہ بڑی بڑی تالیفات

بھی ان پر مشتمل نہیں، اور جب یہ ختم ہو جائے تو ہم اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتے ہیں کہ اس کے اخیر میں ایک ایسی فصل لکھ دیں جو اس مغلط لفظ کو کھول دے کہ جس میں اشکال ہو۔

**شرح :** جہاں کتابوں کے الفاظ مختلف ہیں تو اس کتاب کی علامت جس کے الفاظ حدیث لکھے گئے ہیں، اور کتابوں کی علامت سے پہلے لکھی گئی ہے اگرچہ وہ رتبہ میں کم ہو، مثلاً ایک حدیث بخاری میں بھی ہے اور ترمذی میں بھی اور دونوں کے الفاظ مختلف ہیں اور مصنف نے ترمذی کے الفاظ روایت کئے ہیں تو ت سب سے پہلے لکھی ہے اور اگر الفاظ ایک ہی سے ہیں تو پھر علامتیں بہ ترتیب بیان کی ہیں۔

**حدیث کی بہت ساری قسمیں ہیں جن میں سے ایک موقوف ہے۔**  
حدیث موقوف اس حدیث کو کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچے، بلکہ صحابی پر ہی ختم ہو جائے۔ مثلاً حضرت ابن عباسؓ نے یہ فرمایا ہے اور حضرت عکرمہؓ نے یہ کہا ہے۔

**حدیث متصل وہ حدیث ہے جس کی سند میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی راوی نہ پھوٹا ہو۔**  
مسند، حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں صحابہ کی روایتیں بغیر ابواب کی ترتیب کے مروی ہوں، جیسے مسند امام احمد حنبلؓ وغیرہ۔ برخلاف بخاری و مسلم وغیرہ کے کہ ان کو صحیح کہتے ہیں۔

وَهَذِهِ مُقَدِّمَةٌ تَشْتَمِلُ عَلَى أَحَادِيثَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ ثُمَّ آدَابُ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ وَأَوْقَاتُ الْأَجَابَةِ وَأَحْوَالُهَا وَأَمَاكِنُهَا ثُمَّ اسْمُ اللَّهِ تَعَالَى الْأَعْظَمُ وَأَسْمَاؤُهُ الْحُسْنَى ثُمَّ مَا يُقَالُ فِي الصَّبَاحِ إِلَى الْمَسَاءِ وَفِي طَوْلِ الْحَيَاةِ إِلَى الْمَمَاتِ مِنْ جَمِيعِ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَصَحَّةُ النَّصِّ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الذِّكْرُ الَّذِي وَرَدَ فَضْلُهُ وَلَمْ يَخْتَصْ بِوَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ ثُمَّ الْأَسْتِغْفَارُ الَّذِي يَحْوِي الْخَطِيئَاتِ ثُمَّ فَضْلُ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَسُورَتُهُ وَآيَاتِهِ ثُمَّ الدُّعَاءُ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ

ترجمہ : یہ کتاب ایک مقدمہ ہے، جو دعا و ذکر کے فضائل کی حدیثوں پر مشتمل ہے، پھر دعا و ذکر کے آداب اور قبولیت کے اوقات و احوال اور مقامات کا ذکر ہے، پھر اسم اعظم اور اسمائے حسنی کا بیان ہے پھر وہ دعائیں ہیں جو صبح سے شام تک پڑھی جاتی ہیں، اور زندگی بھر میں مرنے تک کے تمام مطالب کی وہ دعائیں ہیں جن کی ہر وقت انسان کو ضرورت رہتی ہے اور ان کی تصریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پائیے صحت کو پہنچ چکی ہے، پھر اس ذکر کا بیان ہے جس کی فضیلت حدیث میں وارد ہے، اور کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہے، پھر استغفار کا بیان ہے جو گناہوں کو مٹا دیتی ہے، پھر قرآن کریم اور اس کی چند سورتوں اور آیتوں کی فضیلت ہے، پھر ان دعاؤں کا ذکر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بلا تعین اوقات بصحت مروی ہیں۔

شرح : یعنی کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں، جس وقت چاہے پڑھے، اس صورت میں لفظ "کذا" صرف دعا سے متعلق ہوگا، مگر علامہ ملا علی قاری نے اس توجیہ پر شبہ ظاہر کیا ہے اور کہا ہے کہ لفظ "کذا" استغفار، قرأت، دعا، تینوں سے متعلق ہے کیونکہ ان میں سے کسی کا بھی کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے، اسلئے

انسان کو چاہئے کہ ہر حالت اور ہر جگہ میں انہیں جاری رکھے، کیونکہ ذکر کی مداومت اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ثابت ہوتی ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا"۔ مسلمانوں کثرت سے اللہ کو یاد کیا کرو۔ اسی طرح تلاوت قرآن کا بھی کوئی وقت خاص نہیں ہے، جس کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے: "أَمْ ثَلَمَ أَوْ حَيَّ إِلَيْكَ الْكِتَابُ"۔ یہ کتاب جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے، اس کی تلاوت کرتے رہو، اسی طرح استغفار بھی کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہے، جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے: "طوبى لمن وجد في صحيفته استغفارا كثيرا"۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے نامہ اعمال میں بکثرت استغفار ہو۔

ثُمَّ خَتَمَتْهُ بِفَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى سَيِّدِ الْخَلْقِ وَرَسُولِ الْحَقِّ  
الَّذِي هَدَى اللَّهُ تَعَالَى بِهِ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ بِهِ مِنَ الْعَمَى  
فَأَوْضَحَ الْمَحَجَّةَ وَلَمْ يَدَعْ لِأَحَدٍ حُجَّةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ

ترجمہ: اب میں اس کتاب کو سرور کائنات رسولِ برحق صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے  
ختم کرتا ہوں، جن کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے گمراہی سے ہدایت دی اور نا بینائی سے بینائی عطا  
فرمائی اور راستہ کو ظاہر کر دیا اور کسی کے لئے کوئی حجت نہیں چھوڑی، اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت  
وسلام بھیجے، جب تک بھی یاد کرنے والے انہیں یاد کرتے رہیں اور جب تک بھی ان کے ذکر سے  
غفلت برتنے والے غافل رہیں۔

شرح: یعنی اللہ تعالیٰ ہر وقت آپ پر رحمت وسلام بھیجے، کیونکہ کوئی وقت بھی غفلت یا ذکر سے خالی نہیں رہتا  
بعض محدثین نے اس درود شریف کو تمام درودوں سے افضل لکھا ہے۔  
المحجۃ، سیدھا راستہ، صحیح بات۔

فَضَّلَ الدُّعَاءَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ هُوَ  
الْعِبَادَةُ ثُمَّ تَلَا وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ  
الْآيَةَ مَصْ عَهْ حَبْ مُسَلَّ

”دُعا کی فضیلت“

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے دُعا عبادت کی جڑ ہے، پھر آپ نے بطور استدلال یہ آیت پڑھی ”اور (لوگو!) تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ ہم سے دعائیں مانگتے رہو ہم تمہاری (دعا) قبول کرینگے۔“ ابن ابی شیبہ، سنن اربعہ، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان حاکم، احمد (عن نعمان بن بشیر)

شرح: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصر کے الفاظ ”الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ“ مبالغہ کے طور پر دُعا کی اہمیت بتلانے کے لئے فرمائی ہیں کہ دُعا عبادت کا بہت بڑا رکن ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے ”الحج عرفة“ یعنی حج (در اصل) عرفات ہی میں ٹھہرنے کا نام ہے تو یہ حصر مبالغہ کے طور پر ہے، نہ یہ کہ اور ارکان حج چھوڑ دیئے جائیں، ہاں! اگر عرفات میں قیام نہ کرے گا تو حج ہی نہ ہوگا۔ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ (اِنَّ الَّذِيْنَ كَيْسَتْ كِبْرُوْنَ هُنَّ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ؕ) (سورہ مؤمن آیت ۶۰) اور (لوگو!) تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ ہم سے دعا مانگتے رہو ہم تمہاری (دُعا) قبول کریں گے، جو لوگ (مائے غرور کے) ہماری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں عنقریب (میرے پیچھے ذلیل) خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ اس آیت میں عبادت سے مراد دُعا ہی ہے اور آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دعا مانگنے پر اجر و ثواب ہے اور نہ مانگنے پر عذاب و ناراضگی۔

مَنْ فَتَحَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ مِنْكُمْ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ  
وَمَا سُئِلَ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ

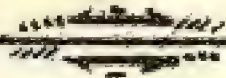
## ت

**ترجمہ :** جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل جاتا ہے، اس کے واسطے قبولیت کے دروازے بھی کھول دیئے جاتے ہیں، ابن ابی شیبہ، (عن علیؑ و ابن عمرؓ)  
اس کے لئے بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، مستدرک حاکم (عن ابن عمرؓ)  
اس پر رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ دعا اس سے عافیت مانگنا ہے۔ ترمذی (عن ابن عمرؓ)

**شرح :** دعا کی توفیق ہوجانا ہی اس کے قبول ہونے کی علامت ہے، مختلف روایتوں کے یک جا ذکر کرنے میں ایک لطیف اشارہ ہے اور وہ یہ کہ دعا بہر حال فائدہ سے خالی نہیں، یا قبولیت کا سبب ہوتی ہے، یا مانگی مراد ملتی ہے اور اگر مصلحت وقت کی بنا پر مطلب براری میں تاخیر ہوئی تو جزا ہاتھ سے نہیں جاتی، کیونکہ بہشت میں دروازے کھلنے کا سبب اور آخرت میں ذخیرہ ہوتی ہے، اور آخرت دنیا سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَثَرٌ" آخرت دنیا سے کہیں بہتر اور پائیدار ہے۔

اسی لئے حدیث میں آتا ہے کہ بعض آدمی جن کی دعا دنیا میں مقبول نہ ہوتی ہوگی وہ جب اُس نعمت کو کہیں گے جو آخرت میں ان کے لئے ذخیرہ ہوگی تو کہیں گے کاش ہماری کوئی دعا بھی قبول نہ ہوتی کہ یہاں ثواب کا پورا پورا ذخیرہ پالیتے۔

عافیت مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا و آخرت کی تمام ظاہری و باطنی آفات و مصائب اور رنج و آلام سے سلامتی کی دعا کرے :



لَا يَزِدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءَ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبَرَّ  
قِي حَبِّ مَسْ لَا يُغْنِي حَدْرًا مِّنْ قَدَرٍ وَالْدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا  
نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَإِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ يَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ  
فَيُعْتَلِجَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ مَسْ رَطَسْ

ترجمہ: دُعا کے سوا کوئی چیز تقدیر (کے فیصلہ) کو نہیں بدل سکتی، اور نیکی کے سوا کوئی چیز عمر بڑھا سکتی ہے، ترمذی، ابن ماجہ (عن سلمان) ابن جان، حاکم (عن ثوبان) (رض)  
(قضاء) قدر سے ڈرنا (کچھ) فائدہ نہیں دیتا، اور دعا اس (بلا) سے بھی فائدہ دیتی ہے، جو نازل ہو چکی اور اس بلا سے بھی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئی ہے۔  
اور بلا جب اُترنے کو ہوتی ہے اور دعا اس سے جا ملتی ہے، تو یہ دونوں قیامت تک آپس میں جنگ کرتے رہتے ہیں۔ حاکم، بزار، طبرانی فی الاوسط (عن عائشہ) (رض)

شرح: یہاں تقدیر سے بری چیز (بلا و مصیبت) مراد ہے، جس کے آنے کو آدمی ہر حال میں بُرا سمجھتا ہے، جب اس کو دُعا کی توفیق دی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بلاؤں اور مصیبتوں کو دُور کر دیتے ہیں یا اس قدر آسان کر دیتے ہیں جو بہت نزلہ دور ہونے کے ہو جاتی ہیں۔

بزرگ کے ظاہری معنی طاعت و فرمانبرداری کے ہیں، جو ہر عبادت کو شامل ہیں۔ قرآن مجید میں ہے: وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ (البقرہ ۱۷۷) لیکن (اصل) نیکی تو ان کی ہے جو اللہ اور روز آخرت اور فرشتوں اور (آسمانی) کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے۔

پس حدیث کے دو معنی ہوں گے، اول یہ کہ عمر کی زیادتی مجازاً ہو، مثلاً تمام عمر خیر و طاعت میں بسر ہوئی، لہو و لعب میں ضائع و ہرباد نہیں ہوئی، تو گو یا عمر زیادہ ہوئی، دوسرے یہ کہ عمر کی زیادتی حقیقتاً مراد ہو، جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَ كَ أُمُّ الْكِتَابِ" (الرعد ۸۰) (پھر اس میں سے) خدا جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب (یعنی لوح محفوظ موجود) ہے (کہ اس میں سب کچھ لکھا رہتا ہے) مثلاً اللہ تعالیٰ نے "ام الكتاب" میں لکھ دیا کہ اگر فلاں شخص حج کرے گا تو اس کی عمر چالیس برس ہوگی اور اگر جہاد بھی کرے گا تو ساٹھ برس ہوگی، اگر اس نے (حج و جہاد) دونوں کئے اور اس کی عمر ساٹھ برس ہوگئی تو یہ عمر کی زیادتی ہے اور صرف حج کیا اور چالیس ہی برس عمر پائی تو یہ عمر کمی ہے۔

جن بلا و مصیبت کا آنا تقدیر الہی میں مقدر ہو چکا ہے، وہ ڈرنے اور خوف کھانے سے ٹل نہیں سکتی، البتہ دعا کرنے سے وہ بلا دور ہو جاتی ہے، دعا ہمیشہ بلا و مصیبت کے ٹل جانے کا سبب بنتی ہے اور الام و مصائب سے اس طرح بچاتی اور محفوظ رکھتی ہے جس طرح لڑائی میں سپہر تیر کو روکتی اور اس کے ضرر و نقصان سے حفاظت کرتی ہے۔

یعتلجان : دونوں آپس میں ایک دوسرے سے کشتی لڑتی ہیں، جنگ کرتی ہیں :

۱۱۱

لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ تَقِي حَبْ مُسْ  
 مَنْ أَمْرٍ يُسْأَلُ اللَّهُ يَغْضَبُ عَلَيْهِ تَقِي حَبْ مُسْ مَنْ لَمْ يَدْعُ اللَّهَ غَضِبَ  
 عَلَيْهِ مُسْ لَا تَحْجِرُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ لَنْ يَهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ  
 حَبْ مُسْ مَنْ سَرَّكَ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ  
 وَالْكَرْبِ فَلْيَكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرُّخَاءِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز باعزت نہیں، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم،  
 (عن ابی ہریرۃؓ) جو اللہ سے دعا نہیں کرتا اللہ اس پر غصہ ہوتا ہے۔ ترمذی، حاکم، (عن ابی ہریرۃؓ)  
 دعا کرنے میں کوتاہی نہ کرو، اس لئے کہ دعا کے ساتھ ہرگز کوئی ہلاک نہیں ہوگا، ابن حبان، حاکم،  
 (عن انسؓ) — جو شخص یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا سختی اور غم کے وقت (بھی) قبول کرے تو  
 اسے چاہئے کہ فراخی اور خوش حالی کے وقت خوب دعائیں کرے۔ ترمذی، (عن ابی ہریرۃؓ)

شرح: قلی عبادتوں میں سے دعا سب سے بڑھ کر عبادت ہے، اس لئے کہ اس میں عاجزی و انکساری، بھینسی و تڑپ،  
 گریہ و زاری، آہ و بکا اور عبادتوں سے زیادہ ہوتا ہے، البتہ نماز اور روزہ جو کہ عبادت بدنیہ ہیں دعا سے افضل ہیں  
 اللہ تعالیٰ اس پر اس لئے ناراض اور غصہ ہوتا ہے کہ دعا جو اس کی انتہائی محبوب و مرغوب چیز تھی اس نے اسے  
 ٹھکرایا اور شکربنا۔

اس لئے کہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اپنے مرقی و محسن کو راحت و مصیبت، رنج و غم، تکلیف و آرام، تنگی و فراخی  
 سب وقت یاد کرتا ہے اور اسی سے اپنی حاجتیں مانگتا ہے، برخلاف مشرکوں اور کفاروں کے وہ مصیبتوں اور سختیوں  
 میں تو اس سے دعائیں کرتے اور حاجتیں مانگتے ہیں اور خوش حالی و فراخی میں اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کنارہ کش ہو جاتے  
 ہیں "وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَغْرَضَ وَنَا بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ  
 عَرِيضٍ" (تم سجدہ، رکوع ۶) اور جب ہم آدمی پر اپنا (فضل) و کرم کرتے ہیں تو (وہ ہماری طرف سے)  
 منہ پھیر لیتا ہے اور ہم (سے) کنارہ کش ہو جاتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو (بھی) جوڑی دعائیں کرنے  
 لگتا ہے۔

الدُّعَاءُ سَلَامٌ مِنَ عِبَادِ الدِّينِ وَنُورُ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ مَسَّ مَرَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مُبْتَلَيْنِ  
فَقَالَ أَمَا كَانَ هُوَ لَا يَسْأَلُونَ اللَّهَ الْعَافِيَةَ مَرَّ

ترجمہ : دُعا مومن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے، آسمان وزمین کی روشنی ہے، حاکم رحمنی ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم کے پاس سے گذرے جو کسی بلا میں گرفتار تھی، آپؐ نے  
انہیں دیکھ کر فرمایا کیا یہ لوگ (آرام و راحت کے زمانہ میں) اللہ سے عافیت نہیں مانگا کرتے  
تھے؟ بزار (عن انس)

شرح : دُعا مومن کا ہتھیار، دین کا ستون، آسمان وزمین کی روشنی اس لئے ہے کہ مومن دعا کے ذریعہ اپنی  
اور غیروں کی بلا اور مصیبتیں دور کرتا ہے اور اس سے ظاہر و باطن اور آسمان وزمین کی تاریکیاں جاتی رہتی ہیں۔  
رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری حدیث میں نماز کو بھی دین کا ستون فرمایا ہے، تو اس میں  
اور اس حدیث میں کوئی منافات نہیں ہے اس لئے کہ ایک چھت کے کئی کئی ستون ہوتے ہیں، علاوہ ازیں  
نماز کے اندر دعا بھی تو ہے۔

اس حدیث مبارک میں اس طرف اشارہ ہے کہ جو شخص فراخی و خوش حالی میں دُعا کا التزام کرتا ہے وہ بلا  
اور آفت سے محفوظ رہتا ہے اور جو دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے وہ بلا و مصائب کا شکار ہو جاتا ہے۔

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَصَدَّقُ بِرُحْمَةٍ لِّلّٰهِ تَعَالٰی فِیْ مَسْأَلَةٍ اِلَّا اَعْطَاهَا  
اِيَّاهُ اِمَّا اَنْ يُجَلِّهَالَهٗ وَاِمَّا اَنْ يَدْخِرَهَا لَهٗ اَوْ

ترجمہ: جو کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کی طرف (کوئی چیز) مانگنے کے لئے اپنا منہ اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال ضرور پورا کر دیتا ہے یا تو مانگی مراد مل جاتی ہے یا اس کے واسطے آخرت میں اسے ذخیرہ کر دیتا ہے۔ مسند احمد (عن ابی ہریرہؓ)

**شرح:** جب کوئی بندہ اللہ سے دعا مانگتا ہے تو اس کی قبولیت کی تین صورتیں ہوتی ہیں یا تو فوراً مانگی مراد مل جاتی ہے یا اس کے سبب سے آنے والی بلا مل جاتی ہے، یا گناہ معاف ہو کر آخرت میں ذخیرہ ہو جاتی ہے۔ قرآن پاک میں ہے: ”وَعَسَىٰ اَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ اَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ“ (البقرة - رکوع ۲۶) اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو، اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو۔ ”وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ“ (البقرة رکوع ۱۰) اور اللہ باخبر ہے اور تم بے خبر ہو۔

بندہ اپنی بھلائی و بُرائی سے بے خبر ہے، اسے چاہیے کہ وہ ہر وقت اپنے منعم حقیقی کے حکم کی بجا آوری میں لگا رہے اور جو کچھ پیش آئے اسے اپنے پروردگار کا حکم سمجھے۔

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جب بندہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہو کر دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے لطف و کرم سے شرف قبولیت سے نوازا دیتا ہے۔

حاکم نے ایک روایت نقل کی ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ ایک مومن کو بلائیگا اور اسکو سامنے کھڑا کر کے پوچھئیگا کہ اے میرے بندہ میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ تو مجھ سے دعا کرے اور میں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں تیری دعا قبول کر دینگا، کیا تو نے دعا مانگی تھی؟ وہ کہیگا ہاں! اے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا تو نے کوئی دعا ایسی نہیں کی جو میں نے قبول نہ کی ہو، کیا تو نے فلاں دن دعا نہیں کی تھی؟ کہ تیرا وہ غم جس میں تو مبتلا تھا دُور کر دوں اور میں نے وہ غم تجھ سے دور کر دیا، وہ عرض کرے گا سچ ہے اے پروردگار! پھر فرمائیگا وہ دعا تو میں نے قبول کر کے دنیا ہی میں تیری آرزو پوری کر دی تھی اور فلاں روز پھر تو نے دوسرے غم میں مبتلا ہونے پر دعا کی تھی کہ اس کو بھی دور کر دوں مگر تو نے اس غم سے چھٹکارا نہیں پایا، وہ عرض کرے گا ہاں اے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اس دعا کے بدلہ تیرے لئے جنت میں ایسی نعمتیں جمع کر رکھی ہیں، اسی طرح اور حاجتیں پوچھ کر بھی یہی فرمائے گا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن نے کوئی دعا نہ کی ہوگی جس کا اللہ تعالیٰ جلد قبول کرنا یا ذخیرہ رکھنا بیان نہ فرمادے، اُس وقت مومن یہ کہے گا کاش میری کوئی دعا بھی دنیا میں قبول نہ ہوتی، اس لئے بندہ کو ہر حال میں دعا مانگتے رہنا چاہئے۔

## الذِّكْرُ

## ذکر کی فضیلت

قرآن مجید کی بے شمار آیتوں سے ذکر کی فضیلت ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "فَاذْكُرُوا فِي آذِكُرْكُمْ" البقرة - رکوع ۱۸۔ تو تم ہماری یاد میں لگے رہو کہ ہمارے ہاں بھی تمہارا ذکر (خیر) ہوتا رہے۔ "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا" (الاحزاب رکوع ۶) مسلمانو! کثرت سے اللہ کو یاد کرو۔

سفیان ابن عیینہؒ فرماتے ہیں مجھے حدیث قدسی پہنچی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میں نے اپنے بندوں کو ایسی چیز دی ہے اگر جبریل و میکائیل کو دیتا تو ان کو بڑی نعمت دیتا" اور وہ یہ آیت ہے: "فَاذْكُرُوا فِي آذِكُرْكُمْ" علامہ امام غزالیؒ کی مشہور تصنیف (احیاء علوم الدین) میں ثابت بنانی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں جانتا ہوں جس وقت میرا پروردگار مجھے یاد کرتا ہے، لوگوں نے متعجب ہو کر پوچھا یہ آپ کیونکر جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا جب میں اس کو یاد کرتا ہوں تو وہ بھی مجھے یاد کرتا ہے۔

علامہ شیخ علی متقیؒ نے لکھا ہے۔ ذکر یہ ہے کہ انسان کو غفلات و نسیان سے نجات حاصل ہو جائے اور حق جل علی کے ساتھ حضور قلب کا دوام ہمیشہ جاری رہے، اللہ کا نام جاری رہے، افضل تو یہ ہے کہ ذکر دل و زبان دونوں سے ہو اور اگر ایک سے ہو تو دل سے ذکر کرنا افضل ہے۔ علامہ امام نوئیؒ نے بھی شرح مسلم میں اسی طرح فرمایا ہے، ذکر خواہ اسم ذات یا اسم صفت یا حکم یا فعل کا ہو برابر ہے اور اس میں قاری، حافظ، متکلم، محدث، فقیہ، مفتی، مدرس، داعی و سب شامل ہیں۔

ذکر دراصل اللہ رب العزت کے وقتی تقاضوں اور ضرورتوں کے پورا کرنے کا نام ہے۔ یعنی موجودہ وقت کا جو تقاضہ ہو اس کے مطابق اللہ کے حکم کی بجا آوری ذکر ہے، مثلاً اوقات نماز میں نماز ادا کرنا، تلاشِ معاش کے وقت پاک روزی حاصل کرنا، رات و سکون کے وقت آرام لینا، جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ (سورة البقرة) پھر جب نماز ہو چکی تو رُخ کو اختیار ہے کہ اپنی اپنی راہ لو اور خدا کے فضل و رزق معاش کی جستجو میں لگ جاؤ۔" وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا۔ (سورة النبا) اور ہم ہی نے تمہاری نیند کو (موجب) راحت بنایا اور ہم ہی نے رات کو پردہ پوش بنایا اور ہم ہی نے دن کو روزی کے دھندوں کا وقت بنایا۔

يَقُولُ اللَّهُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي  
فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي  
مَلَأَ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِّنْهُ الْحَدِيثُ شَرِّ حَرْفٍ

ترجمہ: (حدیث قدسی ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو (اپنی رحمت و نصرت سے) اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں (بھی) اس کو دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر (ملائکہ کی) مجلس میں اُس کو یاد کرتا ہوں۔ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ (عن ابی ہریرہؓ)

شرح: یعنی میرا بندہ جیسی مجھ سے اُمید رکھتا ہے ویسا ہی میں بھی اس سے بڑا یاد کرتا ہوں، اس حدیث سے یہ مقصود ہے کہ اللہ سے خوف کی نسبت اُمید زیادہ رکھنا چاہئے اور اس سے اچھا گمان رکھے اور ہمیشہ عفو کا طلبگار رہے، ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو دوزخ میں لے جانے کا حکم فرماتے گا جب وہ دوزخ کے کنارے پر پہنچے گا تو کھڑا رہ جائے گا اور کہے گا اے میرے پروردگار! میرا گمان تو تیرے ساتھ اچھا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کو ہٹالے جاؤ "أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي" میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں۔

اس حدیث کا آخری ٹکڑا یہ ہے۔ اگر کوئی مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں، اگر ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں چار ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں، اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں ذکر نفس سے دل میں ذکر کرنا یا زبان سے آہستہ پڑھنا مراد ہے اور اللہ تعالیٰ کے جی میں یاد کرنے کے یہی معنی ہیں کہ اس کا حال مخلوق پر پوشیدہ ہے یا میرا اس کو ملائکہ وغیرہ سب سے پوشیدہ اپنے آپ ہی ثواب غنایت فرمادے، اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ذکر قلبی ذکر لسانی سے افضل ہے کیونکہ حدیث میں آتا ہے وہ ذکر جس کو نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے نہ سن سکیں شتر درجہ افضل ہے اور یہ بھی آتا ہے "خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيِّ" ذکر میں سے بہتر ذکر خفی ہے۔

امید ورجا کی حقیقت یہ ہے کہ حکم کے مطابق عمل کرے اور بخشش و کرم کا امیدوار رہے، بلا عمل کے امید رکھنا بے سود ہے۔ "وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ" اَللّٰهُمَّ اِلٰہِ رَبِّہُمْ رَاِحِعُوْنًا ؕ سورہ مؤمنون رکوع ۴۔ اور جتنا کچھ دیتے ہیں پڑتا ہے (خدا کی راہ میں) دیتے اور اس پر بھی) ان کے دلوں کو اس بات کا کھٹکا لگا رہتا ہے کہ ان کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے دیکھئے یہ دیتا فلانا وہاں مقبول بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ بندہ اگر اپنے رب کی طرف بھوڑا سا رجوع کرتا ہے تو وہاں سے توجہ التفات اور رحمت و شفقت اس سے کہیں زیادہ ہوتی ہے :

أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَنْتُمْ كَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ  
وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ انْفِقَاقِ الذَّهَبِ  
وَالْوَرِقِ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا  
أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ ذَكَرَ اللَّهُ  
تِ قِ مَسْ أ

ترجمہ: کیا میں تمہیں تمہارا بہترین عمل نہ بتلاؤں؟ جو تمہارے مالک (پروردگار) کے نزدیک سب سے ستر ہے اور تمہارے (جنت کے) درجات میں سب سے بلند ہے اور وہ تمہارے لئے (دنیا میں) سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہے اور نیز تمہارے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ (میدان جنگ میں) دشمن سے تمہارا مقابلہ ہو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں اور تم ان کی گردنیں کاٹو، صحابہؓ نے عرض کیا ہاں بتلائیے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اللہ کا ذکر ہے! ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، احمد (عن ابی الدرداءؓ)

**شرح:** ذکر اس لئے بہتر ہے کہ تمام عبادات ہدفی اور مالی اللہ کے قرب کا وسیلہ ہیں اور ذکر ان میں سے مقصد اعلیٰ ہے، کیونکہ حدیث قدسی میں ہے ”اَنَا جَلِيسٌ مِنْ ذِكْرِنِي“ جو مجھے یاد کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوں۔

اذکار میں تلاوت قرآن سب سے افضل ہے، چنانچہ اس کی فضیلت اخیر کتاب میں آئے گی اور خالی ذکرے علوم دینیہ کا پڑھنا پڑھانا بہتر ہے، ارشاد نبوی ہے ”فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْغُلَامِ“ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر اس لئے کہ یہ ذکر یا معنی ہے اور عمل کا سبب ہے اور یہ مشہور ہے کہ عبادت متعدی عبادت لازم سے افضل و بہتر ہے، لیکن یہ حکم ذکر کے علاوہ اور عبادتوں کے ساتھ مخصوص ہے، ذکر اس سے مستثنیٰ ہے، ذکر کے متعلق یہ خیال کہ وہ عبادت متعدی نہیں، بعید از قیاس ہے۔  
”وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ“

عبادت متعدی وہ ہے جس کا نفع عام ہو کرنے والے کے علاوہ غیر کو بھی پہنچے، عبادت لازم وہ ہے جس کا نفع خاص کرنے والے ہی کی ذات کو ہو۔

مَا صَدَقَ أَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ طَسُّ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً لَيُطَوِّفُونَ فِي  
الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحْفُوا لَهُمْ بِأَجْنَحَتِهِمْ  
إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا الْحَدِيثُ خ مَرَّتْ

ترجمہ: کوئی صدقہ (عمل صالح) اللہ کے ذکر سے بہتر نہیں، طبرانی فی الاوسط (عن ابن عباس)  
اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو اہل ذکر کو راستوں میں گشت لگا کر ڈھونڈتے پھرتے ہیں، پھر جب وہ کسی  
جماعت کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ اپنے مقصد کی طرف  
آ جاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تب ملائکہ ان کو اپنے پروں سے آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں  
آخر حدیث تک فرمایا، بخاری، مسلم، ترمذی (عن ابی ہریرہؓ)

شرح: صدقہ اس مال کو کہتے ہیں جس کے دینے میں اللہ سے ثواب کی امید ہو، یہ حدیث فقراء و صابرین کے لئے تسلی ہے۔  
بقیہ حدیث یہ ہے کہ جب فرشتے جناب باری میں جلتے ہیں تو پروردگار عالم ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ خوب جانتا ہے میرے  
بندے کیا کر رہے ہیں، ملائکہ عرض کرتے ہیں، تیری پاکی اور بڑائی بیان کر رہے ہیں اور تیری تعریف کر رہے ہیں اور تجھے بزرگی  
سے یاد کر رہے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انھوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں، خدا کی قسم انھوں نے تجھے  
نہیں دیکھا، رب العزت فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت  
زیادہ عبادت کریں اور کثرت سے بزرگی و پاکی بیان کریں، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض  
کرتے ہیں وہ تجھ سے بہشت مانگتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کیا انھوں نے بہشت دیکھی ہے؟ ملائکہ عرض کرتے ہیں، خدا کی قسم  
اے ہمارے پروردگار انھوں نے تیری بہشت نہیں دیکھی، پھر وہ فرماتا ہے اگر وہ بہشت دیکھ لیں تو کیا حال ہو، عرض کرتے ہیں اگر وہ  
دیکھ لیں تو اسکی بے انتہا حرص و رغبت کریں، پھر فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں عرض کرتے ہیں تیری دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں، فرماتا ہے  
کیا انھوں نے دوزخ دیکھی ہے۔

ملائکہ عرض کرتے ہیں، خدا کی قسم انھوں نے اس کو نہیں دیکھا، پھر فرماتا ہے، اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ عرض کرتے ہیں  
اگر اس کو دیکھیں تو اس سے بھاگیں اور بے انتہا خوف زدہ ہوں، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان  
کے گناہ بخش دیئے، اُن میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ فلاں شخص تو ذکر والوں میں صرف آ بیٹھا تھا، خود ذکر نہیں کر رہا تھا بلکہ  
کسی کام آیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی میری بخشش سے محروم نہیں رہتا۔

مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ  
 خَمْ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ الْأَحْقَقُ الْمَلَايِكَةُ  
 وَغَشِيَّتُهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ  
 فِيمَنْ عِنْدَهُ مَرَّةً ق

ترجمہ: جو شخص اپنے پروردگار کو یاد کرتا ہے اور جو اپنے پروردگار کو یاد نہیں کرتا ہے اس کی مثال مردہ اور زندہ کی سی ہے، بخاری، مسلم (عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)  
 جب کوئی جماعت اللہ کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، سکینت و طمانیت ان پر اتر آتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو ان لوگوں میں یاد کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں، مسلم، ترمذی ابن ماجہ (عن ابی سعیدؓ)

شرح: ذکرِ ذکر کے دل کی حیات ہے اور اس سے غفلت موت ہے جس طرح زندہ آدمی اپنی زندگی سے بہرہ مند ہوتا ہے اسی طرح ذکر اپنے ذکر سے فائدہ اٹھاتا ہے اور غافل جس کو اپنے عمل سے فائدہ نہیں مردہ کی طرح ہے جس کو زندگی سودمند نہیں، شعر

زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست ۵ زندہ آنست کہ با دوست وصلے دارد

سکینت سے دل جمنی مراد ہے جس کے سبب سے دنیا کی خواہشات اور ماسوائے اللہ کی لذت نکل جاتی ہے اور اللہ کے ساتھ حضور حاصل ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان مقرب فرشتوں میں جنہوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرتے وقت کہا تھا کہ تو ایسے شخص کو پیدا کرتا ہے جو دنیا میں فتنہ و فساد شر و خونریزی کرے گا؛ بطور نذر ذکر فرماتا ہے کہ باوجود نفس کی خواہشات شیطانی رکاوٹوں اور دیگر علالت کے ہماری ذکر سے غافل نہیں رہتے۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَّ رَائِعِ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَنْبِئْنِي  
بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِمَّنْ ذَكَرَ اللَّهَ  
تَقِ حُبَّ مُمْسٍ مُصٍّ آخِرُ كَلَامٍ فَأَرَقْتُ عَلَيْهِ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ قُلْتُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى  
اللَّهِ قَالَ أَنْ تَمُوتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِمَّنْ ذَكَرَ اللَّهَ حُبَّ رَطْبٍ قُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ مَا اسْتَطَعْتَ  
وَاذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ كُلِّ حَجْرٍ وَشَجَرٍ وَمَا عَمِلْتَ مِنْ سُوءٍ  
فَأَحْدِثْ لِنَفْسِكَ فِيهِ تَوْبَةً الْبَسْرَ بِالْإِسْرِ وَالْعَلَانِيَةَ بِالْعَلَانِيَةِ ط

ترجمہ: (ایک صحابیؓ نے عرض کیا) یا رسول اللہ! اسلام کے احکام مجھ پر (افضلیت میں) بہت ہو گئے ہیں، مجھے ایسی چیز بتا دیجئے جس پر میں اعتماد و بھروسہ کر لوں۔ آپؐ نے فرمایا تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔  
ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، ابن ابی شیبہ (عن عبد اللہ بن بسرؓ)

(حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں) آخری بات جس پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا یہ تھی کہ میں نے عرض کیا، اللہ کو سب سے پیارا اعلیٰ کونسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا (وہ یہ ہے) کہ تم دنیا سے اس حال میں نصرت ہو کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو، (عن معاذ بن جبلؓ)

(حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے (کچھ) نصیحت فرمائیے، آپؐ نے فرمایا جتنا ہو سکے تقویٰ اختیار کرو، ہر پتھر اور درخت کے پاس اللہ کو یاد کرو جو کچھ برائی (گناہ و غفلت) کی ہو، اُس کی اللہ ہی سے توبہ کرو، پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ، ظاہری گناہ کی ظاہری توبہ، طہرائی فی الکبیر (عن معاذؓ)

شرح: شرائع اسلام سے مراد اسلام کی علامتیں ہیں جیسے نوافل وغیرہ جو مسلم کے حسن اسلام پر دلالت کرتی ہیں، کثرت کا یہ مفہوم ہے کہ تعداد میں اس حد کو پہنچ گئی ہیں کہ ان سب کے کرنے سے تو عاجز و قاصر ہوں اور اگر بعض کرتا ہوں تو یہ پریشانی ہے کہ کونسی افضل و بہتر ہے جس کو اختیار کروں۔

زبان کا ترجمہ، سہولت، آسانی اور زبان کی روانی سے کتنا یہ ہے جس طرح زبان کی خشکی سے کتنا یہ اس کے رکنے کا ہوتا ہے، زبان سے دل کی زبان مراد ہے کیونکہ منہ کی زبان ہمیشہ ذکر سے تر نہیں رہ سکتی یا مبالغہ کے طور پر "لسانک" منہ کی زبان فرمایا ہے، یا یہ کہ بقدر طاقت ترکہنی چاہئے، یا یہ کہ دل و زبان دونوں متفق رہیں، یہ نور علی نور ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر الہی زبان کا خلاصہ ہے اور اس کا مدار حسن خاتمہ پر ہے، جیسا حدیث میں آتا ہے، جو بندہ "لا الہ الا اللہ" کہے اور اسی کلمہ پر مر جائے تو وہ بہشت میں داخل ہوگا اور زندگی میں ذکر کا التزام موت کے وقت ذکر کا سبب ہوتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے "کہا تعیشون تموتون کہا تموتون تحشرون" جس طرح زندگی بسر کی اسی طرح مردے اور جس طرح مردے اسی طرح اٹھائے جاؤ گے۔

غالباً حضرت معاذ بن جبلؓ نے یہ دونوں باتیں یمن جاتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کی تھیں، تقویٰ کے معنی ہیں حرام چیزوں سے پرہیز کرنا اور خواہشات نفس کی پیروی اور ارتکاب فواحش سے بچنا اور حقیقت میں تقویٰ یہ ہے کہ حدود الہیہ کی حفاظت کرے، اس کے عہد و پیمان کو پورا کرے، شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری اتباع کرے۔

تقویٰ کی دو قسمیں ہیں عوام کا تقویٰ، خواص کا تقویٰ، عوام کا تقویٰ تو یہی ہے کہ احکام الہیہ کی اطاعت کریں اور ممنوعات سے بچتے رہیں، خواص کا تقویٰ یہ ہے کہ راضی بہ رضا رہیں۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ متقی وہ شخص ہے جو اپنے حق میں خدا کے سوا کسی سے نیکی کی امید نہ رکھے۔ "ہر پتھر اور درخت کے پاس یاد کرنے سے" مقام مشاہدہ کی طرف اشارہ ہے کہ ہر چیز اللہ کی وحدانیت کی دلیل ہے، جس پر نظر پڑے یہ جانے کہ اسی کی قدرت کاملہ سے پیدا ہوتی ہے اور اس کا خالق اور بنانے والا ایک ہی ہے جس کا کوئی ہمسر و شریک نہیں۔

مجرّد گناہ صادر ہونے سے توبہ کرنی واجب ہے، امام نوویؒ سے منقول ہے، گناہ کے بعد بغیر تاخیر توبہ کرنا واجب ہے، خواہ صغیرہ گناہ ہی ہو، اگر توبہ میں تاخیر کرے گا تو ترک واجب کا دوسرا گناہ اس کے ذمہ اور ہوگا۔ جس طرح گناہ کیا ہے، اسی طرح توبہ کرے، اگر گناہ پوشیدہ کیا تھا تو توبہ بھی پوشیدہ کرے اور اگر ظاہر میں کیا تو توبہ بھی ظاہر میں کرے، یہی مستحب ہے۔

مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ عَمَلًا أَجْنَىٰ لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ ط  
 آمُصَّ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي  
 سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا أَنْ يُضْرَبَ بِسَيْفِهِ حَتَّىٰ يَنْقُطَ قَالَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
 طَامُصٌ طَسٌ صَطُكُو أَنْ رَجُلًا فِي حَجْرَةٍ دَرَاهِمُ قِيَمَتِهَا  
 وَآخِرُ يَذْكُرُ اللَّهُ كَانَ الذَّاكِرُ لِلَّهِ أَفْضَلُ ط

ترجمہ: آدمی کوئی عمل ایسا نہیں کرتا جو ذکر الہی سے زیادہ اللہ کے عذاب سے بچانے والا ہو، طبرانی فی الکبیر  
 احمد ابن ابی شیبہ (عن معاذ)

صحابہ نے عرض کیا، "اور نہ جہاد اللہ کے راستہ میں؟" آپ نے فرمایا "ہاں، نہ جہاد اللہ کے راستہ میں" مگر یہ  
 کہ اپنی تلوار سے (دشمن خدا کو) یہاں تک مارے کہ وہ ٹوٹ جائے آپ نے اسے تین بار فرمایا، طبرانی فی الکبیر،  
 ابن ابی شیبہ، طبرانی فی الاوسط والصغیر (عن معاذ وجابر)

اگر ایک آدمی کی گود میں درہم ہوں جن کو وہ تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا محض اللہ کا ذکر کرتا ہو  
 تو ذکر اس سے افضل و اعلیٰ ہے، طبرانی فی الکبیر (عن ابی موسیٰ الاشعری)

شرح: قیامت کے روز اللہ کے عذاب سے بچانے والا ذکر کے برابر کوئی دوسرا عمل نہ ہوگا، حتیٰ کہ جہاد فی سبیل اللہ  
 بھی اس کے برابر نہ ہو سکے گا، محدثین نے اس کے یہی معنی بیان کئے ہیں کہ وہ جہاد جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو، اس سے  
 نرا اللہ کا ذکر بہتر ہے لیکن جس جہاد میں اللہ کا ذکر بھی ہو وہ مطلق ذکر کرنے سے بہتر و اعلیٰ ہے، حاصل یہ ہے  
 کہ خالی ذکر دوسری نری عبادتوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

"قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ" اسے تین بار فرمایا، اس کے تین معنی ہیں یا تو آپ نے "وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ  
 اللَّهِ" اور نہ جہاد اللہ کے راستے میں تین بار فرمایا یا "إِلَّا أَنْ يُضْرَبَ بِسَيْفِهِ" مگر یہ کہ وہ اپنی تلوار سے  
 مارے تین بار فرمایا یا "حَتَّىٰ يَنْقُطَ" یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے تین بار فرمایا  
 اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے بہتر عمل ذکر کرنا ہے۔

ذاکر اس لئے افضل و اعلیٰ ہے کہ حدیث قدسی میں ہے جو مجھے یاد کرتا ہے میں اسے یاد کرتا ہوں اور بندہ کے لئے اللہ کا یاد  
 کرنا ہر چیز سے افضل و اعلیٰ ہے۔

إِذَا مَرَرْتُمْ بَرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا  
 بَرِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ قِيلَ مَنْ أَهْلُ  
 الْكَرَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَهْلُ فُجَالِسِ الذِّكْرِ مِنَ الْمَسَاجِدِ  
 حَبْ ط ص

ترجمہ: جب تم بہشت کے باغوں میں گزرو تو جی پھر کر کھاؤ پیو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ! بہشت کے باغ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا "ذکر کی مجلسیں" (عن انس)  
 حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیامت کے روز لوگوں کو معلوم ہو جائے گا اہل کرم کون ہیں؟ کون کون ہیں؟ دریاft کیا گیا یا رسول اللہ! اہل کرم کون ہیں؟ آپ نے فرمایا مساجد میں ذکر کی مجلسیں کرنے والے، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، ابویعلیٰ (عن ابی سعید الخدری)

شرح: یعنی جب تم ذکر کرنے والوں کے پاس سے گزرو تو تم بھی ان کے ساتھ ذکر میں شریک ہو جاؤ یا سننے کے لئے بیٹھ جاؤ کیونکہ وہ اب بھی جنت کے باغوں میں ہیں اور آئندہ بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَلَيَعْنِي غَنَاقُ مَقَامِ رَبِّهِ جَنَّاتٍ" جو شخص (اعمال کی جواب دہی کے لئے) اپنے پروردگار کے حضور میں کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا اس کو بہشت کے دو باغ ملیں گے، بعض مفسرین نے اس کی یہ تفسیر کی ہے کہ ایک جنت دنیا میں ہے یعنی ذکر کی مجلسیں، دوسری آخرت میں فارتعوا کے معنی ہیں تم چرو، فراخی سے کھاؤ پیو، بعض حضرات نے اس کے معنی "میوہ کھاؤ" کئے ہیں، یعنی وہ عمل کرو جو جنت میں میوہ کھانے کا سبب بنے، جیسے تسبیح، تہجد، جہلیل، اس لئے کہ دوسری حدیث میں اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں گزرو تو چرو۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے عرض کیا وہ باغ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا مسجدیں، پھر دریافت کیا چرنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر  
 علامہ ملا قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ظاہر تحریر ہے کہ یہاں مطلق ذکر کے حلقے مراد ہیں، مگر مطلق ذکر کے حلقوں سے مساجد کے ذکر کے حلقے بہتر و افضل ہیں۔

علامہ امام نوویؒ فرماتے ہیں اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے جس طرح ذکر کرنا مستحب ہے اسی طرح ذکر کے حلقے میں بیٹھنا بھی مستحب ہے۔

اہل کرم وہ حضرات ہیں جنہوں نے ذکر الہی کے لئے مساجد میں ذکر کے حلقے اور درس و تدریس کی مجلسیں قائم کی ہیں، ارشاد باری ہے رَجُلًا لَا تُلْهِمُ لَهُمْ تِجَارَةً وَلَا بَيْعًا عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَلَا قَامِ الصَّلَاةِ وَلَا آيَاتِ الشَّرْكَوَةِ، النور رکوع ۵۔ ایسے لوگ تھمارے نام، کی تسبیح (و تقدیس) کرتے رہتے ہیں جن کو سوداگری اور خرید و فروخت

مَا مِنْ أَدَمِي إِلَّا لِقَلْبِهِ بَيْتَانِ فِي أَحَدِهِمَا الْمَلَكُ وَفِي الْآخَرِ  
الشَّيْطَانُ فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهُ خَسَّ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ وَضَعَ  
الشَّيْطَانُ مِيقَارًا فِي قَلْبِهِ وَوَسْوَسَ لَهُ مِصْرَ

ترجمہ: ہر آدمی کے دل میں دو مکان ہیں، ایک میں فرشتہ (رہتا) ہے، دوسرے میں شیطان، جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ (یعنی منہ) اس کے دل میں رکھ دیتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے۔ ابن ابی شیبہ (عن عبد اللہ بن شقیق رض)

**شرح:** انسان جب تک اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اس کی حفاظت میں رہتا ہے، جب ذکر الہی سے غفلت برتا ہے تو شیطان ہر طرح بہانا مچھلاتا ہے اور بُرائی و گناہ پر برا نگینہ کرتا ہے، پھر جب تک وہ ذکر نہیں کرتا اس کا یہی حال رہتا ہے۔

دوسری حدیث میں آتا ہے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے ہر ایک کے دو ساتھی مقرر کئے گئے ہیں۔ ایک جن دوسرا فرشتہ، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے لئے بھی؟ فرمایا میرے لئے بھی! لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی اور وہ مسلمان ہو گیا، اب وہ مجھے نیکی ہی کا حکم دیتا ہے۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ ایک عارت نے اللہ سے درخواست کی کہ اسے شیطان کے وسوسہ کی کیفیت دکھلا دے تو (خواب میں) اس بزرگ نے دیکھا کہ شیطان بائیں شانہ کی ہڈی کے نیچے مچھر کی سی سوڈ لے بیٹھا ہے اور اسی سوڈ کو آدمی کے دل میں رکھ کر اسکو دوسوسہ میں ڈالتا ہے۔

خَسَّ = پیچھے ہونا، کرنا، علیحدہ ہونا، کرنا، سہمنا۔

مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ  
الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حِجَّةٍ وَعُمْرَةٍ  
تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ انْقَلَبَ بِأَجْرِ حِجَّةٍ وَعُمْرَةٍ طَافَ ذَاكِرُ  
اللَّهِ فِي الْغَافِلِينَ بِمَنْزِلَةِ الصَّابِرِينَ فِي الْفَاقِينَ رَوَاهُ

ترجمہ: جس شخص نے جماعت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی، پھر بیٹھا ہوا اللہ کا ذکر کرتا رہا، یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا، پھر دو رکعت نماز ادا کی تو اس کو ایک حج اور عمرہ کا پورا پورا ثواب ہوگا۔ (ترمذی عن انس)

وہ ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب لے کر واپس ہوتا ہے (عن ابی امامہ) طبرانی فی الکبیر  
غفلت شعاروں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسا میدان جنگ سے بھاگنے والوں میں صابر  
غازی، بزار، طبرانی فی الاوسط (عن ابن مسعود)

شرح: یعنی جو شخص فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر طلوع آفتاب تک اللہ کے ذکر میں برابر مشغول رہے، خواہ بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر یا لیٹ کر، تو اس کو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے، لیکن بیٹھ کر ذکر کرنا افضل ہے، ہاں اگر کوئی دوسری عبادت پیش آجائے، مثلاً طواف کعبہ یا نماز جنازہ یا درس قرآن و حدیث وغیرہ تو ایسی صورت میں بیٹھا رہنا افضل نہیں ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس جگہ نماز پڑھی ہے اسی جگہ کا التزام ضروری نہیں بلکہ جہاں چاہے ذکر کرے، خواہ گھر ہو یا دوکان یا مسجد، کیونکہ مقصود صرف اس وقت کا ذکر میں مشغول رہنا ہے، مگر افضل و بہتر یہی ہے کہ مسجد میں جہاں نماز پڑھی ہے وہیں بیٹھ کر ذکر کرتا رہے۔

یعنی لوگ اپنی دنیوی زندگی بہتر سے بہتر بنانے میں مصروف ہوں اور وہ حصول آخرت کے لئے اللہ سے ٹوٹ گئے ہوتے ہوں۔

میدان جنگ سے اگر لوٹ آنا جائز ہو تب بھی صبر و استقلال سے جہاد نہا بڑی عظمت ہے اور اس کا بڑا مرتبہ ہے، ارشاد باری ہے "إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ" اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوا مَجْلِسًا وَتَفَرَّقُوا مِنْهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا  
 اللَّهَ فِيهِ إِلَّا كَانَتْ تَفَرَّقُوا عَنْ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ  
 عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِثْلُ دَرَجَاتٍ حَبِّ آسٍ وَمَا  
 مِثْلُ أَحَدٍ قَمَشَ لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَّةٌ  
 وَمَا آوَى أَحَدٌ إِلَى فِرَاشِهِ لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ  
 تِرَّةٌ سِ آسٍ أَحَبُّ

ترجمہ: جب لوگ کسی مجلس میں جمع ہوں اور وہاں سے بلا اللہ کا ذکر کئے جدا ہو جائیں تو گویا وہ گدھے  
 کی لاش سے علیحدہ ہوئے اور یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لئے حسرت و افسوس کا باعث ہوگی،  
 حاکم، ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، احمد، نسائی (عن ابی ہریرہؓ)۔  
 جب کوئی آدمی کسی راستہ پر سے گزرا اور (اس میں) اللہ کا ذکر نہ کیا تو یہ غفلت قیامت  
 کے دن (اس کے واسطے حسرت و افسوس کا سبب ہوگی اور جو کوئی اپنے بستر پر سویا اور اللہ کا ذکر نہ  
 کیا تو اس کے لئے (ایک دن اس ذکر کا چھوڑنا) حسرت و افسوس کا باعث ہوگا۔ نسائی، احمد، ابن حبان  
 (عن ابی ہریرہؓ)۔

شرح: ان احادیث میں غفلت و بے توجہی سے نفرت اور ذکر الہی کی طرف رغبت و شوق دلانا مقصود ہے،  
 اسی لئے جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ ہو اس کو "مردار گدھے سے" تشبیہ دی ہے کیونکہ جس طرح دنیا میں مردار گدھا  
 کسی کام کا نہیں اسی طرح وہ مجلس آخرت میں بے سود ہے۔  
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کاش میں ذکر الہی کے علاوہ ہر چیز سے گونگا ہوتا۔

إِنَّ الْجَبَلَ يَنَادِي الْجَبَلَ بِاسْمِهِ أَيْ فَلَانُ هَلْ مَرَّ بِكَ أَحَدٌ  
ذَكَرَ اللَّهَ فَإِذَا قَالَ نَعَمْ اسْتَبْشَرَ الْحَدِيثَ ط إِنَّ خِيَارَ  
عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ يَرَاخُونَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالْأَهْلَةَ وَالنُّجُومَ  
وَالْأَظْلَةَ لِيَذْكُرُوا اللَّهَ مِمَّنْ لَيْسَ يَتَحَسَّرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَّا عَلَى  
سَاعَةٍ قَسَرَتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ تَعَالَى فِيهَا ط

ترجمہ: ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لیکر آواز دیتا ہے (اور پوچھتا ہے) اے فلان! کیا کوئی تجھ پر (ایسا آدمی) گزرا ہے جس نے اللہ کا ذکر کیا ہو؟ جب وہ (جواب میں) ہاں کہتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے "الحديث" آخر حدیث تک فرمایا۔ طبرانی (عن ابن مسعودؓ)

اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو چاند، سورج، ستاروں اور سیاروں کا صرف اللہ کے ذکر کے واسطے خیال رکھتے ہیں (عن عبد اللہ بن اوفیؓ)

جنتی قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے سے پہلے کسی چیز پر حسرت نہیں کریں گے مگر اس گھڑی پر جو ان پر بغیر ذکرِ خداوندی کے گزر گئی، طبرانی، ابن سنی (عن معاذؓ)

شرح: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہر صبح و شام زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے سے پوچھتا ہے کہ کیا کسی نے تجھ پر نماز ادا کی ہے؟ یا ذکر کیا ہے، جب وہ جواب دیتا ہے ہاں! تو یہ ٹکڑا اسے اپنے سے بہتر و افضل سمجھتا ہے کیونکہ ذکرِ الہی سے رحمت اترتی ہے اور وہ اس نعمت سے محروم رہا۔

بندہ جب نماز پڑھتا ہے تو زمین کا وہ حصہ جہاں اس نے اپنے بولائے حقیقی کے سامنے اپنی عبدیت کا اظہار کیا تھا یا ذکر وغیرہ سے اپنی عاجزی و انکساری اور ذلت کا ثبوت دیا تھا، قیامت کے روز جب کوئی گواہی دینے والا نہیں ملے گا یہ پروردگار کے سامنے اس کا گواہ ہوگا اور جب وہ دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس پر روتا اور گریہ و زاری کرتا ہے۔

یعنی آفتاب و ماہتاب اور ستاروں کے طلوع و غروب اور رفتار کو پہچانتے ہیں اور اس کی حفاظت کرتے ہیں، تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ کن اوقات میں عبادت مثلاً نماز روزہ وغیرہ صحیح ہے اور کن اوقات میں مکروہ ہے اور اپنے تمام اوقات اللہ کے ذکر میں مشغول رکھتے ہیں۔

جنتیوں کی یہ حسرت ان کے جنت میں داخل ہونے سے پیشتر ہوگی، کیونکہ جنت میں نہ حسرت ہوگی نہ افسوس وہاں تو چین ہی چین ہوگا، دنیا ایک ساعت کی طرح ہے جو ذکرِ الہی سے معمور رہنی چاہئے تاکہ قیامت میں حسرت و ندامت نہ ہو

أَكْثَرُوا ذِكْرَ اللَّهِ حَتَّى يَقُولُوا حَبْنُونُ حَبِّ أَصْمَى كَانَ  
يَأْمُرُ أَنْ يُرَاعَى التَّكْبِيرُ وَالتَّقْدِيرُ وَالتَّهْلِيلُ وَأَنْ يُعْقَدَ  
بِالْأَنَامِلِ قَالَ لَا تَهْنِ مَسْئُوكَاتُ مَسْتَنْطَقَاتٍ دَسَتْ  
عَلَيْكُمْ بِالسَّبِيحِ وَالتَّقْدِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَلَا تَغْفُلْنَ فِتْنَتَيْنِ  
الرَّحْمَةُ مُصْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْقِدُ  
السَّبِيحَ بِيَمِينِهِ س

ترجمہ: اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ دیوانہ کہے جانے لگو، ابن حبان، احمد، ابویعلیٰ ابن حسن (عن ابی سعید الخدری)  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے صحابہ کو) حکم فرمایا کرتے تھے کہ اللہ اکبر، سبحان الملك القدوس اور لا الہ الا  
اللہ کی نگرانی کی جائے اور انھیں انگلیوں پر شمار کیا جائے، اس لئے کہ (قیامت کے روز) ان انگلیوں سے  
پوچھا جائے گا اور (انھیں گویائی دیکر) بلوایا جائے گا، ابو داؤد، ترمذی (عن بنت یاسر)  
(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا اے عورتو! سبحان اللہ، سبحان الملك القدوس،  
اور لا الہ الا اللہ کہنے سے غافل مت ہو ورنہ رحمت سے فراموش کر دی جاؤ گی، ابن ابی شیبہ (عن بنت  
بنت یاسر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدھے ہاتھ کی انگلیوں پر  
”سبحان اللہ“ شمار کرتے دیکھا ہے، نسائی (عن عبد اللہ بن عمر)

شرح: یعنی اس کثرت سے اللہ کا ذکر اور اس کی یاد ہو کہ لوگ اپنی کم سمجھی اور جہالت کی بنا پر ذاکرین کو دیوانہ  
کہنے لگیں، یہ ذکر کی دیوانگی انبیاء اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی صفت ہے، ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے حضرت امام بصریؒ  
سے صحابہؓ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم انھیں دیکھتے تو دیوانہ کہتے اور وہ تمہیں دیکھتے تو مرتد بتلاتے  
بادشاہ ہرقل نے جس وقت اپنے قاصد سے صحابہؓ کے حالات دریافت کرائے تو اس نے اگر جواب میں یہ کہا:  
”باللیل رہبان وبالنہار فرسان“ یعنی وہ ایسے لوگ ہیں جو رات کو عبادت گزار ہیں اور دن کو شہسوار ہیں  
ذاکر کو چاہئے اپنے ذکر میں مصروف رہے، لوگوں کے کہنے کا کچھ خیال نہ کرے کیونکہ بہت سے احمق اور جاہل  
انبیاء علیہم السلام کو بھی دیوانہ کہا کرتے تھے، چنانچہ ارشاد باری ہے ”وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ

الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ“ اور (اے پیغمبر کفار مکہ تم سے اس طرح پوچھا کر کے) کہتے ہیں کہ اے شخص جس کے ذہن میں یہ غلط سمایا ہے کہ اُس پر (خدا کے ہاں سے) قرآن نازل ہوا ہے تو تو دیوانہ ہے، سورۃ الحجر رکوع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقدیس کے سبحان الملک القدوس، سبحان قدوس، سبحان اللہ و بحمدہ، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ وغیرہ الفاظ مروی ہیں، آپ فرمایا کرتے تھے انھیں انگلیوں پر شمار کر کے پڑھا کرو، چنانچہ حدیث میں آتا ہے جس نے ہر فرض کے بعد تینتین بار سبحان اللہ، تینتین بار الحمد للہ، چونتیس بار اللہ اکبر پڑھا تو اُس کو کہنے والا یا کرنے والا ناکام نہیں رہ سکتا (صحیح مسلم) اور نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر ستر اور سو سو مرتبہ استغفار فرمایا کرتے تھے، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تسبیحات وغیرہ کا انگلیوں پر شمار کر کے پڑھنا مستحب ہے۔

عورتوں کو اس لئے علیحدہ خطاب فرمایا کہ وہ اپنی معذوری کی وجہ سے بہت سے فرائض کے ادا کرنے میں قاصر رہتی ہیں تو کم از کم ان تسبیحات سے جن کا بے انتہا اجر و ثواب ہے محروم نہ رہیں اور اپنے اوقات ذکر الہی میں گذاریں اور ”فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ“ کے گروہ میں شریک ہوں اور ”كَذَلِكَ اَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى“ طہ رکوع، (خدا) فرمائے گا ایسا ہی (ہونا چاہئے تھا دنیا میں) ہماری آیتیں تیرے پاس آئیں مگر تو نے ان کی کچھ خبر نہ لی اور اسی طرح آج تیری (بھی) خبر نہ لی جائے گی، والی جماعت سے محفوظ رہیں۔

لَا بَانَ أَقْعَدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ صَلَوةِ الْغَدَاةِ  
 حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِّنْ وَلَدٍ  
 إِسْمَاعِيلَ وَلَا بَانَ أَقْعَدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ صَلَوةِ  
 الْعَصْرِ إِلَيَّ أَنْ تَغْرِبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً  
 دَسَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَّتِ  
 قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ مَرَّ قَالِ الْمُسْتَهْتَرُونَ  
 فِي ذِكْرِ اللَّهِ يَضَعُ الذِّكْرَ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

## خَفَافَات

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے میرا نماز فجر سے طلوع آفتاب تک ذکر الہی کرنے والوں کے ساتھ بیٹھا رہنا، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل کے چار غلام آزاد کر دینے سے زیادہ پسند ہے اور (نیز) نماز عصر سے غروب آفتاب تک ذکرین کے ہمراہ بیٹھنا چار غلام آزاد کر دینے سے زیادہ محبوب ہے ابو داؤد (عن انس)

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) تنہا چلنے والے مسبقت لے گئے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! تنہا چلنے والے کون ہیں؟ مسلم، ترمذی (عن ابی ہریرہؓ) آپ نے فرمایا بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں (مسلم)

آپ نے فرمایا اللہ کے ذکر کے شائق و مشتاق (کیونکہ ذکر اُن کے گناہوں کے بوجھ ہلکے کرتا رہتا ہے) (اور) وہ قیامت کے دن (در بارہ الہی میں گناہوں سے) ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے۔ ترمذی (عن ابی ہریرہؓ)

شرح: حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل کا اس لئے ذکر فرمایا کہ وہ تمام عرب سے حسب و نسب میں بڑھ چڑھ کر ہیں اور نماز فجر اور نماز عصر کے اوقات کی قید اس لئے لگائی کہ یہ ذیوی مشغولیت و مصروفیت کے ہوتے ہیں اور نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے بھی اپنی اوقات میں جمع ہوتے اور بدلتے ہیں تاکہ لوگ ان اوقات کو ضائع نہ کریں

اور ذکر میں مشغول رہیں، آپ نے ان اوقات کی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے، خود ارشاد باری ہے: "وَاصْبِرْ  
نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهًا" کہف رکوع ۴  
اور (اے پیغمبر) جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کی یاد کرتے (اور) اسی کی رضا مندی چاہتے ہیں ان کے ساتھ رہا کرتے  
بیٹھنے پر) اپنے نفس کو مجبور کرو۔

”راکب مفرد“ لغت میں اس سوار کو کہتے ہیں جس کے پاس سواری کے سوا کچھ نہ ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مفرد کے دو معنی فرمائے، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والا اور اللہ کے ذکر کا فریفتہ و شہید، دونوں تقریباً ہم معنی ہیں کیونکہ  
جو کثرت سے ذکر کرے گا وہ ضرور فریفتہ ہوگا اور جو شائق ہوگا وہ یقیناً کثرت سے ذکر کرے گا اور اصل تنہائی تو نفس  
کی وہ تنہائی ہے جو اللہ کے ذکر کے لئے ہو، یعنی (تعلق مع اللہ) اللہ کا وہ تعلق جس سے غفلت نہ ہو اور اگر غفلت  
ہو بھی جائے تو فوراً ہوشیار ہو کر ذکر میں لگ جائے، یہاں کثرت سے ہمیشگی و مداومت مراد ہے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ہر نماز کے بعد اور صبح و شام سوتے جاگتے، لیٹتے بیٹھتے ذکر کرنے سے ذکر کی کثرت  
پیدا ہو جاتی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ يُحْيِي بَيْنَ زَكَرِيَّا وَخَنَسٍ كَلِمَاتٍ أَنْ تَعْمَلَ بِهَا  
 وَيَأْمُرَ بَنِي إِسْرَئِيلَ أَنْ تَعْمَلُوا بِهَا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ  
 قَالَ وَأَمَرَ كُرْآنُ تَذَكُّرُوا اللَّهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ  
 خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتَّى إِذَا آتَى عَلَى حِصْنٍ حَصِينٍ  
 فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْزِنُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ  
 إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى حَبِيبُ مَنْ لِيَذْكُرَنَّ اللَّهُ قَوْمٌ فِي الدُّنْيَا  
 عَلَى الْفَرَشِ الْمُمَهَّدَةِ يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّاتِ الْعُلَى إِنَّ الَّذِينَ  
 لَا تَزَالُ أَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَهُمْ  
 يَضْحَكُونَ مَوْصُصٌ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کو پانچ چیزوں کا حکم دیا کہ وہ خود ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل سے بھی کرائیں اور آپ نے پوری  
 حدیث بیان فرمائی، یہاں تک کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے (بنی اسرائیل سے) فرمایا میں تمہیں حکم دیتا ہوں  
 کہ تم اللہ کا ذکر کرو، کیونکہ اُس (ذاکر) کی مثال اُس شخص کی سی ہے جس کے پیچھے دشمن دوڑتا ہوا نکلا اور  
 اس نے ایک مضبوط قلعہ پر پہنچ کر اپنے آپ کو بچا لیا، اسی طرح بندہ اپنے آپ کو بغیر ذکر خداوندی کے  
 شیطان سے نہیں بچا سکتا۔ (ترمذی، ابن جناب، حاکم (عن الحارث الاشعری))

خدا کی قسم دنیا میں ایک جماعت اللہ کو نرم دناؤں پر یاد کرتی ہے جنہیں اللہ بلند جنتوں  
 میں داخل فرمائے گا، ابو یعلیٰ (عن ابی سعید الخدری)

جو لوگ ہمیشہ اپنی زبان اللہ کے ذکر سے تروکھتے ہیں وہ سنہستے ہوئے جنت میں جائیں گے۔ ابن ابی شیبہ

(عن ابی الدرداء)

شرح: محدثین نے "پانچ کلمات" کی تشریح توحید، نماز، روزہ، صدقہ اور ذکر سے کی ہے۔

یہ حدیث پادشاہ، امراء اور ان دولت مند حضرات کے بارے میں ہے جن کو اس دنیا کی آسائش و راحت اپنے منعم حقیقی کی یاو سے غافل نہیں کرتی و اس کی جزا میں انھیں دنیا کے علاوہ آخرت میں بھی بڑی بڑی نعمتوں سے نوازا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ السورہ رکوع ۲۔ (رات کے وقت) ان کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوئے (اور عذاب کے) خوف اور (رحمت کی) امید سے اپنے پروردگار سے دعائیں مانگتے اور جو کچھ (بھی) ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں تو کوئی شخص بھی نہیں جانتا کہ لوگوں کے (نیک) عملوں کے بدلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پردہ غیب میں موجود ہے۔

❖

آدَابُ الدُّعَاءِ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ أَنْ يَكُونَ رُكْنًا وَأَنْ يَكُونَ  
 شَرْطًا وَأَنْ يَكُونَ غَيْرَ ذَلِكَ مِنْ مَّامُورَاتٍ وَمَنْهِيَّاتٍ وَغَيْرِهَا  
 وَهِيَ تَجَنُّبُ الْحَرَامِ فِي الْمَأْكَلِ وَالْمَشْرَبِ وَالْمَلْبَسِ وَالْمَكْسَبِ مُرُ  
 تٌ وَالْإِخْلَاصُ لِلَّهِ تَعَالَى مُسَسَّسٌ وَتَقْدِيمُ عَمَلٍ صَالِحٍ وَذِكْرُهُ  
 عِنْدَ الشَّدَّةِ مَرَّتَيْنِ وَالتَّنْظُفُ وَالتَّطَهُّرُ عَنْ حَبِّ مُسَسَّسٍ  
 وَالْوُضُوءُ عَ وَاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ عَ وَالصَّلَاةُ عَنْ حَبِّ مُسَسَّسٍ  
 وَالْحُجُوعُ عَلَى الرُّكْبِ عَوُ وَالثَّنَاءُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى أَوَّلًا وَآخِرًا عَ  
 وَالصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ دَاتِ سَ  
 حَبِّ مُسَسَّسٍ وَبَسْطُ الْيَدَيْنِ تِ مُسَسَّسٍ وَرَفْعُهُمَا عَ وَأَنْ  
 يَكُونَ رَفْعُهُمَا حَذَّ الْمُنْكَبِينَ أَمْسُ وَكَشْفُهُمَا مَوُ وَالتَّادِبُ مُرُ دَاتِ سَ  
 وَالْحُشُوعُ مَوُ مَصْرُ وَالتَّمَسُّكُ مَعَ الْخُضُوعِ تِ وَأَنْ لَا يَرْفَعَ بَصَرَهُ إِلَى  
 السَّمَاءِ مُرُ سَ وَأَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ تَعَالَى بِأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى وَصِفَاتِهِ  
 الْعُلَى حَبِّ مُسَسَّسٍ وَأَنْ يُجْتَنِبَ السَّجْعَ وَتَكْلِفُهُ خَ وَأَنْ لَا  
 يَتَكَلَّفَ التَّغَنِّيَ بِالْأَنْغَامِ مَوُ وَأَنْ يَتَوَسَّلَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِأَنْبِيَائِهِ  
 خَ رَ مُسَسَّسٍ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِهِ خَ وَخَفْضُ الصَّوْتِ

عَ وَالْإِعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ عَ وَاخْتِيَارُ الْأَدْعِيَةِ الصَّحِيحَةِ الْمَأْثُورَةِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَتْرِكْ حَاجَةً إِلَى  
غَيْرِهِ دَسَ وَتَخَيُّرُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ دَ وَأَنْ تَبْدَأَ بِنَفْسِهِ  
وَأَنْ يَدْعُوَ لِوَالِدَيْهِ وَإِخْوَانِهِ الْمُؤْمِنِينَ هُ وَأَنْ لَا يَخْصَّ  
نَفْسَهُ بِالذُّعَاءِ إِنْ كَانَ إِمَامًا دَاتِ قَ وَأَنْ يُسْأَلَ بِعَزْمٍ  
عَ وَأَنْ يَدْعُوَ بِرَغْبَةٍ حَبَّ عَوُ وَأَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ قَلْبِهِ بِجِدِّ  
وَأَجْتِهَادٍ وَأَنْ يُخَضِّرَ قَلْبَهُ وَيُحْيِيَ رَجَاءَهُ مُسَ وَأَنْ يُكْرِرَ  
الدُّعَاءَ حَ مَرَّةً وَقَلَّةً التَّثْلِيثُ دَى وَأَنْ يُلَحِّحَ فِيهِ سَ  
مُسَ عَوُ وَأَنْ لَا يَدْعُوَ بِإِثْمٍ وَلَا قَطِيعَةٍ رَحِمُ مَاتِ  
وَأَنْ لَا يَدْعُوَ بِأَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ سَ وَأَنْ لَا يَعْتَدِيَ فِي الدُّعَاءِ  
بِأَنْ يَدْعُوَ مُسْتَحِيلًا أَوْ مَا فِي مَعْنَاهُ حَ وَأَنْ لَا يَتَجَرَّحَ دَسَ  
قَ وَأَنْ يُسْأَلَ حَاجَاتِهِ كُلَّهَا تِ حَبَّ وَتَأْمِينَ الدَّاعِي وَ  
الْمُسْتَمِعَ حَ مَرَدَسَ وَمَسْحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ بَعْدَ فَرَغِهِ دَاتِ  
حَبَّ قَ مُسَ وَأَنْ لَا يَسْتَعْجِلَ بِأَنْ يُسْتَبَطَّ الْإِجَابَةُ أَوْ يَقُولَ  
دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي حَ مَرَدَسَ قَ

## دُعا کے آداب

ترجمہ: آداب دعائیں سے بعض کو رکیزت کا درجہ حاصل ہے اور بعض کو شرط کا اور ان کے علاوہ کچھ ایسے ہیں جن کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے (امورات) اور کچھ ایسے ہیں جن کے کرنے سے روکا گیا ہے (منہیات) اور وہ سب تنزیہی ہیں۔

آدابِ دعا یہ ہیں: (اول) کھانے، پینے، پہننے اور کمانے میں حرام چیزوں سے پرہیز کرنا، مسلم، ترمذی، (عن ابی ہریرہؓ) (دوسرے) اخلاص، حاکم (تیسرے) دُعا سے پہلے کچھ نیک عمل کرنا اور سختی کے وقت اپنی کی ہوئی نیکی یاد کرنا، مسلم، ترمذی، ابوداؤد (عن ابن عمرؓ) (چوتھے) پاکِ صاف ہونا (طہارت) سنن اربعہ ابن حبان، حاکم (عن ابی بکر الصدیقؓ) (پانچویں) وضو کرنا، صحاح ستہ (عن ابی موسیٰ الاشعریؓ) (چھٹے) قبلہ کی طرف منہ کرنا، صحاح ستہ (عن عبداللہ بن زید بن عاصم المزنیؓ) (ساتویں) (دُعا سے پہلے) نماز پڑھنا سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم (عن ابی الصدیقؓ) (آٹھویں) دوزانو بیٹھنا، ابو عوانہ (عن عامر بن خارجہؓ) (نویں) دُعا کے اول و آخر اللہ کی حمد و ثنا کرنا، صحاح ستہ (عن انسؓ) (دسویں) اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُعا سے پہلے درود بھیجنا، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم (عن فضالہؓ) — (گیارہویں) دونوں ہاتھوں کا پھیلانا، ترمذی، حاکم (عن ابی الدرداءؓ) (بارہویں) دونوں ہاتھوں کا اٹھانا، صحاح ستہ (عن ابی حمید الساعدیؓ) (تیرہویں) ہاتھ مونڈھوں کے برابر اٹھانے چاہئیں ابوداؤد، احمد، حاکم (عن ابن عباسؓ) (چودھویں) دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنا، یہ حدیث موقوف ہے (پندرہویں) دُعا مانگتے وقت باادب رہنا، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی (عن علیؓ) (سولہویں) فروتنی و عاجزی کرنا، ابن ابی شیبہ، موقوف (عن مسلم بن میاؓ) (سترہویں) فروتنی اور عاجزی کے ساتھ ذلت و سکنت کا اظہار کرنا، ترمذی (عن الفضل بن عیاضؓ) (اٹھارہویں) دُعا کے وقت اپنی نگاہ آسمان کی طرف نہ اٹھائے، مسلم، نسائی (عن ابی ہریرہؓ) (انیسویں) اللہ سے اُس کے اسماء ذاتی اور صفاتی کا واسطہ دیکر مانگے، ابن حبان، حاکم (عن ابن مسعودؓ) (بیسویں) دُعا میں بہ تکلف قافیہ بندی سے پرہیز کرے، بخاری (عن عکرمہؓ) (اکیسویں) دُعا میں خوش الحانی کے ساتھ گانا نہ گائے، یہ حدیث موقوف ہے (بانیسویں) انبیاء علیہم السلام کے وسیلہ سے دعا مانگے، بخاری، ہزار، حاکم (عن عمرؓ) (تینیسویں) اللہ کے نیک بندوں کا واسطہ دے، بخاری (عن انسؓ) (چوبیسویں) آواز لپٹ کرنا، صحاح ستہ (عن ابی موسیٰ الاشعریؓ) (پچیسویں) گناہ کا اعتراف کرنا، صحاح ستہ (عن عائشہؓ) (چھبیسویں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح ماثورہ دعاؤں کا اختیار کرنا، کیونکہ آپ نے کسی غیر کے بتانے کی حاجت نہیں رکھی، ابوداؤد نسائی (عن ابی بکر الشقیؓ) (ستائیسویں) جامع دعائیں اختیار کرنا، ابوداؤد (عن عائشہؓ) (اٹھائیسویں) اپنی ذات سے دعا کی ابتدا کرے اور اپنے والدین اور مومن بھائیوں کے لئے دعا کرے (عن ابی الدرداءؓ)

(ام سلمہؓ) (انتیسویں) اگر امام ہو تو تنہا اپنے لئے دُعا مانگے، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ (عن ثوبانؓ) (تیسویں) عزم و یقین کے ساتھ دعا مانگے صحاح ستہ (عن ابی ہریرہؓ) (اکتیسویں) انتہائی رغبت و اشتیاق سے دُعا مانگے، ابن جہان، ابو عوانہ (عن ابی ہریرہؓ) (تیسویں) کوشش و محنت سے حضور قلب کے ساتھ تہہ دل سے دعا کرے اور اچھی امید رکھے (عن ابی ہریرہؓ) (تینتیسویں) ایک ہی دُعا بار بار مانگے، بخاری، مسلم، (عن جریر بن عبد اللہ البجلیؓ) (چونتیسویں) ایک ہی دُعا کے بار بار پڑھنے کا ادنیٰ درجہ کم از کم تین بار کہنا ہے، ابو داؤد، ابن سنی (عن امیہ المخزومیؓ) (پینتیسویں) دُعا میں اضراء و مبالغہ کرے، نسائی، حاکم، ابو عوانہ (عن عبد اللہ بن جعفرؓ) (چھتیسویں) گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے، مسلم و ترمذی (عن ابی ہریرہؓ) (ستتیسویں) جو چیز ازل سے ہو چکی ہے اس کی دُعا نہ کرے (مثلاً لمبا آدمی بھگنا ہونے کی دُعا نہ کرے) نسائی (عن ابن مسعودؓ) (اڑتیسویں) معذوم و محال امر کے بارے میں حد سے تجاوز نہ کرے، بخاری (عن ابن عباسؓ) (اٹالتیسویں) رحمت خداوندی کو تنگ نہ کرے، بخاری، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ (عن ابی ہریرہؓ) (چالیسویں) اپنی تمام حاجتیں مانگے، ابن جہان (عن انسؓ) (اکتالیسویں) دعا کرنے اور سننے والے آمین کہیں، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی (عن ابی ہریرہؓ) (بیاالیسویں) دُعا سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ مونہ پر پھیرے، ابو داؤد، ترمذی، ابن جہان، ابن ماجہ، حاکم (عن ابن عباسؓ) (تینتالیسویں) اس قدر جلدی نہ کرے کہ قبولیت میں دیر سمجھے یا یہ کہنے لگ جائے کہ میں نے دُعا کی مٹی قبول نہیں ہوئی، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ (عن ابی ہریرہؓ)

**شرح :** رکن وہ ہے جس پر چیز موقوف ہو اور اس میں داخل ہو، جیسے نیت، تکبیر تحریمہ، قیام اور قرأت نماز کے ارکان ہیں۔ شرط وہ ہے جس پر چیز موقوف ہو اور اس سے خارج ہو جیسے طہارت، بستر، عورت، استقبال قبلہ نماز کے شرائط ہیں۔

امور آت سے مستحبات اور منہیات سے مکروہات مراد ہیں۔

یہ آداب دعا کے شرائط ہیں اور یہ حدیث کے الفاظ ہیں بلکہ مفہوم حدیث ہے، حدیث میں آتا ہے حرام سے پرہیز کرو، جس پیٹ میں حرام کا لقمہ ہوگا، اس کی چالیس دن تک دعا مقبول نہیں ہوگی۔

اکل حرام کی سب سے بدترین قسم یہ ہے کہ دین فروشی کی جائے، یہودیوں کے دین کو اسی نے برباد کر دیا تھا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **اِشْتَرَوْا بِہٖ ثَمَنًا قَلِيلًا**، یعنی یہودیوں نے اس کے عوض میں تھوڑے سے دام (یعنی دیوی فائدے) حاصل کئے۔

آداب جمع ہے آدب کی، ادب کا سب سے بہتر ترجمہ جس سے ادب کے ٹھیک مفہوم کی طرف ذہن منتقل ہو جائے پاس اور لحاظ ہے، جس کا ادب کیا جاتا ہے اس کے تعلق سے آدب حق ہے اور ادب کرنے والے کے تعلق سے فرض، آدمی اپنے سے برتر کا ادب کرتا ہے، برتری کئی طرح کی ہوتی ہے، برتری رشتے اور قربت کی، برتری عمر کی، برتری علم و ہنر کی، برتری تادیب اور تعلیم و ارشاد کی، برتری حکومت کی، برتری دولت کی، برتری احسان کی، برتری دینداری کی اور سب سے بڑھ کر برتری

رسالت کی کہ پیغمبر بہت سی برائیوں کا جامع ہوتا ہے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کے متعلق ارشاد خداوندی ہے: "وَمَا أَشْكُرُ السُّؤْلَ فَخُذْ وَكَ  
وَمَا نَهَاكَ عَنْهُ فَانْهَوُا" <sup>الحشر رکوع ۱</sup> اور (مسلمانو!) جو چیز پیغمبر تم کو رہا تھا اٹھا کر دے دیا کریں وہ تولے لیا کرو۔  
(شاعر نے بھی خوب کہا ہے غ "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مخمر") اور جس چیز کے لینے سے تم کو منع کریں (اُس  
سے) دست کش رہو۔

اخلاص یہ ہے کہ دعا میں کسی قسم کا شرک اور دکھلاوانہ ہو اور یہ دعا کا رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "فَادْعُوا  
اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ" (مسلمانو!) خالص خدا ہی کی فرماں برداری مد نظر رکھ کر اللہ کو پکارو  
"فَاِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلِ دَعَوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّينَ" (العنکبوت رکوع ۷) پھر جب (لوگ)  
کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو بڑے خلوص سے خدا کی بزرگی کا اظہار کر کے اسی کو پکارتے ہیں۔

نیک عمل کرنا یہ ہے کہ دعا سے پہلے نماز وغیرہ پڑھے یا صدقہ دے، مصیبت و سختی کے وقت اپنی نیکی کا واسطہ دیکر  
دعا کرے، جیسا اصحاب غار نے کیا تھا۔

اصحاب غار کا مختصر سا قصہ یہ ہے کہ تین شخص ایک پہاڑ کی کھوہ میں پناہ گزیں ہوئے، ایک بڑا بھاری پتھر اس کے منہ  
پر گرا اور ان کے بچنے کا راستہ بند کر دیا تو وہ آپس میں کہنے لگے جس نے جو نیک عمل کیا ہو اس کو یاد کر کے اللہ سے  
دعا کرے شاید اللہ اس مصیبت سے نجات دے، ایک شخص جو اپنے والدین کا انتہائی مطیع و فرماں بردار تھا، اپنے  
والدین کی خدمت کا ذکر کر کے دعا کی، اس سے کچھ پتھر سرک گیا، دوسرے نے اپنے زمانے سے بچنے کا واقعہ یاد کر کے  
دعا کی اس سے پتھر اور زیادہ ہٹ گیا، تیسرے نے جو مزدور کی مزدوری بڑھا کر دی تھی اس کا ذکر کر کے دعا کی، اس  
سے پتھر بالکل ہٹ گیا اور کھوکھلا ہو گیا۔

یعنی میل کچیل سے صاف اور نجاست و گندگی سے پاک ہو

طہارت کے معنی ہیں پاکیزگی، صفائی، ستھرائی اور چونکہ آدمی جسم اور روح دو چیزوں سے مرکب ہے اس لئے طہارت بھی دو  
طرح کی ہونی چاہئے، جسمانی، روحانی، بدن کا گندگی اور میل کچیل سے پاک رکھنا جسمانی طہارت ہے، روحانی طہارت یہ ہے  
کہ آدمی معتقدات فاسدہ اور خیالات بیہودہ اور اخلاق بد کی کدورت سے پاک ہو، طہارت کسی قسم کی بھی ہواصل  
میں وہ آدمی کے اپنے نفس کا حق ہے، جس طرح جسمانی طہارت جسم کے بچاؤ کے لئے ہے اسی طرح روحانی طہارت روح  
کی حفاظت کے لئے ہے۔

کپڑے اور جگہ کی طہارت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ  
وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَتَذَكَّرْ فَطَهِّرْ وَالْجُزْءَ فَحَجِّرْ" (المدثر رکوع ۱) — (اے پیغمبر تم) جو روحی  
کی ہیبت سے، چادر پیٹے پڑے ہو اٹھو اور (لوگوں کو عذاب خدا سے) ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی بڑائیاں بیان  
کرنا اور اپنے کپڑوں کو (خوب اچھی طرح) پاک (وصاف) رکھو اور نجاست سے الگ رہو۔

وَطَهِّرْ بَيْتِي لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ — الحج رکوع ۲ — اور ہمارے اس  
(یعنی خانہ کعبہ) کو طواف کرنے والوں اور قیام ورکوع (اور) سجدہ کرنے والوں (یعنی نمازیوں) کے لئے پاک

(وصاف) رکھو۔

حدیث شریف میں ہے: "الظہور شرط الایمان" یعنی آدمی کا پاک صاف رہنا آدھا ایمان ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی کنجی نماز اور نماز کی کنجی طہارت ہے۔ قرآن مجید میں پاک اور ستھرے لوگوں کی خوبیوں بیان کی ہے: "وَاللّٰهُ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ"۔ یعنی خدا بار بار توبہ کرنے والوں اور طہارت کا ملہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ دُعا کے لئے ہاتھ اٹھانے میں علماء کا اختلاف ہے۔ اخاف، شوافع، مالکیہ حضرات دعا میں ہاتھ اٹھاتے ہیں، لیکن حنابلہ نہیں اٹھاتے، احادیث میں مختلف حالات میں مختلف طریقے سے ہاتھ اٹھانا آیا ہے۔ منیۃ المصلیٰ میں ہے کہ اگر کہی غدر کی وجہ سے دعا کے وقت ہاتھ کھلے نہ رکھ سکے تو ایک ہاتھ دوسرے پر نہ رکھے سینہ کے برابر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ اٹھانا ثابت ہے۔ اگر کوئی مشکل امر پیش آجائے تو ہاتھ اٹھانے میں مبالغہ کرنا مستحب ہے۔ حدیث شریف ہے: "ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بعزائم باسطاید یہ کا الملتضرع والمسکین"۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں ہاتھ پھیلا کر عاجزی و مسکینی کے ساتھ دعا فرماتے تھے۔

مطلق ہاتھ اٹھانا مستحب نہیں ہے، جیسے حالت طواف میں دعا کرنا کہ اس میں ہاتھ اٹھانا مستحب نہیں ہے بلکہ جن حالتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ اٹھانا ثابت ہے، انہیں حالات میں اٹھانا مستحب ہوگا۔ دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سینہ کے برابر اٹھا کر کھولے اور پھیلیوں میں کسی قدر خلا رکھے۔ دعا کرتے وقت دونوں ہاتھ کھلے رکھے کسی کپڑے وغیرہ سے نہ ڈھکے۔ مصنف سے اس حدیث میں تسامع ہو گیا ہے، اس لئے کہ مصنف نے لفظ مو کے بعد کسی کتاب کی علامت نہیں لکھی۔

بالادب رہنے کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ قول و فعل اور ظاہر و باطن کو اچھے اخلاق و عادات سے مزین کر کے مثلاً سچ بولنا، امانت میں خیانت نہ کرنا، سخاوت کرنا وغیرہ، دوسرے دعا کے وقت خواہ بشکلف ہی ہو ادب سے دعا مانگے۔

خشوع کا معنی خوف و ذلت کے ہیں اور اس سے باطن کا سکون مراد ہے، جس سے ظاہر کا سکون لازمی و ضروری ہے۔ حدیث شریف میں ہے: "انہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری رجلاً یبعث بلحیثہ فقال لو خشع قلبہ لخنشت جو اس حہ"۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اپنی ڈاڑھی سے کیلتے ہوئے دیکھ کر فرمایا اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء و جوارح سے بھی خشیت کا اظہار ہوتا۔

خشوع و خضوع میں فرق یہ ہے کہ آوازیں اظہار مسکنت کرنے کو خشوع کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا"۔ طہ۔ رکوع ۶۔ اور دوسرے خوف کے خدائے رحمن کے آگے (سب کی) آوازیں بیٹھ جائیں گی اور جوارح سے مسکنت و عاجزی ظاہر کرنے کا نام خضوع ہے۔ ارشاد ہے: "اِنْ تَشَا نُنَزِّلْ عَلَیْکُمْ مِنَ السَّمَاءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُکُمْ لَهَا

خَا ضِعَيْنَ“ الشَّعَارُ رُكُوعًا — ہم چاہیں تو ان (لوگوں) پر آسمان سے ایک (زبردست) نشانی اتاریں اور ان کی گردیں اس کے آگے جھک کر رہ جائیں۔

صحابہ کرامؓ کی نمازوں میں نہایت محویت، استغراق، خشوع، خضوع اور تضرع و ناری پائی جاتی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ اس خشوع و خضوع کے ساتھ نماز اور قرآن پڑھتے کہ اُن پر شدت سے گریہ طاری ہو جاتا اور کفار کی عورتوں اور بچوں پر اس کا اثر پڑتا، حضرت عمرؓ نماز میں اس شدت سے روتے کہ کھلی صف کے لوگ رونے کی آواز سُننے، حضرت عبداللہ بن شدادؓ کا بیان ہے کہ میں باوجودیکہ کھلی صف میں رہتا تھا، لیکن حضرت عمرؓ کے رونے کی آواز تھا حضرت تیم داریؓ ایک رات تہجد کے لئے کھڑے ہوئے تو صرف ایک آیت یعنی ”اُمُّ حَسِبَ الَّذِي يُنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ اَلَمْ“ جاہے رکوع ۲ کی قرأت میں صبح کر دی، اسی کو بار بار پڑھتے تھے، رکوع کرتے تھے، سجدے میں جاتے تھے اور روتے تھے۔

دعا میں تکلف قافیہ بندی نہ کرنا چاہئے کیونکہ اس سے حضور قلب نہیں رہتا، لیکن اگر بلا تکلف خود بخود ظاہر ہو تو کچھ مضائقہ نہیں بلکہ اچھا ہے جیسا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے: اللہم اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یُخْشِعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعَا لَا یَسْمَعُ دعا نہایت سادگی اور خوش الحانی سے مانگے، تال سرنگا کر موسیقی کے طرز پر نہ مانگے، مؤلفؒ سے اس حدیث میں بھی تشامع ہوا ہے کیونکہ مؤلفؒ نے یہاں بھی لفظ مو کے بعد کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا، علامہ ملا علی قاریؒ حوزہ ثین میں رقمطراز ہیں کہ ”اب تک اس روایت کا پتہ نہیں چلا کہ کس صحابی پر موقوف ہے اور کس کتاب میں مذکور ہے۔“

دعا میں وسیلہ پکڑنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے استسقاء کے موقع پر اس طرح دعا کی تھی ”اللہم اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ نَبِیْنَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بَعْدَ نَبِیْنَا فَاسْقِنَا فِیْسِقُوْنَ“ اے اللہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات میں (آپ کے وسیلہ سے دعا مانگتے تھے، تو تو بارش فرما دیتا تھا، اب) ہم آپ کے چچا (حضرت عباسؓ) کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں کہ تو ہم پر بارش برسا۔ مصنفؒ نے اس موقوف حدیث کو بھی متصل بیان کیا ہے کہ بخاری کی علامت سے پہلے لفظ مو نہیں لکھا اس میں بھی مصنفؒ سے تشامع ہوا ہے

حضرت عثمان بن حنیف کی حدیث میں ہے کہ ایک نابینا صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میرے لئے بینائی کی دعا فرما دیجئے، آپ نے دعا کرنے کی بجائے فرمایا، تو اچھی طرح وضو کر کے یوں دعا کر ”اے اللہ میں تیری بارگاہ میں تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سفارشی پیش کرتے ہوئے تجھ سے سوال کرتا ہوں“ اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام نے بھی کہا تھا ”یا رب اسئلك بحق محمد ان تغفر لی۔“

مؤلفؒ نے کہلے وسیلہ پکڑنا مستحبات میں سے ہے۔

انبیاء علیہم السلام کے علاوہ صلحاء، شہداء، علماء اور صدیقین کے توسل سے بھی دُعا مانگے، صالح و صبیہ جو اللہ اور بندہ کے پورے پورے حقوق ادا کرے۔

آہستہ آہستہ دھیمی دھیمی آواز سے دعا کرے، اس لئے کہ جس کو وہ پکار رہا ہے وہ پوشیدہ پوشیدہ چیز سے واقف ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَلَنْ تَجْهَرُ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى" طہ رکوع ۱۔ اور (مئے مخاطب) اگر تو پکار کر بات کرے تو وہ (تیرے پکارنے کا محتاج نہیں کیونکہ وہ) آہستہ اور (آہستہ سے) زیادہ مخفی بات کو بھی جانتا ہے اور یہ اپنے مولیٰ اور منعم حقیقی کے سامنے انتہائی ادب ہے، جس طرح حضرت زکریا علیہ السلام نے دعا کی تھی "إِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاً خَفِيًّا" سورہ مریم رکوع ۱۔ جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پوشیدہ طور پر پکارا۔ خود ارشاد باری ہے "وَإِذْ كُنَّا نَبْكُ فِي نَفْسِكَ نَضْرَإً وَخِيفَةً وَدُؤْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ" (اعراف) رکوع ۲۴۔ اپنے رب کی یاد کیا کہ اپنے دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ۔

بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ آہستہ دعا کرنا زور سے دعا کرنے سے ستر درجہ افضل ہے، لیکن یہ حالات کے اعتبار سے ہے کہیں بلند آہنگی سے دعا کرنا بہتر ہے اور کہیں پست آواز سے دعا کرنا افضل ہے۔

رات جس میں ہم نیند کا لطف اٹھاتے ہیں اس میں صحابہ کرامؓ عبادت الہی اور تہجد گزاری میں مصروف رہتے تھے۔ ایک صحابی نے رات کو نماز میں نہایت بلند آہنگی سے قرأت کی، صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خدا اس پر رحم کرے مجھے بہت سی آیتیں یاد دلاتیں جن کو میں بھول گیا تھا۔

ایک بار آپ مسجد میں محکف تھے اور صحابہ کرامؓ بھی مصروف نماز تھے اور اس قدر بلند آہنگی کے ساتھ قرأت کرتے تھے کہ آپ نے پردہ اٹھا کر فرمایا "تم میں ہر شخص خدا کے ساتھ سرگوشی کر رہا ہے، اتنا نہ چلاؤ کہ ایک سے دوسرے کو تکلیف پہنچے۔"

ایک روز آپ رات کو گھر سے نکلے تو دیکھا کہ حضرت ابو بکرؓ پست آواز کے ساتھ نماز میں قرأت کر رہے ہیں آگے بڑھے تو حضرت عمرؓ نہایت بلند آہنگی کے ساتھ نماز میں قرأت کرتے ہوئے نظر آئے، دونوں بزرگ آپ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا کہ "ابو بکر! نماز میں تمہاری آواز پست تھی" بولے کہ "میں جس سے (خدا سے) سرگوشی کر رہا تھا اسکے کان میں میری آواز پہنچ گئی، حضرت عمرؓ سے ارشاد ہوا کہ "تمہاری آواز نہایت بلند تھی" بولے کہ "یا رسول اللہ! میں سونے والوں کو جگانا اور شیطان کو دھتکارنا ہوں۔"

عموماً جس طرح لوگوں کو حاجتیں پیش آتی رہتی ہیں اسی طرح انبیاء علیہم السلام کو حاجتیں پیش آتی تھیں، اور وہ اپنی حاجت روائی کے لئے خدا سے دعائیں مانگتے تھے اور خدا نے ان کی دعائیں قبول بھی کیں اور ان کی حاجت روائی ہو گئی، تو جب ان حاجتوں میں سے کوئی سی حاجت مسلمانوں کو پیش آئے تو وہ اپنا ہم حاجت کوئی پیغمبرؐ شرآن سے تلاش کرے اور جن لفظوں میں اس پیغمبرؐ نے دعا کی ہو ان ہی لفظوں میں دعا کرے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تمام انبیاء علیہم السلام کی دعائیں بیان فرمادی ہیں۔

ہمارا خیال ہے یہ دعا بھی ایک فقیر کی سی صدا ہے اور بعض صدائیں خاص کر دلکش ہوتی ہیں اور جس

سے وہ حاجت مانگی جاتی ہے اس کو خاص طور پر متوجہ کرنے کے لئے اثر خاص رکھتی ہے، اس لئے جہاں تک ہو سکے وہ دعائیں پڑھے جو قرآن مجید میں ہیں یا جو احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں، کیونکہ آپ نے دین و دنیا کی کوئی چیز نہیں چھوڑی جسے اپنے پروردگار سے طلب نہ فرمایا ہو۔

جب دعا کرے تو اپنے نفس سے شروع کرے پھر جس کے لئے چاہے دعا کرے، نر مذی میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

”قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر احد اعداءہ بدأ بنفسہ“  
رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کا ذکر فرماتے تھے تو اس کے لئے دعا کرتے اور اپنے سے اس کو شروع کرتے۔

حافظ عراقی نے شرح مقدمہ ابن الصلاح میں اس حدیث کو معلول قرار دیدیا ہے اور بڑی محققانہ تفصیل کی ہے من شار فیہ ارجح۔

اسی طرح حضرت ابراہیم اور حضرت نوح علیہما السلام نے دعا کی ہے :-

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ۔ ابراہیم رکوع ۶

اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے باپ کو اور میرے ایمان والوں کو بخش دے۔  
رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ۔ نوح رکوع ۲

اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے باپ کو اور جو شخص ایمان لا کر میرے گھر میں (پناہ لینے) آیا ہے اس کو اور (عام) با ایمان مردوں اور بلا ایمان عورتوں کو بخش۔  
اگر امام بنے تو اپنے ہی لئے دعا نہ کرے بلکہ سب مقتدیوں کو اس میں شریک کر لے، جس قدر ممکن ہو جامع دعائیں کرے اور جمع کے صیغے استعمال کرے جیسے :-

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ البقرہ رکوع ۲۵

اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔  
عن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم القوم اقراہم لکتاب

اللہ تعالیٰ فان کانوا فی القرآۃ سواء فاعلمہم بالسنة فان کانوا فی السنة سواء فاقدہم ہجرۃ

فان کانوا فی الهجرة سواء فاقدہم سنا (مسلم)

عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانوا ثلثة فلیومہم احدہم واحقہم بالامامة اقراہم (مسلم)

امام جماعت میں جن لیاقتوں کا ہونا ضروری ہے ان میں سب سے مقدم اقرار بکتاب اللہ ہونا ہے کتاب اللہ

اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔  
ابو مسعود کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک انام بنے اور امامت کا حق دار وہ شخص ہے جو سب سے اچھا قرآن پڑھتا ہو۔

سے مراد ہے قرآن، اقرا فعل التفضیل کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں قرأ یعنی پڑھنے میں سب سے افضل مگر افضل کس بات میں، خوش آواز میں، کثرت تلاوت میں، حفظ آیات میں، تجوید میں کلاً اور ح، ت، اور ط، ذ، ز، ض اور ظ، س، ص کے خارج میں اس کو امتیاز صحیح ہو جس میں یہ سب باتیں ہوں اس کو ہم اقراً کہیں گے، ان سب سے بڑی بات فہم قرآن ہے جس کی سخت ضرورت ہے اور اس کی طرف سے لوگ سخت غفلت اور بے پروائی کرتے ہیں اور ان کا پڑھنا طوطے کا سا پڑھنا ہے، بلکہ تیر کا سا بولنا کہ کوئی اس کی آواز سنا کر تیری قدرت سمجھتا ہے کوئی زن، تیل، اور گ۔

جماعت کے لئے دو آدمیوں کا ہونا بھی کافی ہے یعنی اگر ایک امام دوسرا مقتدی ہو گا تو بھی جماعت ہو جائیگی نابینا آدمی کو امام بنانا درست ہے جبکہ وہ طہارت کا پورا پورا خیال رکھتا ہو، پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ام مکتوم کو خود اپنی غیبت میں امام مقرر کیا حالانکہ وہ نابینا تھے، جوان اور بڑی عمر والوں کے ہوتے نابالغ لڑکا امام بنے تو اس کی امامت جائز ہے، بشرطیکہ سب سے بہتر قرآن پڑھنا جانتا ہو، صرف بدگمانی کی وجہ سے کسی مسلمان کی امامت سے انکار کرنا نہ چاہئے، بلکہ ہر مسلمان کے پیچھے جس کا عقیدہ و طریقہ معلوم نہ ہو نماز پڑھنی درست ہے ہاں قادیانی اور منکر حدیث اور فرقہ امامیہ کے پیچھے نماز درست نہیں ہے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الصلوۃ واجبة علیکم خلف کل مسلم براکان او فاجرا وان عمل العکبات، یعنی ہر مسلمان کے پیچھے نماز واجب ہے نیکو کار ہو یا بدکار اگرچہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو، امام کو چاہئے کہ قرآن میں تخفیف کرے کیونکہ جماعت میں چھوٹے بڑے، ضعیف و کمزور اور بیمار و عاجز سب ہی طرح کے لوگ ہوتے ہیں، البتہ تنہا نماز پڑھنے میں جس قدر چاہے قرآن طویل کرے۔

عورت عورتوں کی امامت کر سکتی ہے مگر اُسے صف کے بیچ میں کھڑا ہونا چاہئے، جناب ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی امامت کی اور ان کے بیچ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھائی، اسی طرح حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی امامت کی اور صف کے بیچ میں کھڑی ہوئیں، افضل امام کے ہوتے کم رتبے والے کو امام بنانا بہتر نہیں، مگر ایسی صورت میں نماز درست ہو جاتی ہے، کم رتبے کا آدمی امامت کر رہا ہو اور بڑے درجے کا آدمی آجائے تو امام کو جائز ہے کہ خود مقتدی بن جائے اور اسے امام بنائے، نماز میں اگر امام قرآن میں بھول جائے تو مقتدی کو بتانا جائز ہے، ابو داؤد میں آیا ہے کہ ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ قرآن کرتے وقت کچھ آیتیں چھوڑ گئے نماز کے بعد عرض کیا گیا کہ حضرت! آپ اثنائے قرآن میں فلاں فلاں آیتیں چھوڑ گئے، فرمایا تو نے یاد کیوں نہیں دلا دی عرض کیا گیا میں سمجھتا تھا کہ شاید ان آیتوں کا پڑھنا منسوخ ہو گیا ہے، محدثین کے نزدیک نفل نماز والے کے پیچھے فرض نماز پڑھنی درست ہے، اسی طرح فرض نماز پڑھنے والے کے پیچھے نفل نماز جائز ہے۔ اخاف کے نزدیک فرض نماز پڑھنے والے کے پیچھے نفل نماز پڑھنا درست ہے مگر نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ امام عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدیوں کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا چاہئے۔

مقتدی کو بہر حال امام کی اقتدا کرنی چاہئے، رکوع، سجدے قیام وغیرہ میں امام سے سبقت کرنا ناجائز

اور بہت بُرا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص امام سے پشتِ سر اٹھاتا ہے، قیامت کے دن اس کا سر گدھے کا سا ہوگا۔ امام مقتدیوں کی رعایت نہ کرے اور نماز میں کوئی بڑی سورۃ شروع کر دے تو ٹھکے ماندے اور عاجز و ناتوان ہو جائے کہ نیت توڑ کر علیحدہ نماز پڑھ لے جب کوئی شخص تنہا نماز پڑھ رہا ہو اور ایک شخص کے پیچھے سے اگر نماز میں شامل ہونا چاہتا ہو تو اس کے دائیں طرف پہلو میں کھڑا ہو جائے اور اگر کوئی اور بھی آجائے تو دونوں شخص امام سے پیچھے ہٹ کر کھڑے ہوں، اگر خود نہ بیٹھیں تو امام کو انھیں پیچھے ہٹا دینا چاہئے، لیکن پیچھے جگہ نہ ہو تو امام خود آگے بڑھ جائے اور جو آگے پیچھے کچھ بھی جگہ نہ ہو تو سب برابر کھڑے ہو کر نماز پڑھیں، جب کوئی شخص چہری نماز آہستہ پڑھ رہا ہو اور دوسرا شخص اس کے پیچھے آکھڑا ہو تو وہ وہیں سے پکار کر پڑھنے لگے جہاں تک پڑھ چکا تھا اور جو کچھ پڑھ چکا اس کا دُورانا ضرور نہیں۔

مسبق (جوابِ تہذیب) نماز سے امام کے ساتھ شریک نہیں ہوا پیچھے آکر ملا ہے) اگر امام کے ساتھ ایک رکعت بھی پالے گا تو اسے تمام نماز کا ثواب حاصل ہوگا۔ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔  
**من ادرك ركعة من الصلوة فقد ادرک الصلوة۔**

اس حدیث کے دو محل ہیں ایک یہ کہ جس نے ایک رکعت بھی جماعت میں پائی اس نے جماعت کی نماز کا ثواب حاصل کیا، دوسرے یہ کہ جس نے بقدر ایک رکعت کے نماز کا وقت پایا اس کی باقی نماز ادا ہے قضا نہیں، مثلاً صبح کی نماز میں ایک رکعت کے بعد آفتاب طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ادا ہوگئی یہ امام شافعیؒ کا مذہب ہے، لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس وقت میں عصر کی نماز تو ہو جائے گی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہو جائے گی۔

دعا ہمیشہ عزم و یقین کے ساتھ مانگے، شک و شبہ کے ساتھ نہ کرے، مثلاً کہے: اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھے دنیا و آخرت کی بھلائی عطا کر، یہ نہ کہے اگرچاہے مغفرت نہ چاہے مت کر۔

دعا ہمیشہ حضورِ قلب سے کرے اور اللہ سے اچھی امید رکھے، حدیث کے الفاظ ہیں۔

”ادعوا للہ وانتم موقوفون بالاجابة“ اللہ سے قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے دعا کرو، اللہ بے توجہ  
**فان اللہ لا یتجیب دعاء من قلب غافل لاه“** اور غافل دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

دعا کرتے وقت اپنے گناہوں کو نظر انداز کر دے اور اللہ کے کرم و عطا پر نظر رکھے، شیطان نے اللہ سے قیامت تک کی زندگی مانگی تو جب اس کی دعا مقبول ہوگئی تو میں کیسے محروم رہ سکتا ہوں۔

فتح المبین میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین بار پانچ بار اور سات بار دعا پڑھنا پسند فرماتے تھے۔

دعا کا ادنیٰ درجہ تین بار کہنا ہے، متوسط درجہ پانچ بار اور اعلیٰ درجہ سات بار کہنا ہے۔

الحاس سے دعا کا بار بار پڑھنا اور دعا پر مداومت کرنا مراد ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

”ان اللہ یحب المذبحین فی الدعاء“ اللہ تعالیٰ دعا میں گریہ و زاری اور مبالغہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

گناہ کی دعا نہ کرنے کے یہ معنی ہیں کہ ایسی چیز نہ مانگے جس سے گناہ میں مبتلا ہو جائے، مثلاً ناج، گانا، زنا

وغیرہ میں صرف کرنے کے لئے دولت مانگے، یا یہ کہے اے اللہ مجھے طاقت و قوت دے کہ فلاں مسلمان کو قتل کر دوں۔ اور قطع رحمی یہ ہے کہ رشتہ داروں سے سلوک نہ کرنے کو جد سے علیحدگی چاہئے، حدیث شریف میں آتا ہے، رحم قیامت کے دن بارگاہ رب العزت میں عرض کرے گا۔ اے اللہ جس نے دنیا میں مجھے ملایا تھا آج تو بھی اسے ملا لے اور جس نے مجھے کاٹا تھا آج تو بھی اسے اپنے سے جدا کر دے۔

زراعت کا یہ مفہوم ہے کہ جس چیز کا اللہ تعالیٰ ازل ہی سے فیصلہ کر چکا ہے، اس کی دعا نہ کرے، مثلاً دراز قد آدمی اپنے ٹھکنے ہونے کی دعا کرے یا ٹھکنا آدمی لمبے ہونے کی دعا مانگے، ایسی دعا نہیں کرنی چاہئے۔ امر محال یہ ہے کہ ان ہونی بات کی دعا کرے، مثلاً کہے اے اللہ آسمان نیچے زمین اوپر کر دے، یا نبوت مانگے یا بوڑھا جوان بننے کی دعا کرے یہ بھی ممنوع ہے۔

رحمت کی تنگی کا یہ مطلب ہے کہ اپنے لئے چاہے اور کسی کے لئے نہ چاہے، مثلاً کہے اے اللہ مجھے بخش اور کسی کو نہ بخش، حدیث شریف میں ہے:-

عن ابی ہریرۃؓ "ان اعرابیا دخل المسجد فصلى فيه ثم دعا فقال اللهم ارحمني ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لقد تحجرت واسعا"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مسجد نبوی میں آیا، نماز پڑھی، پھر دعا مانگی اور کہا اے اللہ مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے وسعت کی تنگی چاہی (اور دوسروں کے علاوہ اپنے لئے خاص کر لیا) حالانکہ اللہ کی رحمت ہر چیز سے وسیع تر ہے۔

حدیث میں آتا ہے تمام حاجتیں اپنے پروردگار سے مانگنی چاہئیں، یہاں تک کہ اگر جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اللہ ہی سے مانگے اور اگر نمک کی ضرورت ہو تو وہ بھی اسی سے طلب کرے۔

دعا کرنے والا اور سننے والا آمین کہے، حدیث شریف میں ہے جو لوگ جمع ہوں اور ان میں سے کچھ دعا کریں اور کچھ آمین کہیں تو اللہ تعالیٰ ان (سب) کی دعا قبول فرماتا ہے۔

دعا سے فارغ ہو کر منہ پر ہاتھ پھیر لے کیونکہ جو برکت ہاتھوں کو پہنچی ہے وہ منہ کو بھی پہنچ جائے۔

اور اس قدر جلدی نہ کرے کہ قبولیت میں دیر سمجھے یا کہنے لگ جائے کہ میں نے دعا کی تھی قبول نہیں ہوئی ان دونوں باتوں میں یہ فرق ہے کہ پہلی صورت امید کی حالت میں پیش آتی ہے اور دوسری ناامیدی میں۔

## آدَابُ الذِّكْرِ

قَالَ الْعُلَمَاءُ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الْمَوْضِعُ الَّذِي يَذْكُرُ اللَّهُ فِيهِ  
 نَظِيفًا خَالِيًا وَأَنْ يَكُونَ الذَّاكِرُ عَلَى أَكْمَلِ الصِّفَاتِ الْمُتَقَدِّمَةِ  
 وَأَنْ يَكُونَ فِيهِ نَظِيفًا وَإِنْ كَانَ فِيهِ تَغْيِيرٌ أَمَّا إِلَهُ بِالسُّوَالِ  
 وَإِنْ كَانَ جَالِسًا فِي مَوْضِعٍ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ مُحْتَشِعًا مُتَذِلًّا  
 بِسَكِينَةٍ وَقَارٍ وَحُضُورٍ قَلْبٍ يَتَدَبَّرُ مَا يَذْكُرُ وَيَعْقِلُ  
 مَعْنَاهُ فَإِنْ جَهِلَ شَيْئًا تَبَيَّنَ مَعْنَاهُ وَلَا يَحْرِصُ عَلَى تَحْصِيلِ  
 الْكَثْرَةِ بِالْعَجَلَةِ فَلِذَاكَ اسْتَحَبُّوا أَنْ يَمُدَّ صَوْتَهُ بِقَوْلِهِ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ وَكُلُّ ذِكْرٍ مُشْرُوعٍ وَاجِبًا كَانَ أَوْ مُسْتَحَبًّا لَا يُعْتَدُ  
 بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى يَتَلَفَّظَ بِهِ وَيَسْمَعَ نَفْسَهُ وَأَفْضَلُ الذِّكْرِ الْقُرْآنُ  
 إِلَّا فِيهَا شُرْعٌ بِغَيْرِهِ وَلَيْسَ فَضْلُ الذِّكْرِ  
 مُنْحَصِرًا فِي التَّهْكِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ  
 بَلْ كُلُّ مُطِيعٍ لِلَّهِ تَعَالَى فِي عَمَلٍ فَهُوَ ذَاكِرٌ قَالُوا وَإِذَا وَاطَّابَ  
 الْعَبْدُ عَلَى الْأَذْكَارِ الْمَأْتُونَ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَاحًا  
 وَمَسَاءً وَفِي الْأَحْوَالِ وَالْأَوْقَاتِ الْمُخْتَلِفَةِ لَيْلًا وَنَهَارًا كَانَ  
 مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهُ تَعَالَى كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ وَيَنْبَغِي لِمَنْ

كَانَ لَهُ وَرُدُّهُ فِي وَقْتٍ مِّن لَّيْلِ أَوْ نَهَارٍ أَوْ عَقِيبَ صَلَوةٍ  
أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَفَاتَهُ أَنْ يَتَذَكَّرَهُ وَيَأْتِي بِهِ إِذَا امْكَنَهُ  
وَلَا يَهْمِلُهُ لِيَعْتَادَ الْمُلَازِمَةَ عَلَيْهِ وَلَا يَتَسَاهَلَ فِي قَضَائِهِ

ترجمہ:۔ علماء محدثین نے کہا ہے (ذاکر) جس جگہ اللہ کا ذکر کرے، اس جگہ کا خالی اور مستحضر ہونا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ ذاکر مذکورہ بالا صفات سے متصف ہو اور اس کا مضمنا صاف ہو، اگر مضمنا میں کسی قسم کی بود و غیرہ ہو تو اس کو مسواک سے دُور کر دے اور اگر (ذاکر الہی کے لئے) کسی جگہ بیٹھے تو ذلت، عاجزی، سکون، وقار اور حضورِ قلب کے ساتھ قبلہ رُو ہو کر بیٹھے اور جس کو وہ پڑھ رہا ہے اس میں غور کرے اور اس کے معنی سمجھے، اگر کوئی چیز معلوم نہ ہو تو راہِ اہل علم سے دریافت کر لے، جلد جلد زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی حرص نہ کرے، اسی لئے علماء نے مستحب بتایا ہے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتے وقت کسی قدر اپنی آواز اٹھائے اور جس ذکر کا شریعت میں حکم ہے، خواہ وہ فرض ہو یا مستحب، اس میں سے کچھ بھی معتبر نہیں جب تک زبان سے ادا نہ کرے اور اپنے آپ کو نہ سنائے اور بہترین ذکر تلاوت قرآن ہے، گو جس مقام میں دوسرا ذکر سنت ہو تو وہاں اس کا پڑھنا افضل اعلیٰ ہے اور ذکر کی فضیلت، تسبیح، تہلیل اور تکبیر ہی میں منحصر نہیں ہے، بلکہ جو بھی کوئی کام اللہ کے حکم کے مطابق کر رہا ہے وہ ذاکر ہے۔

علماء نے کہا ہے جب بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اذکار یا ثورہ پر صبح و شام، دن و رات، مختلف حالات و اوقات میں، ادا مت کرتا ہے، تو اس کا شمار ان مرد عورتوں میں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرتے ہیں، اور جس شخص کا کوئی وظیفہ دن یا رات یا نماز کے بعد یا ان کے علاوہ کسی اور وقت میں مقرر ہوا اور وہ اس سے چھوٹ جائے تو اس کا تذکرہ کرنے اور جب ممکن ہو سکے پڑھ لے، اور اسے بالکل نہ چھوڑے، تاکہ التزام کی عادت رہے، اور اس کی قضا میں بالکل تساہل نہ برتے۔

**شرح:**۔ ذکر الہی کے وقت، آداب ذکر کی رعایت رکھنا ضروری و مستحب ہے، علماء محدثین فرماتے ہیں جس جگہ ذکر الہی ہو اس جگہ کا کوڑے کرکٹ، گندگی اور نجاست سے پاک و صاف اور مستحضر ہونا ضروری ہے، اس لئے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم و تکریم ہے، بہتر یہ ہے کہ مساجد جیسی مقدس جگہ میں ذکر کرے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔  
وَعَهْدُ نَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهِّرَ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ۔ بقرہ رکوع ۱۵۔  
اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے فرمایا کہ تمہارے (اس) گھر (یعنی خانہ کعبہ) کو طواف کرنے والوں اور مجاوروں اور رکوع (اور) سجدہ کرنے والوں (یعنی نمازیوں) کے لئے پاک (مقدس) رکھو۔

وَلَا يَكُونُ آتَاكَ بِرَأْسِهِمْ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكَ فِي شَيْئًا وَطَهَّرَ بَيْتِي لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ

الحج۔ رکوع ۴

اور اے پیغمبر وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے ابراہیم کی عبادت کے لئے خاندکبہ کی جگہ مقرر کر دی (اور حکم دیا) کہ پہلے ساتھ کسی چیز کو شریک (خدائی) نہ کرنا اور ہمارے (اس) گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں (یعنی نمازیوں) کے لئے صاف ستھرا رکھنا (اور خوشبودار وغیرہ سے بھرنے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :-

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں مسجدیں بنانے اور انہیں پاک صاف اور خوشبودار رکھنے کا حکم فرمایا۔

اور جن چیزوں سے قلب میں دوسے پیدا ہوں اور خیالات پر آگندہ اور منتشر ہوں، اس جگہ کا خالی ہونا بھی ضروری ہے، کیونکہ قلب مومن اللہ کا گھر ہے، اسے حُب دنیا کی نجاست سے پاک اور ذکر ماسوئی اللہ سے خالی رہنا چاہیے جو صفات آداب دعا میں ذکر ہو چکے ہیں، مثلاً حرام سے اجتناب، طہارت، اخلاص، با وضو ہونا، دوزانو بیٹھنا وغیرہ سب ذکر الہی کے لئے بھی ضروری ہیں اور ذکر کو ان صفات سے متصف ہونا چاہیے، اس لئے کہ ذکر دعا سے افضل ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

”وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ“

اور یاد خدا البتہ بڑی (چیز) ہے۔

منہ میں اگر کسی قسم کی لہسن وغیرہ کی بو ہو تو اسے مسواک سے دُور کرے ارشاد نبوی ہے :-

”مَنْ أَكَلَ الثُّومَ وَالْبَصَلَ فَلَا يَقْرِبَنَّ كَيْحَىٰ بِيَاذٍ أَوْ كَيْحَىٰ لَهْنٍ كَمَا كَرَّ كَوْنِي شَخْصٍ مَسْجِدٍ نَحْنُ مَسْجِدُنَا“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نزاع کے وقت مجھے مسواک کا اشارہ کیا، میں نے اپنے دانتوں سے چبا کر آپ کو مسواک دی، پھر آپ نے اس سے مسواک کی۔

اور ول کو حسد، بغض، عناد اور عداوت وغیرہ سے صاف رکھے۔

و ان کاں جالسا الخ سے معلوم ہوتا ہے کہ چلنے کی حالت میں قبلہ رو ہونا شرط نہیں ہے اور نہ ذکر کے لئے بیٹھنا ہی ضروری ہے، بلکہ لیٹے لیٹے، اٹھے جس طرح ہو یا داہلی سے غافل نہ رہے امدان حالتوں میں بھی قبلہ رو ہو جائے تو بہتر ہے اس لئے کہ حدیث میں ہے :-

”خَيْرُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتَقْبَلَ بِهِ الْقِبْلَةَ“

بہترین مجلس وہ ہے جس میں قبلہ کی طرف منہ ہو۔

ذکر میں آنکھ بند کرنے کو بڑا دخل ہے، آنکھ بند کر کے ذکر کرنے سے حواس ظاہریہ ساکن ہو جاتے ہیں اور حواس باطنیہ کھل جاتے ہیں، کسی بزرگ نے خوب کہا ہے، شعر

چشم بند و لب بہ بند و گوش بند

آنکھ، منہ، کان، بند رکھ پھر اگر

گر نہ بینی نور حق بر ما نچند

تجھے نور حق نظر نہ آئے تو ہم پر ہنس

ذکر کے اقسام میں حضور قلب کے ساتھ ذکر کرنا افضل ترین ذکر ہے، کیونکہ ذکر سے حضور قلب ہی مقصود ہے مگر غفلت کے ساتھ ذکر کرنے والا بھی ثواب سے محروم نہیں رہتا، البتہ مرتبہ میں بڑا فرق ہوتا ہے۔

حضور قلب کے ساتھ سمجھ کر تھوڑا ذکر بھی جہالت، غفلت اور سستی کے ساتھ بہت ذکر کرنے سے بہتر ہے، اسلئے کہ ذکر میں جلدی اور سستی کرنے سے حضور قلب فوت ہو جاتا ہے، جو مقصود اصلی ہے۔

لا الہ الا اللہ کے مد کو کھینچے اور پانچ الف کی مقدار سے زیادہ نہ کرے کیونکہ مسجد میں چلانا ممنوع ہے اور لفظ اللہ پر نہ ٹھہرے کیونکہ اس سے کفر کا اندیشہ ہے، اسی وجہ سے بعض علماء نے تصریح کی ہے کہ باواز بلند مسجد میں ذکر کرنا بھی حرام ہے۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ذکر کا زبان سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے، مثلاً نماز میں قرآن، تسبیحات، التحیات وغیرہ کا پڑھنا، اس کا زبان سے ادا کرنا افضل اور بہتر ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ جو ذکر بلا زبان کے دل سے کیا جائے، وہ شریعت میں معتبر نہیں بلکہ ذکر کی مداومت بلا ذکر قلبی کے متصوہی نہیں ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے: "خیر الذکر الخفی وخیر الرزق ما یکفی" بہترین ذکر ذکر خفی ہے اور بہترین رزق رزق ما یکفی ہے۔ تلاوت قرآن افضل ترین ذکر ہے مگر جہاں شارع علیہ السلام نے دوسرا ذکر مشروع فرمایا ہے، اس جگہ اس کا پڑھنا بہتر و اعلیٰ ہے مثلاً رکوع اور سجدہ میں تسبیحات پڑھنا مسنون ہے تو اس جگہ قرآن مجید کا پڑھنا مکروہ ہے۔

ذکر شکی فضیلت صرف لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ، اے اکبر ہی کہنے میں منحصر نہیں ہے بلکہ ہر کام کھانا، پینا، پہننا، چلنا، پھڑا، سونا، جاگنا، بیٹھنا، اٹھنا، بیچ وشترا، خرید و فروخت سب اگر اللہ کے حکم کے مطابق ہو تو وہ ذکر ہے اور اس کے کرنے والے کا شمار ذکرین میں ہے، اس لئے کہ دراصل ذکر سے اللہ کا تعلق اور اس کی رضا، مقصود ہے، جو اطاعت اور فرماں برداری سے حاصل ہوتی ہے، اسی مضمون کو حضرت سعد بن جبیرؓ نے کس خطبہ سے شعر میں ادا کیا ہے۔ شعر

ذکر گفتن ہم آں نیست کہ گوئی اللہ ہر وقت اللہ اللہ کہنا ہی ذکر نہیں ہے  
ذکر آنست کہ زیاد کنی وقت گناہ ذکر تو دراصل اسے گناہ و معصیت کے وقت یاد کرنا ہے  
جو شخص اذکارِ ماثورہ پر مداومت کرتا ہے تو اس کا شمار ان مرد عورتوں میں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دی ہے فرماتا ہے:-

وَالَّذَاکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالَّذَاکِرَاتِ  
اَعَدَّ اللّٰہُ لَہُمْ مَغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا  
عورتیں ان رسب کے لئے اللہ نے ران کے کئے کا صلہ عظیم  
گناہوں کی معافی تیار کر رکھی ہے اور (معافی کے علاوہ بڑے)

الاحزاب. رکوع ۵ بڑے اجر۔

جو شخص وقت مقررہ پر وظیفہ نہ پڑ سکے تو اس کو چاہئے جس وقت فرصت ملے پڑھ لے اسحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس کا رات کا وظیفہ قضا ہو جائے اور وہ اسے نماز فجر اور ظہر کے درمیان پڑھ لے تو اس کا شمار رات ہی کے پڑھنے میں ہوتا ہے۔

أَوْقَاتُ الْإِجَابَةِ لَيْلَةُ الْقَدَرِ سَ قَ مُسْ وَ  
 يَوْمُ عَرَفَاتٍ وَشَهْرُ مَضَانَ رَ وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ سَ وَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ  
 دَسَ قَ حَبْ مُسْ وَ نِصْفُ اللَّيْلِ طَ الشَّانِي أَصْ وَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ أَصْ وَ ثُلُثُ  
 اللَّيْلِ الْآخِرِ أَوْ جَوْفُهُ دَتَ سَ طَ رَ وَ وَقْتُ السَّحَرِ عَ وَ سَاعَةُ  
 الْجُمُعَةِ أَرْجَى ذَلِكَ وَ وَقْتُهَا مَا بَيْنَ أَنْ يُجْلِسَ الْإِمَامُ فِي  
 الْخُطْبَةِ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ مُرَدَّ وَ مِنْ حِينَ تَقَامُ الصَّلَاةُ  
 إِلَى السَّلَامِ مِنْهَا تَ قَ وَالِدَاعِي قَائِمٌ يُصَلِّي خَ مُسْ قَ  
 وَقِيلَ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ مَوْتٍ وَقِيلَ آخِرُ  
 سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ دَسَ مَوْطَا دَتَ سَ مُسْ  
 وَقِيلَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقِيلَ بَعْدَ  
 طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ ذَهَبَ أَبُو ذَرٍّ إِلَى الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 إِلَى أَنَّهَا بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ بِسَيْرٍ إِلَى ذِرَاعٍ قُلْتُ وَالَّذِي  
 أَعْتَقِدُهُ أَنَّهَا وَقْتُ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ الْفَاتِحَةِ فِي صَلَاةِ  
 الْجُمُعَةِ إِلَى أَنْ يَقُولَ آمِينَ جَمْعًا بَيْنَ الْأَحَادِيثِ الَّتِي  
 صَحَّتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا بَيَّنْتُهُ فِي غَيْرِ  
 هَذَا الْمَوْضِعِ وَقَالَ النَّوَوِيُّ وَ الصَّحِيحُ بَلِ الصَّوَابُ الَّذِي

# لَا يَجُوزُ غَيْرُكَ مَا ثَبَتَ فِي صَحِيحِهِ مَسْلُوكٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ

ترجمہ :- جن اوقات میں دُعا قبول ہوتی ہے وہ یہ ہیں : شب قدر، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم (عن عائشہ) اور عرفہ کا دن، ترمذی (عن عمرو بن شعیب) اور رمضان مبارک کا مہینہ، بزار (عن عبادہ بن الصامت) اور شب جمعہ، ترمذی، حاکم، (عن ابن عباس) اور جمعہ کا دن، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ ابن حبان، حاکم (عن ابی ہریرہ) اور آدھی رات، طبرانی، (عن —) اور آدھی رات کا اخیر، احمد، ابویعلیٰ اور پہلی تہائی رات، احمد، ابویعلیٰ اور کچھلی تہائی رات، احمد اور کچھلی تہائی رات کا درمیانی وقت، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، حاکم، طبرانی، بزار (عن عمر بن عبدسہ) اور سحر کا وقت، صحاح ستہ (عن ابی ہریرہ) اور ساعت جمعہ ان اوقات میں سب سے زیادہ امید افزا ہے اور اس کا وقت امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز کے ختم ہوتے تک ہے، مسلم، ابو داؤد، (عن ابی موسیٰ) اور ایک روایت میں اس کا وقت، قیام نماز سے سلام پھیرنے تک ہے، ترمذی، ابن ماجہ (عن عمرو بن عوف) اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا وقت یہ ہے کہ دعا کرنے والا کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہو، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ (عن ابی ہریرہ) اور بعض نے کہا ہے کہ وہ ساعت نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے۔ ترمذی، موقوفہ (عن النسائی) اور بعض نے کہا ہے وہ جمعہ کے دن کی اخیر ساعت ہے، ابو داؤد، نسائی، مرفوعہ (عن جابر) موطا امام مالک، ابو داؤد، نسائی، حاکم، موقوفہ (عن عبد اللہ بن سلام) اور بعض نے کہا ہے طلوع فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک ہے، اور بعض نے کہا ہے طلوع صبح صادق سے آفتاب نکلنے کے بعد تک ہے، اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی یہ رائے ہے کہ وہ ساعت، آفتاب کے ٹھوڑا سے ڈھلنے سے ایک ہاتھ ڈھلنے تک ہے، میری رائے میں جس کا مجھے یقین ہے، وہ ساعت امام کے نماز جمعہ میں الحمد پڑھنے سے آئین کہنے تک ہے تاکہ جو حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پایہ صحت کو پہنچ چکی ہیں ان میں مطابقت ہو جائے جیسا کہ دوسری جگہ میں نے بیان کیا ہے۔

اور علامہ نوویؒ نے کہا ہے صحیح بلکہ صحیح ترین اور سب سے زیادہ مناسب جس کے علاوہ دوسرا قول درست نہیں وہ یہ ہے جو صحیح مسلم میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے۔

**شرح :** رمضان شریف میں ایک رات نہایت برکت والی ہے جس میں عبادت کرنا ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے، اسی کو لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ ارشاد باری ہے :-

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَا  
أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۚ لَيْلَةُ الْقَدْرِ

اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ شب قدر کیا چیز ہے؟ شب قدر (خیر و برکت میں) ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اُس رات (آنحضرت)

خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرَةٍ تَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ  
وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ  
أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ  
القدر

کے) ہر ایک انتظام کے لئے فرشتے اور جبریل اپنے پہلو گار  
کے حکم سے زمین پر اترتے ہیں، وہ رات امن اور  
سلامتی کی رات ہے (اور) وہ (یعنی اس کی خیر برکت)  
طلوع فجر تک (رہتی) ہے۔

جو شخص اس رات کی عبادت سے محروم رہا، وہ بڑی نعمتوں سے محروم رہا، بخاری کی روایت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا جس شخص نے (اللہ سے) ایمان  
رکھتے ہوئے ثواب سمجھ کر ماہ رمضان مبارک کے روزہ رکھے  
اسکے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف ہو گئے اور جو شخص ایمان  
رکھتے ہوئے ثواب سمجھ کر شب قدر میں مصروف عبادت رہا  
اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے گئے۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام  
رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم  
من ذنبه ومن قام ليلة القدر ایمانا  
واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه۔

اس مبارک رات کی تعیین میں شارع علیہ السلام سے کوئی قول فیصل منقول نہیں ہے، صرف اس قدر بتایا گیا  
ہے کہ رمضان کے آخر دے میں کسی طاق رات میں ہوتی ہے۔

بخاری شریف کی روایت میں آیا ہے کہ اکثر یہ رات رمضان کی اکیسویں یا تیسویں یا پچیسویں ۲۵ یا  
ستائیسویں یا انتیسویں تاریخ کی راتوں میں پھرتی ہوتی ہر سال ہوا کرتی ہے، اس رات کی بڑی علامت یہ ہے  
کہ اس کی صبح کو سورج کی روشنی مدہم پڑ جاتی ہے، اس رات حضرت جبریل آسمان سے اترتے ہیں اور ان کے ساتھ  
مقرب فرشتوں کی ایک جماعت ہوتی ہے، جو عبادت کرنے والے مسلمانوں کے حق میں دعائے مغفرت کرتے  
ہیں اور خدائے تعالیٰ ان کی دعا قبول فرماتا ہے، اور اس رات کی عبادت کی برکت سے مسلمانوں کے اگلے تمام  
گناہ بخش دیتا ہے۔

یوم عرفہ ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا دن ہے، اس دن تمام حجاج عرفات میں جمع ہوتے ہیں اور میرج  
وہاں جبل عرفات پر خطبہ دیتا ہے اور احکام حج وغیرہ بتلاتا ہے، اسی دن کورج کا دن بھی کہتے ہیں، عرفات میں  
جانا فرض ہے اور حج کا رکن اعظم ہے، اس کے قوت ہونے سے حج نہیں ہوتا، جو شخص ذی الحجہ کی دسویں رات  
کو صبح صادق سے پہلے پہلے عرفات میں داخل ہو جائے گا اس کا حج صحیح ہوگا اور اس دن دعا مانگنے والے کی دعا  
بہت جلد قبول ہوتی ہے۔

رمضان المبارک کے فضائل حدیث شریف میں بہت آئے ہیں، جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔  
ایک رمضان کے ختم ہونے اور دوسرے رمضان کے آنے تک پورے گیارہ مہینے جنتوں کی تیاریاں خدا  
کے حکم سے ہوتی رہتی ہیں، رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو جنت کی خوشگوار ہوا عرش کے نیچے سے ہو کر حوران بہشت  
کے سروں پر چلتی ہے، اس وقت انہیں ایک جوش و ولولہ پیدا ہوتا ہے اور وہ جناب الہی میں دعا کرتی ہیں کہ

خداوند! ہمیں ہمارے شوہر عطا فرما کہ ان سے ہماری آنکھیں اور ہم سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

نصف رات سے ٹھیک آدھی رات مراد ہے اور نصف اخیر سے آدھی رات کا پچھلا وقت مراد ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے، ہر شب جب تہائی رات رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر تجلی فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کوئی ہے؟ جو مجھ سے مانگے اور میں اس کو دوں، کوئی ہے؟ جو مجھ سے مغفرت چاہے، میں اس کو بخش دوں، کوئی ہے؟ جو مجھ سے شفا کا خواستگار ہو میں اس کو شفا دے دوں، کوئی ہے؟ جو مجھ سے رزق کا طلبگار ہو میں اس کو رزق دوں، اسی طرح صبح تک فرماتا رہتا ہے۔

سحر کے معنی ہیں صبح کا اول وقت یعنی رات کی تاریکی کے ساتھ دن کی روشنی کا ملنا، بعض رات کے اخیر چھٹے حصے کو کہتے ہیں، بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ بہشت کی نعمتوں کا نمونہ جو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں رکھا ہے وہ یہی سحر کا وقت ہے، اہل اللہ اس وقت میں عجیب لذت پاتے ہیں، شعر

ہر گنج سعادت کہ خدا داد بجا فاضل  
از یمن دعا، شب دور و سحری بود  
اللہ تعالیٰ نے حافظ کو جو سعادت کا خزانہ عطا فرمایا وہ رات کی  
دعا اور صبح کے وظیفہ کی برکت سے تھا۔

ساعت جمعہ کی تعیین میں بہت اختلاف ہے، مصنف نے پہلا قول یہ نقل کیا ہے کہ وہ وقت امام کے منبر پر خطبہ کے لئے بیٹھنے سے نماز کے ختم ہونے تک ہے، اور اسی قول کی حضرت ابو موسیٰ اشعری کی حدیث سے تائید کی ہے، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے  
عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ یقول  
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول  
ہی ما بین ان یجلس الی امام الی ان تقضى الصلوة  
نہیں کہتا ہے، حضرت ابو موسیٰ اشعری کی حدیث ہے۔  
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے  
وہ ساعت امام کے منبر پر خطبہ کے لئے بیٹھنے سے  
ختم نماز تک ہے۔

لیکن مصنف کی رائے اس کے خلاف ہے انہوں نے منہیہ میں تین حدیثیں روایت کی ہیں، اس سے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ ساعت نماز جمعہ میں امام کے الحمد پڑھنے سے آئین کہنے تک ہے اور کہا ہے میرا دیر سے ساتھیوں کا تجربہ ہے کہ اس وقت جو بھی دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔  
جمعہ کی فضیلت میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں، ارشاد نبوی ہے:-

خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعة  
فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنة وفیہ  
اخرج منها ولا تقوم الساعة الا فی یوم  
الجمعة، روا کا مسلم  
یعنی سب دنوں سے بہتر جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم  
علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی میں جنت میں داخل  
کئے گئے پھر اسی دن جنت سے باہر کئے گئے، اسی دن  
قیامت برپا ہوگی۔

ایک حدیث میں ہے کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ اس میں جو بھی دعا مانگتا ہے، قبول ہوتی ہے، اس ساعت میں گو علماء کا اختلاف ہے کہ وہ کونسی ہے، جیسا کہ اوپر مذکور ہوا، لیکن صحیح حدیثوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ ساعت امام کے خطبہ شروع کرنے سے آخر نماز تک ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو مسلمان جمعہ کی شب یا دن کو مر گیا خدا اسے غراب قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ مسلمان کو چاہئے کہ جمعہ کے روز اپنی بیوی سے

بہمبستر ہو، پس اور ناخن کتروائے، نماز جمعہ کیلئے غسل کرے اگر خوشبو مسرتواس کا بھی استعمال کرے، بالوں میں تیل ڈالے اور کنگھی کرے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

حق اللہ علی کل مسلمان یغتسل فی کل سبعة ایام یغسل رأسه وجسده یعنی ہر مسلمان پر خدا کا حق ہے کہ ہر سات دن میں ایک دفعہ سر اور بدن دھو ڈالے۔

اور جو کچھ میسر ہو خیرات کرے، نماز جمعہ کے بعد مسلمانوں سے ملاقات کرے، بیماروں کی عیادت کرے، جنازہ میں شریک ہو، قبروں کی زیارت کرے مجلس میں نکاح میں شرکت کرے، علم حاصل کرے، حلال روزی پیدا کرے اور دن رات میں سات بار یہ دعا پڑھے:-

اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وابن امتک وفی قبضتک وناصبتی بیدک امسیت علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک وابوء بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت

یعنی اے اللہ تو میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں اور تیرے قبضہ میں ہوں اور میری پیشانی کے بال تیرے قبضہ میں ہیں اور جتنا مجھ سے بن پڑا میں تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں، (اور) جو کچھ میں نے کیا اس کی بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری نعمت کا مقر اور لپٹے گناہ کا مستتر ہوں، تو تو میرے گناہ بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

جمعہ کی نماز ہر مسلمان پر فرض ہے، مگر مریض اور مسافر اور عورت اور لڑکے اور غلام پر نہیں، امام کے علاوہ دو آدمی بھی ہوں تو بھی جمعہ قائم کرنا چاہئے، اس روز امام نماز سے پہلے منبر پر کھڑا ہو اور دو خطبے با آواز بلند پڑھے اس کے بعد دو رکعت بہ نیت فرض اونچی قراۃ سے پڑھے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نہادھو کر نماز جمعہ کی غرض سے مسجد میں جانا اور لوگوں کی گردنیں نہیں پھلانگتا، انہیں ان کی جگہ سے نہیں ہٹاتا، پھر جس قدر بن پڑتا ہے، نماز نفل پڑھتا اور خطبہ کے وقت خاموشی اور سکوت سے بیٹھا رہتا ہے، تو اسکے وہ تمام گناہ بخفے جاتے ہیں جو اگلے جمعہ سے اس جمعہ تک ہوئے ہیں، بلکہ تین دن کے زیادہ (ترمذی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز دو خطبے کھڑے ہو کر پڑھتے تھے اور دونوں خطبوں کے بیچ میں قدرے بیٹھ جاتے امام منبر پر بیٹھ جاتے تو اسکے سامنے مسجد میں با آواز بلند اذان دی جاتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صرف یہی ایک اذان دی جاتی تھی، اسی طرح خلیفہ اول اور دوم کے زمانہ میں، لیکن جب حضرت عثمان کی خلافت کا دور دورہ ہوا اور لوگوں کی کثرت ہوئی تو آپ نے خطبہ سے پہلے ایک اور اذان کا حکم دیا اور صحابہ کی موجودگی میں حکم دیا، اس پر نہ تو کسی نے انکار کیا نہ اعتراض، اس لئے یہ اذان خلفائے راشدین کی سنت میں داخل ہے، خطبہ کی اذان کے بعد مسلمانوں پر خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے، اثنائے خطبہ میں جو لوگ آئیں وہ جہاں جگہ پائیں بیٹھ جائیں اور نہایت سکوت کے ساتھ خطبہ سنیں، خطبہ کے اندر بولنے والے کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھا فرمایا ہے۔

نماز جمعہ بغیر خطبہ کے جائز نہیں اور اگر نماز کے بعد خطبہ پڑھا ہے تو بھی درست نہیں، امام ہاتھ میں عصا لے کر نماز جمعہ کا خطبہ پڑھے تو بہتر اور مسنون ہے، خطبہ عربی ہی زبان میں پڑھے، لیکن کچھ وعظ و نصیحت اور احکام شرع سامعین کی زبان عام میں ان کی حالت اور وقت کے مناسب بیان کرے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں اکثر "سبح اسم ربک" اور سورۃ غاشیہ پڑھا کرتے، اور کبھی سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون بھی پڑھا کرتے تھے، مگر جمعہ کے روز فجر کی نماز میں سورۃ الحمد السجدۃ اور سورہ دھر ہمیشہ پڑھا کرتے تھے۔

جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو حاضرین کو ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا چاہئے، ہاں جی ہی جی میں دعا کرنے کا مضائقہ نہیں۔ جو شخص بے عذر جمعہ ترک کر دے اسے چاہئے کہ نماز جمعہ کے کفارے میں ایک دینار یعنی ساڑھے تین روپے رائج الوقت محتاجوں کو خیرات کر دے اور اگر اتنا ممکن نہ ہو تو نصف دینار یعنی ایک روپیہ بارہ آنے ہی دیدے، اور یہ بھی نہ بن پڑے تو ایک صاع یعنی ڈھائی سیر ڈھائی چھٹا تک گیہوں خیرات کر دے اور جسے ایک صاع کے خیرات کرنے کا بھی مقدور نہ ہو تو آدھا صاع دے ڈالے بعض حدیثوں میں ایک درغلہ بھی آیا ہے، اور آدھا مد بھی، مد عرب کا ایک پیمانہ ہے جس میں سیر بھر ناج آتا ہے، انگریزی تول کے حساب سے ایک حدیث میں آیا ہے کہ جسے کچھ بھی میسر نہ ہو وہ صرف ایک درم یعنی سوا پانچ آنے یا نصف درم خیرات کرے اور خدا سے توبہ و استغفار بکثرت کرے۔

اور جو شخص بے عذر جمعہ چھوڑنے کی عادت کرے وہ لوح محفوظ میں منافی لکھا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسکے دل پر ہر لگا دیتا ہے، اور اس کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

أَحْوَالُ الْإِجَابَةِ عِنْدَ الْبِدْءِ بِالصَّلَاةِ دُمُسُ وَبَيْنَ  
الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ دِتِ سِ حَبْ وَبَعْدَ الْحَيْعَتَيْنِ لِمَنْ  
نَزَلَ بِهِ كَرْبٌ أَوْ شِدَّةٌ مُسُ وَعِنْدَ الصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَبْ ط  
مَوَاطَا وَعِنْدَ الْخَامِ الْحَرْبِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا دَ وَدُبَرِ الصَّلَوَاتِ  
الْمَكْتُوبَاتِ دِتِ سِ وَفِي السُّجُودِ مُرَدِ سِ وَعَقِيبَ تِلَاوَةِ  
الْقُرْآنِ دِتِ وَلَا سِيَّهَا الْخِطْمُ طَ مَوْمُصٌ خُصُوصًا مِّنَ  
الْقَارِئِ دِتِ طَ وَعِنْدَ شُرْبِ مَاءِ نَرْهَزَمَ مُسُ وَالْحُضُورِ  
عِنْدَ الْمَيْتِ مَعَهُ وَصِيَاخُ الدِّيَكَةِ خَ مَرَّتِ سِ  
وَأَجْتِمَاعُ الْمُسْلِمِينَ عَ وَفِي فُجَالِسِ الذِّكْرِ خَ مَرَّتِ  
وَعِنْدَ قَوْلِ الْإِمَامِ وَلَا الضَّالِّينَ مُرَدِ سِ قِ  
وَعِنْدَ تَغْيِضِ الْمَيْتِ مُرَدِ سِ قِ وَعِنْدَ إِقَامَةِ  
الصَّلَاةِ طَ مَرُ وَعِنْدَ نَزْوِلِ الْغَيْثِ دَ طَ مَرُ  
رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ فِي الْأَثَمِ مُرْسَلًا وَقَالَ قَدْ حَفِظْتُ  
عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ طَلَبَ الْإِجَابَةَ عِنْدَهُ قُلْتُ وَعِنْدَ  
رُؤْيَةِ الْكَعْبَةِ دِتِ طَ وَبَيْنَ الْجَلَّالَتَيْنِ فِي الْأَنْعَامِ  
حَفِظْنَا ذَلِكَ مُجَرَّبًا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَنَصَّ

# عَلَيْهِ الْحَافِظُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ الرَّسْغَنِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ عَنِ الشَّيْخِ الْعِمَادِ الْمُقَدِّسِيِّ

## دُعا کے قبول ہونے کی حالتیں

دُعا کرنے والے کا حال اس کا وصف ہے اور وقت اس کے لئے شرط ہے، اس سے اوقات الاجابہ اور احوال الاجابہ کا فرق معلوم ہو گیا۔

**ترجمہ:** (دعا ان حالات میں قبول ہوتی ہے) نماز کے لئے اذان ہونے کے وقت دُعا کرنا، ابو داؤد، حاکم (عن سہل بن سعد) اور اذان واقامت کے درمیان دعا مانگنا، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن جابر (عن انس) اور مصیبت و غزوہ شخص کا حی الصلوٰۃ حی الفلاح کے بعد دعا کرنا، حاکم (عن ابی امامہ) اور میدان جنگ میں صف باندھتے وقت دعا کرنا، ابن جابر، طبرانی، مرفوعاً (عن سہل بن سعد) موطا امام مالک موقوفاً (عن سہل بن سعد) اور (جنگ میں) ایک دوسرے سے لڑنے کے لئے دست و گریباں ہوتے وقت، ابو داؤد (عن سہل) اور فرض نمازوں کے بعد ترمذی، نسائی (عن ابی امامہ) اور سجدہ کی حالت میں مسلم، ابو داؤد، نسائی (عن ابی ہریرہ) اور تلاوت قرآن شریف کے بعد ترمذی (عن عمران بن حصین) خصوصاً ختم قرآن مجید کے بعد طبرانی، مرفوعاً (عن عمران) ابن ابی شیبہ موقوفاً (عن ابی لبابہ و مجاہد) خاص کر قرآن مجید ختم کرنے والے کی دعا، ترمذی، طبرانی (عن عمران بن حصین) اور چاہ زمزم کا پانی پیتے وقت، حاکم، (عن ابن عباس) اور میت کی جانگلی کے وقت، مسلم، ابن رجب (عن ام سلمہ) اور مرغ کی آواز کے وقت، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی (عن ابی ہریرہ) اور مسلمانوں کے جمع ہونے کے وقت، صحاح ستہ، (عن عطیۃ الانصاری) اور ذکر کی مجلسوں میں، بخاری، مسلم، ترمذی (عن ابی ہریرہ) اور امام کے دلائل الصالحین کہتے وقت، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، (عن ام سلمہ) اور میت کی آنکھ بند کرتے وقت، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ (عن ام سلمہ) اور نماز کی اقامت کے وقت، طبرانی، ابن مردویہ (عن سہل) اور مینہ برستے وقت، ابو داؤد، طبرانی، ابن مردویہ (عن سہل) امام شافعی نے اپنی کتاب الام میں اس کو مرسل روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ میں نے نزول باران کے وقت دُعا کا قبول ہونا بکثرت علماء سے (سُنکر) یاد کیا ہے، (مصنف نے کہا ہے) اور میں کہتا ہوں، کعبہ کی زیارت کے وقت دعا مانگنا، ترمذی، طبرانی (عن ابی ہریرہ) اور سورۃ النعام کے دو مبارک نطق اللہ کے درمیان میں (اور) ہم نے بے انتہا علماء سے اس وقت میں دُعا کا قبول ہونا مجرب سنا ہے اور جلالیتین کے درمیان دُعا کی قبولیت کو حافظ عبد الرزاق رسغنی نے شیخ عماد مقدسی سے اپنی تفسیر میں مصرح بیان کیا ہے۔

شرح :- حدیث شریف میں ہے :-

عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثنتان لا تردان الدعاء عند النداء وعند البأس حين يلطم بعضهم بعضاً -

حضرت سہل بن سعد الساعديؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ”دو چیزیں باگاہ رب العزت سے نہیں لوٹتی، ایک اذان کے وقت دُعا کرنا، دوسرے جنگ میں صفوں کے ملتے وقت دُعا مانگنا۔“

امام ترمذیؒ نے یہ اور بیان کیا ہے کہ صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اذان واقامت کے درمیان کیا دعا مانگیں؟ آپؐ نے فرمایا :-

سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ دِينَ وَدُنْيَا كِى سَلَامَتِي مَانِكُو

اذان سے متصل دُعا مانگئے، یا کچھ فاصلہ سے دونوں صحیح ہیں، مگر بہتر یہی ہے کہ متصل ہی دعا کرے۔ کرب کے معنی فکر، غم اور مشقت کے ہیں اور ”شدّة“ کے معنی سختی، تنگی اور مصیبت کے ہیں، یا شک راوی ہے، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرب کا لفظ فرمایا ہے، یا شدّة کا۔

جس وقت مسلمان کافروں پر حملہ کریں، اور زخموں سے چور ہونے لگیں، تو یہ دُعا کی قبولیت کا وقت ہے۔ فرض نماز کے بعد دعا مانگنے کا وقت سب سے افضل و بہتر وقت ہے، اس میں دعا کے قبول ہونے کی زیادہ اُمید ہے، اور یہ وقت سلام پھیرنے کے بعد ہی ہے (اگر سنن اور اذکارِ ماثورہ کے بعد مراد لیں تب بھی اُمید ہے کہ یہی حکم ہو)۔

سجدہ سے نماز کا سجدہ مراد ہے، اکیلا سجدہ مولائے رب العزت کے تقرب کا ذریعہ نہیں بن سکتا، جس طرح تنہا قیام اور رکوع سے پروردگار کا قرب نہیں حاصل ہوتا ہے، یہی مسلک امام ابوحنیفہؒ کا ہے، مگر اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔

اگر لفظ حضور کو پیش پڑھیں تو اس کے معنی مرنے والے کی جانکنی کے ہوں گے، کیونکہ اس وقت ملائکہ آئین کہتے رہتے ہیں، اور اگر نرسے پڑھیں تو میت کے پاس آنے کے معنی ہوں گے۔

ارشاد نبویؐ ہے، جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کے کرم کی زیادتی چاہو کہ اس وقت مرغ فرشتہ کو دیکھتا ہے۔ جس جگہ مسلمانوں کا اجتماع ہو، جیسے جمعہ، عیدین، بیت اللہ، عرفات وغیرہ تو وہاں دُعا قبول ہونکی زیادہ توقع ہے۔ مجالس ذکر میں تمام مجلسیں شامل ہیں، خواہ ذکر کا حلقہ ہو، یا قرآن و حدیث کا درس یا ایچائے دین کیلئے جمع ہو کر سرخا کعبہ پر جب پہلی نظر پڑے تو جو چاہے دعا کرے، یہ بھی دُعا کی قبولیت کا عجیب وقت ہے، طبرانی نے ابوداؤد سے روایت کی ہے ”یَسْتَجَابُ دُعَاءُ الْمُسْلِمِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْكَعْبَةِ“ زیارت کعبہ کے وقت دُعا قبول ہوتی ہے۔

اس کی سند ضعیف ہے، مگر فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر بھی عمل کیا جائے گا۔ سورہ انعام میں لفظ اللہ ایک جگہ مکرر آیا ہے :- ”مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ“ اللَّهُ أَكْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ“ الانعام رکوع ۱۵۔ (ان دونوں کے درمیان یعنی رسل اللہ کے بعد محل قبولیت ہے) حافظ سے حافظ حدیث مراد ہے اور حافظ حدیث اس شخص کو کہتے ہیں جس کو متن اور سند کے ساتھ ایک لاکھ حدیثیں یاد ہوں۔

## أَمَا كُنِ الْإِجَابَةِ

فَكَأَمَوْا ضِعَ الشَّرِيفَةِ قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِي رِسَالَتِهِ إِلَى  
أَهْلِ مَكَّةَ إِنَّ الدُّعَاءَ يُسْتَجَابُ هُنَاكَ فِي خَمْسَةِ عَشَرَ  
مَوْضِعًا فِي الطَّوَافِ وَعِنْدَ الْمُلتَزِمِ وَتَحْتَ الْمِيزَابِ وَفِي  
الْبَيْتِ وَعِنْدَ زَمْرَمَ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَفِي الْمُسْعَى وَ  
خَلْفَ الْمَقَامِ وَفِي عَرَفَاتٍ وَفِي الْمَزْدَلِفَةِ وَفِي مِنْى وَعِنْدَ  
الْجَمَرَاتِ الثَّلَاثِ قُلْتُ وَإِنْ لَمْ يُجِبِ الدُّعَاءَ عِنْدَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِي أَيِّ مَوْضِعٍ يُسْتَجَابُ عَلَيَّ أَنَا قَدْ  
رَوَيْنَا فِي اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ فِي الْمُلتَزِمِ حَدِيثًا مُسَلَّسًا  
مِّنْ طَرِيقِ أَهْلِ مَكَّةَ

## دُعا قبول ہونے کی جگہیں

ترجمہ: حضرت حسن بصریؒ نے اپنے خط میں اہل مکہ کو لکھا کہ مکہ میں پندرہ جگہ دُعا قبول ہوتی ہے۔  
طواف میں، ملتزم کے پاس، میزاب کے نیچے، کعبہ کے اندر، چاہ زمزم پر، صفا و مروہ پر، اور مشقی (یعنی  
صفا و مروہ کے درمیان دوڑنے کی جگہ) میں، مقام ابراہیم کے پیچھے، عرفات میں، مزدلفہ میں، منیٰ میں  
اور تینوں حجرات کے پاس، (مصنف) میں کہتا ہوں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس دُعا  
نہ قبول ہوگی تو پھر کس جگہ قبول ہوگی؟

علاوہ ازیں ملتزم میں دُعا کی قبولیت کے بارے میں اہل مکہ کی روایت سے ایک مسلسل حدیث بھی ہم  
سے بیان کی گئی ہے۔

شرح: حضرت حسن بصریؒ جب مکہ سے بھر روانہ ہونے لگے، تو اہل مکہ کے نام ایک خط لکھا جس میں اقامت

کے فضائل لکھے اور وہاں کے دعا کی قبولیت کے مقامات بیان کئے اور ان پندرہ ہی جگہ پر انحصار نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ اور بھی ہیں، مثلاً رکن یمانی کے پاس حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان، دار ارقم، بیت حریفہ، غار ثور، غار حرا وغیرہ۔

ملتزم۔ کعبہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان ایک جگہ ہے، جہاں لوگ آکر تبرک کے لئے چپٹے ہیں، اس لئے اس کا نام ملتزم ہے اور اس کا اتنا فاصلہ ہے کہ اگر ایک ہاتھ حجر اسود پر رکھیں تو دوسرا ہاتھ کعبہ کے دروازے پر پہنچے اور اس میں اس طرح دعا کرے کہ طواف کے بعد کعبہ کا غلاف پکڑ کر اپنا منہ اور رخسارہ اس پر رکھ دے اور تمام بدن اس سے لگا کر یہ دعا کرے۔

اللَّهُمَّ لِي وَاقِفٌ بِبَابِكَ وَ مُلْتَزِمٌ بِأَقْتَابِكَ  
أَرْجُو رَحْمَتَكَ وَ أَخْشَى عَذَابَكَ اللَّهُمَّ حَرِّمْ  
شَعْرِي وَ خَيْدِي عَلَى النَّارِ۔  
الہی میں تیرے در پر کھڑا ہوں اور تیرے ہی آستانہ کو  
پکڑے ہوئے ہوں، میں تجھ ہی سے امید کرتا ہوں اور  
تیرے ہی عذاب سے ڈرتا ہوں، خدایا تو میرے بال اور  
جسم کو دوزخ پر حرام کر دے۔

چاہ زمزم پر کھڑے ہو کر پانی پیتے وقت قبلہ رو ہو کر دعا کرے، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے چاہ  
زمزم پر یہ دعا کی تھی۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا  
وَاسِعًا وَ عَمَلًا مُتَقَبَلًا وَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ  
دَاءٍ۔  
خدایا میں تجھ سے مفید علم، (پاک) فراخ روزی،  
مقبول عمل اور ہر قسم کی بیماری سے شفا مانگتا  
ہوں۔

تمام مثنیٰ قبولیت کی جگہ ہے، کیونکہ حجاج کی قیام گاہ ہے، خصوصاً مسجد خیف میں عبادت کے وقت دعا خوب قبول  
ہوتی ہے۔

حدیث مسلسل، اس حدیث کو کہتے ہیں کہ اس کے راوی روایت کرتے وقت ایک حالت پر ہوں، مثلاً روایت  
کرتے وقت سب نے قسم کھائی ہو یا اسی طرح کوئی اور فعل کیا ہو (کذا ذکرہ علی)

حدیث کا مضمون یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ فرماتے تھے،  
ملتزم ایسی جگہ ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے، بندہ جو دعا اس میں کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور اس حدیث  
کے ہر راوی نے مصنف تک روایت کرتے وقت اس طرح کہا ہے کہ قسم ہے خدا کی میں نے کبھی اللہ سے اس مقام  
پر ایسی دعا نہیں کی جو اللہ نے قبول نہ کی ہو۔

الَّذِينَ يُسْتَجَابُ دُعَاؤُهُمُ الْمُضْطَرُّ خَيْرٌ مَرَدٍّ وَالْمُظْلُومُ  
 خَيْرٌ وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا أَوْ مُصًّا وَلَوْ كَانَ كَافِرًا حَبُّ آبٍ  
 وَالْوَالِدُ دَتِيقٌ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ تَتَقَبَّلُ حَبُّ  
 وَالرَّجُلُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مَرَقٍ وَالْوَلَدُ الْبَارُّ بِوَالِدَيْهِ  
 خَيْرٌ وَالْمُسَافِرُ دَرَقٌ وَالصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ تَتَقَبَّلُ حَبُّ  
 وَالْمُسْلِمُ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مَرَدٌّ مُصٌّ وَالْمُسْلِمُ مَا لَمْ  
 يَدْعُ بِظُلْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِيمٌ أَوْ يَقُولُ دَعْوَتُ فَلَمْ أَجِبْ  
 مُصٌّ إِنَّ لِلَّهِ عَذْرًا وَجَلَّ عِزُّهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ  
 عَبْدٍ مَدَّ يَدَهُ دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً أَوْ فِي جَامِعِ أَبِي مَنْصُورٍ  
 الدُّعَاءُ الصَّحِيحُ دَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتَّى يَصْدُرَ

## مُتَسْتَجَابُ الدَّعَوَاتِ لَوَك

ترجمہ :- وہ لوگ جن کی دعا دربار الہی میں قبول ہی ہوتی ہے کبھی رد نہیں کی جاتی، یہ ہیں: بیچپن  
 وغیرہ، بخاری، مسلم، ابوداؤد (عن ابن عمر) اور ستم رسیدہ، صحاح ستہ (عن ابن عباس) اگرچہ  
 مظلوم (یعنی ستم رسیدہ) گنہگار ہو، (عن ابی ہریرہ) مسند احمد، بزار، ابن ابی شیبہ، اگرچہ ستم رسیدہ  
 کافر ہی ہو، ابن حبان، احمد (عن ابی ذر الغفاری) اور باپ کی دعا اولاد کے لئے، ابوداؤد، ترمذی  
 ابن ماجہ (عن ابی ہریرہ) اور امام عادل ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان (عن ابی ہریرہ) اور نیک آدمی، بخاری  
 مسلم، ابن ماجہ (عن ابن عمر) اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا بیٹا، مسلم (عن عمر)  
 اور مسافر، ابوداؤد، بزار، ابن ماجہ اور روزہ دار جس وقت افطار کرے، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان اور وہ  
 مسلمان جو اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے دعا کرے، مسلم، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ (عن

ابی ہریرہؓ و ابی سعیدؓ اور سلمانؓ جب تک ظلم اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے، یا کہے ہیں نے دعا کی، (مگر) قبول نہیں ہوتی، ابن ابی شیبہ (عن ابی ہریرہؓ) بیشک اللہ عزوجل کے کچھ آزاد بندے ہیں جن میں سے ہر ایک کی دن و رات میں ایک دعا (ضرور) قبول ہوتی ہے، مسند احمد (عن ابی ہریرہؓ) جامع ابی منصور میں ہے سچی اور صحیح دعا حاجی کی دعا ہے، جب تک وہ حج سے واپس ہو (یعنی حج کے زمانہ میں)

**شرح :** مضطر، بچپن غمزہ اور مصیبت رسیدہ کو کہتے ہیں، اس کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

”مَنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ  
وَيَكْشِفُ السُّوءَ“  
النمل رکوع ۵

شیخ داؤد دیمائیؒ ایک بیمار کی عیادت کو گئے، جو اپنے جینے کی آس چھوڑ چکا تھا، اس نے عرض کیا، آپ میری صحت کی دعا فرمائیں، شیخ نے فرمایا تم خود دعا کرو، تم مضطر ہو اور مضطر کی دعا کے لئے بارگاہ الہی سے قبولیت کے دروازے کھلے رہتے ہیں، کیونکہ اس کی نیاز زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ بیماروں کی نیاز کو پسند فرماتا ہے۔ ارشاد نبوی :-

عن ابی ہریرہؓ رضی اللہ عنہ قال  
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ثَلَاثَةٌ لَا تَرُدُّ دَعْوَتَهُمُ الصَّائِحُّ حِينَ يَفْطُرُ  
وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا  
اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتَفْتَحُ لَهُ أَبْوَابُهَا أَبْوَابُ  
السَّمَاءِ وَيَقُولُ أَنْزِلْهُ وَعِزِّي لَا نَصْرَكَ  
وَلَوْ بَعْدَ حَيْنٍ، رواه الترمذی

دوسری حدیث میں فرماتے ہیں :-

”أَتَقْدَعُ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، وَأَتَأْخِذُ بِسُجَاتِهِ“

ایک اور حدیث میں فرماتے ہیں :-

”دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَأَنْ كَانَ كَافِرًا لَيْسَ  
دَوْلُهَا حِجَابٌ“

مظلوم کی پکار سے بچو، وہ یقیناً مقبول ہے۔

مظلوم کی دعا اور اللہ کے درمیان خواہ وہ کافر ہی ہو پردہ حائل نہیں ہے۔

شاعر نے خوب کہا ہے :- شعر بہتر سے از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن  
ستم رسیدہ لوگوں کی بد دعا سے بچتے رہو،  
اجابت از در حق بہر استقبال می آید { کیونکہ اللہ کی طرف سے خود قبولیت  
اس کا استقبال کرتی ہے

علماء حنفیہ کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ کافر کی دعا قبول ہوتی ہے یا نہیں، فتویٰ اسی پر ہے کہ قبول ہوتی ہے چنانچہ علامہ برجدیؒ نے ذکر کیا ہے:-

”اور تحقیق یہ ہے کہ اضطرار کی حالت میں کافر کی دعا بھی دنیا میں قبول ہوتی ہے، البتہ آخرت میں ان کی کوئی پکار نہیں سنی جائے گی اور یہ آیت

”وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ“ اور کافروں کی دعا تو یوں ہی بھٹکی (بھٹکی) پھر کرتی ہی (کوئی اس کا) سننے والا نہیں۔  
الرعد رکوع ۲

آخرت ہی کے لئے ہے۔

باپ اپنے بیٹے کے حق میں دعا یا بد دعا جو بھی کرے قبول ہوتی ہے، یہی ماں کی دعا کا حکم ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دعوات مستجابات لا شك فیہن دعوة الوالد ودعوة المظلوم ودعوة المسافر۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں شک کی گنجائش ہی نہیں، باپ کی دعا (اپنی اولاد کے حق میں) مسافر کی دعا مظلوم کی دعا۔

علامہ دہلوی نے مستند فردوس میں ایک حدیث نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-  
”دعاء الوالد لولدہ کدعاء النبی لا متہ“  
یعنی باپ کی دعا بیٹے کے لئے ایسی ہے جیسے پیغمبر کی دعا اپنی امت کے لئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں ماں کا ذکر نہیں فرمایا، اس کی دو وجہ ہیں، یا تو اس وجہ سے کہ باپ ہے اس کا زیادہ حق ہے، اس لئے وہ تو بدرجہ اول مقبول ہے یا اس وجہ سے کہ اس کی بد دعا قبول نہیں ہوتی ہے، کیونکہ اس کی بد دعا بھی رحمت و شفقت سے خالی نہیں ہوتی۔

رجل صالح، نیک آدمی وہ ہے جو بندگی کا حق ایسا ادا کرے جیسا اسے حکم دیا ہے اور اس پر جوار ہے۔  
تبر کے معنی نیکی ہے۔ ”ولد بار“ نیک لڑکا جو اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرے حسن سلوک سے پیش آئے ان کی رضا جوئی کا خواہشمند ہو۔

مسافر سے اللہ کی راہ میں چلنے والا مراد ہے، جیسے حج، جہاد، طلب علم وغیرہ کے لئے سفر کرنے والا، یہ بھی احتمال ہے کہ مطلق مسافر مراد ہو۔

بعض نسخوں میں ”حین یفطر“ (جس وقت افطار کرنے) کی بجائے ”حتی یفطر“ (یہاں تک کہ افطار کرے) ہے، یعنی روزہ دار کا افطار سے پہلے کا نضح وانکسار کا وقت ہے اور افطار کے بعد کافروں کا وقت ہے، دونوں دعا کی قبولیت کے وقت ہیں۔

ایک مسلمان کا اپنے دو مسلمان بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے دعا کرنے میں ریا اور دکھاوا نہیں ہوتا ہے اگر کسی کے سامنے بھی اس طرح دعا کرے کہ اس کو خیر نہ ہو تو وہ غائبانہ دعا میں شامل ہے، جناب رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

”جو مسلمان اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے دُعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے کہ عیب وہ اپنے بھائی کے لئے دُعا کر خیر کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہوا دُعا کرتا ہے تجھے بھی اس کی مانند ملے۔“

مسلمان جب تک ظلم یا قطع رحمی کی دُعا نہیں کرتا اس کی دعا قبول ہوتی ہے، یا جب تک یوں نہ کہے کہ میں نے دُعا کی تھی قبول نہ ہوئی اور جب یہ کہتا ہے تو اس کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔

اِسْمُ اللَّهِ تَعَالَى الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ  
 وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ  
 مِنَ الظَّالِمِينَ مُسْ وَأَسْمُ اللَّهِ تَعَالَى الْأَعْظَمُ مُصْ  
 الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ اللَّهُمَّ  
 إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
 الْوَاحِدُ الْقَدُّمُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ  
 كُفُوًا أَحَدٌ عَهْ حَبْ مُسْ أ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ  
 أَنْتَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَدُّمُ إِلَى آخِرِهِ مُصْ وَأَسْمُ اللَّهِ تَعَالَى  
 الْعَظِيمُ الْأَعْظَمُ عَهْ حَبْ مُسْ أ مُصْ الَّذِي إِذَا  
 دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
 بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ق وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ  
 لَكَ الْحُتَّانُ الْمَتَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ  
 وَالْإِكْرَامِ عَهْ حَبْ مُسْ أ مُصْ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ عَهْ  
 حَبْ مُسْ أ وَأَسْمُ اللَّهِ تَعَالَى الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ  
 وَالْهَكَؤِلَةُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
 وَفَاتِحَةُ آلِ عِمْرَانَ أَلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

ذَاتِ قِيَمٍ مِّصْرَ وَاسْمُ اللَّهِ تَعَالَى الْأَعْظَمُ فِي ثَلَاثِ  
 سُورَاتِ الْبَقَرَةِ وَالْإِمْرَانِ وَطَهُ مَسْ قَالَ الْقَاسِمُ  
 فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُهَا أَنَّ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قُلْتُ وَعِنْدِي أَنَّ  
 اللَّهَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ جَمْعًا بَيْنَ الْحَدِيثَيْنِ  
 وَلِمَا رَوَيْنَا فِي كِتَابِ الدُّعَاءِ لِلْوَاحِدِيِّ عَنْ يُوفَى نَسَبِ بْنِ  
 عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ وَالْقَاسِمُ هَذَا هُوَ ابْنُ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّامِيِّ النَّبَيعِيُّ صَاحِبُ ابْنِ أَمَامَةِ صَدُوقٍ

## اسم اعظم

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ساتھ جب دعا مانگی جاتی ہے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ  
 اس سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ دیتا ہے (اور وہ)

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ  
 مِنَ الظَّالِمِينَ“ انبیاء رکوع ۶

میں ہے، حاکم (عن سعد بن وقاص)

اسم اعظم وہ اسم ہے کہ جب اس کے ساتھ (اللہ سے) سوال کیا جائے تو وہ پورا کرے، اور جب اس کے  
 ذریعہ دعا کی جائے تو قبول کرے، اور وہ

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ  
 اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي  
 لَا يُدْرِكُهُ الْبَصَرُ وَلَا يُولَدُ وَلَا يُكُونُ لَهُ كُفُوًا  
 أَحَدٌ“

میں ہے، سنن اربعہ، ابن جہان، حاکم، احمد (عن بریرۃ ابن الحبیب)

اور لفظ اسم اللہ تعالیٰ الاعظم ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

اور مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت میں اس طرح ہے :-

”الہی میں تجھ سے اس وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تنہا، بے نیاز، جس سے نہ کوئی پیدا ہوا، اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کے برابر رکھے۔“

اور اللہ بزرگ کا بہت بڑا اور بزرگ نام، سنن اربعہ، ابن جہان، حاکم، احمد، ابن ابی شیبہ (عن انسؓ) وہ ہے کہ اس کے ساتھ جب دعا کی جائے تو قبول ہو اور جب اس کے ذریعہ سے مانگا جائے، تو وہ دے دے۔

خدایا! میں تجھ سے (اس وسیلہ سے) سوال کرتا ہوں کہ تعریف تیرے ہی لئے ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں (ابن ماجہ) تو تنہا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تو ہی مہربان ہے، تو ہی داتا ہے، تو ہی آسمان وزمین کا بنانے والا ہے، اے بزرگی و بخشش والے، سنن اربعہ، ابن جہان، حاکم، احمد، ابن ابی شیبہ (عن انسؓ)

اور اس کے ساتھ اے زندہ اور اے سنبھالنے والے (کے الفاظ) سنن اربعہ، ابن جہان، حاکم، مشد احمد میں اور زائد ہیں،

اور اسم اعظم ان دو آیتوں

”وَاللّٰهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ“ اور ”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ“ (تو ہی معبود تو رہی) خدائے واحد ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں بڑا رحم کرنے والا مہربان ہی اسم اعظم (ابن ابی شیبہ) بقرہ رکوع ۱۹ ”إِلَهًا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ میں ہے ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ نہیں، زندہ (کارخانہ عالم کا) سنبھالنے والا۔

اسم اعظم تین سورتوں۔ سورۃ بقرہ، آل عمران اور طہ میں ہے، حاکم (عن ابی امامہؓ) قاسم (جو راوی حدیث ہیں کہتے ہیں) میں نے اس کو تلاش کیا تو ”الحی القيوم“ کو اسم اعظم پایا۔ (مصنفؒ) میں کہتا ہوں، میرے نزدیک ”انہ اللہ لا الہ الا ہوا الحی القيوم“ اسم اعظم ہے تاکہ دونوں حدیثوں میں مطابقت ہو جائے (اور میرے خیال کی وہ حدیث بھی تائید کرتی ہے) جو واحد کی کتاب الدعاء یونس بن عبد اللہ علی سے ہمیں پہنچی ہے، اور قاسم وہ عبد الرحمن شامی تابعی ہیں جو حضرت ابو امامہؓ کے قابل اعتماد شاگرد ہیں۔

**شرح:** حضرت سعد بن وقاصؓ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کیا میں کہیں اسم اعظم نہ بتاؤں؟ کہ جب اللہ سے اس کے ساتھ دعا کی جائے تو قبول ہو، اور جب اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو پورا ہو، اور وہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“ ہے۔

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول! کیا یہ حضرت یونس علیہ السلام ہی کے لئے خاص تھا؟ آپ نے فرمایا تو نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا۔

”فَاَسْتَجِبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ  
نُخَيِّضُ الْمُؤْمِنِينَ“ انبیاء رکوع ۶

یعنی سب کے لئے عام ہے

اسم اعظم، اسمائے الہی میں سے شب قدر کی طرح پوشیدہ ہے جس کو جس اسم سے لفع ہوا، اس نے اسی کو اسم اعظم سمجھ لیا، جس طرح شب قدر کو مختلف تاریخوں میں دیکھا، جس شخص نے جس تاریخ کو دیکھا ویسا ہی بیان کر دیا، لیکن تمام حضرات کی اسم اعظم کے بارے میں یہ رائے ہے کہ اسم اعظم لفظ ”اللہ“ ہے اس لئے کہ اللہ اسم ذات ہے اور اس کے علاوہ جس قدر اسماء ہیں وہ سب صفاتی ہیں۔

حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسم ذات اس شرط سے اسم اعظم ہے کہ تو اللہ کہے اور تیرے دل میں اس کے سوا کوئی نہ ہو تو اس کا اثر ہوگا۔

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے اللہ رب العزت سے سوال کیا کہ آپ مجھے اسم اعظم تعلیم فرمادیں، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خواب میں دکھایا کہ اسم اعظم ”ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم“ ہے اسم اعظم کے بارے میں اولیاء اللہ کے بہت سے اقوال ہیں، علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اس کی تحقیق میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے، جس میں وہ فرماتے ہیں کہ بعض محققین حضرات نے کہا ہے، اس جامع دعا میں تمام بزرگوں کے اقوال آگئے ہیں۔

”اللھم انی اسئالک بان لك  
الحمد لا اله الا انت یا حنان  
یا منان، یا بدیع السموات والارض، یا  
الجلال والاکرام، یا خیر الوارثین، یا  
ارحم الراحمین، یا سمیع الدعاء، یا اللہ، یا  
اللہ، یا اللہ، یا عالم، یا سمیع، یا علیم، یا حلیم،  
یا مالک الملک، یا مالک، یا سلام، یا حق،  
یا قدیم، یا قاضی، یا غنی، یا محیط، یا حکیم، یا  
علی، یا قاهر، یا رحمن، یا رحیم، یا سریع،  
یا کریم، یا منحنی، یا معطی، یا مانع،  
یا محیی، یا مقسط، یا سخی، یا قیوم،  
یا احمد، یا حمد، یا رب،  
یا رب، یا رب، یا رب، یا رب،  
یا وهاب، یا غفار، یا قریب،  
یا لا اله الا انت سبحانک

خدایا، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اس وجہ سے کہ تعریف  
تیرے ہی لئے ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے شفقت  
کرنے والے، احسان کرنے والے، آسمان و زمین کے موجد،  
اے بزرگی و بخشش والے، اے بہترین وارث، اے رحم کرنے  
والوں سے زیادہ رحیم، اے پکار سننے والے، اے اللہ، اے  
اللہ، اے اللہ، اے جاننے والے، اے سننے والے، اے سب سے  
زیادہ واقف، اے بردبار، اے جہان کے مالک، اے پادشاہ  
(دو جہان) اے عیبوں سے پاک، اے سچے، اے ہمیشہ  
رہنے والے، اے موجود، اے پرواہ، اے گھیرنے والے،  
اے حکمت والے، اے بلند و برتر، اے غالب، اے مہربان، اے  
رحم کرنے والے، اے جلد پکڑنے والے، اے بخشش کرنے والے،  
اے پردہ پوشی کرنے والے، اے دانا، اے روک لینے والے،  
اے عدل کرنے والے، اے زندہ، اے سنبھلنے والے، اے  
لائق تعریف، اے (سزا) تعریف، اے پالنے والے، اے پالنے  
والے، اے پالنے والے، اے پرورش کرنے والے، اے عطا کرنے والے

انی كنت من الظالمين۔  
انت حسبي ونعم الوكيل

اور بخش دینے والے، اے نزدیک، اے وہ ذات کہ تیرے  
سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، میں ظلم کرنے والوں میں  
سے ہوں، مجھے تو تو پس ہے اور تیری حفاظت کافی ہے۔

احادیث مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسم اعظم "لا الہ الا ہو" اور "اللہ لا الہ الا ہو  
الحی القيوم" ہے، اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں ہے کہ اسم اعظم سورۃ بقرہ، آل عمران اور  
طہ میں ہے، وہ بھی اس کی مؤید ہے، اس لئے کہ سورۃ بقرہ اور آل عمران میں ایک ہی الفاظ ہیں سورۃ یسہ  
میں ہے "اللہ لا الہ الا ہو" اور سورۃ آل عمران میں ہے "الحمد لله لا الہ الا هو  
الحی القيوم" مگر سورۃ طہ میں کچھ الفاظ بدلے ہوئے ہیں، اس میں ہے "وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْبَاحِثِ  
الْقَيُّومِ" رکوع ۶۷۔

اس لئے مصنف نے دونوں حدیثوں کے جمع کرنے کی غرض سے یہ نتیجہ نکالا کہ "لا الہ الا ہو"  
اور "اللہ لا الہ الا ہو" اسم اعظم ہے۔

وَأَسْمَاءُ اللَّهِ تَعَالَى الْحُسْنَى الَّتِي أَمَرْنَا بِالدُّعَاءِ بِهَا  
تَسْعَةً وَتِسْعُونَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ خ  
تِ سَقِ مَسْ حَبْ لَا يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ  
خ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ  
الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمُنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ  
الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ  
الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ  
الْمُذِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ  
الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَقِيقُ  
الْمُقِيتُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ  
الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمُجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ  
الْقَوِيُّ الْمُتَيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ  
الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاحِدُ الْمَلِكُ الْوَاحِدُ  
الْأَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ  
الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالَى الْبَرُّ التَّقْوَى الْمُنِيقُ  
الْعَفُّ الرَّؤُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

الْمُقِیْطُ الْجَامِعُ الْغَنِی الْمَغْنِی الْمُنَافِعُ الصَّادِرُ النَّافِعُ النُّوْرُ  
الْمُنَادِی الْبَدِیْعُ الْبَاقِی الْوَارِثُ الشَّهِیْدُ الصَّبُوْرُ  
ق مَسْ حَب

## اسماء حسنی

اللہ کے پیارے پیارے نام

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی جن کے ساتھ ہمیں دُعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ننانوے نام ہیں، جو شخص ان کو یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، ابن حبان (عن ابی ہریرۃؓ)

امام بخاریؒ نے یہ جملہ اس طرح روایت کیا ہے "کہ کوئی شخص ان (اسماء حسنی) کو یاد نہیں کریگا مگر جنت میں داخل ہوگا، (عن ابی ہریرۃؓ) اور وہ یہ ہیں :-

وہ اللہ پر ایسا پاک ذات ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، نہایت رحم والا، بہت مہربان (تمام جہان کا)، بادشاہ، تمام عیبوں سے پاک، تمام نقصانات سے محفوظ، اپنے وعدہ میں سچا یا اپنے عذاب سے اس دینے والا، بڑا نگہبان یا گواہ، غالب، قوی، قاهر، بگڑی بنانے والا، زبردست، بڑی عظمت و بزرگی والا، ہر چیز کا پیدا کرنے والا، ہر چیز کا موجد، تمام مخلوق کی طرح طرح کی صورتیں بنانے والا، بہت بخشنے والا، زبردست یا غلبہ رکھنے والا، بلا عوض بہت دینے والا، مخلوقات کا روزی سزا، مشکل کشا یا بندوں میں حکم کرنے والا، ظاہر و باطن کا علم رکھنے والا، ہر چیز کا روک دینے والا، ر بندوں کی روزی محدود یعنی نبی تلی کرنے والا، ہر چیز کا کھولنے والا ر بندوں کی روزی فراخ کرنے والا، ر نافرمانوں کو پست کرنے والا، ر فرمانبرداروں کو بلند کرنے والا، عزت بخشنے والا، ذلت دینے والا، ہمیشہ سننے والا، ہمیشہ دیکھنے والا، ر مخلوقات کا حکمران، صحیح فیصلہ کرنے والا، نہایت منصف، انتہائی باریک بین، ر بے انتہا لطف و نرمی کرنے والا، بڑا باخبر، آگاہ، دانا، عالم، عارف، نہایت بردبار، اپنی ذات و صفات میں بزرگ و برتر، بہت مغفرت کرنے والا، بڑا قدر شناس، بڑا بلند مرتبہ بڑا (ایسا بڑا جس سے بڑا کوئی متصور نہیں ہو سکتا) محافظ، نگہبان، مخلوقات کو روزی دینے والا، بہت ہی کافی بڑا حساب لینے والا، بڑا بزرگ، بڑا سخی، شریف، بلا سفارش دینے والا، بلا سفارش بخشنے والا، بڑا نگہبان، بہت ہی قبول کرنے والا، بڑی وسعت والا ر وسیع المعلومات یا وسیع الغفار، بڑی حکمت والا ر حقائق اشیا کا عالم، بڑی محبت رکھنے والا، بڑی شان والا،

بزرگ، شریف، مہر دوں کو مہرے پیچھے اٹھا کر کھڑا کرنے والا، ہر جگہ ہر وقت موجود، حاضر، ثابت، برحق، خدائی کے لائق، بڑا کارساز، بڑا زور والا، استوار، بڑا قوی، محب، دوست، مددگار، مستحق حمد، شمار رکھنے والا، ہر چیز کو احاطہ علم میں کرنے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا، مخلوقات کو زندہ رکھنے والا، موت دینے والا، ہمیشہ زندہ رہنے والا، ہمیشہ قائم رہنے والا، کارخانہ عالم کا سنبھالنے والا، بڑا غنی، بڑا بزرگ، بڑی عظمت والا، یکیتا، یگانہ، بڑا بے نیاز، بڑی قدرت والا، قدرت ظاہر کرنے والا، صاحب مقدرت، سبقت دینے والا، اپنے دوستوں کو بارگاہ عزت کی طرف بڑھانے والا، پیچھے رکھنے والا، دشمنوں کو اپنے لطف سے پیچھے ہٹانے والا، سب سے پہلا، سب سے کچھلا، سب سے ظاہر، بلحاظ قدرت، سب سے پوشیدہ، بلحاظ ذات، بڑا متکلم، بڑا کارساز، تمام امور کا متولی، بہت بلیغ، مخلوقات کی صفات سے منزہ، بڑا سلوک کرنے والا، اپنے لطف سے بندوں کے ساتھ نیکی کرنے والا، گنہگاروں کی توبہ قبول کرنے والا، نافرمانوں سے بدگم لینے والا، بڑی درگزر کرنے والا، گناہوں کو مٹانے والا، نہایت ہی شفیق، خداوند جہان، بڑی بزرگی و عزت والا، بڑا منصف و عادل، قیامت میں شب کو اکٹھا کرنے والا، غنی، بے پروا، غنی بنانے والا، بے پروا کرنے والا، بلا کار روکنے والا، اپنے دوستوں سے تکلیف روکنے والا، بڑا ضرر پہنچانے والا، ضرر و شر کا خالق، بڑا نفع پہنچانے والا، نفع و خیر پیدا کرنے والا، روشن کرنے والا، راہ (ہدایت) دکھانے والا، بڑا موجد، ہمیشہ باقی رہنے والا، ہر چیز کا مالک و وارث، فنا کے موجودات کے بعد باقی رہنے والا، راست، رہنما، بڑا صبر و تحمل والا۔

**شرح:** اسماء حسنی (اللہ کے پیارے پیارے ناموں کا حصر ننانوے ناموں ہی پر نہیں ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ اور بھی نام ہیں، ان سے تویہ مقصود ہے کہ ان ناموں کی جو خاصیت ہے۔ انہیں ناموں کے ساتھ مخصوص ہے، لوا مع الخوم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام ایسے ہیں جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور ایک ہزار نام ایسے ہیں جن کو صرف فرشتے ہی جانتے ہیں اور ایک ہزار نام ایسے ہیں جو مسلمانوں کی زبان پر جاری و ساری ہیں، ان میں سے تین سو توریت میں، تین سو انجیل میں، تین سو زبور میں اور سو کلام اللہ میں مذکور ہیں، جن میں سے ننانوے نام تو لوگوں پر ظاہر ہیں اور ایک نام پوشیدہ ہے اور وہی اسم اعظم ہے۔

حضرت مولانا قطب الدین صاحب نے اپنے ترجمہ حصن حصین میں اسماء حسنی کی شرح کی ہے، ہم بھی یہاں اس سے بعض چیزیں نقل کریں گے۔

حضرت ابو عبید اللہ سے منقول ہے، میں نے اللہ کے نام قرآن مجید میں تلاش کئے تو ایک سو تیرہ ملے مگر بعض مکرر تھے، جیسے غافر، غفور، غفار وغیرہ مکررات حذف کرنے کے بعد ننانوے ہی باقی رہے۔  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

”وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی قَادَعُوْهُ“  
اور اللہ کے (سب ہی) نام اچھے ہیں تو اس کے نام لے کر اس کو رجن ناموں سے چاہو (پکارو)۔  
الاموات رکوع ۲۲

”احصا“ کے معنی میں اختلاف ہے، امام بخاری وغیرہ نے حفظ کرنے اور یاد کرنے کے لئے ہیں، کیونکہ بعض روایتوں میں ”حفظہا“ آیا ہے، بعض علماء نے اس کے معنی پڑھنا، ایمان لانا، معافی جاننا، معافی پر عمل کرنا کئے ہیں، بعض نے قرآن مجید یاد کرنا کئے ہیں، اس لئے کہ یہ تمام نام قرآن شریف میں موجود ہیں۔

۱۔ ”اللہ“ ذات واجب الوجود، معبود حقیقی کا نام ہے، یہ نام اس کی ذات کے علاوہ کسی دوسرے پر نہیں بول سکتے، نہ حقیقت نہ مجازاً، مگر دوسرے نام مجازاً اور دل پر بولے جاتے ہیں، اس وجہ سے یہ نام سب سے افضل و اعلیٰ ہے، اور اسی لئے بعض حضرات نے اس کو اسم اعظم کہا ہے۔

بندہ کو چاہئے ان اسمائے حسنی کے معنی اپنے اندر پیدا کرے اور ان اوصاف سے متصف ہو، ہم اسمائے حسنی کی شرح میں اس بات کو نصیب سے تعبیر کریں گے۔

لفظ ”اللہ“ تعلق کے لئے ہے، نہ تخلق، یعنی خلق پکڑنے کے لئے۔

نصیب یہ ہے کہ اس سے لگاؤ پیدا کرے، اپنا دل اس کی یاد میں مستغرق رکھے، اس کے سوا دوسرے کی طرف التفات نہ کرے، اس کے غیر سے کچھ امید نہ رکھے اور اس کے علاوہ کسی سے خوف زدہ نہ ہو۔  
خاصیت: جو اس نام کو ہزار بار پڑھے اس میں عزم و یقین کی قوت پیدا ہو جائے، اگر نماز کے بعد سو بار پڑھے تو باطن کشادہ ہو جائے اور کشف ہونے لگے۔

۲۔ ”الرَّحْمَنُ“ بخشنے والا، نہایت رحم والا۔

۳۔ ”الرَّحِيمُ“ نہایت مہربان، دونوں مبالغے کے وزن ہیں، مگر رحیم میں مبالغہ زیادہ ہے، کیونکہ دنیا اور آخرت دونوں کی رحمت کو شامل اور صرف خدا کی مقدس ذات کے ساتھ مخصوص ہے۔

نصیب یہ ہے کہ مخلوقات پر مہربانی کرے اور نظر رحمت رکھے، اپنے سب کام اللہ کے سپرد کرے کہ وہی منعم حقیقی ہے، اس کے علاوہ کسی دوسرے مدد نہ چاہے، بُرائی کے دور کرنے میں سعی و کوشش کرے اور جہاں تک ہو سکے بلا غرض اور بلا عوض محتاجوں کی حاجت روائی کرے۔

خاصیت: نماز کے بعد جو شخص ”الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ“ کہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے دل سے غفلت، بھول اور سختی دور کر دیتا ہے اور جو ہر روز سو بار ”رحیم“ کہے تو تمام مخلوق اس پر مہربان ہو جائے۔

۴۔ ”الْمَلِكُ“ بادشاہ حقیقی، دونوں جہان اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں، وہ سب سے بے نیاز ہے، اور سب اس کے محتاج ہیں، ملک مالک سے اخص اور رابط ہے، یعنی دونوں میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر ملک کو مالک تو کہہ سکتے ہیں مگر ہر مالک کو ملک نہیں کہہ سکتے۔

نصیب: جب یہ معلوم ہو گیا کہ بادشاہ حقیقی اللہ ہے تو اسی کی درگاہ کا غلام اور اسی کی گلی کا گدا بنے، اور اسی کی اطاعت و فرمانبرداری سے اپنی عزت چاہے، اور سب سے بے نیاز ہو کر اس کی قدرت اور تصرف سے رشتہ جوڑے، اس کے علاوہ کسی غیر سے نہ اپنی حاجت ظاہر کرے، نہ امید و خوف رکھے، ظاہر و باطن میں اپنا تصرف کرے، اور اعضاء و جوارح کو اس کا مطیع بنائے، تاکہ اپنے عالم وجود کا بادشاہ ہو، بعض مشائخ سے کسی نے وصیت چاہی تو فرمایا کہ دنیا اور آخرت کا بادشاہ ہو جا، یعنی اپنی حاجت اور خواہش کو دنیا

سے منقطع کر کیونکہ بادشاہی اور ملک رانی آزادی اور بے نیازی کا نام ہے۔  
 خاصیت: جو اس نام کو "الْقُدُّوس" کے ساتھ ملا کر ہمیشہ پڑھتا رہے۔ اگر صاحب ملک ہو تو اس کا ملک ہمیشہ باقی رہے اور اگر صاحب ملک نہ ہو تو اس کا نقص اس کا فرمان بردار ہو جائے، اگر عورت و حرمت کے لئے پڑھے تو مجرب ہے۔

۵۔ "الْقُدُّوس" تمام عیبوں سے پاک۔

نصیب یہ ہے کہ اپنے علم کو بُرے خیالوں سے اور اپنے ارادوں کو بشریت کی لذتوں سے پاک صاف کرے  
 خاصیت: زوال کے وقت جو شخص اس نام کو پڑھے، اس کا دل صاف ہو، اور نماز جمعہ کے بعد جو اس نام کو "السُّبُّوح" کے ساتھ ملا کر روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھائے فرشتہ صفت ہو جائے اور دشمن سے بچنے کے لئے بھاگنے کے وقت جس قدر پڑھ سکے پڑھے، اگر مسافر راہ میں اس کی مداومت کرے کبھی ماندہ اور عاجز نہ ہو اگر تین سو آیتیں بارشیرینی پر پڑھ کر دشمن کو کھلا دے تو ہربان ہو جائے۔

۶۔ "السَّلَام" تمام نقصانات سے محفوظ، یہ اصل میں مصدر ہے، بمعنی سلامت، مگر یہاں سالم کے معنی میں ہے، یعنی وہ جس کی ذات ہر طرح کے عیب اور نقصان سے سالم اور محفوظ ہے۔

نصیب یہ ہے کہ بُرے اخلاق اور بیکار کاموں سے محفوظ رہے۔

خاصیت: جو شخص اس اسم کو ایک سو پندرہ مرتبہ بیاباں پر پڑھ کر دم کرے اللہ تعالیٰ اس کو صحت اور شفاء عطا فرمائے، اگر اس کو ہمیشہ پڑھتا رہے تو خوف سے نڈر ہو۔

۷۔ "الْمُؤْمِن" اپنے وعدہ میں سچا یا اپنے عذاب سے امن دینے والا، لفظ مومن کا ماخذ امن و امان ہے یا ایمان ہے، اگر امن و امان ہے تو مومن کے معنی ہوئے امن دینے والا یعنی دنیا میں اسباب امن کا مہیا کر کے والا یا عقبیٰ میں نیکو کاروں کو عذاب سے امان میں رکھنے والا، اور اگر ماخذ ایمان ہے تو مومن کے معنی ہوتے مصدق یعنی ایمان داروں کے ایمان کو باور کرنے والا۔

نصیب یہ ہے کہ مخلوق خدا کو اپنی اور غیروں کی بُرائی سے مومن و محفوظ رکھے۔

خاصیت: جو کوئی اس اسم کو پڑھے یا اپنے ساتھ رکھے، اللہ تعالیٰ اس کو شیطان کی شر سے محفوظ رکھے گا، اور کوئی اس پر قدرت نہ پاسکے گا اور اس کا ظاہر و باطن حق تعالیٰ کی امان میں رہے گا اور جو بکثرت پڑھتا رہے تو مخلوق اس کی مطیع و فرمانبردار ہو جائے گی۔

۸۔ "الْمُهَيِّم" نگہبان یا گواہ، المہمین کا لفظ وہی المومن ہے۔ المومن باب اتصال سے ہے، اور المہمین باب مضاعفہ سے تو المہمین اصل میں المومن تھا دو سکر ہمزہ میں قاعدہ تیسیم جاری کر کے اسے ہی سے بدل نیا اور پہلے ہمزہ کو کاتے، عُنَا المومن والمہمین، ایک ہیں۔

نصیب یہ ہے کہ اپنے دل کا مراقب اور محافظ بنے اور اس کے احوال و اسرار پر مطلع ہو اور اپنے اچھے اوصاف پر غالب رہے۔

خاصیت: جو کوئی غسل کر کے اس اسم کو ایک سو پندرہ مرتبہ پڑھے تو چھپی اور پوشیدہ چیزوں پر مطلع ہو، اور

اگر ہمیشہ پڑھتا رہے تو تمام آفتوں سے محفوظ رہے۔

۹ "الْعَزِيزُ" غالب، قوی، قاہر، اصل میں عزیز سے کہتے ہیں جس کی بارگاہ میں باسانی پہنچنا ممکن نہ ہو۔ نصیب یہ ہے کہ اپنے نفس اور خواہشات نفسانی اور شیطان پر غالب ہو اور حرص و طمع اور سوال اور ذلت کے سبب سے اہل دنیا کے دروازہ پر اپنی آبروریزی نہ کرے، اور اپنی حاجت اللہ کے سوا اور کسی سے ظاہر نہ کرے اور علم و عمل اور عرفان میں بے مثل بنے۔

خاصیت: نماز فجر کے بعد جو اس اسم کو اکتالیس بار پڑھے، کسی کا محتاج نہ ہو اور ذلت کے بعد عزت پائے اور اس اسم کی عجیب و غریب خاصیتیں ہیں۔

۱۰ "الْحَبِطَارُ" بگڑی بنانے والا، زبردست، بڑا دباؤ والا، جبار مبالغہ کا صیغہ ہے، جبر سے مشتق ہے اور جبر کے اصل معنی ہیں ٹوٹے ہوئے کو جوڑنا اور کسی کے حال کی اصلاح کرنا اور کسی کو زور غلبہ سے کسی کام پر آمادہ کرنا، پہلی صورت میں یہ اسم جمالی ہوگا اور دوسری میں جلالی۔

نصیب یہ ہے کہ اپنے نفس کے نقصانوں کو فضائل و کمالات کے حاصل کرنے سے درست کرے، اور اپنے نفس کشش پر غالب ہو کر لزوم تقویٰ اور دوام طاعت سے مرتبہ کمال کو پہنچے۔

خاصیت: جو کوئی مسبغات عشر کے بعد اکیس بار یہ اسم پڑھے، ظالموں کے شر سے محفوظ رہے، اور جو شخص ہمیشہ پڑھتا رہے، مخلوق کی عیب جوئی اور بدگمانی سے مامون رہے اور دولت اور سلطنت والا ہو جائے، اور اگر انگوٹھی پر نقش کر کے پہنے تو اس کی ہیبت و شوکت لوگوں کے دلوں میں قائم ہو۔

مسبغات عشر سے یہ دس چیزیں مراد ہیں، جن کو بسم اللہ کے ساتھ سات سات مرتبہ پڑھا کرتے ہیں: الحمد، سورۃ فلق، سورۃ ناس، سورۃ اخلاص، سورۃ کافرون، آیۃ الکرسی، کلمہ تجید، درود شریف اور یہ دعا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِيْ صَغِيْرًا، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِّجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ جَهِيْبُ الدَّعَوَاتِ، يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ، وَيَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ، بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اور یہ دعا: اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ افْعَلْ بِيْ وَبِهَوْنٍ عَاجِلًا وَاجَلًا فِي الدِّيْنِ وَالْدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا، يَا مُوَلَّا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ جَوَادٌ كَرِيْمٌ رَّوْحٌ رَّحِيْمٌ۔

۱۱ "الْمُتَكَبِّرُ" بڑی عظمت و بزرگی والا، تکبر اور استکبار کے معنی ہیں، گریہ کشی کرنا اور بزرگی ظاہر کرنا اور ایک لفظ ہے کبریا جس کے معنی ہیں بزرگی، یہاں متکبر سے مراد ہے کمال بزرگی والا۔

نصیب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب پاک میں پہنچنے کے سوا اور پہنچنے کے سامان کے سوا دنیا کی لذت کی تمام چیزوں کو بلکہ آخرت کی لذت چیزوں کو بھی حقیر سمجھے اور دنیا اور اہل دنیا کی چکنی چپڑی چیزوں اور لذتوں کی طرف رائل نہ ہو، اور نہ ان کی کچھ قدر سمجھے کیونکہ انسان کی شان بہت بڑی ہے اور دین کا مرتبہ بہت بلند ہے۔

اس لئے نہیں کہ اپنے آپ کو بزرگ اور اپنی ذات کو بڑا جانے۔

خاصیت: اگر اس آدم کو اپنی حلال منکوحہ سے صحبت کرنے سے پہلے دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو فرزند رشید اور بزرگ عطا فرمائے اور اگر ہر کام کی ابتدا میں بکثرت پڑھے تو مراد پائے۔

۱۲ "الْخَالِقُ" ہر چیز کا پیدا کرنے والا۔

۱۳ "الْبَارِئُ" ہر چیز کا موجد

۱۴ "الْمُصَوِّرُ" تمام مخلوقات کی طرح طرح کی صورتیں بنانے والا۔

خالق، باری، مصور، تینوں مترادف المعنی ہیں، یعنی تینوں کے معنی ہیں پیدا کرنا، اختراع کرنا، مگر باعتبار استعمال ہر ایک کے ساتھ ایک خصوصیت جدا گانہ ہے، مثلاً خلق مستعمل ہوتا ہے کسی چیز کے وجود میں لانے سے پیشتر اس کے اندازہ کرنے میں، اور بر، ایجاد و پیدا کرنے میں، اور تصویر صورت بنانے اور ہیئت بخشے میں، اور اس میں کچھ شک نہیں کہ جو چیز عدم سے وجود میں آتی ہے وہ محتاج ہوتی ہے اولاً اندازہ کرنے کی، ثانیاً صورت بنانے کی۔

نصیب یہ ہے کہ جب اوراد وظائف سے فارغ ہو تو کوئی ایسا کام کرے جس سے اکل حلال حاصل ہو، خصوصاً وہ کام اختیار کرے جس کا اثر اس کی موت کے بعد بھی باقی رہے اور خلق خدا کو فائدہ پہنچے، مثلاً علم دین کی درس و تدریس یا تصنیف و تالیف وغیرہ

خاصیت: جو شخص الخالق ہمیشہ پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو قیامت تک اس کے لئے عبادت کرتا ہے اور اس کا چہرہ منور فرماتا ہے اور جو کوئی ہفتہ میں سب بار الباری پڑھے تو حق تعالیٰ اس کو قبر میں نہیں چھوڑے گا بلکہ ریاض قدس کی طرف لے جائے گا، اور جس شخص کی بیوی بانجھ ہو تو سات روز روزہ رکھے اور افطار کے وقت گیسٹ بار المصور پڑھے، اور پانی پر دم کر کے پلائے تو انشاء اللہ اس کی بیوی حاملہ ہو جائے گی اور نیک فرزند جنے گی۔

۱۵ "الْغَفَّارُ" بہت بخشنے والا، مبالغہ ہے، غافر کا اور ایک ہے غفور یہ بھی مبالغہ کا صیغہ ہے، اس میں غفار کی نسبت مبالغہ زیادہ ہے، اسی وجہ سے دونوں کو الگ الگ ذکر کیا گیا، غفار لیا گیا ہے غفران اور مغفرت سے جس کے معنی ہیں بخشنا مگر کبھی غفر بمعنی ستر بھی آتا ہے، اس وقت اس کے معنی ہوں گے گناہوں کا چھپانے والا۔

نصیب یہ ہے کہ لوگوں کے گناہ معاف کرے، خطاؤں سے درگزر کرے اور ان کی پردہ پوشی کرے اور عیب چھپائے۔

خاصیت: جو شخص نماز عصر کے بعد سب بار "یا غفار اغفر لی" کہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخشے ہوئے لوگوں کے زمرہ میں داخل کر دیتا ہے۔

۱۶ "الْقَهَّارُ" زبردست یا غلبہ رکھنے والا، تمام عالم اس کے قبضہ قدرت کے نیچے عاجز و ناتوان ہے۔

نصیب یہ ہے کہ اپنے سب سے بڑے دشمن نفس و شیطان پر غالب ہو۔

خاصیت: جو شخص بکثرت اس اسم کو پڑھتا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ دنیا کی محبت اس کے دل سے نکال دیتا ہے اور اس کا خاتمہ بخیر کرتا ہے اور خدا کی محبت اس کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔

۱۷ "اَلْوَهَّابُ" بخشش عطا کرنے والا، بلا معاوضہ بہت دینے والا، وہب اور ہبہ کہتے ہیں بخشے اور عطا کرنے کو، مہبت بخشش، وہاب مبالغہ ہے کثیر الہبہ، دائم العطا۔

نصیب یہ ہے کہ اللہ کے واسطے اپنا جان و مال بلا غرض اور بلا معاوضہ خرچ کرے۔

خاصیت: جو شخص نعت و فاقہ میں مبتلا ہو، وہ اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا رہے، یا لکھ کر اپنے پاس رکھ لے تو اللہ تعالیٰ اس سے فقر و فاقہ اس طرح دور فرمائے گا کہ وہ حیران و متحیر رہ جائے گا، اور اگر کوئی نماز چاشت کے بعد آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرے اور سجدہ میں سات بار اس اسم کو پڑھے تو مخلوق سے بے پرواہ ہو جائے، اور اگر کسی قسم کی حاجت ہو تو رات کو گھر یا مسجد کے صحن میں تین بار سجدہ کر کے ہاتھ اٹھائے اور سو بار اس کو پڑھے، تو اس کی حاجت پوری ہو جائے۔

۱۸ "اَلرَّزَّاقُ" مخلوقات کو روزی پہنچانے والا، یہ بھی رازق کا مبالغہ ہے، یعنی خدا تعالیٰ تمام مخلوق کو مناسب حال اور موافق حکمت رزق پہنچاتا ہے۔

رزق کی دو قسمیں ہیں محسوس اور معقول، محسوس ابدان کے لئے اور معقول ارواح کے واسطے۔

نصیب یہ ہے کہ خلق خدا کو روحانی اور جسمانی رزق سے نفع پہنچائے۔

خاصیت: جو شخص صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد اور نماز فجر سے پہلے اپنے گھر کے چاروں کونوں میں دس دس بار اس اسم کو پڑھے تو اس کے گھر میں ہرگز بیماری اور مفلسی نہ ہو، پڑھتے وقت داہنے کونے سے شروع کرنا چاہئے اور قبلہ کی طرف منہ رکھنا چاہئے۔

۱۹ "اَلْفَتَّاحُ" مشکشا یا بندوں میں حکم کرنے والا، فتح کے معنی کھولنے اور حکم کرنے کے ہیں، یعنی خدا تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحمت اور علم و معرفت کے دروازے کھولتا ہے اور وہ خلایق میں حاکم علی الاطلاق ہے۔ نصیب یہ ہے کہ خلق خدا کی مشکلات حل کرے ان کے مصائب دور کرے۔

خاصیت: جو شخص نماز فجر کے بعد دونوں ہاتھ سینہ پر باندھ کر ستر بار یہ اسم پڑھے تو اس کے دل سے سیاہی و رنگ دور ہو جاتا ہے، اور نور اور صفائی پیدا ہو جاتی ہے۔

۲۰ "اَلْعَلِیْمُ" بہت جاننے والا، ظاہر و باطن کا علم رکھنے والا، مبالغہ ہے، عالم کا یعنی خدا تعالیٰ ظاہر و پوشیدہ بلکہ خفیات دل شک کا جانتے والا ہے۔

نصیب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے علم کی زیادتی کی دعا کرے اور اس سکے حاصل کرنے میں سعی و کوشش کرے۔ خاصیت: جو شخص بکثرت اس اسم کو پڑھتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے اور جو ذکر کے بعد یا عالم الغیب سو بار کہے تو صاحب کشف ہو جائے۔

۲۱ "اَلْقَابِضُ" ہر چیز کا روک دینے والا (بندوں کی روزی محدود یعنی نہیں ٹلنے والا) اور دل تنگ کرنے والا اور روح قبض کرنے والا۔ قبض و بسط دونوں باہم ایک دوسرے کی ضد ہیں، قبض کہتے

ہیں منگی و گرفتگی کو اور بسط فراخی و کشائش کو (یعنی خدا جس کی روزی چاہتا ہے تنگ کرتا ہے اور جس کی چاہتا فراخ کرتا ہے)

خاصیت: جو شخص چالیس روز اس اسم کو چار لقموں پر لکھ کر کھائے تو بھوک اور قبر کے عذاب محفوظ رہے۔  
۲۲ "اَلْهَاسِطُ" ہر چیسر کا کھولنے والا (بندوں کی روزی فراخ کرنے والا) قبض و بسط کے یہ معنی بھی ہیں کہ سوتے ہیں لوگوں کی رو میں قبض کرتا اور بیداری کے وقت بسط کرتا ہے۔

نصیب ان دونوں اسموں سے یہ ہے کہ بندوں کا دل خوفِ الہی سے تنگ کرے اور بیان وسعت رحمت اور فضل لا متناہی سے اس کو فراخ کرے۔

خاصیت: جو شخص سحر کے وقت ہاتھ اٹھا کر دل میں دس بار اس اسم (الباسط) کو پڑھے اور منہ پر ہاتھ پھیرے تو کبھی اس بات کا محتاج نہ ہو گا کہ کسی سے کچھ مانگے۔

۲۳ "اَلْخَافِضُ" (نا فرماؤں کو) پست کرنے والا۔

۲۴ "اَلْزَّافِعُ" (فرمانبرداروں کو) بلند کرنے والا۔

خفص خند ہے رفع کی، کیونکہ خفص کہتے ہیں پست کرنے کو اور رفع بلند کرنے کو، خدا کے خافض و رافع ہونے کے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنے فرمانبرداروں کو قرب کی دولت عطا فرما کر انہیں بلند کرتا اور نا فرمانوں کو بارگاہِ عالی سے دور کر کے پستی میں ڈالتا ہے۔

نصیب یہ ہے کہ اہل باطل سے نفرت اور دشمنی رکھے اور ان سے مل کر باطل کو مٹائے اور اس کی بیخ کنی کی کوشش کرے اور اہل حق سے محبت اور تعلق رکھے اور ان کے ساتھ مل کر اسلام کو بلند کرے اور اس کے پھیلانے کی پوری پوری سعی کرے۔

خاصیت: جو شخص تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک مجلس میں شتر بار الخافض پڑھے تو دشمن پر فتیاب ہو اور جو شخص ہر مہینہ کی چودھویں رات کو آدھی رات میں اَلْزَّافِعُ سو بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو خلافت سے برگزیدہ، تونگر اور بے نیاز فرمائے۔

۲۵ "اَلْمُعِزُّ" عزت دینے والا

۲۶ "اَلْمُذِلُّ" ذلیل کرنے والا

اعزاز کہتے ہیں عزیز کرنے کو اور اذلال، خوار و ذلیل کرنے کو، یعنی خدا جسے چاہتا ہے عزیز کرتا ہے دُنیا میں توفیق طاعت دیکر اور عقبیٰ میں غلو مرتبت اور نعیم حبت عطا فرما کر اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے دُنیا میں توفیق طاعت سلب کر کے اور آخرت میں اسفل السافلین میں داخل کر کے حضرت امام غزالیؒ کا قول ہے کہ ان لفظوں کے معنی یہ ہیں کہ خدا جسے چاہتا ہے ملک دیتا اور جس سے چاہتا پھین لیتا ہے۔

نصیب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو علم و معرفت کی دولت سے سرفراز فرمایا ہے، ان کی قدر و منزلت کرے اور جن کو اللہ تعالیٰ نے کفر و گمراہی کے سبب سے ذلیل و خوار کیا ہے ان کو حقیر سمجھے اور ذلیل کرے۔

خاصیت: جو شخص شبِ دو شنبہ یا جمعہ کو نماز مغرب کے بعد ایک سو چالیس مرتبہ المعز پڑھے تو لوگوں کی نظر میں اس کی ہیبت اور وقار قائم ہو، اور وہ اللہ کے علاوہ کسی سے نہ ڈرے، جو شخص کسی ظالم حامد سے ڈرتا ہو تو پچھتر بار اَللّٰہ پڑھے اور سجدہ میں جا کر کہے کہ یا اللہ فلاں ظالم کی شر سے محفوظ رکھ تو اللہ تعالیٰ اس کے شر اور برائی سے بچائے گا۔

۲۷ "اَلتَّحِيُّمُ": بہت سُننے والا

۲۸ "اَلْبَصِيْرُ": بہت دیکھنے والا۔

نصیب یہ ہے کہ خلافِ شرع کسی بات کے کہنے اور کسی چیز کے دیکھنے اور کسی چیز کے سُننے سے احتراز کرے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی تمام حرکات و سکنات پر حاضر و ناظر جانے۔

خاصیت: جو شخص جمعرات کے روز نمازِ چاشت کے بعد التَّحِيُّم پانچ سو بار اور ایک قول کے مطابق سو بار اور (پڑھتے وقت) بات نہ کرے اور اس کے بعد دُعا مانگے تو اس کی دُعا قبول ہوتی ہے اور جو شخص جمعرات کے دن فجر کے فرض اور سنتوں کے درمیان صحیح عقیدہ سے سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو نظرِ خاص سے سرفراز فرماتا ہے۔

۲۹ "اَلْحَكْمُ": مخلوقات کا حاکم

نصیب یہ ہے کہ فیصلے کرنے اور حکومت کرنے میں عدل و انصاف برتے اور اپنے نفس پر منصف اور حاکم بنارہے۔

خاصیت: جو شخص جمعہ کی رات یہ اسم اس قدر پڑھے کہ بے خود ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے باطن کو اپنے بھیدوں کی کان بنادیتا ہے۔

۳۰ "اَلْعَدْلُ": منصف یعنی فیصلہ میں ظلم نہ کرنے والا، یہ ضدِ ظلم کی اور کبھی استقامت اور اعتدال

اور ایک چیز کو ایک چیز کے برابر کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے، مطلب یہ ہے کہ خدا جو دِ ظلم سے منزہ ہے کیونکہ ملکِ غیر میں تصرف کرنے کو ظلم کہتے ہیں اور عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی ملک سے خارج ہو۔

نصیب یہ ہے کہ خلق اور حق کے معاملات میں انصاف کرے۔

خاصیت: جو شخص جمعہ کے دن اس اسم کو بیس گنتوں پر لکھ کر کھالے تو اللہ تعالیٰ مخلوقات کو اس کا مطیع کر دیتا ہے۔

۳۱ "اَللَّطِيفُ": باریک بین، لطیف کہتے ہیں کسی کام میں نرمی کرنے کو اور کبھی نیکی کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے، لطیف کے معنی باریک بین کے بھی ہیں۔

نصیب یہ ہے کہ خلقِ خدا کو اُس کے معبودِ حقیقی کی طرف نرمی و شفقت کے ساتھ بلائے۔

خاصیت: جو شخص فقر و فاقہ میں مبتلا ہو، یا تنہائی میں کوئی مونس نہ ہو، یا بیمار نبی میں غمخوار نہ ہو، یا لڑکی کے لئے رشتہ نہ ملتا ہو تو وہ اچھی طرح سے وضو کرے اور دو گانہ پڑھ کر اس اسم کو اپنے مطلب کی نیت سے سو بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے مقصد میں کامیاب کر دیتا ہے۔

۳۲ "الْخَبِيرُ" آگاہ، دانا، عالم، عارف، شائق ہے خبر سے اور خبر کے معنی ہیں آگاہی کے، تجیر آگاہ اور دانا، یعنی ملک و حکومت میں کوئی چیز متحرک و ساکن نہیں ہوتی اور زمین و آسمان میں کوئی ذرہ مضطرب و مطمئن نہیں ہوتا اور کون و مکان میں کوئی سانس نہیں لیتا مگر خدا نے تعالیٰ اس سے خبردار ہوتا ہے۔  
نصیب یہ ہے کہ دین و دنیا کے کاموں میں باخبر اور باریک بین ہو۔

خاصیت: جو شخص خواہشات نفسانی میں مبتلا ہو وہ بکثرت اس اسم کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے چھٹکارا عطا فرمادیتا ہے۔

۳۳ "الْحَلِيمُ" نہایت بردبار، حلم آہستگی اور بردباری، حلیم اسے کہتے ہیں جو مغضوب الغضب نہ ہو اور انتقام لینے میں جلدی نہ کرے بلکہ باوجود افتداری کے عفو و درگزر سے کام لے، خدا کو حلیم اس لئے کہا کہ وہ گنہگار بندوں کی تادیب و تفریب میں جلدی نہیں کرتا۔

نصیب یہ ہے کہ بد بختوں، بولیوں اور کینوں کی ایذا رسانی پر تحمل کرے اور زیر دستوں کی تکلیف دہی میں بردباری سے کام لے۔

خاصیت: جو شخص اس اسم کو کاغذ پر لکھ کر دھوئے اور اس کا پانی اپنی کھیتی میں چھڑک دے تو اللہ تعالیٰ اس کی کھیتی کو آفت سے محفوظ رکھے گا۔

۳۴ "الْعَظِيمُ" اپنی ذات و صفات میں بزرگ و برتر، عظیم و بزرگ ہونا خواہ کسی اعتبار سے بھی ہو نصیب یہ ہے کہ اپنی ہمت رکھے اور دنیا کی طرف باطل نہ ہو اور کونین کی سلطنت کو اللہ تعالیٰ کی عظمت کے مقابلہ میں حقیر سمجھے اور وہ کمالات حاصل کرے جن سے اس کی قدر بڑھے۔

خاصیت: جو شخص اس اسم کو بلا ناغہ جس قدر ہو سکے پڑھتا رہے تو لوگوں کی نظروں میں عزیز اور بزرگ ہو جاتا ہے۔

۳۵ "الْغَفُورُ" بہت بخشنے والا، غفار کے معنی میں ہے اور دونوں مبالغے کے صیغے ہیں مگر غفور میں زیادہ مبالغہ ہے یعنی جو بڑے بڑے گناہ بخشنے اور اس کی بخشش اتم و اکمل ہو دوسرے معنی یہ ہیں کہ بندوں کے گناہ اعمال ناموں سے محو کر دے یعنی حساب نہ لے یا دنیا میں پردہ فاش نہ کرے کیونکہ غفر کے معنی مٹانے اور چھپانے کے بھی آیا کرتے ہیں۔

نصیب یہ ہے کہ لوگوں کے گناہ معاف کرے، خطاؤں سے درگزر کرے اور ان کی پردہ پوشی کرے اور عیب چھپائے۔

خاصیت: جو شخص کسی مرض مثلاً تپ اور درد سر وغیرہ اور رنج و غم میں مبتلا ہو تو اس اسم کو کاغذ پر لکھے اور اس کا نقش روٹی سے جذب کر کے کھالے، اللہ تعالیٰ اس کو مرض سے شفا اور غم و الم سے نجات دے گا اور اگر اس کو بکثرت پڑھے تو اس کے دل سے زنگ و سیاہی دور ہو، صحیح حدیث میں ہے کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدہ میں "يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي" تین بار کہے تو حق تعالیٰ اس کے لکھے پچھلے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔

۳۶ "الشَّكُورُ" بڑا قدر شناس۔

نصیب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس طرح شکر ادا کرے کہ تمام نعمتوں کو اس کی طرف سے جانے اور ہر عضو کو جس واسطے پیدا کیا ہے اس میں مصروف رکھے۔

خاصیت: جس شخص کو معاش کی تنگی ہو، یا دل میں کدورت ہو، یا آنکھ میں تاریکی ہو، تو اس اسم کو اکتالیس مرتبہ پانی پر دم کر کے پی لے اور آنکھ پر ملے اللہ تعالیٰ اس کو شفا اور نجات دے گا۔

۳۷ "الْعَلِيُّ" بہت اونچا، بڑا بلند مرتبہ، مشتق ہے علو سے اور علو کہتے ہیں بلندی کو اور جگہ کے بلند ہونے کو اور کبھی بلندی پر چڑھنے اور کسی چیز کے اوپر ہونے کو بھی علو کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں، حسی اور عقلی، حسی جیسے ایک جسم کا دوسرے جسم پر ہونا اور عقلی جیسے ایک چیز کا دوسری چیز سے فوق المرتبہ ہونا خدا تعالیٰ چونکہ سب سے بلند ہے اور مرتبے میں سب سے بالا تر اس لئے اسے علی کہتے ہیں۔

نصیب یہ ہے کہ اپنی طاقت علم و عمل کے حاصل کرنے میں صرف کرے تاکہ اپنے ہم جنسوں میں ممتاز ہو خاصیت: جو کوئی اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا رہے یا اپنے پاس رکھے اگر خوار اور بیقرار ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو بزرگی عنایت فرمائے گا اور اگر فقیر ہوگا تو اس کو توںگر کر دے گا اور اگر سفر میں سرگردان ہوگا تو اس کو وطن مالوت میں پہنچا دے گا۔

۳۸ "الْكَبِيرُ" بڑا بزرگ، ایسا بڑا جس سے بڑا کوئی متصور نہیں ہو سکتا۔

نصیب یہ ہے کہ اپنی طاقت علم و عمل کے حاصل کرنے پر خرچ کرے تاکہ اپنے ہم جنسوں میں معزز و ممتاز رہے۔

خاصیت: جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھے وہ بزرگ اور عالی مرتبت ہو، اگر حکام اور والیان ملک اس پر مدد و امت کریں تو تمام لوگ ان سے خوفزدہ ہوں اور ہمیں بخوبی سر ہوں۔

۳۹ "الْحَفِیْظُ" محافظ، نگہبان، حفظ کہتے ہیں نگاہ رکھنے والے کو اور خدا تعالیٰ چونکہ تمام مخلوق کو آفت و بلا سے محفوظ رکھتا ہے اس لئے اسے حفیظ کہتے ہیں۔

نصیب یہ ہے کہ اپنے آپ کو ظاہر و باطن کی مہلکات یعنی گناہوں سے محفوظ رکھے۔

خاصیت: جس شخص کو ڈوبنے یا چلنے یا زخمی ہونے کا خوف ہو یا پتھریوں کا وہم اور گھبراہٹ ہو یا حرام نگاہوں سے ڈرتا ہو تو اس اسم کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھ لے، انشاء اللہ ان چیزوں سے مامون رہے گا۔

۴۰ "الْمُقِیْتُ" مخلوقات کو قوت یعنی روزی پہنچانے والا، ماخوذ ہے قوت سے اور قوت کہتے ہیں اس خورش کو جو بین انسان کے قیام کا باعث ہو۔ اقامت کے معنی قوت دینا اور کبھی مقیت توانا، اور گواہ اور حاضر اور نگاہ رکھنے والے کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔

نصیب یہ ہے کہ غریبوں، مسکینوں اور محتاجوں کو کھانا کھلائے، مہمانوں کی مہمان نوازی کرے بھٹکے ہوؤں کو راہ بتائے۔

خاصیت: اگر کسی غریب کو دیکھے یا خود کو غربت پیش آئے یا لڑکا بدعنوانی کرے یا بہت روئے تو سات بار خالی آنچورے پر اس اہم کو پڑھ کر دم کرے پھر اس میں پانی ڈال کر خوب پیے یا دوسرے کو بلائے تو اپنا مقصد حاصل ہو، اگر کسی روزہ دار کو روزہ کی وجہ سے ہلاک ہونے کا خوف ہو تو اس کو پھول پر دم کر کے شونگھے، انشاء اللہ اس کو اتنی طاقت و قوت ہو جائے گی کہ وہ روزہ بآسانی رکھ سکے گا۔

۲۱ "الْحَسِيبُ" بہت ہی کافی، بڑا حساب لینے والا، معنی میں محاسب کے اور احساب کہتے ہیں کسی چیز کا کافی ہونا، بولا کرتے ہیں "احسبني الشيء" یعنی مجھے یہ چیز کافی ہوئی اور بعض علماء کہتے ہیں کہ معنی میں ہے محاسب کے جیسے مجلس بمعنی مجالس کے اور ندیم مناد کے یعنی خدا تعالیٰ قیامت کے روز ساری مخلوقات کا حساب لے گا۔

نصیب یہ ہے کہ غریبوں اور محتاجوں کی حاجت روائی کرے اور اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔  
خاصیت: جو شخص چور، دشمن، بُرے ہمسایہ یا نظریہ لگنے سے ڈرے تو آٹھ دن تک صبح و شام ستر مرتبہ "حَسْبِيَ اللَّهُ الْحَسِيبُ" پڑھے اور جمعرات سے شروع کرے، اللہ تعالیٰ اس کو ان چیزوں کی شر سے محفوظ رکھے گا۔

۲۲ "الْجَلِيلُ" بڑا بزرگ قدر، جلال اور جلالت کہتے ہیں بزرگ قدر ہونے اور نیز بزرگی کو، پھر اصطلاح قوم میں صفات قہریہ کے ظہور آثار کو جلال کہتے ہیں اور صفات لطیفہ کے ظہور آثار کو جمال اور بولنے میں آتا ہے کہ فلاں اسماء جلالی ہیں اور فلاں جمالی۔

نصیب یہ ہے کہ اپنے نفس کو اچھی اور عمدہ صفات سے آراستہ کرے۔  
خاصیت: جو شخص اس اہم کو مُشک اور زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے یا دھو کر پئے تو تمام لوگ اس کی عزت و عظمت کریں۔

۲۳ "الْكَرِيمُ" بڑا سخی، شریف، بلا سفارش دینے والا، بلا سفارش بخشنے والا، بزرگ، اس کے معنی ہیں بزرگ اور عزیز کہتے ہیں۔ کریم وہ ہے کہ قادر ہو تو معاف کر دے، وعدہ کرے تو وفا کرے اور دے تو اُمید سے زیادہ دے اور کوئی اس کی طرف التجا لے جائے تو اسے ضائع نہ ہونے دے، کبھی مکرم اور جواد کے معنی میں بھی آتا ہے۔  
نصیب یہ ہے کہ کرم بخشش، عفو و درگزر اور نیک عادتوں کے حاصل کرنے کی پوری پوری سعی اور کوشش کرے۔

خاصیت: جو شخص اپنے بستر پر اس اہم کو کہتے کہتے سو جائے تو فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے ہیں "اگر اللہ اللہ" اللہ تجھے مکرم و معظم کرے۔

۲۴ "الرَّقِيبُ" بڑا نگہبان، رقیب، موکل اور نگران۔  
نصیب یہ ہے کہ اپنے نفس کی نگرانی کرے اور دل و نفس کے عوارض دور کرے اور اللہ تعالیٰ کو ہر وقت اور ہر آن اپنا دیکھنے والا جائے۔

خاصیت: جو شخص اپنے زن و فرزند اور مال کے گرد اسے سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے تو دشمن اور تمام آفتوں

سے امن میں رہے۔

۴۵ "الْمُجِيبُ" دعا قبول کرنے والا، اجابت کہتے ہیں جواب دینے اور دعا کرنے کو یعنی جو شخص خدا کو بلاتا ہے، وہ اسے جواب دیتا ہے اور دعا قبول کرتا ہے سوال کو رد نہیں کرتا۔

نصیب یہ ہے کہ اوامر و نواہی میں اپنے پروردگار کی پوری پوری فرمانبرداری کرے اور اہل حاجت کو نہایت نرمی کے ساتھ جواب دے۔

خاصیت: جو شخص بکثرت اس کو پڑھ کر دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اگر لکھ کر اپنے پاس رکھ لے تو بلاؤں سے محفوظ رہے۔

۴۶ "الْوَاسِعُ" بڑی وسعت والا، وسیع المعلومات یا وسیع الغلہ ماخوذ ہے وسعت سے اور وسعت کہتے ہیں فراخی اور فراخی کرنے اور گھیر لینے کو پھر اس کی اضافت کبھی تو علم کی طرف ہوتی ہے، اور کہتے ہیں خدا علم وسیع و محیط ہے معلومات کو اور کبھی احسان کی طرف بولا کرتے ہیں، اس کا احسان وسیع ہے۔

نصیب یہ ہے علم و معارف کی زیادتی میں کوشش کرے سخاوت کرنے کی عادت ڈالے ہر شخص سے ہر حال میں خندہ پیشانی سے پیش آئے۔

خاصیت: جو شخص بکثرت اس اسم کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو قناعت اور برکت عطا فرماتا ہے۔

۴۷ "الْحَكِيمُ" بڑی حکمت والا، حقائق اشیاء کا عالم بہشتیق ہے حکمت سے اور حکمت عبارتہ ہے کمال علم اور حسن عمل اور ایقان اور احکام علم و عمل سے، بعض کہتے ہیں حکیم مبالغہ ہے ظلم کا اور حکیم وہ ہے جو حقائق اشیاء کا عالم ہو اور صناعات کے دقائق کو خوب جانتا ہو۔

نصیب یہ ہے کہ اپنے کام انتہائی تدبیر اور ہوشیاری کے ساتھ کرے۔

خاصیت: جس شخص کو کوئی کام پیش آئے اور وہ پورا نہ ہو تو اس اسم پر مداومت کرے، انشاء اللہ اس کا کام پورا ہو جائے گا۔

۴۸ "الْوَدُودُ" بڑی محبت رکھنے والا، نیک بندوں کو دوست رکھنے والا، مبالغہ کا صیغہ ہے دین پر قَبُول کے وود و بضم واو، اور وود بکسر واو، اور مویوت تینوں کے معنی ہیں دوست رکھنے کے یعنی خدا تعالیٰ نیک بندوں کو دوست رکھتا ہے۔

نصیب یہ ہے کہ خدا کے سوا کسی چیز کو دوست نہ رکھے۔

خاصیت: اگر خاندان اور بیوی میں ناموافقت ہو اور جھگڑا پڑے تو اس اسم کو ایک ہزار بار کھائے پر دم کرے اور جس طرف سے جھگڑا ہو وہ کھانا اس کو کھلا دے تو انشاء اللہ دونوں میں موافقت ہو جائیگی۔

۴۹ "الْمُجِيبُ" بڑی شان والا، بزرگ، شریف، ماجد کا مبالغہ ہے اور ماجد مجد سے لیا گیا ہے، مجید بزرگی، بعض کہتے ہیں مجید وہ ہے جس کی ذات شریف، افعال جمیل، عطا جزیل ہو اور جب یہ ہے تو مجید جامع ہے اسم جلیل اور وہاب و کریم کو۔

خاصیت: جس شخص کو آشکاب، جذام یا کوڑھ ہو تو وہ تیز چوہہ، پندرہ تاریخ کو روزہ رکھے اور فطار کے وقت بکثرت پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لے، انشاء اللہ صحت یاب ہو جائے گا، جو شخص اپنوں میں باعزت نہ ہو وہ ہر صبح و شام ننانوے مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کرے، تو معزز ہو جائے گا۔

۵ "اَلْبَاعِثُ" مُردوں کو برے بھیجے اٹھا کھڑا کرنے والا، بعث کہتے ہیں مُردوں کو قبروں سے اٹھا کھڑا کرنے کو، اور کبھی سوتے کو جگانے اور کسی کو کام کے لئے بھیجنے کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔  
نصیب یہ ہے کہ مُردہ دلوں کو علم و معرفت سکھا کر زندگی پیدا کرے کیونکہ علم و معرفت ہی حیات ابدی کا سبب ہے۔

خاصیت: جو شخص یہ چاہے کہ اس کا دل زندہ ہو جائے تو سوتے وقت سینے پر ہاتھ رکھ کر ایک سو ایک مرتبہ اس اسم کو پڑھے، انشاء اللہ اس کا دل معرفتِ حق سے منور ہو جائے گا۔

۵ "اَلشَّهِيدُ" ہر وقت ہر جگہ موجود، حاضر شہود سے مشتق ہے، یا شہادت سے اگر شہود سے ہے تو اس کے معنی ہیں حاضر و مطلع کے کیونکہ شہود کے لغوی معنی ہیں حاضر ہونے کے اور شہادت سے ہے تو معنی گواہی دینے والے کے ہیں، کیونکہ شہادت کہتے ہیں گواہی دینے کو، خدا کو شہید کے معنوں میں اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ظاہر و باطن اور غیب و شہادت پر مطلع ہے اور دوسرے معنوں میں اس لئے کہ قیامت کے روز بندوں کے اعمال و احوال کی گواہی دے گا۔

نصیب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے علم کی زیادتی کی دُعا کرے اور اسکے حاصل کرنے میں سعی و کوشش کرے، دین و دنیا کے کاموں میں ہوشیار و باخبر اور باریک بین ہو۔

خاصیت: جس شخص کا لڑکا یا لڑکی ناخرمان ہو تو صبح کے وقت اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر مَنہ آسمان کی طرف کرے اور کہیں "بار" یا شہید کہے انشاء اللہ نیک بخت اور فرمانبردار ہو جائے گا۔

۵ "اَلْحَقُّ" ثابت، برحق، خدائی کے لائق، حق کے معنی ہیں ثابت اور ہست کے ہیں کی ضد ہے باطل بمعنی نیست و ناجیز کبھی صدق اور راستی اور دوستی کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔

نصیب یہ ہے کہ ماسوائے اللہ کو باطل جلنے اور حق کی پیروی (یعنی شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر ثابت قدم رہے اور سچائی اور حق گوئی کے اوصاف سے اپنے آپ کو آراستہ کرے۔

خاصیت: جس شخص کا مال و اسباب جاتا رہے وہ کاغذ کے چاروں کونوں پر اس نام کو لکھ کر ادھی رات کے وقت اس کو اپنی پھیلی پر رکھ کر آسمان کی طرف نظر کرے اور اس نام کے واسطے سے دُعا کرے تو یا تو وہی چیمبرل جلے گی یا اس سے بہتر مل جائے گی اور اگر قیدی ادھی رات میں ننگے سر ایک سو آٹھ بار پڑھے تو قید سے رہائی پائے۔

۵ "اَلْوَكِيلُ" کارساز، وکیل وہ ہے جسے اپنا کام سپرد کریں اور تمام تصرف کی باگ اس کے ہاتھ میں دیدیں چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و مہربانی سے بندوں کے تمام مہتم بالشان کام رزق و غیب و اپنے ذمے لئے ہیں اس لئے اسے وکیل کہتے ہیں۔

نصیب یہ ہے کہ ضعیفوں، کمزوروں اور عاجزوں کے کام میں کوشش کرے اور اس طرح اُن کی حاجت روائی میں سعی کرے کہ گویا ان کا وکیل ہے۔

خاصیت: اگر بجلی، ہوا، پانی، یا آگ کا خوف ہو تو اس اسم کو اپنا وکیل کرے انشاء اللہ اس

سے محفوظ رہیگا، اور اگر خوف کی جگہ میں بکثرت پڑھے تو خوف سے مامون رہے۔

۵۴ "الْقَوِيُّ" بڑا زور والا، بڑا قوی، توانا، تام القدرت

۵۵ "الْمُتَّيْنُ" استوار

امام غزالی کہتے ہیں قوت دلالت کرتی ہے قدرت کاملہ بالغہ پر اور متانت شدت قوت پر خدا تعالیٰ قوی ہے اس لئے کہ قدرت کاملہ بالغہ رکھتا ہے، متین ہے اس لئے کہ شدید القوت ہے۔

نصیب یہ ہے کہ خواہشات نفسانی پر قوی غالب اور دین میں سخت اور چست رہے اور احکام شرع کے جاری کرنے میں بالکل مستی نہ اختیار کرے۔

خاصیت: جو شخص اپنے قوی دشمن کو دفع نہ کر سکے وہ تھوڑا آٹا گوندھ کر ایک ہزار گولیاں بنائے اور "یا قوی" لکھ کر ایک ایک گولی دشمن کے دفع ہونے کی نیت سے مرغ کے آگے ڈال دے، انشاء اللہ دشمن مغلوب و لپسا ہو جائے گا، جس عورت کے بچہ پیدا ہو اور چھاتیوں میں دودھ نہ ہو اس کو "المتین" لکھ کر پانی میں دھو کر پلا دے انشاء اللہ بہت دودھ ہو جائے گا۔

۵۶ "الْوَلِيُّ" محب، دوست، مددگار، ولی کہتے ہیں محب و ناصر کو، اور خدا تعالیٰ ہر مہینہ گزار ایمانداروں کا محبوب ہے، اور انھیں مدد و نصرت دیتا ہے، دلی ہمتو کی معنی میں بھی آیا ہے اور حق تعالیٰ نیکوکاروں کے امور کا متولی ہے اور قریب کے معنی میں بھی یعنی اُس کی رحمت نیکوکاروں کے قریب ہے نصیب یہ ہے کہ مسلمانوں سے الفت و محبت رکھے اور دین نبوی کی تائید اور خلق خدا کی حاجت روائی میں پوری سعی و کوشش کرے۔

خاصیت: جو شخص اس اسم کو کثرت سے پڑھتا رہے تو مخلوق کے رازوں سے واقف ہو، اور اگر کوئی اپنی بیوی یا لونڈی کی عادت و خصلت سے ناخوش ہو تو اس کے سامنے جاتے وقت اس نام کو پڑھے، انشاء اللہ نیک خصلت ہو جائے گی۔

۵۷ "الْحَمِيدُ" مستحق حمد، مزاوار حمد و ثناء

نصیب یہ ہے کہ ہمیشہ اپنی زبان کو اپنے پروردگار اور معبود حقیقی کی تعریف میں تر رکھے اور وہ اوصاف اختیار کرے جس سے ساری مخلوق اچھائی کے ساتھ یاد کرے۔

خاصیت: جو شخص اس نام کو کثرت سے پڑھتا رہے گا اس سے اچھے افعال سرزد ہوں گے اور جو بد زبانی اور بد گوئی کا شکار ہو اور وہ اس سے بچ نہ سکے تو اس کو پیالہ پر لکھے اور ہمیشہ اس پیالہ میں پانی پیا کرے، انشاء اللہ فحش گوئی سے مامون رہیگا۔

۵۸ "الْمُحْصِي" ہر چیز کا شمار رکھنے والا، ہر چیز کو احاطہ علم میں کرنے والا، احصاء شمار کرنا اور بطریق استقصا کسی چیز کو جانتا، خدا محصى مطلق ہے کہ اشیاء کے حقائق کو جانتا ہے اور ذرات عالم کو اس کا علم محیط ہے۔

نصیب یہ ہے کہ اپنے اعمال کو شمار کرے اس سے پیشتر کہ وہ گنے جائیں اور اپنے اعمال اور احوال بطور

پر مطلع ہونے کی کوشش کرے۔

خاصیت: جو شخص جمعہ کی رات کو یہ نام ایک ہزار بار پڑھے تو عذاب قبر اور حساب قیامت سے بے خوف ہو اور جو بکثرت پڑھے ہرگز غلطی نہ کرے۔

۵۹ "اَلْمُبْدِیُّ" ابتداءً پیدا کرنے والا

۶۰ "اَلْمُعِیْدُ" دوبارہ پیدا کرنے والا۔

المبدیٰ ماخوذ ہے ابد سے اور ابد کہتے ہیں ابتدا کرنے اور دنیا پیدا کرنے کو، المعید لیا گیا ہے اعادت سے جس کے معنی ہیں لوٹانے اور عدم کے بعد ایجاد کرنے کے خدا مبدیٰ ہے اس معنی میں کہ وہ اول بار پیدا کرتا ہے اور المعید ہے اس معنی میں کہ قیامت میں دوبارہ پیدا کرے گا، یا معید مثلاً اس اعتبار سے کہ رات دن کا چکر باندھ رکھا ہے۔

نصیب یہ ہے کہ نیکیوں کے رواج دینے میں پوری پوری کاوش و محنت کرے۔

خاصیت: جس شخص کو اپنی بیوی کے حمل گر جانے کا خوف ہو وہ اپنی شہادت کی انگلی اس کے پیٹ پر رکھ کر نوے مرتبہ المبدیٰ کہے۔ انشاء اللہ نہ حمل ضائع ہوگا اور نہ دیر تک رہیگا، جس کسی کا کوئی شخص غائب ہو جائے اور وہ چاہے کہ وہ واپس آجائے یا اس کی خبر مل جائے تو جب گھر کے سب آدمی سو جائیں اسم المعید کو گھر کے چاروں کونوں میں شتر بار پڑھے اور اس کے بعد کہے "یَا مُعِیْدُ رَدِّ عَلَیَّ فُلَانًا" انشاء اللہ رات روز گزریں گے کہ وہ غائب واپس آجائے گا یا اس کی خبر مل جائے گی۔

۶۱ "اَلْمُحْیِیُّ" مخلوق کو زندہ رکھنے والا، المیچی احیاء کا اسم فاعل ہے اور احیاء کہتے ہیں جسم میں حیات پیدا کرنے کو۔

نصیب یہ ہے کہ خالق خدا کو علم سکھا کر ان کے اندر دین کی زندگی پیدا کرے اور اپنے دل کو معرفت الہی سے لبریز کرے۔

خاصیت: جس شخص کو درد و غم ہو اور اپنے کسی عضو کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو، وہ اسم المیچی کو سات بار پڑھے انشاء اللہ ان چیزوں سے امن میں رہے گا۔

۶۲ "اَلْمُھِیِّتُ" موت دینے والا، مارنے والا، المیت امت سے لیا گیا ہے، جس کے معنی ہیں حیات کا دور کرنا۔

نصیب یہ ہے کہ اپنی خواہشات نفسانی کو مارے اور خطرات شیطانی کو دور کرے۔

خاصیت یہ ہے کہ جو شخص اپنے نفس پر قادر نہ ہو، وہ سوتے وقت سینہ پر ہاتھ رکھ کر اس قدر اسم پڑھے کہ نیند آجائے تو انشاء اللہ اس کا نفس مطیع ہو جائے گا۔

۶۳ "اَلْحَیُّ" زندہ

نصیب یہ ہے کہ ذکر الہی اور یاد خداوندی سے اپنے اندر زندگی پیدا کرے اور اپنی جان کو اس کے راستہ میں خرچ کرے تاکہ حیات ابدی حاصل ہو۔

خاصیت: اگر بیمار آدمی کثرت سے اس نام کو پڑھے تو صحت یاب ہو، یا بیمار پر دم گردیا جائے تو صحت مند ہو جائے۔

۶۳۔ "اَلْقَيُّوْمُ": ہمیشہ قائم رہنے والا، کارخانہ عالم کا سنبھالنے والا، قائم بذات خود، اور زندہ رکھنے والا اپنے غم کو، یا یوں کہو، قیوم مبالغہ قیوم کا اور قیوم کہتے ہیں مصلح امور کو، نصیب یہ ہے کہ ماسوائے اللہ سے بے پرواہ ہو اور اس کے بندوں کے کام سنوارے۔  
خاصیت: جو شخص اس نام کو حجر کے وقت بکثرت پڑھے تو لوگوں کے دلوں میں اس کی عزت زیادہ ہو اور خلوت میں کثرت ہے پڑھے تو وہ خوش حال ہو جائے۔

۶۵۔ "اَلْوَاْحِدُ": بڑا غمی ہشتن ہے وجود سے اور وجود کہتے ہیں ہستی اور مقصد پر کامیاب ہونے کو، یا مشتق ہے جدا اور جدا سے جن کے معنی تو نگر ہونے کے ہیں۔

نصیب یہ ہے کہ کمالات ضروریہ کے حاصل کرنے میں خوب کوشش کرے۔

خاصیت: جو شخص کھاتے وقت اس نام کو پڑھے وہ کھانا اس کے پیٹ میں نور ہو جائے۔

۶۶۔ "اَلْهَاجِدُ": بزرگی و عظمت والا، معنی میں ہے مجید کے جس طرح عالم معنی میں علیم کے مگر مجید میں مبالغہ اور تاکید ہے، یہ لیا گیا ہے مجد سے اور مجد کہتے ہیں بزرگی کو۔  
نصیب یہ ہے کہ کمالات کے حاصل کرنے میں انتہائی کوشش کرے۔

خاصیت: جو شخص خلوت میں اس نام کو اس قدر پڑھے کہ بے خود ہو جائے تو اس کے دل پر انوار ظاہر ہوں  
۶۷۔ "اَلْوَاْحِدُ الْاَكْحَدُ": تنہا، یکتا، یگانہ، وحدت سے لیا گیا ہے جس کے معنی ہیں ایک اور یگانہ ہونا عرف میں واحد کا استعمال دو معنی میں ہوتا ہے، ایک یہ متمیزی اور متبغض ہو، یعنی اس کے اجزا اور حصص نہ ہوں جیسے جو ہر فرد، دو سر یہ کہ بے مثل و یکتا ہو، واحد اور احد میں وہ فرق ہے جو ہماری زبان میں اکیلا اور ایک میں ہے۔

نصیب یہ ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ اپنی خدائی میں یگانہ ہے یہ بھی اس کی بندگی میں یگانہ ہو، اور ایسے اخلاق و فضائل اپنے اندر پیدا کرے جس سے اپنے ہم جنسوں میں ممتاز ہو جائے۔

خاصیت: جس شخص کا دل تنہائی سے ہر اس میں ہو وہ ایک ہزار ایک مرتبہ اس نام کو پڑھے انشاء اللہ خوف اس سے جاتا رہے گا اور بارگاہ حق میں مقرب ہو جائے گا، اگر کسی کو فرزند کی خواہش ہو تو اس نام کو لکھ کر اپنے پاس رکھ لے، اللہ تعالیٰ فرزند عطا فرمائے گا۔

۶۸۔ "اَلصَّمَدُ": بڑا بے نیاز، صمد کے اصلی معنی ہیں قصد کے چونکہ آدمی اپنے تمام مطالب میں بارگاہ خداوندی کا قصد کرتے ہیں اس لئے اسے صمد کہتے ہیں۔

نصیب یہ ہے کہ خلق سے بے نیاز ہو اور نیاز مندوں کی کارسازی اور حاجت مندوں کی حاجت روائی میں سعی و کوشش کرے۔

خاصیت: جو شخص آدمی رات یا کچھ رات رہے صبح کے وقت سجدہ میں سر رکھ کر ایک سو پندرہ مرتبہ

اس نام کو پڑھے، ظاہر و باطن میں سچا ہو اور کسی ظالم کے ہاتھ میں گرفتار نہ ہو، اگر کثرت سے پڑھتا رہے تو بھوکا نہ رہے اور وضو کی حالت میں پڑھے تو بے نیاز اور بے پرواہ ہو۔

۶۹ "اَلْقَادِرُ" قدرت والا، قدر اور قدرت اور اقتدار اور قدرت سب کے معنی ہیں تو انائی کے، تو قادر و مقتدر کے معنی ہوتے۔

۷۰ "اَلْمُقْتَدِرُ" قدرت ظاہر کرنے والا، صاحبِ قدرت، صاحبِ قدرت، مگر مقتدر میں مبالغہ ہے نصیب یہ ہے کہ خواہشوں اور لذتوں کے چھوڑنے میں اپنے نفس پر پورا پورا قابو رکھے۔

خاصیت: جو شخص اپنے اعضاء دھوئے وقت ہر جوڑ پر اسمِ القادر پڑھتا رہے گا کبھی کسی ظالم کے پنجے میں گرفتار نہ ہوگا، اور کوئی دشمن اس پر فتح نہ پائے گا، اور اگر کوئی مشکل پیش آئے تو اکتالیس بار پڑھے انشاء اللہ وہ مشکل آسان ہو جائے گی اور اگر اسمِ المقدر کو ہمیشہ پڑھتا رہے تو اس کی غفلت یاد سے بدل جائے گی اور جو شخص سونے کے بعد اٹھ کر مقتدر میں بار کہے تو اس کے تمام کام درست ہو جائیں گے۔

۷۱ "اَلْمُقْتَدِمُ" سبقت دینے والا، اپنے دوستوں کو بارگاہِ عزت کی طرف بڑھانے والا۔

۷۲ "اَلْمُؤَخِّرُ" پیچھے رکھنے والا، دشمنوں کو اپنے لطف سے پیچھے ہٹانے والا۔

مقدم دال کے کسرے (زیر) کے ساتھ تقدیم سے مشتق ہے اور تقدیم کہتے ہیں آگے کرنے کو اسی طرح مؤخر خ کے کسرے (زیر) سے تاخیر سے لیا گیا ہے جس کے معنی ہیں پیچھے ہٹانا، یعنی خدا تعالیٰ فرمانبرداروں کو راہِ قرب سے آگے بڑھاتا اور نافرمانوں کو درگاہِ عزت سے دور کرتا اور پیچھے ہٹاتا ہے یا دنیا کے کاموں میں توجہ حاصل مطلب میں تقدیم و تاخیر اللہ کے کرنے سے ہوتی ہے۔

نصیب یہ ہے کہ نیکی کرنے میں سبقت کرے اور جو لوگ بارگاہِ عزت میں معزز و مقرب ہیں ان کو اپنا پیشوا بنائے اور نفس و شیطان کو پیچھے ڈالے۔

خاصیت: جو شخص معرکہ جنگ میں المقدم پڑھے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے کوئی سختی اور رنج اس کو نہ پہنچے اور اگر بکثرت اس کو پڑھتا رہے تو اس کا نفس طاعت الہی میں مطیع و فرمانبردار ہو جائے، جو شخص المؤمن سو بار پڑھے تو اس کا دل بلا حق کے آرام پائے۔

۷۳ "اَلْاَوَّلُ" سب سے پہلا

۷۴ "اَلْاٰخِرُ" سب سے پچھلا

اول ہے یعنی ازلی ہے کہ اُس کے وجود کی ابتدا اور ہستی کا آغاز نہیں، اور آخر ہے یعنی دائمی ابدی ہے کہ اس کی بقا کے لئے نہایت اور دوام کے لئے انقضا نہیں۔

نصیب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اوامرِ شرعیہ کی بجا آوری میں جلدی کرے اور اللہ کے لئے جان و مال خرچ کرے تاکہ حیاتِ ابدی حاصل ہو۔

خاصیت: جس شخص کے لڑکانہ ہوتا ہو وہ چالیس دن برابر اسمِ الاول کو چالیس بار پڑھے انشاء اللہ اس کی مُراد پوری ہو جائے گی، اور جس کی عمر آخر ہو اور اس کے پاس اعمالِ خیر نہ ہوں تو الّاخرہ کو اپنا

وظیفہ مستتر کر لے انشاء اللہ خاتمہ بخیر ہوگا۔

۵۔ "الظاہر" آشکارا ہے بلحاظ قدرت

۶۔ "الباطن" پوشیدہ ہے باعتبار ذات

خدا ظاہر ہے اس کا مطلب ہے کہ اس کا وجود اس کی ہستی اُن آیات و دلائل سے ظاہر ہے جو آسمان و زمین میں ہر صاحب بصیرت کو دکھائی دیتے ہیں اور خدا کے باطن ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اس کی کہنہ ذات حجاب جلال میں محجوب و پوشیدہ ہے۔

نصیب یہ ہے کہ انسان بشریت کے لحاظ سے سب کی نظر میں ہے اور چونکہ صفات ملائکہ سے متصف ہے اس وقت لوگوں کی نظر سے پوشیدہ ہے۔

خاصیت: نماز اشراق کے بعد جو شخص "الظاہر" کو پانچ سو مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ میں روشنی عطا فرمائے، اور جو شخص ۳۳ بار ہر روز "یا باطن" کہے تو سراسر الہی اس پر منکشف ہونے لگیں۔

۷۔ "الوالی" بڑا منتظم، بڑا کارساز، تمام امور کا متولی، ولایت بکسر (زیر) داد سے مشتق ہے، جس کے معنی تصرف کرنے اور قابو پانے کے ہیں، اور ایک ہے ولایت بفتح (زیر) داد جس کے معنی مدد کرنے اور حکمرانی کرنے کے ہیں، بعض کہتے ہیں کہ ولایت بفتح داد مصدر ہے اور بکسر داد اسم والی وہ جو سب کا مالک اور تمام کاموں کا متولی ہو۔

نصیب یہ ہے کہ ضعیفوں، کمزوروں اور عاجزوں کے کام میں کوشش کرے، اور اس طرح ان کی حاجت روائی میں سعی کرے کہ گویا ان کا وکیل ہے۔

خاصیت: جو شخص یہ چاہے کہ گھر آباد ہو اور آندھی، مہینہ اور تمام آفتوں سے محفوظ رہے تو "والی" کو کورے آبغورے پر لکھے اور اس میں پانی بھر کر گھر کی دیواروں پر چھڑک دے انشاء اللہ تمام آفتوں سے بچا رہیگا، اگر کسی کو مسخر کرنا چاہے تو گیارہ مرتبہ پڑھے وہ مطیع و فرمان بردار ہو جائے گا۔

۸۔ "المتعالی" بہت بلند، مخلوقات کی صفات سے منزہ، تمام حکمرانوں اور والیوں سے بلند قدر یا تمام لقائے و آفات سے عالیشان۔

نصیب یہ ہے کہ اپنی طاقت علم و عمل کے حاصل کرنے میں صرف کرے تاکہ اپنے ہم جنسوں میں ممتاز رہے۔

خاصیت: جو شخص اس نام کو بکثرت پڑھے اس کی دشواریاں آسان ہوں اور جو عورت حیض کی حالت میں کثرت سے پڑھتی رہے اس کی تکلیف جاتی رہے۔

۹۔ "آل بکر" بڑا سلوک کرنے والا، اپنے لطف سے بندوں کے ساتھ نیکی کرنے والا، برفتح بنا اسم فاعل بمعنی نیکی کرنے والا۔

نصیب یہ ہے کہ ماں باپ، استاد، شاخ، اعزاء، اقارب اور تمام حق دانوں کے ساتھ نیکی کرے۔

خاصیت: اگر ہوا و ہوس میں مبتلا ہو اور وہ اس نام کو پڑھے تو انشاء اللہ یہ بات جاتی رہیگی،

اور جس شخص کے بچے ہو اور وہ سات بار اس نام کو پڑھ کر حق تعالیٰ کے کرم کے سپرد کر دے تو بلوغ تک وہ لڑکا محفوظ رہے گا، اگر شرابی، زانی اس کو سات بار پڑھے تو اس کا دل ان باتوں سے سرد ہو جائے گا۔

۸۱۔ "التَّوَابُ" گنہگاروں کی توبہ قبول کرنے والا، تواب مبالغہ ہے تائب کا اور تائب مانعہ ہے توبہ سے، توبہ کے اصلی معنی ہیں رجوع کرنے کے پھر جب اس کی نسبت بندہ کی طرف کی جاتی ہے تو گناہ سے رجوع کرنا مراد ہوتا ہے، اور خدا کی طرف ہوتی ہے تو رحمت کے ساتھ رجوع کرنا یعنی بندہ توبہ کرے تو خدا اپنی عادت کے مطابق پھر مہربانی کرنے لگتا ہے۔

نصیب یہ ہے کہ خلق خدا کے عذر قبول کرے اگرچہ بار بار ہو۔

خاصیت: نماز چاشت کے بعد جو شخص اس نام کو تین سو ساٹھ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو سچی توبہ نصیب فرماتا ہے اور جو بکثرت اس نام کو پڑھتا رہا کرے اس کے تمام کام درست ہوں اور اس کا نفس طاعت الہی میں آرام پائے۔

۸۲۔ "الْمُتَّقِمُ" نافرمانوں سے بدلہ لینے والا، انتقام کہتے ہیں بدلہ لینے کو یعنی خدا تعالیٰ کا فروں سے اپنی نافرمانی کا بدلہ لینے والا اور ان کے تہذیب و سرکشی کی سزا دینے والا۔

نصیب یہ ہے کہ اپنے سب سے بڑے دشمن نفس و شیطان سے بدلہ لے۔

خاصیت: جو شخص دشمن کی مقاومت پر قادر نہ ہو اور اس سے بدلہ نہ لے سکے تو تین جمعہ تک یہ نام کثرت سے پڑھے، انشاء اللہ اس کا دشمن راضی و خوش ہو جائے گا، بعض روایتوں میں "المنعم" بھی آیا ہے لیکن قرآن مجید میں نہیں ہے، جو شخص "المنعم" کو ہمیشہ پڑھتا رہے، کبھی کسی کا محتاج نہ ہو۔

۸۳۔ "الْخَفُورُ" بڑی درگزر کرنے والا، گناہوں کا مٹانے والا۔

نصیب یہ ہے کہ لوگوں کے قصور و معاف کرے، خطاؤں سے درگزر کرے اور ان کی پردہ پوشی کرے اور عیب چھپائے۔

خاصیت: جس شخص کے گناہ بہت ہوں اور وہ بلا نمانہ اس کو پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دے گا۔

۸۴۔ "الْكَرُّوفُ" بہت شفقت کرنے والا، رافت کہتے ہیں شدت رحمت کو اور یہ مبالغہ کا صیغہ ہے جیسے ضَرْوْبٌ اور شَكْوَرٌ۔

نصیب یہ ہے کہ مخلوقات پر مہربانی کرے اور نظر رحمت رکھے، اپنے سارے کام اللہ کے سپرد کرے کہ وہی منعم حقیقی ہے، اس کے علاوہ کسی سے مدد نہ چاہے، بُرائی کے دور کرنے میں سعی و کوشش کرے اور جہاں تک ہو سکے بلا غرض اور بلا عوض محتاجوں اور حاجتمندوں کی حاجت روائی کرے۔

خاصیت: جو شخص کسی مظلوم کو ظالم کے پھندے سے بچھڑانا چاہے تو اُس نام کو دس بار پڑھے وہ ظالم اس کی سفارش قبول کر لے گا، اور جو ہمیشہ پڑھتا رہے تو اس کا دل مہربان ہو جائے، اور تمام آدمی اس کے ساتھ محبت سے پیش آنے لگیں۔

۴۴ "مَلِكُ الْمَلِكِ" ملک کا مالک، خداوندِ جہان۔

۴۵ "ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ" بڑی بزرگی و عزت والا۔

نصیب یہ ہے کہ اپنی ذات کے لئے بزرگی حاصل کرے اور بندگانِ خدا کا اکرام و اعزاز جیسا چاہے ویسا کرے۔

خاصیت: جو شخص اسم "مالک، الملک" کو ہمیشہ پڑھتا رہے، خوش حال ہو جائے اور لوگوں سے کوئی حاجت نہ رہے اور یہی خاصیت "ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ" کی ہے۔

۴۶ "الْمُقْسِطُ" عادل و منصف، اس کا مادہ ہے قسوط اور قسوط کہتے ہیں جو رو ظلم کو، لیکن جب اسے باب افعال میں لے گئے تو معنی ہوئے جو رو ظلم کے ازالہ کرنے کے اور ازالہ جو رو ظلم کا نام ہے انصاف، تو مقسط کے معنی ہوئے منصف، عادل۔

نصیب یہ ہے کہ خلق اور حق کے معاملات میں انصاف کرے۔

خاصیت: جو شخص اس نام کو سو مرتبہ پڑھے شیطان کی بُرائی اور اس کے وسوسہ سے محفوظ رہے، اور اگر سات بار پڑھے تو مقصد حاصل ہو۔

۴۷ "الْجَامِعُ" تمام مخلوقات کو جمع کرنے والا، قیامت میں خدا لوگوں کو جمع کرے گا یا دنیا میں بچ پڑے ہوؤں کو جمع کرتا ہے۔

نصیب یہ ہے کہ علم کو عمل کے ساتھ اور کمالات جسمانی کو نفسانی کے ساتھ اور وظائفِ عبادت کو اوراد و اذکار کے ساتھ جمع کرے اور فکر اور تسکین دل جمعیت مع اللہ کے جمع کرنے میں سعی کرے۔

وز جمعیت پوشش نامہ ذات شوی + حرسم کہ پراگندہ شوی مات شوی

خاصیت: جس شخص کے اہل و اقارب متفرق ہو گئے ہوں وہ چاشت کے وقت غسل کرے اور آسمان کی طرف منہ کر کے اس نام کو دس مرتبہ پڑھے اور ایک انگلی بند کر لے پھر اپنے ہاتھ منہ پر ملے تھوڑے ہی عرصہ میں وہ سب جمع ہو جائیں گے۔

۴۸ "الْغَنِيُّ" بے پروا

۴۹ "الْمُعْتَنِي" لوگوں کو بے پروا کرنے والا۔

غنی مشتق ہے غنی سے اور غنی کہتے ہیں بے نیاز ہونے کو، یعنی خدا تعالیٰ سب سے بے نیاز ہے، اور مغنی کیا گیا ہے اغناء سے جس کے معنی ہیں بے نیاز کرنا یعنی وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے بے نیاز کر دیتا ہے، کہ وہ اپنے بھینسوں کی طرف حاجت نہیں لے جاتا، غنی جو مالدار کے معنی میں مشہور ہے وہ بھی بے نیازی کی ایک شاخ ہے۔

نصیب یہ ہے کہ ماسویٰ اللہ سے بے نیازی حاصل کرے۔

خواہشیت: جو شخص حرص و طمع میں مبتلا ہو وہ اپنے بدن کے ہر جوڑ پر یعنی منہ، آنکھ، کان، ناک، ہاتھ اور پاؤں وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر "الغنی" پڑھے پھر ہاتھ ہٹالے انشاء اللہ اس سے شفاء ہو جائے گی، اور جو ہر روز

ستر بار پڑھے اس کے مال میں برکت ہو، اور کبھی محتاج نہ ہو اور جو شخص ہر جمعہ کو ایک ہزار مرتبہ المغنی پڑھے اور دس جمعہ برابر پڑھے تو مخلوق سے بے پروا ہو جائے۔

حضرت شیخ المشائخ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے اپنی بعض تصانیف میں لکھا ہے کہ جو شخص گیارہ بار اول و آخر درود شریف پڑھے پھر یا مغنی گیارہ سو گیارہ مرتبہ ہر روز وظیفہ کی طرح پڑھے تو ظاہر و باطن کا غنی ہو جائے۔

۹۱ "الْمَنَاعُ" اپنے دوستوں سے تکلیف روکنے والا، المعطی عطا کرنے والا، المعطی دینے والا مانع روک رکھنے والا ہے چاہے اور جو چاہے دیتا ہے (اور جسے چاہے نہیں دیتا) نصیب یہ ہے کہ اپنے نفس و طبیعت کو نفسانی خواہشات سے روکے، خاصیت: میاں بیوی کے درمیان جب جھگڑا ہو تو اپنے بستر پر جاتے وقت اس نام کو بیس مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ غصہ رفع ہو جائے گا بعض روایتوں میں "المعطی" بھی آیا ہے جو "یا معطی السائلین" بکثرت پڑھے تو کسی سوال کا محتاج نہ ہو۔

۹۲ "الضَّارُّ" بڑا ضرر پہنچانے والا، ضرر و مشرک خالق۔  
۹۳ "النَّافِعُ" بڑا نفع پہنچانے والا، نفع و خیر کا پیدا کرنے والا۔  
یعنی خدا خالق خیر و شر اور نفع و ضرر ہے، اور درد و دوا، رنج و شفا، گرمی و سردی، خشکی و ثری، سب پیدا کی ہوئی اسی کی ہیں۔

نصیب یہ ہے کہ کسی مسلمان کو اپنے ہاتھ اور زبان سے ضرر نہ پہنچائے، اور جہاں تک ہو سکے مخلوق کو فائدہ پہنچائے۔

خاصیت: جو شخص کسی حال اور مقام عرفان پر پہنچے، اور جمعہ کی راتوں میں "الضَّارُّ" سو بار پڑھے تو حق تعالیٰ اس کو اس مقام میں ثابت قدمی عنایت فرمائے گا اور انجام میں اہل قرب کے مرتبہ کو پہنچے گا اور جو شخص کشتی میں سوار ہو کر ہر روز "النَّافِعُ" پڑھتا رہے وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا اور ہر کام کے شروع میں اکتالیس بار "النَّافِعُ" کہہ لیا کرے تو تمام کام حسبِ خواہش ہوں گے۔

۹۴ "النُّورُ" روشن کرنے والا، عرف عام میں نور کہتے ہیں روشنی کو، خدا پر نور کا اطلاق اس سے کیا گیا کہ زمین و آسمان میں اسی کا چاندنا اور اسی کا نظہور ہے۔

نصیب یہ ہے کہ اپنے دل کو نور ایمان اور عرفان سے منور کرے۔

خاصیت: جو شخص جمعہ کی رات میں سات دفعہ سورہ نور اور ایک ہزار ایک بار اس نام کو پڑھے تو اس کا دل منور ہو، اور اگر صبح کے وقت اس کو برابر پڑھتا رہے تو اس کا دل ہمیشہ روشن رہے۔

۹۵ "الْمَهَادِي" راہ دکھانے والا۔

نصیب یہ ہے کہ بندگانِ خدا کو اس کی راہ دکھائے۔

خاصیت: جو شخص ہاتھ اٹھائے اور آسمان کی طرف منہ کر کے اس نام کو بکثرت پڑھے پھر ہاتھ چہرے پر

پھرے تو اہل معرفت کا مقام پائے۔

۹۵ "اَلْبَدِیُّ یُعِیْ" موجد، بدیع بے مثل اور بے مانند کبھی معنی میں مبدع یعنی موجد کے بھی آتا ہے جو بے نمونہ دیکھے از خود اختراع کرے تو اس معنی میں بھی خدا بدیع ہے کہ اس نے جہان کے بنانے میں کسی کی تقلید نہیں کی۔ نصیب یہ ہے کہ جب اوراد و وظائف سے فارغ ہو تو کوئی ایسا کام کرے جس سے اکل حلال حاصل ہو جو صواباً وہ کام اختیار کرے جس کا اثر اس کی موت کے بعد بھی باقی رہے اور خلق خدا کو فائدہ پہنچے، مثلاً علم دین کی درس و تدریس یا تصنیف و تالیف وغیرہ۔

خاصیت اگر کسی کو کوئی مشکل پیش آئے تو وہ ستر بار اور ایک روایت کے مطابق ہزار بار "یا بدیع الموت والارض" پڑھے انشاء اللہ مشکل آسان ہو جائے گی اور معاملہ بن جائے گا۔

۹۶ "اَلْبَاقِیُّ" ہمیشہ باقی رہنے والا، دائم الوجود جو کبھی فنا نہیں ہوتا۔ خاصیت: جمعہ کی رات میں جو شخص اس کو سو بار پڑھے، اس کے تمام عمل مقبول ہوں اور کسی سے رنج و تکلیف نہ پہنچے، اور دشمن، دُکھ، درد، رنج و غم اور بیماریوں کے دور کرنے کے لئے بکثرت پڑھے۔

۹۷ "اَلْوَارِثُ" فنائے موجودات کے بعد باقی رہنے والا، ہر چیز کا مالک وارث، اس سے مراد ہے فنائے موجودات کے بعد باقی رہنے والا گویا تمام مرنے والوں کی میراث اس کو پہنچتی ہے۔

نصیب یہ ہے کہ اعمال باقیات الصالحات یعنی درس و تدریس، تصنیف و تالیف، پل، سرائے، مسجد اور صدقات جاریہ وغیرہ میں کوشش کرے۔

خاصیت، جو شخص ہر روز طلوع آفتاب کے وقت اس اسم کو سو بار پڑھے تو رنج اور سختی سے محفوظ رہے اور جب مرے تو اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور جو بکثرت پڑھتا رہے اپنے زمانہ میں بلند مرتبہ ہو۔

۹۸ "اَلرَّشِیْدُ" راست، رہنما، صاحبِ رشد، رشد خدا ہے غنی کی اور غنی کے معنی ہیں گراہی تو رشید کے معنی ہوئے صاحبِ رشد اور خدا کو رشید اس معنی میں کہا گیا کہ طریق اسلام اس کو پسند ہے اور وہی صراطِ مستقیم ہے یا اس اعتبار سے کہ جو صفات کمالیہ خدا میں ہونی چاہئیں وہ اس میں ہیں۔

نصیب یہ ہے کہ ہندوگان خدا کو اس کی سزا دکھائے۔ خاصیت، جو شخص اپنے کام کو حل نہ کر سکے اور اس کے حل کرنے کی کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آئے تو اس نام کو مغرب و عشا کی نماز کے درمیان ہزار بار پڑھے، جو کچھ صحیح اور بہتر ہو گا اس پر ظاہر ہو جائے گا، اور اگر اس پر مداومت کرے تو تمام کاروبار اس کی پلاسی و کوشش کے بن جائیں گے۔

۹۹ "اَلصَّبُوْرُ" بڑا صبر و تحمل والا، اصل میں صبر کے معنی تحمل اور برداشت کرنے کے ہیں، اور چونکہ خدا لقائے بندوں کی گستاخیوں اور نافرمانیوں کی برداشت کرتا اور انتقام اور مواخذہ میں جلدی نہیں کرتا اس لئے اس کا نام صبور رکھا گیا۔

نصیب یہ ہے کہ بد بختوں، ذلیلوں اور کمینوں کی ایذا رسانی پر صبر و تحمل کرے، اور زیر دستوں کی تکلیف ہی میں بُردباری سے کام لے۔



وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدْ  
 اسْتَجِيبَ لَكَ فَسَلْ يَا رَحِمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ لَكَ اللَّهُ مَلَكًا مُؤَكَّلًا بِمَنْ يَقُولُ يَا أَرْحَمَ  
 الرَّاحِمِينَ فَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ لَهُ الْمَلَكُ إِنَّ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَدْ  
 أَقْبَلَ عَلَيْكَ فَسَلْ مُسْ وَمَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ  
 فَقَالَ لَهُ سَلْ فَقَدْ نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْكَ مُسْ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ  
 مَرَّاتٍ قَالَتْ الْجَنَّةُ اللَّهُمَّ ادْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمِنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ  
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ النَّارُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنَ النَّارِ سَلْ وَجِبْ  
 مُسْ مَنْ دَعَا بِهِمْ وَلَا عَمَّا لِكَلِمَاتِ الْخَمْسِ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ شَيْئًا  
 إِلَّا أَعْطَاهُ إِلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ  
 وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا  
 حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ط ط ط

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو "یا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" اے  
 بزرگی و عزت والے، کہتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا تجھے مقبولیت حاصل ہوتی پس توجو چاہے  
 مانگ، ترمذی رعن معاذ

جو شخص "یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ" اے سب رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے  
 والے، کہتا ہے اس لئے اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر ہے، تو جو شخص اس کلمہ کو تین بار کہتا ہے  
 تو فرشتہ اس سے کہتا ہے ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہے، تو جو چاہے طلب کر، حاکم رعن  
 ابی امامہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو "یا ارحم الراحمین" کہہ رہا  
 تھا، آپ نے اس سے فرمایا توجو چاہے سوال کر، اللہ تعالیٰ نے تیری طرف نظر التفات فرما رکھی ہے،

حاکم (عن انس)

جو شخص اللہ سے تین بار جنت مانگتا ہے، تو جنت کہتی ہے، خدا یا اس کو جنت میں داخل کر، اور جو شخص دوزخ (کی آگ) سے تین بار پناہ مانگتا ہے تو دوزخ کہتی ہے الہی اس کو دوزخ کی آگ سے بچالے، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم (عن انس)

جو شخص ان پانچ کلموں کے ساتھ دعا کرے گا، تو جو کچھ اللہ سے مانگے گا وہ اللہ اس کو دیدیگا (وہ پانچ کلمے یہ ہیں) کوئی معبود نہیں مگر اللہ سبحانہ جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے وہی حمد و ثناء کے لائق ہے، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور پھر اللہ کے کوئی بل بوتہ نہیں، طبرانی فی الکبیر والاوسط (عن معاویہ)

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى إِجَابَةِ الدُّعَاءِ مَا يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ  
إِذَا عَرَفَ الْإِجَابَةَ مِنْ نَفْسِهِ فَشَفَعِيَ مِنْ قَرْضٍ أَوْ قَدِمَ  
مَنْ سَفَرَ أَنْ يَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَنِي بِهِ وَجَلَّ لَهُ  
تَتَمُّ الصَّالِحَاتِ مُمَسِّى

## دُعا کے قبول ہونے پر اللہ کا شکر ادا کرنا

ترجمہ: کونسی چیز تم میں سے کسی کو اس بات سے روکتی ہے کہ جب اسے اپنی دعا کا قبول ہونا معلوم ہو جائے (مثلاً) بیمار صحت یاب ہوا، یا مسافر سفر سے (بجائیت) واپس آیا تو کہے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کے غلبہ اور بزرگی کے سبب سے اچھے کام پورے ہو جاتے ہیں، حاکم، ابن سنی (عن عائشہ)

الَّذِي يُقَالُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَائِهِ  
بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَفُورُ مَعَ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ  
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَهْدُ حَبِصُ مَصْ  
أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامَنَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ طَسُ وَفِي  
الْمَسَاءِ فَقَطْ طَسُ هِيَ مِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هِيَ

## صبح و شام کی دعائیں

وہ دعائیں جو صبح و شام پڑھی جاتی ہیں

ترجمہ: (یہ) اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز زمین و  
آسمان میں نقصان نہیں دے سکتی، اور وہی سننے (اور) جاننے والا ہے، تین تین مرتبہ پڑھے  
سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ (عن عثمان بن عفان)  
پس خدا کے کلمات تادمہ کے ذریعہ اُس کی مخلوق کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں، طبرانی  
فی الاوسط (عن ابی ہریرۃ) مسلم، سنن اربعہ، دارمی اور ابن سنی نے ابو ہریرہ سے فقط شام  
کے وقت پڑھنا بیان کیا ہے، ترمذی، دارمی اور ابن سنی نے معقل بن یسار سے تین بار پڑھنے کی  
روایت نقل کی ہے۔

شرح: صبح اگر یہ دعا پڑھے تو لفظ "أُصْبِحْنَا" (میں صبح کرتا ہوں) اور شام کو لفظ "أَمْسَيْنَا"  
(میں شام کرتا ہوں) شروع میں کہے حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص صبح و شام تین تین بار یہ دعا پڑھے، تو اللہ تعالیٰ اس دن آ  
بلائے ناگہانی سے محفوظ رکھتا ہے۔

حضرت معقل بن یسار کہتے ہیں جو شخص یہ دعا پڑھتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کی دُعائے مغفرت  
کرنے کے لئے مقرر ہو جاتے ہیں، اور اگر وفات پا جاتا ہے تو شہید مہر ہے، صحیح مسلم میں ہے کہ ایک شخص  
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آج رات بچھو کے کاٹنے سے بہت  
تکلیف ہوئی، آپ نے فرمایا یاد رکھو! اگر تم "اعوذ بکلمات اللہ الخ" کہہ لیتے تو تمہیں کوئی تکلیف  
نہ پہنچتی، اور جو شخص کسی منزل پر اترتے وقت یہ پڑھے تو وہاں سے کوچ کرنے تک کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی

أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
 هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ  
 الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ  
 السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهِيمُنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ  
 عَمَّا يُشْرِكُونَ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ  
 الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ  
 تَرْجُمَةُ

ترجمہ : میں خدا کی (جو) سُننے اور جاننے والا ہے، شیطانِ مردود کے (وسوسوں سے) پناہ مانگتا  
 ہوں، تین مرتبہ پڑھے، (پھر یہ آیت پڑھے) وہ اللہ ایسا (پاک ذات) ہے، کہ اس کے سوا کوئی معبود  
 نہیں، پوشیدہ اور ظاہر (سب) کا جاننے والا ہے، وہی بڑا مہربان (اور) رحم والا ہے، وہ اللہ ایسا  
 (پاک ذات) ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (تمام جہان کا) بادشاہ ہے، پاک ذات ہے (تمام)  
 عیبوں سے بری ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، زبردست ہے، بڑا دباؤ والا ہے، بڑی  
 عظمت رکھتا ہے، یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اللہ کی ذات (اس سے پاک ہے، وہی اللہ (ہر چیز کا) خالق  
 (ہر چیز کا) موجد ہے (مخلوقات کی طرح طرح کی) صورتیں بنانے والا ہے (اس کی اچھی اچھی صفتیں ہیں  
 اور اسی سبب سے، اس کے اچھے ہی اچھے نام ہیں، جو مخلوقات، آسمانوں (ہیں) اور زمین میں  
 ہے (سب ہی تو) اس کی تسبیح (وتقدیس) کرتے ہیں، اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے،  
 ترمذی، دارمی، ابن سنی (عن معقل بن یسار)

شرح : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جو شخص صبح اس تعوذ کو سورۂ حشر کی ان تین (مذکورہ  
 بالا) آیتوں کے ساتھ پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے، جو شام تک اس کے  
 واسطے دعائے مغفرت کرتے ہیں، اور اگر شام کو پڑھتا ہے تو صبح تک اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں،  
 اور اگر مرنے والا ہے، تو شہید مرنے والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
 قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ دَبَّ سَيِّ قَسْبَحَانَ اللَّهُ  
 حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
 وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ  
 مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ  
 دَبَّ

ترجمہ: قُلْ ہوا اللہ احد، تین بار قُلْ اعوذ برب الفلق، تین بار، قُلْ اعوذ برب الناس، تین بار پڑھے، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن سنی (عن عبد اللہ بن حبیب)  
 پس کف جس وقت تم لوگوں کو شام ہو اور جس وقت تم کو صبح ہو اللہ کی تسبیح (و تقدیس) کرو، اور آسمان وزمین میں وہی اللہ تعالیٰ کے لائق ہے، اور زمین (تیسرے) پر اور جب تم لوگوں کو دوپہر ہو (اللہ کی تسبیح و تقدیس کرو) (وہی) زندہ کو مردے سے نکالتا ہے، اور وہی مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور (وہی) زمین کو اس کے مرے (یعنی پڑتی پڑھے) پیچھے زندہ (و شاداب) کرتا ہے اور اسی طرح تم (لوگ بھی مرے پیچھے زمین سے) نکالے جاؤ گے، ابو داؤد، ابن سنی، (عن ابن عباسؓ)

شرح: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، سورۃ اخلاص سورۃ فلق سورۃ ناس کا صبح و شام تین تین بار پڑھنا، ہر چیز سے کفایت کرتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جو شخص صبح اس کو پڑھتا ہے، اس کی دن بھر کی چھوٹی ہوئی نیکیوں کا اس کو ثواب مل جاتا ہے اور جو شام کے وقت پڑھتا ہے اس کو رات بھر کی چھوٹی ہوئی نیکیوں کا ثواب مل جاتا ہے۔

# اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ آيَةُ الْكَرْسِيِّ ط وَآيَةُ الْكَرْسِيِّ وَالْآيَةُ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ غَافِرٍ إِلَى قَوْلِهِ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ حَبِّ آتِي

ترجمہ: آیت الکرسی "اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ" (پڑھے) طبرانی (عن ابی بن کعب) اور آیت الکرسی اور سورۃ غافر شروع سے "إِلَيْهِ الْمَصِيرُ" تک (پڑھے) ابن حبان، احمد، ترمذی ابن سنی (عن ابی ہریرۃ)

شرح: حدیث شریف میں ہے، جو شخص یہ دونوں آیتیں صبح کے وقت پڑھے، تو شام تک شیاطین اور بلاؤں سے محفوظ رہے گا، اور اگر شام کو پڑھے، تو صبح تک بچا رہے گا، آیت الکرسی یہ ہے:-

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ  
لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ ط  
لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ  
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ  
وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَرِيعَ كُرْسِيِّه السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضَ وَوَدُّ أَنْ يُوَدَّعَ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

اللہ (وہ ذات پاک ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ (کارخانہ عالم کا) سمجھانے والا نہ اس کو اذنگد آتی ہے اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے جو اُس کے اذن کے بغیر اس کی جناب میں (کسی کی) سفارش کرے، جو کچھ لوگوں کو پیش (آ رہا) ہے (وہ) اور جو کچھ ان کے بعد رہنے والا ہے (وہ) اُس کو (سب) معلوم ہے، اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس نہیں رکھتے مگر جتنی وہ چاہے اُس کی کرسی (سلطنت) آسمان و زمین (سب) پر پھیلی ہوئی ہے اور آسمان و زمین کی حفاظت اس پر (مطلق) گراں نہیں اور وہ (بڑا) عالی شان (اور) عظمت والا ہے۔

المستترہ

رکوع ۳۴

نم (یہ) فرمان تحریری پیشگاہ خداوندی سے صادر ہوتا ہے جو زبردست (اور سہرہ چسپاں) واقف ہو، گناہوں کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا (مردوں کو) سخت سزا دینے والا، (نیکوں کے حال پر) بڑا فضل کرنے والا، اُسکے سوا کوئی معبود نہیں اُسی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے۔

سورۃ غافر کی ابتدائی آیتیں یہ ہیں:-  
حَمْدُهُ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ  
الْعَلِيمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ  
شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا  
هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ (المن رکوع ۱)

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ  
 لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
 قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ  
 وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ رَبِّ  
 أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ  
 فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ مَرَدَّتْ سِمْسُ اللَّهُمَّ  
 إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ  
 الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ وَفَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَتَوْرَهُ  
 وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ  
 اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ  
 وَبِكَ النُّشُورُ عَهُ حَبِّ أَعُوذُ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ  
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْيَهُ النُّشُورُ  
 رَبِّ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ  
 رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَةِ أَسْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ  
 مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَ دَتِ سِمْسُ حَبِّ  
 مُمْسُ مُمْسُ وَأَنْ تَقْتَرِفَ عَلَيَّ أَنْفُسًا سُوءًا أَوْ تَجُرَّهُ

إِلَى مُسْلِمَاتِ اللَّهِ رَانِي أَصْبَحْتُ أَشْهَدُكَ وَأَشْهَدُ حَمَلَتَا  
عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ  
إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ طَسُّتِ اللَّهُمَّ  
رَانِي أَصْبَحْتُ أَشْهَدُكَ وَأَشْهَدُ سَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ  
خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ  
لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَرْبَعُ مَرَّاتٍ كَتَبْتُ

ترجمہ: ہم نے اور سارے ملک نے خدا کے لئے صبح کی، سب تعریف خدا کے لئے ہے، خدا کے سوا کوئی  
معبود نہیں (وہ اپنی صفات میں) یکتا و اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک اور  
اسی کے واسطے حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، اے میرے پروردگار جو کچھ اس دن میں  
ہے، اور جو کچھ اس کے بعد ہوگا، میں تجھ سے اس کی بہتری اور بھلائی مانگتا ہوں، اور اس دن کی برائی  
اور اس دن کے بعد کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں، اے میرے پروردگار میں کسمندی اور بُرے بُرے  
سے پناہ مانگتا ہوں، اے میرے پروردگار میں عذاب ووزخ اور عذابِ قبر سے پناہ مانگتا ہوں، مُسَلِّم  
ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ (عن ابن مسعود)

مُسَلِّم کی دوسری روایت میں اس طرح ہے، خدایا! میں تجھ سے کاہلی، ضعف، پیری، بُرے  
بُڑھے، دُنیا کے فتنے اور عذابِ قبر سے پناہ مانگتا ہوں (عن ابن مسعود)

ہم نے اور سارے ملک نے اللہ رب العالمین کے لئے صبح کی، الٰہی میں تجھ سے اس دن کی  
بہتری و بھلائی، فتح و نصرت، نور و ہدایت اور خیر و برکت چاہتا ہوں، اور اس دن کی اور اس دن  
کے بعد کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ ابوداؤد (عن ابی مالک)

خداوند! ہم نے تیری قدرت سے صبح کی، اور تیری مدد سے شام، تیری ہی وجہ سے ہم زندہ ہیں  
اور تجھ ہی سے ہم مریں گے، اور تیری ہی طرف انجامِ کار جی اٹھتا ہے، سنن اربعہ، ابن جہان، احمد  
ابو حنوفہ (عن ابی ہریرہ)

ہم نے اور تمام ملک نے اللہ کے لئے صبح کی، اور اللہ ہی کے لئے حمد ہے (ذات و صفات میں)  
اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے سوا کوئی (بھی) عبادت کے لائق نہیں، اور اسی کی طرف انجامِ کار  
جی اٹھتا ہے، ابن سنی۔

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے غائب و حاضر سے باخبر، ہر چہینر کے مالک و مرنے میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں (اور) میں تجھ (ہی) سے اپنے نفس کی بُرائی، شیطان کی شر اور اس کے شرک سے پناہ مانگتا ہوں، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ (عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ)

اور (پناہ مانگتا ہوں) اس بات سے کہ ہم ارتکابِ گناہ کریں، یا کسی مسلمان پر تہمت لگائیں ترمذی (عن ابی الصدیق رضی اللہ عنہ)

الہی! میں نے صبح کی، میں تجھے اور تیرے حاملین عرش اور تیرے ملائکہ اور تیری تمام مخلوقات کو اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، طبرانی فی الاوسط (عن انس رضی اللہ عنہ)

اے اللہ! میں نے صبح کی، میں تجھے تیرے حاملین عرش تیرے ملائکہ اور تمام مخلوق کو اس پر گواہ کرتا ہوں کہ بجز تیرے کوئی معبود نہیں، تو اپنی ذات و صفات میں یکتا و یگانہ ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اور اس پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے پیغمبر ہیں، چار مرتبہ پڑھے، ابو داؤد، ترمذی، نسائی (عن انس رضی اللہ عنہ)

**شرح:** صبح کے وقت ان دعاؤں کے شروع میں "أَصْبَحْنَا" یا "أَضْبَحْنَا" اور شام کے وقت "أَمْسَيْنَا" یا "أَمْسَيْتُ" کہے، حضرت ابن سعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت نہایت کرتے تھے: "أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلَائِكَةُ" الخ اور شام کے وقت بھی یہی دعا فرماتے مگر "أَضْبَحْنَا وَأَضْبَحَ الْمَلَائِكَةُ" کی جگہ "أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمَلَائِكَةُ" کہتے تھے۔

حدیث شریف میں "سُوءَ الْكِبَرِ" و "سُوءَ الْكِبَرِ" پر فتح اور جزم دونوں طرح مروی ہے، لیکن محدثین حضرات نے "سُوءَ الْكِبَرِ" پر فتح کے ساتھ روایت اور درایت اصح فرمایا ہے۔  
ارشاد باری ہے:-

"قَالَ رَبِّ اَنِي يَكُونُ لِي عِلْمٌ  
وَقَدْ بَلَغَنِي الْكِبَرُ وَامْرَاَتِي  
عَاقِرًا" آل عمران رکوع ۴

(حضرت زکریا نے) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میرے  
(ہاں) کیسے لڑکا ہو سکتا ہے، اور (میرا حال یہ ہے کہ) مجھ پر  
بڑھاپا آچکا ہے، اور میری بی بی بانجھ ہے۔

"الْكِبَرُ" بڑھاپا "الْكِبَرُ" نخوت و تکبر  
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! صبح و شام پڑھنے کے لئے کوئی دعا مجھے بتا دیجئے۔ آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو "اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْخ" بعض روایتوں میں "وَشَرِكِه" پر زبر ہے، اس کے معنی یہ ہوں گے، میں اپنے نفس کی بُرائی اور شیطان کی شر اور اس کے جالِ ریعنی واو گھات) سے پناہ مانگتا ہوں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي  
 أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي  
 اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَآمِنْ رَوْعَتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ  
 وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ  
 أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي دَقِ سِحْبِ مُسْ مُصْ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ  
 وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ دَقِ سِقِ مُصْرِي

ترجمہ: الہی! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں سلامتی چاہتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں  
 معافی اور امن اپنے دین میں اور اپنی دنیا میں اور اپنے اہل میں اور اپنے مال میں، اے اللہ! میرے عیب  
 چھپالے اور میرے خوف کو امن سے بدل دے، اے اللہ! میری حفاظت فرما میرے آگے سے اور پیچھے  
 سے اور میرے دائیں سے اور بائیں سے اور میرے اوپر سے، اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں،  
 اس بات سے کہ میں ناگہاں نیچے سے پکڑ لیا جاؤں (یعنی زمین میں دھنس جاؤں) ابو داؤد، ابن ماجہ،  
 نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ (عن ابن عباسؓ)

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے، اور اسی  
 کے لئے جہر ہے، وہی جلاتا اور مارتا ہے، وہ ایسا زندہ ہے جسے موت نہیں، اور وہ ہر چیز پر قدرت  
 رکھتا ہے، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابن سنی (عن ابن عباسؓ)

شرح: حدیث شریف میں اس دعا کے پڑھنے کی فضیلت ہے کہ جو شخص اس کو صبح یا شام پڑھتا ہے، تو اس  
 کو حضرت اسمعیلؑ کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوتا ہے، دس نیکیاں اس کے زائد اعمال میں  
 لکھی جاتی ہیں اور دشمن درجے اس کے بلند ہوتے ہیں، اور اگر صبح پڑھتا ہے تو رات تک شیطان سے محفوظ رہتا  
 رہتا ہے اور اگر شام کو پڑھتا ہے تو صبح تک۔

رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَبِيًّا أَطْرَسُوْلَاعَهُ مُسْ أَطْرَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ  
دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مُّصْ  
مِ اللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بَنِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فِيمَنْكَ  
وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَالْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ دَسَّ حَبِي

ترجمہ: ہم اللہ کے رب اور اسلام کے (دین و) مذہب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہیں  
احمد، طبرانی، سنن اربعہ، حاکم (عن ابی سلام)  
احمد اور طبرانی میں لفظ رسول ہے "یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے پر" (عن ابی سلام)  
میں خدا کے پروردگار، اسلام کے (دین و) مذہب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر  
راضی ہوا، اس کو تین بار کہے، ابن ابی شیبہ، ابن سنی، (عن ابی سلام)  
خداوند! جو بھی نعمت مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو ملی وہ (سب) تیری ہی طرف سے ہے، تو  
یکساں دیکھتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تیرے ہی لئے حمد اور تیرے ہی واسطے شکر ہے۔ ابو داؤد  
نسائی، ابن جبان (عن ابن غنم)، ابن سنی (عن ابن عباس)

شرح: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام یہ دعا پڑھا  
کرتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص یہ دعا پڑھے گا، خدا قیامت کے دن ضرور اس کو راضی کر دے گا۔  
حضرت عبداللہ بن غنمؓ بیان فرماتے ہیں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جو شخص صبح ہوتے  
یہ دعا پڑھے گا تو اس نے تمام دن کا شکر ادا کر دیا، اور شام کو پڑھے گا تو اس رات کا شکر ادا کر دے گا۔

اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ عَافِنِي  
 فِي بَصَرِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ  
 مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ دَسَى سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ  
 وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ  
 أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا  
 دَسَى

ترجمہ: الہی! مجھے صحت جسمانی عطا کر الہی! میری سماعت میں سلامتی بخش الہی! میری بینائی میں سلامتی فرما  
 بجز تیرے کوئی معبود نہیں، یہ تین بار کہے، الہی! میں کھنڈ اور محتاجی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، الہی!  
 میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اسے تین بار پڑھے، ابوداؤد،  
 نسائی، ابن سنی، (عن ابی بکرۃ الثقفی رض)

اللہ پاک ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے (اور) اللہ ہی کی (عطا کردہ) قوت ہے، جو اللہ نے  
 چاہا ہوا، جو نہ چاہا نہ ہوا، میں جانتا ہوں کہ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے، اور (نیز) یہ کہ اللہ کا  
 علم سب چیزوں پر حاوی ہے، ابوداؤد، نسائی، ابن سنی (عن عبد الحمید مولی بن ہاشم عن امہ)

مشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر عطا ظاہر و باطن کی جامع ہے، آپ فرماتے ہیں: الہی! مجھے  
 صحت جسمانی عطا فرما یعنی اعضا و جوارح سلامت رکھ میری شکل و صورت نہ بگاڑ، میرے جسم کا کوئی حصہ  
 یا عضو تیری نافرمانی میں مبتلا نہ ہو، آنکھ ممنوعات کو نہ دیکھے، کان منہیات کو نہ سُنیں، ہاتھ منع کی ہوئی چیزوں  
 کو نہ پکڑیں، قدم گمراہی کے راستہ پر نہ اٹھیں، نفس و دل اس چیز کی خواہش نہ کریں جن سے تو نے روکا ہے عقل  
 و دماغ، تیری بتلائی چیزوں کے علاوہ کسی دوسری چیز کو نہ سوچیں، غرض جسم کا ہر حصہ اور ہر عضو تیرا ہی فرمانبردار رہے  
 اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، عبدیت کا یہ تقاضہ ہے کہ مشیت خداوندی پر راضی و خوش رہے حدیث  
 قدسی ہے:-

ترید و ارید ولا یكون الا ما ارید اے بندے تو ایک کام کا ارادہ کرتا ہے، میں بھی اس کا

فمن رضى فله الرضاء ومن  
سخط فله السخط و يفعل  
ما يشاء ويحكم ما يريد.

ارادہ کرتا ہوں، مگر ہوتا ہی ہے جو میں چاہتا ہوں۔ جو شخص میری  
مشیت پر راضی ہو گیا اس کے لئے میری خوشنودی ہے، اور جو میرے  
ارادے اور مشیت پر راضی نہ ہوا، اس کے واسطے میری نفی ہو  
اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم دیتا ہے جس کا ارادہ کرتا ہے  
حدیث شریف میں ہے صبح جس نے یہ دعا پڑھی وہ شام تک اور جس نے شام کو پڑھی وہ صبح تک (بلا اور  
آفتوں سے) محفوظ رہتا ہے۔

بیگز

أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلَى دِينِ  
 نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى مِلَّةِ آبِينَا إِبْرَاهِيمَ  
 حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَطَّافَ فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ  
 فِي الصَّبَاحِ فَقَطَّيَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلَحْ لِي  
 شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرَفَةَ عَيْنٍ سَسْ مُسْرِكْ

ترجمہ : ہم نے صبح کی فطرت اسلام اور کلمہ اخلاص پر اور ہمارے (محبوب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 مذہب پر اور ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر جو موحداور مسلمان تھے، اور مشرک نہ تھے،  
 احمد و طہرائی نے اس کا صبح و شام پڑھنا روایت کیا ہے، اور نسائی نے صرف صبح پڑھنا نقل کیا ہے  
 (عن عبد الرحمن بن ابی بکر)

اے زندہ اور سنبھالنے والے میری رحمت کی دہائی، میری سادی حالت درست کر دے اور مجھے  
 میری طبیعت پر ایک لمحہ کے لئے نہ چھوڑ، نسائی، حاکم، بزار (عن انس)،

**شرح :** انبیاء علیہم السلام کو چونکہ خود اپنے اوپر ایمان لانے کا حکم ہوتا ہے، اس لئے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے بہ نفس نفیس یہ دعا پڑھی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ وغیرہ جب اذان دیتے وقت "اشہد  
 ان محمد رسول اللہ" کہتے تو آپ "انا انا" فرماتے، یعنی میں گواہی دیتا ہوں۔  
 حضرت علی کریم اللہ وجہ کا بیان ہے کہ جنگ بدر میں، میں کفار سے لڑتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
 حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ سردار دو جہان سجدہ میں سر رکھے ہوئے "یا حیی یا قیوم" پڑھ رہے ہیں، پھر میں  
 چلا گیا اور لڑائی میں شریک ہو گیا، پھر خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تو آپ بدستور اسی طرح سجدہ میں سر رکھے  
 ہوئے "یا حیی یا قیوم" پڑھ رہے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح کی خوشخبری سنائی۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى  
 عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ  
 بِذَنْبِي وَاعْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ  
 شَرِّ مَا صَنَعْتُ سَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي  
 وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ  
 مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي وَاعْفِرْ لِي  
 إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ كَذَى اللَّهُمَّ أَنْتَ أَحَقُّ مَنْ  
 ذَكَرَ وَأَحَقُّ مَنْ عُبدَ وَأَنْصَرُ مِنْ ابْتِغَى وَاسْتَأْذَنَ مِنْ مَلِكٍ  
 وَأَجُودُ مِنْ سُلَيْمٍ وَأَوْسَعُ مَنْ أَعْطَى أَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيكَ  
 لَكَ وَالْفَرْدُ لَا يَنْدَلِكُ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ  
 إِلَّا بِإِذْنِكَ وَلَنْ تُعْطَى إِلَّا بِعِلْمِكَ تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْطَى  
 فَتَغْفِرُ أَقْرَبُ شَهِيدٍ وَأَدْنَى حَفِيطٍ حُلَّتْ دُونَ النَّفُوسِ وَأَخَذَتْ  
 بِالنَّوَاصِي وَكَتَبَتْ الْأُمُورَ وَنَسَخَتْ الْأَحَالَ الْقُلُوبُ لَكَ  
 مَفْضِيَةٌ وَالسَّرْعُ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ الْحَلَالُ مَا أَحَلَّتْ وَالْحَرَامُ  
 مَا حَرَّمَتْ وَالِدَيْنِ مَا شَرَعْتَ وَالْأَمْرُ مَا قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ  
 خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَأَنْتَ اللَّهُ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ أَسْأَلُكَ  
 بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَبِكُلِّ

حَتَّىٰ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيلَنِي فِي هَذِهِ الْغَدَاةِ  
أَوْ فِي هَذِهِ الْعَشِيَّةِ وَأَنْ تُجَيِّرَنِي مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ  
طَاطَبُ

ترجمہ: خدایا! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد و پیمان پر چلنا بن پڑا قائم ہوں، اور میں تیری نعمت کا جو مجھ پر ہے اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، پس تو مجھے بخشدے، کیونکہ بجز تیرے کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا، میں اپنے (تمام) کئے ہوئے کی شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بخاری، نسائی (عن شداد بن اوس بن ثابت الانصاریؓ)

الہی! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں، اور بقدر استطاعت تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں، میں اپنے (تمام) کئے ہوئے کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں (اور) تیری (ہر) نعمت کا جو مجھ پر ہے مقرر ہوں، اور اپنے رہبر گناہ کا معترف ہوں، پس تو مجھے بخش دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا، ابوداؤد، ابن سنی۔

لے اللہ! تو ہی ان سب سے زیادہ مستحق ہے جن کی یاد کی جائے، اور تو ہی ان سب سے زیادہ مدد کرنے والا ہے جن سے مدد مانگی جاتی ہے، اور تو ہی سب مالکوں سے زیادہ شفقت کرنے والا ہے اور تو ہی ان سب سے زیادہ بخشش کرنے والا ہے، جن سے سوال کیا جاتا ہے، اور تو ہی دینے والوں میں سب سے بڑھا ہوا ہے، تو ہی بادشاہ ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تو بیکانہ ہے، تیرا کوئی مثل نہیں، بجز تیری ذات کے ہر چیز فانی ہے، بغیر تیری اجازت کے تیری اطاعت نہیں ہو سکتی، اور تیرے علم کے بغیر تیری معصیت نہیں ہو سکتی، تیری اطاعت کی جاتی ہے تو تو قدر فرماتا ہے، اور تیری نافرمانی کی جاتی ہے تو تو بخش دیتا ہے، تو قریب ترین گواہ اور نزدیک ترین نگہبان ہے، نفوس پر تیرا تصرف ہے، پیشانیاں تیرے قبضے میں ہیں، اعمال (ونشانات) تو نے ہی لکھے ہیں، زندگیاں (عمریں) تو نے ہی تحریر کی ہیں، دل تیرے سامنے کھلے ہوئے ہیں، مخفی تیرے نزدیک علانیہ ہے، حلال وہی ہے، جسے تو نے حلال کیا، اور حرام وہی ہے، جسے تو نے حرام کیا اور مذہب وہی ہے جسے تو نے مقرر کیا، اور حکم وہی ہے جو تو نے صادر فرمایا، اور مخلوق سب تیری ہی پیدا کی ہوئی ہے اور ہر بندہ تیرا ہی غلام ہے، اور تو ہی اللہ ہے شفیق و مہربان، میں تجھ سے مانگتا ہوں، تیری ذات کے نور سے جس سے آسمان و زمین روشن ہیں، اور تیرے ہر استحقاق سے، اور اس حق سے جو سائلین کا تجھ پر ہے کہ میری خطا، اسی صبح یا اسی شام میں معاف فرما، اور اپنی قدرت کاملہ سے مجھے دوزخ سے پناہ دے، الکبیر و کتاب الدعاء

للطبرانی (عن ابی الامامۃ الباہلی)

**شرح :** حدیث شریف میں ہے، جو شخص پہ دُعا پڑھتا ہے، اس کے لئے دشمن نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور اس کی دس بُرائیاں مٹا دی جاتی ہیں، اور اسے دشمن غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اسے شیطان سے پناہ دیتا ہے۔

❦

حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ  
 الْعَظِيمِ سَبَّحَ مَرَّاتٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
 لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ  
 سَبَّحَ أَطْرَى سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ  
 مَرَّةٍ مُرَدَّتْ سَبَّحَ عَوَّ سُبْحَانَ اللَّهِ مِائَةَ  
 مَرَّةٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ اللَّهُ  
 أَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمْ عَشْرَ مَرَّاتٍ ط

ترجمہ: اللہ مجھے بس ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، مجھے اسی پر بھروسہ ہے، اور وہی عرش  
 عظیم کا مالک ہے، سات بار کہے، ابن سنی (عن ابی الدرداء)  
 خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے، اور  
 وہی قابل تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، دس مرتبہ پڑھے۔ نسائی، ابن حبان، احمد  
 (عن ابی ایوب الانصاری) طبرانی، ابن سنی (عن ابی ہریرہ)  
 میں اللہ بزرگ و برتر کی تسبیح اور تحمید کرتا ہوں، سو مرتبہ کہے، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی  
 حاکم، ابن حبان، ابوعوانہ (عن ابی ہریرہ)

”سُبْحَانَ اللَّهِ“ سو مرتبہ ”الحمد لله“ سو مرتبہ ”لا اله الا الله“ سو مرتبہ ”الله اکبر“ سو مرتبہ پڑھے۔  
 ترمذی (عن ابن عمر)

اور سب سے بڑا صلہ اللہ علیہ وسلم پر دس بار درود بھیجے، طبرانی (عن ابی الدرداء)

شرح: جو شخص ہر روز صبح و شام اس کو پڑھے، تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کے تمام غموں سے اسے کفایت کرتا ہے  
 حدیث مشریف میں ہے، جس شخص نے سو مرتبہ صبح اس کو پڑھا، تو قیامت کے دن کوئی دوسرا شخص  
 اس سے بہتر عمل نہیں لائے گا، بجز اس شخص کے جس نے اس کے برابر پڑھا ہو، یا اس سے زیادہ پڑھا ہو۔  
 تعداد میں حصہ نہیں ہے، اس سے زیادہ بھی پڑھ سکتا ہے، جتنا زیادہ پڑھے گا اسی قدر ثواب کا مستحق ہوگا۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، جو شخص صبح و شام سو مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہے تو اس کو سو حج گرنے والے

کے برابر ثواب ملے گا، اور جو "الحمد لله" سو بار کہے، اسے جہاد میں سو گھوڑے دینے والے کے برابر ثواب ملیگا یا یہ فرمایا کہ سو جہاد کئے، اور جو "لا الہ الا اللہ" سو مرتبہ کہے اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل کے سو غلام آزاد کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا، اور جو "اللہ اکبر" سو مرتبہ کہے، تو اس دن اس سے بہتر عمل کرنے والا کوئی دوسرا شخص نہ ہوگا، بجز اس شخص کے جس نے اس کے برابر پڑھا ہو یا اس سے زیادہ، مشکوٰۃ

علامہ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ورداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے دس بار صبح اور دس بار شام محمد پر درود بھیجا وہ قیامت میں میری شفاعت کا مستحق ہوگا۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص نماز فجر کے بعد بات کرنے سے پیشتر محمد پر درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس کی سوما جتنیں پوری کرتا ہے جن میں سے تیس جلد اور شتر تاخیر سے، اور بعد نماز مغرب پڑھنے والے کا بھی یہی ثواب ہے، کذا ذکر المصنف فی المنہیہ۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَإِنْ ابْتُلِيَ بِهَمٍّ أَوْ دَيْنٍ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْهَمِّ  
وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ  
وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ دَاخِلًا إِلَى هُنَا  
يُقَالُ فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ جَمِيعًا وَلَكِنْ يُقَالُ فِي الْمَسَاءِ مَكَانَ  
أَصْبَحَ أَمْسَ وَمَكَانَ هَذَا الْيَوْمِ هَذِهِ اللَّيْلَةُ وَمَكَانَ التَّذْكِيرِ  
التَّانِيثُ وَمَكَانَ النُّشُورِ الْمَصِيرُ كَمَا كَتَبْنَا هَ بِالْحُمْرَةِ فَوْقَ كُلِّ  
كَلِمَةٍ وَيُزَادُ فِي الْمَسَاءِ فَقَطْ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَ الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ  
لِلَّهِ أَعُوذُ بِاللَّهِ الَّذِي يُمِسُّكَ السَّمَاءُ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا  
بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَطَ وَيُزَادُ فِي الصَّبَاحِ فَقَطْ  
أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْكَبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا يَضِي فِيهِمَا لِلَّهِ وَحْدَهُ اللَّهُمَّ  
اجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا النَّهَارِ صَاحِحًا وَأَوْسَطَهُ فَلَاحًا وَآخِرَهُ  
نَجَاحًا أَسْأَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ مَصُ

## ادائے قرض اور رنج و غم دور ہونے کی دعائیں

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج و غم سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور  
سستی سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور بخل سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے  
غلبے اور لوگوں کے جبر و زور سے، ابو داؤد (عن ابی سعید الخدری)  
یہاں تک صبح و شام دونوں وقت پڑھے، لیکن شام کے وقت "اصبح" کی جگہ "امس"۔

اور "ہذا الیوم" کی جگہ "ہذہ الیلۃ" اور مذکر کی جگہ مؤنث اور "النشور" کی جگہ "المصیر" کے جیسا کہ ہم نے سُرخ سے ہر کلمہ کے اوپر لکھ دیا ہے۔

اور فقط شام میں یہ زیادہ کیا جائے، ہم نے اور سارے ملک نے خدا کے لئے، شام کی سب تعریف خدا کے لئے ہے، میں اس خدا کی پناہ مانگتا ہوں جس نے اپنی بلا اجازت آسمان کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے، اور اس چیسر کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں جس کا اس نے اندازہ کیا، پھیلایا اور پیداکیا، طرائی (عن ابن مسعود)

اور فقط صبح میں یہ زیادہ کیا جائے، ہم نے اور سارے ملک نے خدا کے لئے صبح کی، ذاتی و صفاتی بڑائیاں، تخلیق، تدبیر لیل و نہار، اور جو شب و روز میں ظاہر ہوتا ہے وہ سب اللہ کے واسطے ہے، جو کیا و بیکانہ ہے، اے اللہ! آج کے دن کے اول حصہ کو میرے حق میں بہتر و درمیانی حصہ کو فلاح اور آخری حصہ کو کامیاب بنا دے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے میں تجھ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگتا ہوں، مصنف ابن ابی شیبہ (عن عبدالرحمن بن ابی ادنی)

**شرح:** حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دن کا ذکر ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے وہاں ایک انصاری بیٹھے تھے، جن کا نام تھا ابو امامہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ابو امامہ!" تو بے وقت مسجد میں کیوں بیٹھا ہے؟ عرض کیا "یا رسول اللہ! طرح طرح کے رنج و غم اور لوگوں کے قرض میرے پیچھے چھٹے ہوئے ہیں، فرمایا "میں تجھے ایسے چند کلمے بتائے دیتا ہوں کہ ان کے پڑھنے سے خدا تیرا رنج و غم دور اور قرض ادا کر دے گا، تو صبح و شام یوں کہہ کر کہ "اللھم انی اعوذ بک الخ" حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں چند ہی روز ان کلمات کو پڑھنے پایا تھا کہ خدا نے میرا غم و اندوہ بھی دور کر دیا، اور قرض بھی ادا کر دیا۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے چونکہ "الذی یقال فی صباح کل یوم ومسائہ سے والی بتلی بھہ او دین تک" وہ دعائیں بیان کی ہیں جو صبح و شام پڑھی جاتی ہیں، اس لئے یہ فرمایا کہ جن دعائیوں میں یہ الفاظ "صبح وامسئ" ہوں ان میں صبح کے وقت "اصبحنا واصبح" اور "ہذا الیوم" اور "وما بعدہ" اور "الیک یا الیہ النشور" پڑھے اور شام کو "امسینا وامسئ" اور "ہذہ الیلۃ" اور "الیک یا الیہ المصیر" پڑھے۔

یہ صبح کی دعا

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَمِنْكَ  
 وَإِلَيْكَ اللَّهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ أَوْ نَذَرْتُ  
 مِنْ نَذْرٍ فَشَيْئُكَ بَيْنَ يَدَيِ ذَلِكَ كُلِّهِ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ  
 تَشَأْ لَا يَكُونُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
 اللَّهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ فَعَلْتُ مِنْ صَلَاةٍ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ  
 فَعَلْتُ مِنْ لَعْنَةٍ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا  
 وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ يَا مُسْ أَط اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَا  
 بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ  
 وَشَوْقًا إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ وَ  
 أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَغْتَدِي أَوْ يُعْتَدَى عَلَيَّ أَوْ  
 أَكْتَسِبَ خَطِيئَةً أَوْ ذَنْبًا لَا تَغْفِرُهُ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ  
 وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ  
 فَإِنِّي أَتَعَمَّدُ لِيكَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَأَشْهَدُكَ وَكَفَى  
 بِكَ شَهِيدًا إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا  
 شَرِيكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
 وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ وَعْدَكَ  
 حَقٌّ وَلِقَائَكَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ

وَأَنْتَ إِنْ تَكَلَّمْتَ إِلَى نَفْسِي تَكَلَّمْتَ إِلَى ضَعْفٍ وَعَوْرَةٍ وَذَنْبٍ  
وَحَاطِيَّةٍ وَأَنْتِ لَا آتِي إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي كُلَّهَا  
إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ  
الرَّحِيمُ مَسْ أَط

ترجمہ : میں حاضر ہوں، اہلی! میں تیری خدمت میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، اور تیری فرمانبرداری کے لئے مستعد ہوں، بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور تیری طرف سے ہے، اور تیری ہی طرف منسوب ہے اہلی! جو کچھ میں نے کہا، یا قسم کھائی، یا نذر دیا، تیری مشیت ان سب سے پہلے ہے، تو نے جو چاہا ہوا، جو نہ چاہا ہے گا نہیں ہوگا، طاقت و قوت تیری ہی وجہ سے ہے، بیشک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

خدایا! جو کچھ میں نے رحمت کی دعا مانگی وہ اس پر ہو جس پر تو نے رحمت فرمائی اور جو کچھ میں نے لعنت کی وہ اس پر ہو جس پر تو نے لعنت کی، دنیا و آخرت میں تو ہی میرا کارساز ہے، اسلام پر مجھے موت دے اور صالحین کے زمرہ میں مجھے شامل فرما، ابن مسنی، حاکم، احمد، طبرانی، ابن زید بن ثابت (رحمہم اللہ)۔

اے اللہ! تو مجھے تیرے فیصلہ پر راضی رہنا مرنے کے بعد والی زندگی کا چین، تیرے دیدار کی لذت اور تیرے دیدار کا ایسا شوق جو بلا تکلیف اور بلا فتنہ ہو نصیب فرما، اور میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی ہو، یا مجھ سے ایسی خطا یا گناہ سرزد ہو جسے تو معاف نہ فرماتے۔

اے اللہ! خالق ارض و سما، حاضر و غائب کے واقف، بزرگی و عزت والے میں اس دنیوی زندگی میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اور تجھے گواہ بناتا ہوں، اور تو ہی گواہ بس ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تیرا ہی ملک ہے اور تیرے ہی لئے تعریف ہے، اور تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ (ہمارے سرور دو جہان) محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے پیغمبر ہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ سچا ہے، تیری ملاقات یقینی ہے، اور قیامت کے آنے میں کوئی شبہ نہیں، یقیناً تو اہل قبر کو قبر سے اٹھائے گا، اور اگر تو مجھے میرے نفس کے حوالہ کر دے گا تو تو مجھے خسارہ، بے حیائی، گناہ اور قصور کے حوالہ کرے گا، اور مجھے تیری ہی رحمت کا بھروسہ ہے پس تو میرے سارے گناہ بخش دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں، اور میری توبہ قبول فرما بیشک تو ہی سب سے زیادہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

حاکم، احمد، طبرانی (عن زید بن ثابتؓ)

**شرح :** اسلام کے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دنیا سے رخصت ہوتے وقت آخری جملہ یہی تھا "رب توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین"  
آنحضرت ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلا کر یہ دعا تعلیم فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اسے ہمیشہ پڑھتے رہا کرو۔

— — — — —

فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَقَالْنَا يَوْمَنَا هَذَا  
وَلَمْ تَهْلِكْ كُنَّا بِذُنُوبِنَا مَوْمُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَنَا هَذَا  
الْيَوْمَ وَأَقَالْنَا فِيهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ يُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ مَوْطِئِي ثُمَّ  
يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ تَطَعًا عَلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْنِ آدَمَ  
ارْكُعْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوَّلَ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَاتِ دَسَّ

## طلوع آفتاب کی دعائیں

ترجمہ : جب آفتاب طلوع ہو تو یہ دعا پڑھے۔

خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے آج کے دن کے گناہ معاف کئے، اور گناہوں کے سبب سے ہمیں ہلاک نہیں کیا، مُسَلِّم مَوْقُوفاً (عن ابن مسعودؓ)

خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں (آج کا یہ) دن بخشا، اور اس میں ہماری لغزشیں، کوتاہیاں اور بھول چوک معاف کی، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچایا، طبرانی، ابن سنی مَوْقُوفاً (عن ابن مسعودؓ)  
پھر دو رکعت نماز پڑھے، ترمذی، (عن انسؓ) طبرانی (عن ابی امامہؓ)

(حدیث قدسی ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے ابن آدم دن کے اول حصہ میں میرے لئے چار رکعت نماز ادا کر، میں اس دن کے آخر تک تجھے کفایت کروں گا، ترمذی، ابوداؤد، نسائی (عن ابی الدرداءؓ)

**مشرح :** حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس شخص نے نماز فجر جماعت سے ادا کی اور طلوع آفتاب تک ذکر الہی میں مشغول رہا پھر دو رکعت نماز پڑھی تو وہ ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب لے کر واپس ہوتا ہے۔  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم دن کے اول حصہ میں میرے لئے چار رکعت نماز ادا کر میں اس دن کی تمام ضرورتیں پوری کر دوں گا، اور تیری تکلیفیں اور حیبتیں دور کر دوں گا، علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان چار رکعتوں سے نماز اشراق یا چاشت مراد ہے۔

مَا يُقَالُ فِي النَّهَارِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
 لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ  
 خ مَرَّتِ سِتِّ مِائَةٍ مَرَّةٍ أَسْبَحَانَ اللَّهُ وَبِحَمْدِهِ  
 مِائَةَ مَرَّةٍ مَرَّتِ سِتِّ مِائَةٍ مَرَّةٍ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فِي الْيَوْمِ عَشْرَ  
 مَرَّاتٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَكَلَّمَ اللَّهُ بِهِ مَلَكًا يُرَدُّ عَنْهُ الشَّيْطَانُ  
 ص مِنْ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعًا  
 عِشْرِينَ مَرَّةً أَوْ ثَمَانًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً أَحَدَ الْعَدِيدِينَ كَانَ مِنَ الَّذِينَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ  
 وَيُرْفَقُ بِهِمْ أَهْلُ الْأَرْضِ طَايِعًا أَوْ كَاذِبًا أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ  
 يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيَكْتَسِبُ لَهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ  
 أَوْ يُحِطُّ مَرْوِيحُطٌّ سِتِّ مِائَةٍ حَبِّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ مَرْوِيحُطٌّ  
 سِتِّ مِائَةٍ حَبِّ

## دن کی دعائیں

ترجمہ : خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے وہی  
 قابلِ تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، سو مرتبہ پڑھے، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی،  
 ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ (عن ابی ہریرہ)

اور سند احمد میں عبد اللہ بن عمرؓ دو سو مرتبہ پڑھنا مروی ہے۔

”سبحان اللہ و بحمدہ“ سو مرتبہ پڑھے مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ (عن

ابی ہریرہؓ)

جس شخص نے دن میں دس مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگی، تو اللہ تعالیٰ اس کے

واسطے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے، جو شیطان کو اس سے دُور کرتا رہتا ہے، (ابو یعلیٰ (عن انس) جو شخص <sup>لے</sup> ہر روز مومن مرد اور مومن عورتوں کے لئے ستائیس یا پچیس بار مغفرت کی دعا کرے گا تو وہ ان مستجاب الدعوات لوگوں میں سے ہو جائے گا جن کی وجہ سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ طبرانی (عن ابی الدرداء)

کیا کوئی شخص تم میں سے ہر روز ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟ (جو شخص) سو مرتبہ سبحان اللہ کہتا ہے، اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا (ہزار برائیاں) مٹائی جاتی ہیں، صحیح مسلم اور مٹائی جاتی ہیں، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن حبان (عن سعد بن ابی وقاص)

**شرح:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جس نے دن بھر میں سو مرتبہ "لا اله الا الله الخ" پڑھا اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اور اس کے نامہ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جائیں گی، اور اس کے سو گناہ معاف ہوں گے، اور دن بھر شیطان سے محفوظ رہے گا اور قیامت میں اس سے بڑھ کر کسی کا عمل نہیں ہوگا مگر اس شخص کا جس نے اس سے زیادہ پڑھا ہو۔

ستائیس بار یا پچیس بار یہ شک راوی ہے، یعنی راوی کو یہ صحیح یاد نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستائیس بار فرمایا یا پچیس بار، دوسری روایت میں ہے جو مومن مرد اور مومن عورتوں کے لئے استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہر مومن مرد و عورت کے بدلے میں ایک ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔

"او یحیط" کا لفظ "او" یا تنوید کے لئے ہے، یعنی متقیوں کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور گنہگاروں کی خطائیں معاف ہوتی ہیں یا "او" جمع کے واو کے معنی میں ہے، یعنی دونوں باتیں ہوتی ہیں، نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں اور برائیاں بھی مٹائی جاتی ہیں، جیسا "و یحیط" کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔

وَلْيُقَلِّعْ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ هَذَا آقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ  
نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَأَغْفِرْ لِي دَرَسَاتِ مَسْ

## مغرب کی اذان کے وقت کی دعا

ترجمہ : مغرب کی اذان کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

الہی ! یہ تیری رات کے آنے اور دن کے جانے کا وقت ہے، اور تیرے مؤذنوں کی آواز (اذان) کا وقت ہے، پس تو مجھے بخش دے، ابو داؤد، ترمذی، حاکم (عن ام سلمہؓ)

شرح : حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، جناب رسالت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا مغرب کی اذان کے وقت پڑھنی بتلائی۔



مَا يُقَالُ فِي اللَّيْلِ آمَنَ الرَّسُولُ الْآيَتَيْنِ أَوَّحَرِ الْبَقَرَةِ عَمَّ قُلْ  
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مَرْسٌ وَقِرَاءَةُ مِائَةِ آيَةِ مُسٍّ وَقِرَاءَةُ  
عَشْرِ آيَاتِ مُسٍّ وَقِرَاءَةُ عَشْرِ آيَاتِ أَرْبَعٍ مِّنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ  
وَآيَةِ الْكَرْسِيِّ وَآيَتَيْنِ بَعْدَهَا وَتَوَاتِيهِنَّ مَوْطٍ وَقِرَاءَةُ  
لَيْسَ حَبْ

## راست کی دعائیں

**ترجمہ:** وہ دعائیں جو رات میں پڑھی جاتی ہیں۔  
 "آمَنَ الرَّسُولُ" سورہ بقرہ کی دو آخری آیتیں (پڑھئے) صحاح - (عن ابن مسعود والانساری)  
 "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" (پڑھئے) بخاری (عن ابی سیف الخدری) مسلم، نسائی (عن ابی الدرداء)  
 اور قرآن مجید کی سو آیتیں پڑھنا، حاکم (عن ابن عمر)  
 اور قرآن شریف کی دس آیتیں پڑھنا حاکم (عن ابی ہریرہ)  
 اور دس آیتیں سورہ بقرہ کی پہلی چار آیتیں اور آیتہ الکرسی اور آیتہ الکرسی کے بعد کی دو آیتیں، اور سورہ  
 بقرہ کی تین آخری آیتیں پڑھنا، طبرانی موقوفاً (عن ابن مسعود)  
 سورہ یسین پڑھنا، ابن حبان (عن جندب وعبد اللہ الجلیف)

**شرح:** یہ وہ دعائیں ہیں جو رات میں پڑھی جائیں ان کے لئے وقت کی کوئی قید نہیں ہے، خواہ اول  
 رات میں یا درمیان میں یا آخر میں جس وقت چاہے پڑھے  
 آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ  
 إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ  
 آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ  
 وَرُسُلِهِ لَا يُفَرِّقُونَ بَيْنَ  
 أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ قَدْ وَفَّيْنَا  
 سَمْعَنَا وَ أَطَعْنَا غُفْرَانَكَ  
 رَبَّنَا أَلِيكُمُ  
 (ہمارے یہ پیغمبر احمدؐ) اس کتاب کو لائے ہیں جو ان کے پروردگار کی طرف  
 سے ان پر اتاری ہے اور پیغمبر کے ساتھ دوسرے مسلمان بھی (یہ سب کے سب  
 اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں پر ایمان  
 لائے کہ سب پیغمبروں کا دین ایک ہے اور کہتے ہیں کہ ہم خدا کے پیغمبروں  
 میں سے کسی ایک کو (نبی) جدا نہیں سمجھتے (یعنی سب کو مانتے ہیں) اور بولی  
 گئے کہ رات ہمارے پروردگار ہم نے (تیرا ارشاد) سنا اور تسلیم کیا ہے  
 ہمارے پروردگار (نہیں) تیری ہی مغفرت (درکار ہے) اور تیری ہی

الْمَصِيرَهِ لَا يَكِلِفُ اللَّهُ نَفْسًا  
لَا وَسْعَهَا طَلَهَا مَا كَسَبَتْ  
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا  
لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ كُنَّا خَاطِئِينَ  
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اثْمَنَا  
حَمْلَتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ه  
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ  
لَنَا بِهِ وَاعْتَصِفْ عَنَّا ذُنُوبَنَا  
وَارْحَمْنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الْكَرِيمُ  
عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

(البقرة۔ رکوع ۴۰)

طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کسی شخص پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اُسی  
قدر جس (کے اٹھانے) کی اُس کو طاقت ہو جس نے اچھے کام کئے  
تو (اُن کا نفع بھی) اُسی کے لئے ہے اور جس نے بُرے کام کئے (اُن  
کا وبال بھی) اُسی پر اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا چوک  
جائیں تو ہم کو (اس کے وبال میں) نہ پکڑ اور اے ہمارے پروردگار جو  
لوگ ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں جس طرح ان پر تو نے (اُن کے  
گناہوں کی پاداش میں) احکام سخت کا (بار ڈالا تھا ویسا بار ہم پر  
نہ ڈال، اور اے ہمارے پروردگار اتنا بوجھ جس (کے اٹھانے) کی ہم  
کو طاقت نہیں ہم سے نہ اٹھوا اور ہمارے قصوروں سے درگزر اور  
ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا (حامی و مددگار  
ہے تو ان لوگوں کے مقابلے میں جو کافر ہیں ہماری مدد کر۔

ارشاد نبوی ہے جس نے رات کو سورۃ بقرہ کی یہ دونوں آخری آیتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اسے ہر بُرائی سے  
بچائے گا۔

حدیث شریف میں ہے، جس شخص نے رات کو سو آیتیں پڑھیں وہ اللہ کی یاد سے غفلت کرنے والوں میں نہ  
لکھا جائے گا، اسی طرح جس نے دس آیت پڑھ لی اس کا بھی غافلوں میں شمار نہ ہوگا۔

سورۃ بقرہ کی پہلی چار آیتیں:-

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي الْكَتَبَ لَكَ رَبِّبٌ فِيهِ هُدًى  
لِلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ  
الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ  
يُؤْتُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ  
قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولَئِكَ  
يَهْدِي اللَّهُ لِنُورٍ مِّنْ رَبِّهِمْ ذُو الْقُرْبَىٰ هُمْ  
الْمُقَلَّبُونَ ۝ (البقرة رکوع ۱)

آیت الکرسی:-

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۝ لَا  
تَأْخُذُكَ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ طَلَهُ نَافِي  
السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي  
يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ  
أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ

الحمد، یہ وہ کتاب ہے جس (کے کلام الہی ہونے) میں کچھ بھی شک  
نہیں، پرہیزگاروں کی رہنما ہے، جو غیب پر ایمان لاتے اور  
نماز پڑھتے اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے (راہ  
خدا میں بھی) خرچ کرتے اور (اے پیغمبر) جو کتاب، تم پر اُتری اور  
جو رکنا ہیں، تم سے پہلے اُتریں ان (سب) پر ایمان لاتے اور وہ آخرت  
کا بھی یقین رکھتے ہیں، یہی لوگ اپنے پروردگار کے سیدھے راستے  
پر ہیں اور یہی (آخرت میں مَن مانی، مراد میں پائیں گے۔

اللہ وہ ذات پاک ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ (کا رفاہ  
عالم کا) سنبھالنے والا، نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ سنا اُسی کا ہے  
جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے جو اس کے  
اذن کے بغیر اس کی جناب میں (کسی کی) سفارش کرے جو کچھ لوگوں  
کو پیش (آ رہا ہے وہ) اور جو کچھ ان کے بعد (ہونے والا ہے)

لَيْشَى مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ  
كُرْسِيُّهُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ وَهوَ يَؤُودُهُ  
حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝

(البقرة رکوع ۴۴)

آیت الکرسی کے بعد کی دو آیتیں :-

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ  
مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ  
بِاللَّهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ كَمَا  
أَلْفِصَّمَا لَهَا ۚ وَاللَّهُ يُمْسِكُ عِلْمَهُ اللَّهُ وَلِيُّ  
الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى  
النُّورِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أُولِيَاءُ لَهُمُ الطَّاغُوتُ  
يُخْرِجُهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ  
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ السَّارِجِ ۚ هُمْ فِيهَا

خَالِدُونَ ۝ (البقرة رکوع ۲۲۶)

سورۃ بقرہ کی تین آخری آیتیں جن میں سے دو پہلے بیان ہو چکیں ایک یہاں لکھی جاتی ہے :-

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے (وہ سب) اللہ ہی کا ہے  
اور (لوگو!) جو تمہارے دل میں ہے اُس کو ظاہر کر دیا اُس کو  
چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا پھر دل کے کھوٹ پر جس  
کو چاہے بخشے اور جس کو چاہے عذاب دے اور اللہ ہر چیز پر  
قادر ہے۔

لِلَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ  
وَلَا يُؤْتِي نَفَسًا ذَاتًا ۚ وَمَا فِي  
الْأَنْسَابِ ۚ وَإِنَّكُمْ أَعْيُنُكُمْ  
بِمَا سَبَّحْتُم بِهِ ۚ إِنَّكُمْ تَخْفَوْنَ  
بِهِ ۚ وَاللَّهُ يَخْفَىٰ لِمَنْ يَشَاءُ  
وَلَيْعَلَّ بَيْنَ يَدَيْهِ كِتَابٌ عَزِيزٌ  
شَيْءٌ قَدِيرٌ ۝ (البقرة رکوع ۴۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے رات کو اپنے گھر میں یہ آیتیں پڑھیں تو صبح تک  
شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوگا۔

حضرت عبداللہ الجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جو شخص رات کو اللہ کے نئے سورۃ یسین پڑھتا  
ہے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔

دارقطنی کی روایت میں ہے جو شخص رات کو سورۃ یسین پڑھتا ہے وہ اس حال میں نجات کرتا ہے کہ اس کی  
مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔

(وہ) اس کو (سب) معلوم ہے اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی  
چیز پر دسترس نہیں رکھتے مگر بتنی وہ چاہے اس کی کرسی (سلطنت)  
آسمان و زمین (سب) پر پھیلی ہوئی ہے اور آسمان و زمین کی حفاظت  
اس پر (مطلق) گراں نہیں اور وہ (بڑا) عالیشان (اور) عظمت والا ہے

زمین میں نہ روتی (کا کچھ کام) نہیں گراہی سے ہدایت (الگ) ظاہر  
ہو چکی ہے تو جھوٹے معبودوں کو نہ مانے اور اللہ (ہی) پر ایمان  
لائے تو اس نے مضبوط رسی پکڑ رکھی ہے جو ٹوٹنے والی نہیں زاد  
اس کا بڑا پار (ہے) اور اللہ (سب کی) مُنتا را اور سب کچھ) جانتا ہے  
اللہ ایمان والوں کا حامی و مددگار (ہے) کہ ان کو کفر کی (تارکیوں  
سے نکال کر ایمان کی) روشنی میں (آتا ہے) اور جو لوگ (دین حق سے)  
مُنکر ہیں ان کے حمایتی شیطان ہیں کہ ان کو (ایمان کی) روشنی سے  
نکال کر کفر کی (تارکیوں میں دھکیلے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں  
(اور) وہ ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ ہی میں رہیں گے۔

مَا يُقَالُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ جَمِيعًا سَيِّدُ الْأَسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ  
 رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ  
 وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ  
 بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ  
 إِلَّا أَنْتَ مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ  
 الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ فَهُوَ  
 مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ خ س مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فِي يَوْمٍ أَوْ فِي لَيْلَةٍ أَوْ فِي  
 شَهْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَوْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَوْ  
 فِي ذَلِكَ الشَّهْرِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ خ س دَعَا صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَمَانَ فَقَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ يَرِيدُ أَنْ يَمْنَحَكَ  
 كَلِمَاتٍ مِنَ الرَّحْمَنِ تَرْغَبُ إِلَيْهِ فِيهِنَّ وَتَدْعُو بِهِنَّ فِي اللَّيْلِ  
 وَالنَّهَارِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِي إِيْمَانٍ وَإِيْمَانًا  
 فِي حَسَنِ خُلُقٍ وَنَجَاةً يَتَّبِعُهَا فَلَاحٌ وَرَحْمَةٌ مِنْكَ وَعَافِيَةٌ  
 وَمَغْفِرَةٌ مِنْكَ وَرِضْوَانًا طَس

## دن اور رات کی دعائیں

ترجمہ : وہ دعائیں جو دن اور رات میں پڑھی جاتی ہیں ان میں سے ایک (سید الاستغفار سے) (اور وہ یہ ہے)

اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے، بجز تیرے کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا، اور میں تیرا ہی بندہ ہوں، اور اپنی استطاعت کے بقدر تیرے عباد و پیمان پر قائم ہوں، جو کچھ بھی میں نے کیا اس کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور مجھ پر جو تیری نعمت ہے اس کا اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہ کا معترف ہوں (خدا را) تو مجھے بخش دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی (دوسرا) گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

میں نے اس (دُعا) پر یقین رکھتے ہوئے اس کو دن میں پڑھا، اور دنیا سے رخصت ہو گیا تو وہ اہل جنت میں سے ہو گا، اور جس نے اس (دُعا) پر یقین رکھتے ہوئے اس کو رات میں پڑھا، اور دنیا سے رخصت کر گیا تو وہ جنتیوں میں سے ہو گا، بخاری، نسائی، ریحان شاد بن اوس،

جس نے یہ دعا کہ (خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، اور خدا سب سے بڑا ہے، خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا و یگانہ ہے، خدا کے سوا کوئی معبود نہیں) اور اس کا کوئی شریک نہیں، خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کا مُلک ہے، اور وہی قابلِ تعریف ہے، خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، طاقت و قوت خدا ہی کی طرف سے ہے، دن میں یا رات میں یا مہینہ میں پڑھی اور اسی دن یا رات یا مہینہ میں کر گیا تو اس کے (سب) گناہ معاف ہو گئے، بخاری، نسائی، ریحان شاد بن اوس،

(ایک روز) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بلا کر یہ فرمایا خدا کا پیغمبر یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خدا کی طرف سے اُترے ہوئے (حکمت بھرے) کلمات سکھلا دے، تم انہیں ذوق و شوق سے برابر پڑھتے رہو اور دن رات ان کے ساتھ دعائیں مانگو (اور وہ یہ ہیں)

اے اللہ! میں تجھ سے صحت، ایمان کے ساتھ، اور ایمان، حسن اخلاق کے ساتھ اور ایسی کامیابی جس کے پیچھے فلاح ہو، اور تیری رحمت، عافیت، مغفرت اور تیری خوشنودی چاہتا ہوں۔ طبرانی فی الأوسط ریحان بن ابی ہریرۃ

وَإِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرِ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيَسَلِمَ عَلَى أَهْلِهِ دَ وَإِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ فَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ مَرَدَسَ

ق ق ق

## گھر میں آمد و رفت کی دعائیں

ترجمہ: جب (کوئی شخص) اپنے گھر میں آئے تو یہ دعا پڑھ کر گھر والوں کو سلام علیک کرے، خدا یا میں تجھ سے اندر آنے اور باہر جانے کی بہتری طلب کرتا ہوں، اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے، اور اللہ کے نام سے ہم نکلے اور خدا پر جو ہمارا پروردگار ہے بھروسہ کیا، ابو داؤد (عن مالک الاشعری) جب کوئی شخص اپنے گھر میں آئے اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (متبعین ہے) کہتا ہے (یہاں) تمہارے لئے نہ شب ناشی ہے نہ کھانا، اور جب آتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے (یہاں) تمہیں شب ناشی کا موقع مل گیا اور جب کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے یہاں تمہیں شب ناشی اور کھانا دونوں مل گئے، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ۔

شرح: پہنچتی میں ایک روایت ہے کہ جب تم گھر میں آؤ تو گھر والوں کو سلام کرو، اور جاؤ تو سلام کر کے جاؤ، اسی لئے بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر اس وقت گھر میں کوئی نہ ہو تو اس طرح سلام کرے "السلام علیکم وعلیٰ عباد اللہ الصالحین" اور فرشتوں کی نیت کرے کذا ذکر علیٰ

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اپنی مفلسی و محتاجی کی شکایت کی، آپ نے فرمایا "جب تم اپنے گھر میں داخل ہو کر تو سلام کر کے داخل ہو کر وخواہ کوئی ہو یا نہ ہو پھر مجھ پر درود بھیجو اور ایک بار قل ہو اللہ بڑھو" اس شخص نے ایسا ہی کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسکو اتنا مال مال کر دیا کہ اس نے ص

إِذَا كَانَ جُنْهُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صَبِيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ  
 حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ  
 وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَأَطْفِ مَصْبَاحَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَأَوْكِ  
 سِقَاءَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرْ نَاءَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ  
 أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ شَيْئًا ع

## سوئے وقت کی دعائیں

ترجمہ : جب سرشام ہو تو چھوٹے چھوٹے بچوں کو گھر کے باہر نکلنے سے روکو، کیونکہ اس وقت شیاطین منتشر ہوتے ہیں، پھر جب گھڑی بھرات گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو اور "بسم اللہ" کہہ کر دروازہ بند کر دو، اور "بسم اللہ" ہی کہہ کر چراغ بجھا دو، اور "بسم اللہ" ہی کہہ کر مشک کا ٹمنہ باندھ دو، اور "بسم اللہ" ہی کہہ کر (کھلے ہوئے) برتن ڈھانک دو، (اور اگر اس وقت ڈھانکنے کے لئے کچھ نہ ہو) تو چوڑاؤ ہی میں برتن پر کچھ رکھ دو، صحاح ستہ (عن جابر)

**شرح :** یعنی برتن کا سرپوش نہ ہو یا وقت پر نہ ملے تو کوئی چیز مثلاً لکڑی وغیرہ ہی برتن پر رکھ دے۔  
 حدیث شریف میں ہے کہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھوتا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، برتن ڈھانکو اور مشک کا ٹمنہ باندھ دو، کیونکہ سال میں ایک رات ایسی آتی ہے جس میں وبا اُترتی ہے اور وہ کھلے برتن وغیرہ میں داخل ہو جاتی ہے۔

عِنْدَ النَّوْمِ إِذَا آتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ طَاهِرٌ دَاوُفْلَيْتَ طَهْرَ طَسْ  
 أَوْ فْلَيْتَ وَضَاءً وَضُوءَةً لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَأْتِي إِلَى فِرَاشِهِ  
 فَيَنْفَضُّهُ بِصِنْفَةٍ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ لَيَقُلُ بِاسْمِكَ رَبِّي  
 وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا  
 وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ  
 ع مَصَّ وَلِيَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ مُمْ ع وَيَقُولُ  
 بِيَمِينِهِ دَاوُفْلَيْتَ يَضَعُهَا تَحْتَ خَدِّهِ دَاوُفْلَيْتَ ثُمَّ يَقُولُ  
 بِسْمِ اللَّهِ وَضَعْتُ جَنْبِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَأَخْسِئْ شَيْطَانِي  
 وَفُكِّ رِهَانِي وَثَقِّلْ مِيزَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلَى دَاوُفْلَيْتَ  
 مَصَّ اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ر مَصَّ  
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ دَاوُفْلَيْتَ بِاسْمِكَ رَبِّي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي  
 أ بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي فَاغْفِرْ لِي مَصَّ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ  
 أَمُوتْ وَأَحْيِ خ مَرَدَاتٍ س سُبْحَانَ اللَّهِ ثَلَاثًا  
 وَثَلَاثِينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ اللَّهُ أَكْبَرُ أَرْبَعًا وَ  
 ثَلَاثِينَ خ مَرَدَاتٍ س حَبْ

ترجمہ : انسان جب سونے کے لئے اپنے بستر پر آئے تو پاک ہو، ابو داؤد (عن البراء بن عازب)  
 یا چاہئے کہ پاک ہو کر آئے، طبرانی فی الاوسط (عن ابن عباسؓ)

یا نماز کی طرح وضو کر کے آئے، صحاح ستہ (عن البراء)

پھر بستر کو تین بار کپڑے کے پتے سے جھاڑے اور یہ دعا پڑھے تیرے نام پر اے میرے پروردگار میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیری ہی مدد سے اٹھاؤں گا، اگر تو میری جان روک لے تو اس کی بخشش فرما اور اگر بھیجے تو اس کی ایسی حفاظت کر جیسی تو اپنے نیک بندوں کی کرتا ہے، صحاح ستہ، ابن ابی شیبہ (عن ابی ہریرۃ)

اور چاہئے کہ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹے، مسلم، صحاح ستہ (عن ابی ہریرۃ)  
اور اپنے دائیں ہاتھ کا تکیہ لگائے، یعنی دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ لے، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، (عن حذیفہ)

پھر کہے اللہ کے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا، اے اللہ تو میرے گناہ بخش دے اور میرے شیطان کو دور کر دے، اور میری جان آزاد کر دے، اور میرے اعمال کا پلہ بھاری کر دے، اور مجھے طہرۃ اعلیٰ میں کر دے، ابو داؤد، حاکم (عن ابی الازہر الانصاری)

اے اللہ جس روز تو اپنے بندوں کو (قبر سے) اٹھائے مجھے تیرے عذاب سے بچالے، بزار، ابن ابی شیبہ (عن حفصہ)

تین بار کہے، ابو داؤد، نسائی (عن حفصہ) ترمذی (عن بزار)  
تیرے نام پر اے میرے پالنے والے (میں نے اپنا پہلو رکھا) پس تو میرے گناہ بخش دے، احمد (عن ابن عمر)

تیرے نام پر میں نے اپنا پہلو رکھا، پس تو مجھے بخش دے، ابن ابی شیبہ (عن ابن عمر)  
الہی! میں تیرے ہی نام پر مرتا اور جیتا ہوں، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی (عن حذیفہ)  
”سُبْحَانَ اللَّهِ تَعَالَى“ ”تینتیس بار“ ”الحمد لله“ ”تینتیس بار“ ”اللہ اکبر“ چونتیس بار کہے، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان (عن علی)

**شرح :** مصنف نے ابو داؤد، طبرانی، صحاح ستہ کی روایتوں میں جو مختلف الفاظ آئے تھے وہ سب بیان کر دئے پوری روایت ذکر نہیں کی کیونکہ صرف طہارت کا بیان کرنا مقصود ہے، ارشاد نبوی ہے جو شخص رات کو اپنا بدن پاک کرتا ہے، تو رات بھر اس کے ساتھ ایک فرشتہ رہتا ہے، جب وہ کر دے یتلے تو فرشتہ کہتا ہے ”اللہم اغفر لہ“ الہی! اسے بخش دے، دوسری جگہ ہے جو شخص رات کو طہارت پڑھتا ہے، اور اسی رات دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے تو شہید مرقا ہے۔

”رہان“ یعنی گردن سے نفس انسانی مراد ہے جو اعمال کے عوض گروہے، جیسا ارشاد باری ہے۔  
”كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينٌ“ (یعنی میرے نفس کو اپنے اور بندوں کے حقوق اور گناہوں سے رہائی دے۔)

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال غنیمت کے کچھ لونڈی غلام آئے، آپ مسجد نبوی میں انہیں تقسیم فرما رہے تھے کہ حضرت قاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو بھی اس کا علم ہوا، اس وقت پیٹتے پیٹتے آپ کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے، اور پانی بھرتے بھرتے سینہ پر نشان پڑ گیا تھا، آپ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے حالات بیان کئے اور ایک خادم کی خواہش ظاہر کی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں اس سے بہتر چیز دیتا ہوں (اور وہ یہ ہے کہ) تم سوتے وقت "سبحان اللہ" تینتیس بار "الحمد للہ" تینتیس بار "اللہ اکبر" چونتیس بار پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔



وَيَجْمَعُ كَفِّهِ ثُمَّ يَنْفُثُ فِيهِمَا فَيَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ  
 أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا  
 اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا  
 أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ خُشْعَةً لَهُ وَتَقَرُّ  
 آيَةُ الْكُرْسِيِّ سَ مُصَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا  
 وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِي  
 مُدَّتْ سَ

ترجمہ: (سوتے وقت) دونوں ہاتھ ملائے اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ" پڑھ کر اُن میں دم کرے، پھر جہاں تک ہو سکے انہیں جسم پر پھیرے، اور سر، منہ اور بدن کے سامنے کے حصہ سے شروع کرے، اس طرح تین مرتبہ کرے، بخاری، سنن ابی نعیم (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

اور آیت الکرسی پڑھے، بخاری، نسائی، ابن ابی شیبہ (عن علی رضی اللہ عنہ) خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا، ہمارے کاموں کو سنوارا، بُرائی اور نقصان سے بچایا، اور رہنے اور بسنے کی جگہ دی کتنے ہی ایسے ہیں جن کا نہ کوئی معین و مددگار ہے نہ کوئی رُحکنا، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی (عن انس رضی اللہ عنہ)

شرح: حدیث شریف میں آتا ہے، جس نے سوتے وقت آیت الکرسی پڑھی تو اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہو جاتا ہے اور صبح تک شیطان اس کے پاس نہیں آتا، اور جو بستر پر لیٹ کر اسے پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہمسایہ اور ارد گرد کے کئی گھروں کی حفاظت فرماتا ہے۔

أَحْمَدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَأَدَانِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَالَّذِي  
 مَنَّ عَلَيَّ وَأَفْضَلَ وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى  
 كُلِّ حَالٍ اللَّهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَوْلِيكَ وَإِلَهَ كُلِّ شَيْءٍ أَعُوذُ بِكَ  
 مِنَ النَّارِ دَنَيْتَ مِنِّي حُبُّ مَسْ عَوَّ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ  
 وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ أَشْهَدُ  
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا  
 عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَالْمَلَائِكَةُ يُشْهَدُونَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ  
 وَشَرِّكَ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَقْدِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجْرَكَ إِلَى  
 مُسْلِمٍ أَوْ مُسْلِمَاتٍ

### مُسْلِمِ

ترجمہ: خدا کا شکر ہے جس نے میرے رنج و غم کو دور اور مشکلات کو آسان کیا، مجھے ٹھکانا دیا، مجھے  
 کھانا پلا دیا، مجھ پر احسان کیا، اور خوب کیا، مجھے دیا اور خوب دیا، ہر حال میں خدا کا شکر ہے، اے اللہ!  
 ہر چیز کے پالنے والے اور مالک اور ہر شے کے معبود میں دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، ابو داؤد  
 ترمذی، ابن جبان، ابو حوانہ، (عن ابن عمر) حاکم (عن انس)

اے اللہ! آسمان و زمین کے پالنے والے، حاضر و غائب کے جاننے والے، تو ہی ہر چیز کا  
 رب ہے، میں گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی اپنی ذات و صفات میں یکتا و  
 یگانہ ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں، اور ملائکہ  
 بھی گواہی دیتے ہیں۔

یہ شیطان اور اس کے شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات  
 سے کہ اپنے نفس پر کوئی بُرائی کروں یا اسے کسی مسلمان کے دوستے لگاؤں، احمد، طبرانی (عن ابن عمر)

شرح: بعض روایتوں میں اس دعا کے اندر نعوذ باللہ من حال اهل النار یعنی اہل دوزخ  
 کی حالت سے پناہ مانگتا ہوں اور زیادہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ  
 كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّ  
 دَتِ سِ سِ حَبِّ مُسْ مُصَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ  
 وَاَنْتَ تَوْفَا هَا لَكَ مَهَا تَهَا وَحْيَا هَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَ  
 اِنْ اَمَتَهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ مَرَّسَ  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ الثَّامَّةِ مِنْ  
 شَرِّ مَا اَنْتَ اَخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَ  
 الْمَآئِدَةَ اَللّٰهُمَّ لَا يَهْزِمُ جُنْدُكَ وَلَا يَخْلِفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ  
 ذَا الْجِدِّ مِنْكَ الْجِدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ دَسِ مُصَّ

ترجمہ: اے اللہ! آسمان و زمین کے موجد، حاضر و غائب سے واقف، ہر چیز کے مالک و مختار، میں اپنے نفس کی بُرائی اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ (عن ابی بکر)

اے اللہ! تو نے ہی میری جان کو پیدا کیا ہے، تو ہی اسے موت دے گا، تیرے ہی ہاتھ میں اس کی موت و زلیت ہے، اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت کر، اور اگر موت دے تو تو اسے بخش دے اے اللہ! میں تجھ سے سلامتی چاہتا ہوں، مسلم، نسائی (عن عمر رض)

اے اللہ! میں ہر اس چیز کی بُرائی سے جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے، تیری کریم ذات اور کلمات تلمذ کی پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! تو ہی قرض، تاوان اور گناہ دور کرتا ہے، اے اللہ! تیرا شکر کبھی شکست نہیں کھاتا، تیرا وعدہ کبھی غلط نہیں ہوتا، اور تیرے قہر سے دولت مند کو اس کی دولت مندی کبھی فائدہ نہیں دیتی، تیری ہی ذات پاک اور قابلِ حمد ہے، ابو داؤد، نسائی، ابن ابی شیبہ (عن علی رض)

شرح: حدیث شریف میں "شُرْکِیہ" اور "شُرْکِیہ" دونوں مروی ہے، "شُرْکِیہ" کے معنی ہیں اس کے شرک کرنے سے اور "شُرْکِیہ" اس کے جال (یعنی وسوسوں سے)

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ  
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ  
 وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ حَبِ  
 مُوسَى وَيَقُولُ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ  
 الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ  
 وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ  
 كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ اخِذٌ بِنَاصِيَتِي اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ  
 شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ  
 شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ يَا قُضِيَ عَنَّا الدَّيْنُ وَأَغْنِنَا  
 مِنَ الْفَقْرِ هَمْ عَهُ مُصَّصٍ بِسْمِ اللَّهِ هَسَّ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي  
 إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ  
 ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ  
 أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَلِيَجْعَلَنِي  
 مِنْ خَيْرِ مَا يَتَكَلَّمُ بِهِ عَمَّ وَلِيَقْرَأُ قُلُوبَنَا يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ  
 ط ثُمَّ لِيَنَّمِ عَلَى خَاتَمِهَا دَرَسَ حَبِ مُسْ  
 مُصَّ

ترجمہ : میں اللہ سے بخشش کا طلبگار ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ اور سنبھالنے والا ہے، اور اسی کی طرف مجھے لوٹ کر جانا ہے، تین بار کہے (ترمذی (عن ابی سعید الخدریؓ)

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، وہی قابل تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، طاقت و قوت اللہ ہی کی دی ہوئی ہے، خدا کی ذات پاک اور قابل حمد ہے، خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، خدا سب سے بڑا ہے (ابن جان عن ابی ہریرہؓ) انسانی موقوفات اور لیٹے وقت (یہ) کہے، اے اللہ! آسمانوں کے پروردگار، زمین کے پروردگار، عرش عظیم کے پروردگار، اے ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار، دانہ کے پھاڑنے والے، کلی کے چٹکانے والے، توریت، انجیل اور سُرآن کے اتارنے والے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کی بُرائی سے جو تیرے قبضہ میں ہے۔

اے اللہ! تو ہی سب سے پہلے ہے جس کے پہلے کچھ نہ تھا، اور تو ہی سب کے بعد رہ جائے گا، جس کے بعد کچھ نہ ہوگا، اور تو ہی سب سے ظاہر ہے، جس کے اوپر کچھ نہیں، اور تو ہی سب سے پوشیدہ ہے جس کے نیچے کچھ نہیں، تو ہمارا قرض ادا کر دے اور ہمیں احتیاج سے غنی بنادے، مسلم، سنن اربعہ، ابن ابی شیبہ (عن ابی ہریرہؓ) ابویعلیٰ (عن عائشہؓ)

خداوند! میں نے اپنی جان تجھے سونپ دی اور اپنا رخ تیری طرف کر دیا، اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا، اور اپنی پیٹھ تیری طرف رکھ دی، تیری رغبت اور خوف سے تجھ سے سوائے تیرے کوئی ٹھکانا اور پناہ نہیں، تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری، اور اس نبیؐ پر جس کو بھیجا اور چاہے کہ ان کلمات پر اپنی بات ختم کر دے، صحاح ستہ (عن ابراہ بن عازبؓ)

اور چاہے کہ (سوتے وقت) "قل یا ایہا الکافرون" پڑھے، طبرانی (عن جبلة بن حارثہ) پھر اسے ختم کر کے سو جائے، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن جان، حاکم، مصنف ابن ابی شیبہ، غن فروع بن نوفل الاشجعی)

**شرح :** ارشاد نبویؐ ہے، جو شخص بستر پر لیٹے وقت تین بار استغفار کرے تو اُس کے گناہ (خواہ) دریا کے جھاگ، درختوں کے پتے، علاج کی ریت یا زمانہ کے ردوں کے) برابر ہوں بخش دیئے جاتے ہیں۔ "علاج" زمین مغرب میں ایک جنگل کا نام ہے، جس میں ریت بہت ہے۔

لُغَت میں توبہ کے معنی پھرنے کے ہیں، اور اصطلاح شرع میں سچی نیت سے پشیمان ہوتے ہوئے گناہ سے پھرنے کو توبہ کہتے ہیں۔

کسی نے حضرت ضحید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا توبہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا گناہ کر کے اس طرح مہول جانا کہ دل سے اس کی لذت ایسی نکل جائے، جیسے جانا ہی نہیں۔

حدیث شریفؐ میں ہے، جس نے بستر پر لیٹے وقت یہ دُعا پڑھی تو اس کے گناہ اگر سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تو بخش دیئے جاتے ہیں۔

قرض سے حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا احتمال ہے، احتیاج سے غنی ہونے کے معنی ہیں کہ لوگوں کی طرف کوئی حاجت نہ رہے یا دل سے حاجت ہی نکل جائے۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تو وضو کر کے بستر پر واپسی کروٹ لیٹ کر اسلمت الخ کہے اور اسی رات مر جائے تو تیری موت فطرۃ پر واقع ہوگی اور اگر صبح اٹھینا تو تو بھلائی پائے گا، مشکوٰۃ

”وليجعلن آخر مايتكلم به“ یعنی یہ دعا آخری کلام ہونا چاہئے، اس کے بعد پھر کوئی دُنیوی بات چیت نہ ہو، لیکن سُبحان مجید اور دُعا وغیرہ پڑھ سکتا ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے کہ آدمی اس کے پڑھنے سے شرک سے پاک رہتا ہے۔ مشکوٰۃ

وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْمَسْبُوحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرُقُدَ  
وَيَقُولُ إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِنْ آيَةِ ذَاتِ نَسٍ وَهِنَّ  
الْحَدِيدُ وَالْحَشْرُ وَالصَّفُّ وَالْجُمُعَةُ وَالْتَّغَابُنُ وَالْأَعْلَى مَوْ  
نَسٍ وَحَتَّى يَقْرَأَ آتَمَ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ الْمَلِكُ نَسٍ تِ مُصْ  
مُسٍ وَحَتَّى يَقْرَأَ ابْنِ إِسْرَائِيلَ وَالزُّمَرَتِ نَسٍ مُسٍ  
مَا كُنْتُ أُرَى أَحَدًا يَعْقِلُ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ الْآيَاتِ الثَّلَاثِ  
الْأَوَاخِرَ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَوْصَحِيهِ

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ سونے سے پہلے مسباح پڑھتے تھے، اور فرماتے  
تھے کہ ان میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے، ابو داؤد، ترمذی، نسائی (عن العریاض  
بن ساریہ)

اور وہ (مسبحات) سورۃ حدید، سورۃ حشر، سورۃ صف، سورۃ جمعہ، سورۃ تغابن اور سورۃ اعلیٰ  
ہیں، نسائی موقوفاً (عن معاویہ بن صالح)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک آرام نہیں فرماتے تھے جب تک سورۃ "آتَمَ السَّجْدَةِ"  
اور سورۃ "مَلَاک" نہ پڑھ لیتے، نسائی، ترمذی، ابن ابی شیبہ، حاکم۔

اور نیز جب تک سورہ "بنی اسرائیل" اور سورہ "زمر" نہ پڑھ لیتے، ترمذی، نسائی، حاکم،  
(عن عائشہ)

(حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نہیں سمجھتا کہ کوئی عقلمند سورہ "بقرة" کی آخری تین آیتیں  
پڑھنے سے پہلے سو جائے۔

**تشریح:** رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، سورۃ بقرہ کی دو آخری آیتیں "آمن الرسول" مجھے  
عرش کے خزانہ سے ملی ہیں، تم سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ، کیونکہ ان میں بخشش کی طلب، اللہ کا تقرب اور  
دعا ہے، اور آپ سے پیشتر کسی نبی کو یہ آیتیں نہیں دی گئیں، جو شخص ان میں سے دعا کی آیتیں پڑھتا ہے وہ  
مقبول ہوتی ہیں مشکوٰۃ۔

مصنف نے یہاں بھی اپنے وعدہ کے خلاف کیا ہے، کیونکہ کتاب کے دیباچہ میں یہ کہا ہے کہ جس موقوف حدیث کو بیان کروں گا اس کے بعد سے پیشتر لفظ "مو" لکھوں گا، پھر جس صحابی پر موقوف ہوگی اس کا ذکر کروں گا، یہاں کسی چیز کا ذکر نہیں کیا بلکہ صحیح کہہ کر گذر گئے۔

علامہ نوویؒ کتاب الاذکار میں رقمطراز ہیں کہ امام حافظ ابوبکر نے ابو داؤد سے یہ روایت حضرت علیؓ کی سند سے نقل کی ہے۔



إِذَا وَضَعْتَ جَنْبَكَ عَلَى الْفِرَاشِ وَقَرَأْتَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلَّ  
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَدْ أَمِنْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا الْمَوْتَ رَمَا مِنْ  
رَجُلٍ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ فَيَقْرَأُ سُورَةَ مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا بَعَثَ  
اللَّهُ إِلَيْكَ مَلَكًا يَحْفَظُهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهْبَ مِنْ  
نَوْمِهِ مَتَى هَبَ إِذَا أَوَى الرَّجُلُ إِلَى فِرَاشِهِ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ  
وَشَيْطَانٌ فَيَقُولُ الْمَلَكُ اخْتِمْ بِخَيْرٍ وَيَقُولُ الشَّيْطَانُ اخْتِمِ  
بِشَرٍّ فَإِنْ ذَكَرَ اللَّهُ ثُمَّ نَامَ بَاتَ الْمَلَكُ يَكَلِّمُكَ الْحَدِيثَ يَأْتِي  
تِمْتَةُ سَحَبٌ مِّنْ ص

ترجمہ : جب تُو نے اپنا پہلو بستر پر رکھا، اور سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھ لی تو تو موت کے  
علاوہ ہر چیز سے امن میں ہو گیا، بزار (عن انس)

جو آدمی اپنے بستر پر آرام کرتے وقت کتاب اللہ کی کوئی سورۃ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس  
کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے، جو ہر تکلیف دہ چیز سے اس کے بیدار ہونے تک اس کی حفاظت کرتا  
ہے، خواہ وہ کسی وقت ہی نیند سے بیدار ہو، احمد (عن شداد بن اوس)

جب آدمی سونے کے لئے اپنے بستر پر آتا ہے، تو فوراً فرشتہ اور شیطان اس کے پاس آتے  
ہیں، فرشتہ کہتا ہے (اپنا عمل) بھلائی پر ختم کر، شیطان کہتا ہے بُرائی پر ختم کر، پھر اگر وہ اللہ کا ذکر  
کرے سو یا تو فرشتہ رات بھر اس کی حفاظت کرتا ہے، بقیہ حدیث آئندہ آئے گی، نسائی، ابن جابر  
حاکم، ابویعلیٰ (عن جابر)

شرح : علامہ ملا علی قاری نے اس کی شرح حرد ثین میں اس حدیث کا بقیہ حصہ "وَإِذَا انْتَبَهَ مِنَ  
النَّوْمِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّنِي نَفْسِي الْحَرِيثَ بَيَانُ كَيْفَ هُوَ"

اور صاحب فتح المبین بیان کرتے ہیں کہ مصنف نے کتاب غلت میں اس حدیث کا بقیہ حصہ "فَانْ وَقَعَ  
عَنْ سِرِّيْرَةَ فَمَا تَدَخَّلَ الْجَنَّةَ" اگر چارپائی سے گر کر مر گیا تو جنت میں داخل ہو گا ذکر کیا ہے۔

لیکن صحیح قولِ اولیٰ ہی ہے، کیونکہ "یاقی بقیہ" سے معلوم ہوتا ہے کہ بقیہ حدیث اسی کتاب میں ہو۔  
 اگر اللہ کا ذکر کرو گے سوتا ہے، تو فرشتہ رات بھر اس کی حفاظت کرتا ہے، ورنہ شیطان شبِ باشی کرتا ہے،  
 اور اس کی بیداری پر پہکانے اور دوسو سو ڈالنے کا منتظر رہتا ہے۔  
 ارشادِ نبوی ہے، جو شخص رات کو سورۃ "دخان" پڑھتا ہے، تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے، کہ ستر ہزار  
 فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں، اور سورۃ "ال عمران" کا آخر "ان فی خلق السموات والارض  
 پڑھتا ہے تو اس کے واسطے رات بھر جاننے کا ثواب لکھا جاتا ہے، مشکوٰۃ۔

وَإِذَا رَأَى فِي مَنَامِهِ مَا يَحِبُّ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيَحْدِثْ  
بِهَا خَيْرَ مُمْسٍ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ خَيْرَ مُمْسٍ وَإِذَا  
رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ خَيْرَ مُمْسٍ وَلْيَبْصُرْ مُمْسٍ وَلْيَنْفُتْ  
عَنْ ثَلَاثًا ثَلَاثًا عَنْ نِسَاءٍ وَعَنْ وَلِيَّتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
وَمِنْ شَرِّهَا عِثْرًا ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ خَيْرَ مُمْسٍ  
دَسَقَ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ عِثْرًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنَبِهِ الَّذِي  
كَانَ عَلَيْهِ مُمْسٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ خَيْرَ مُمْسٍ

## خواب دیکھنے کا بیان اور اس کی دعائیں

ترجمہ: جب کوئی اپنے خواب میں پسندیدہ چیز دیکھے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرے اور اس کو بیان کرے، بخاری، مسلم، نسائی (عن ابی سعید)

اور دوست کے علاوہ کسی سے نہ بیان کرے، بخاری، مسلم (عن ابی قتادہ)

اور جب کوئی (خواب میں) ناپسندیدہ بات دیکھے، تو بائیں جانب تین بار تھسکار دے، بخاری، مسلم (عن ابی قتادہ)

یا مَنُوك دے، مسلم (عن ابی قتادہ)

یا مَحْمُوك دے، صحاح ستہ (عن ابی قتادہ)

تین تین بار اپنی بائیں جانب (ایسا کرے) صحاح ستہ (عن ابی قتادہ)

اور شیطان اور خواب کی بُرائی سے اللہ کی پناہ مانگے، صحاح ستہ (عن ابی قتادہ)

تین تین بار۔ اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ (عن ابی سعید)

پھر وہ خواب اس کو (ہرگز) ضرر نہ پہنچائے گا، صحاح ستہ (عن ابی سعید و ابی قتادہ)

اور جس کو روٹ پر ہے، اس کو بدل دے، مسلم (عن جابر)

یا اَکْھُک نماز پڑھے، بخاری (عن ابی ہریرہ)

شرح: اس لئے کہ جب دوست اُسے سنے گا تو اچھی تعبیر دے گا، اور دشمن ایسی تعبیر دے گا جس سے رنج و غم

پہنچے، اور اکثر وہی ہوتا ہے جو معبر اول کہتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ خواب کی جب تک تعبیر نہ بیان کی جائے پرند کے پاؤں پر ہے، یعنی اس کی کوئی حقیقت نہیں، اور جب تعبیر بیان کر دی جاتی ہے تو تعبیر کے موافق واقع ہوتا ہے، چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ ایک عورت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے خواب میں اپنے گھر کی چوکھٹ ٹوٹی ہوئی دیکھی ہے، آپ نے فرمایا: "تیرا کوئی غائب شخص آئے گا"۔ چنانچہ اس کا خاوند سفر سے واپس آیا، کچھ دن بعد پھر وہ سفر پر چلا گیا، اور اس عورت نے وہی خواب دیکھا، تو پھر رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ بتشریف نہ رکھتے تھے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ موجود تھے، اُس نے اپنا خواب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہہ دیا، آپ نے تعبیر دی: "تیرا شوہر مر جائے گا" اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب بیان کیا، آپ نے فرمایا: "اپنے خواب کا کسی سے ذکر تو نہیں کیا ہے؟" اس نے جواب دیا: "جی ہاں، میرے بیان کیا ہے" آپ نے فرمایا: "پھر وہی ہوگا جو تعبیر دی گئی ہے۔"

اگر خوفِ زہ اور پریشان کن خواب دیکھے تو کسی سے نہ کہے، اور اگر اچھا اور خوش کن خواب دیکھے تو دوست یا عقلمند یا حاکم سے کہہ دے، چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ اپنا خواب صحابہ رضی اللہ عنہم کو سناتے، اور تعبیر بیان کرتے اور اس کی تعبیر دیتے۔

یعنی انسان جب خواب میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو تین بار بایں جانب تھکاردے اور تین بار شیطاں اور اس کی شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے۔

روایتوں میں مختلف الفاظ ہیں، تھنکارنا، پھونکارنا، تھونکارنا، اور یہ تینوں تھوک کی درجہ بدرجہ قسب ہیں

بہشتی "اس طرح تھوکنے کو کہتے ہیں جس میں تھوک بہت ہو اور "تفل" جس میں تھوڑا تھوک ہو

اور "نفث" جس میں فقط تھوک کی چھینٹیں نکلیں۔



حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا دستور تھا کہ اپنے سمجھ دار بچوں کو تو یہ دُعا سکھا دیتے تھے، اور نہ سمجھ بچوں کے لئے اس کو کاغذ پر لکھ کر ان کی گردن میں ڈال دیتے تھے، ابو داؤد ترمذی، نسائی، حاکم (عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ)

میں اللہ کے کلمات نامہ کی جن سے نہ نیک بچ سکتا ہے نہ بد، پناہ مانگتا ہوں، اُس چیز کی بُرائی سے جو آسمان سے اُترتی ہے، اور جو آسمان پر چڑھتی ہے، اور اُس چیز کی بُرائی سے جو زمین کے اندر پیدا ہوتی اور جو اُس سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں کی بُرائی سے، اور رات اور دن کے حوادث کی بُرائی سے مگر جو واقعہ اچھا پیش آئے، اے رحمن!، طبرانی (عن خالد بن ولید) نیند لچنے میں کہے اے اللہ! ساتوں آسمان اور ہر اس چیز کے رب جن پر وہ سایہ افکن ہیں اور ساتوں زمینوں اور ہر اُس چیز کے رب جن کو وہ اٹھائے ہوئے ہیں، اور ثیاطین اور ہر اس شخص کے رب جن کو انھوں نے بہکایا اور بھٹکایا ہے، تو تیری مخلوقات سے میری حفاظت فرما، مہاد اکوئی ان میں سے مجھ پر ظلم و تعدی کرے، تیرا ہی پناہ دیا ہوا غالب اور محفوظ رہتا ہے، تیرا نام بڑا بابرکت اور عظمت والا ہے، طبرانی فی الاوسط، ابن ابی شیبہ (عن خالد بن ولید)

اے اللہ! ستارے چھپ گئے، آنکھوں نے نیند بھر لی، تو ہی زندہ اور سنبھالنے والا ہے، تجھے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند، اے زندہ اور سنبھالنے والے میری رات میں چین دے اور میری آنکھوں میں نیند ابن سنی (عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ)

**شرح :** کَلِمَاتٍ تَامَّةٌ۔ اللہ کا علم، اللہ کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں، اس کا وعدہ سچا اور اس کی وعید پوری ہونے والی ہے۔

”مَہْمَزَاتٌ“ دُعا

”ظَوَائِرِقُ“ دن رات کے حادثات و واقعات۔

”فِتْنَةٌ“ متحیر ہونا، گمراہی، گناہ، کفر، رسوائی، عذاب، دیوانگی، محنت، آزمائش، مختلف معنی میں آتا ہے یہاں سب ہو سکتے۔

حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی نیند اچٹ جانے کی شکایت کی آپ نے فرمایا یہ دُعا پڑھ لیا کرو: ”اللہم غارت النجوم الخ“ اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے میری تکلیف دُور کر دی۔

وَإِذَا انْتَبَهَ مِنَ النَّوْمِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّنِي إِلَى نَفْسِي وَلَمْ  
يَمِتْهَا فِي مَنَامِهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمِيطُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ  
تَزُولَا وَلَكِنَّ نَزْلَ التَّلَاقِ أَمْسَاكُهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِ كَرَامَتِهِ كَانَ  
حَلِيمًا غَفُورًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمِيطُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ  
إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرُؤُوفٌ رَحِيمٌ سُبْحَانَ مَنْ حَبَّ مَسْ  
حُودُ اللَّهِ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مَسْ  
حُودُ اللَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ خ  
تِ سُبْحَانَ مَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ لَا شَرِيكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِذُنُوبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا  
وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً  
إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ دِتِ سُبْحَانَ مَنْ حَبَّ مَسْ  
الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ  
الْغَفَّارُ سُبْحَانَ مَنْ تَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى  
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ  
أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْيِدْعُو  
أَسْتَجِيبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ قُبِلَتْ صَلَاتُهُ

خَعَهُ مَنْ قَالَ حِينَ يَتَحَرَّكَ مِنَ اللَّيْلِ بِسْمِ اللَّهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ  
وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَشْرًا أَمِنْتُ بِاللَّهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ عَشْرًا  
وَقِيَّ كُلَّ شَيْءٍ يَتَخَوَّفُهُ وَلَمْ يَنْبَغِ لِدَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ إِلَى مِثْلِهَا  
طَسٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ  
بِصَنِفَةٍ إِنْ أَرَادَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ فَإِذَا  
اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ  
لَنْ أَمْسُكَتَ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ رَدَدْتَهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ  
بِهِ أَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ت ي

## بیداری کی دعائیں

ترجمہ : جب سو کر اٹھے تو کہے اس خدا کا شکر ہے جس نے میری جان لوٹا دی اور مجھے سوتے میں  
موت نہ دی، اس خدا کا شکر ہے جس نے آسمان و زمین بگڑنے اور اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے روک  
رکھا ہے، اگر وہ خراب ہو جائیں تو اس کے سوا کون سنبھال سکتا؟ بیشک وہ بہت بڑبار اور بڑا ہی  
ورگزر کرنے والا ہے، اس خدا کا شکر ہے جو آسمان کو اپنی ہلا اجازت زمین پر گرنے سے روکے ہوئے  
ہے، اس میں کچھ شک و شبہ نہیں کہ اللہ آدمیوں پر بڑی شفقت رکھتا اور رحم کرتا ہے، (نسائی،  
ابن حبان، حاکم، ابویعلیٰ، زعن جابر)

اُس خدا کا شکر ہے جو مردوں کو جلاتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، حاکم (عن جابر)  
اُس خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد جلایا اور اُسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے، بخاری،  
ابوداؤد، نسائی، ابن ابی شیبہ (عن حذیفہ)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، تیری ہی ذات پاک ہے، اے اللہ! میں تجھ سے  
اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں، اور تیری رحمت کا طلبگار ہوں، اے میرے پروردگار مجھے اور زیادہ  
علم نصیب کر، اور مجھے راہِ راست پر لائے پیچھے میرے دل کو ڈانواں ڈول نہ کر اور اپنی سرکار سے مجھے  
رحمت کا خلعت عطا فرما کچھ شک نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہے۔ اے میرے پروردگار مجھے علم میں

ترقی دے اور میری ہدایت کے بعد میرا دل کج (یعنی گمراہ) نہ کرے اور اپنے پاس سے رحمت عطا کر بیشک تو بہت دینے والا ہے ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، (عن عائشہ)  
ایک اللہ کے سوا کہ وہ سب پر غالب ہے اور کوئی معبود نہیں (وہی) آسمانوں اور زمین کا مالک ہے، اور ان چیزوں کا جو آسمان و زمین کے درمیان میں ہیں (اور وہ) زبردست (اور) بڑا بخشنے والا ہے، نسائی، ابن حبان، حاکم (عن عائشہ)

جو شخص اللہ کا ذکر کرتے ہوئے رات کو جاگے اور کہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مالک ہے، وہی قابل تعریف ہے، اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے، اللہ ہی کی ذات پاک ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، طاقت و قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے، اے اللہ تو مجھے بخش دے یا (اور) دعا کیے تو قبول ہوتی ہے، اور اگر وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا کی تو اس کی نماز قبول ہوتی ہے، بخاری، سنن اربعہ، (عن عیادۃ بن الصامت)

جورات کو کروٹ لیتے وقت دس بار "سبحان اللہ" (اور دس بار "سبحان اللہ" کہے اور دس بار "أصنت باللہ" میں اللہ پر ایمان لایا اور "کذبت بالطاغوت" میں نے معبودانِ باطل کی عبادت کا انکار کیا، کہے تو وہ ہر اس چیز سے جس سے وہ ڈرتا ہے محفوظ رہے گا اور جس وقت تک وہ اسے پرستار ہے گا کوئی گناہ اس سے نہ پاسکے گا اور نہ ہلاک کر سکے گا۔ طبرانی فی الاوسط، عن ابن عمر جب رات کو اپنے بستر سے اٹھے اور پھر دوبارہ بستر پر جائے تو اپنی گنگی کے کنارے سے تین بار اسے جھاڑ دے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے پیچھے سے اس پر کیا چیز آتی ہے، اور جب لیٹے تو کہے تیرے نام پر لے لے اللہ میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیری ہی مدد سے اس کو اٹھاؤں گا، اگر تو میری جان روک لے تو اس پر رحم کر، اور اگر ٹوٹے تو اس کی ایسی حفاظت فرما جیسی تو اپنے نیک بندوں میں سے کسی کی کرتا ہے، ترمذی، ابن سنی (عن ابی ہریرۃ)

**شرح:** "تَعَاوُذُ" استغفار یا شیعہ کہتے ہوئے جاننے کو کہتے ہیں۔

"أَوْحَيْتُ مُحَمَّدًا" یہ شاک راوی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "اللهم اغفر لی" فرمایا، یا "یدعو قریبا" "وَلَا تُنَبِّغْ" یعنی کوئی گناہ اس کے حرکت کرنے سے پرھنے کے وقت تک نہ لے پاسکے گا اور نہ ہلاک کر سکے گا یعنی نہ اس سے کوئی گناہ سرزد ہوگا اور نہ وہ اس کی وجہ سے مبرا ہوگا۔

کر دے وقت کی دعا  
رات کو بستر سے اٹھ کر دوبارہ بستر پر لیٹنے کا طریقہ اور اس کی دعا

وَإِذَا قَامَ لِتَهَجِّدَ فَإِنْ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ مُصَّ  
 مِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْيِ وَالْخُبَائِثِ عِ مَصَّ وَإِذَا  
 خَرَجَ غُفِّرَ إِنَّكَ حَبَّ عَهْ مَصَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي  
 الْأَذَى وَعَافَانِي سَمِي مَوْمَصَّ

## پاخانہ میں آمدورفت کی دعائیں

ترجمہ : اور جب تہجد کے لئے اٹھے اور اگر پاخانہ جائے تو "بسم اللہ" کہے، ابن ابی شیبہ، ابن سنی،  
 (عن علیؓ)  
 خداوند! میں ناپاک جنوں کو روڈ آنا سے (نروادہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔  
 اے اللہ! میں تجھ سے گندگی اور گندی چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں۔  
 ابن ابی شیبہ (عن انسؓ)  
 جب پاخانہ سے نکلے تو کہے "غُفِّرَ إِنَّكَ" خداوند! ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں، ابن خیابان،  
 سنن اربعہ، ابن ابی شیبہ (عن عائشہؓ)  
 خدا کا شکر ہے جس نے میری تکلیف دور کی اور مجھے عافیت دی، انسائی، ابن سنی (عن ابی ذرؓ)  
 ابن ابی شیبہ، موقوفاً (عن ابی ذرؓ)

شرح : یعنی جب رات کو تہجد ادا کرنے کے لئے اٹھے اور پاخانہ کا ارادہ کرے تو "بسم اللہ" کہہ کر پاخانہ میں  
 داخل ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، میری امت کی برائی اور جہنم کے درمیان ہیں "بسم اللہ"  
 کہنے سے پردہ ہوجاتا ہے۔

"الْخُبْيُ" جمع خَبِيثٌ = جس کے معنی ایذا دینے والے جن اور شیطان کے ہیں۔

"الْخُبَائِثُ" جمع خَبِيثَاتٌ = ایذا دینے والے جن اور شیطان کی مادہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

"الْخُبْيُ" جمع خَبِيثٌ = گندگی، کفر، شرک، فجور۔

"الْخُبَائِثُ" جمع خَبِيثَاتٌ = گندی چیزیں، بُرے افعال، بُری غصلیں، بُرے عقیدے۔

چونکہ حدیث دونوں طرح مروی ہے، اس لئے ہم نے بھی دونوں ترجمے کر دیئے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاے حاجت کے لئے پاخانہ میں جاتے

تھے تو فرمایا کرتے اللہ عزوجل اعدو ذلک الخ اس دعا کے پڑھنے سے پاخانے کے جنوں اور شیاطین کی شر سے محفوظ رہتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے باہر آتے وقت فرماتے تھے "عَفِّرْ اِنَّكَ" میری مغفرت چاہتا ہوں۔

پیشاپہ پاخانہ کے آداب

پاخانے جاتے وقت یہ دعا پڑھنی مسنون ہے :-

”اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبَايِثِ وَالْخَبَائِثِ“ (خداوند! میں ناپاک جنوں ذکر و اناث سے پناہ مانگتا ہوں۔ اس دعا کے پڑھنے سے آدمی پاخانے کے جنوں اور شیاطین کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ پاخانے سے نکلنے وقت یہ دعا پڑھنی مناسب ہے۔)

”الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذَى وَعَاقَبَنِي“ (خدا کا شکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور صحت عنایت فرمائی)

بعض روایتوں میں صرف "عُفِّرَ اَنَّاكَ" تیری مغفرت چاہتا ہوں، آیا ہے۔

جنگل میں پیشاب پاخانے کے لئے قبلہ رخ نہ بیٹھے، لیکن گھر میں کسی چیز کی آڑ میں ہو تو مضائقہ نہیں، اور مقصود اس سے خانہ کعبہ کا ادب ہے، دہنے ہاتھ سے استنجا کرنا، پیشاب کرتے وقت واسنے ہاتھ سے ستر پکڑنا منع ہے، کیونکہ استنجا ذلیل ترین کام ہے جو ہاتھ سے لیا جاتا ہے، اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر فضیلت رکھتا ہے، اس لئے ایسے کام بائیں ہاتھ کے لئے موضوع ہیں، استنجے کے لئے کم سے کم تین ڈھیلے لینے چاہئیں، اس سے کم لینے منع ہیں اور زیادہ کی قید نہیں، کیونکہ مقصود اصلی ازالہ نجاست ہے اور وہ جتنے ڈھیلوں سے بھی حاصل ہو سکے درست ہے، گو بر، کوئلے، ہڈی سے استنجا کرنا منع ہے۔

ملک عرب میں چونکہ ہمیشہ پانی کی قلت رہتی تھی، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکیم عام تھا کہ لوگ ڈھیلوں اور پتھروں سے استنجا کیا کریں، مگر پھر بھی پانی سے استنجا کرنے والے زیادہ ظاہر اور پاک سمجھے جاتے تھے، چنانچہ قرآن مجید میں ان کی اس طرح تعریف کی گئی ہے، ارشاد ہے:-

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لِمَسْجِدٍ أَشْرَسَ  
 عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ  
 أَنْ تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ  
 يَتَّطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ  
 سورة توبہ . رکوع ۱۳

(سولہ پیغمبر) تم اس (مسجد) میں کبھی (جا کر) کھڑے بھی نہ بنانا  
 وہ مسجد جس کی بنیاد شروع دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی اس  
 کا البتہ حق ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو (کر امامت کرو کیونکہ) اس  
 میں ایسے لوگ ہیں جو خوب صاف ستھرے رہنے کو پسند کرتے ہیں اور  
 اللہ خوب صاف ستھرے رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

اب ہندوستان و پاکستان میں پانی کی ہر طرف کثرت ہے، جا بجا چشے اور ندیاں پڑی بہہ رہی ہیں، گھر گھر نل "وڑے" ہوئے ہیں تو اس وقت اگر کوئی شخص ڈھیلوں سے استرخانہ بھی کرے اور صرف پانی پر بس کرے

تو یہ اس کے لئے کافی دوائی ہے۔ اور نہ صرف کافی دوائی ہے بلکہ ازکی و اظہر ہے۔

ایک بات لوگوں میں یہ بھی دیکھی جاتی ہے کہ پیشاب کے بعد ڈھیلے سے پیشاب خشک کرتے اور گھر کے صحن میں عورتوں اور بچوں کے سامنے استنجا کرتے ہوئے ٹہلتے اور کھلے بازاروں میں چکر لگاتے پھرتے ہیں، یہ نہایت بے شرمی اور بے حیائی ہے، اس سے ضرور پرہیز کرنا چاہئے، عام راہوں میں جہاں لوگ چلتے پھرتے ہیں، اور ان درختوں کے تلے جہاں لوگ آرام لیتے ہیں پیشاب پانخانہ کرنا حرام اور لعنت پڑنے کا سبب ہے، کیونکہ جب لوگوں کو تکلیف ہوگی تو ایسے شخص کو بُرائی لعنت سے یاد کریں گے، اسی طرح حمام میں اور پانی کے گھاٹ پر بھی پیشاب پانخانہ منع ہے کیونکہ چھینٹیں اڑیں گی تو بدن یا کپڑے ناپاک ہوں گے، پل اور سوراخ میں بھی پیشاب نہ کریں، کیونکہ ممکن ہے کہ اس میں کوئی موزی جانور وغیرہ ہو اور اس سے تکلیف پہنچے یا وہاں کوئی ضعیف و کمزور جانور وغیرہ ہو اور اس کو ایذا پہنچے، پیشاب اور استنجا کرتے وقت سلام کا جواب دینا، یا خود سلام کرنا منع ہے، کیونکہ سلام دعا ہے، اور پیشاب اور پانخانہ کی حالت دُعا کے ادب کے منافی ہے۔

انگوٹھی پر نامِ خدا یا کوئی متبرک کلمہ کندہ ہو تو اسے پہن کر پاخانے میں جانا منع ہے، کہ خدا کے نام کی بے ادبی ہوتی ہے، کہیں بیٹھ کر پیشاب کرنے میں چھینٹیں اڑنے کا خوف ہو یا کوئی اور عذرِ شدید ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کر لینا جائز ہے، جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گوری پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہے، اور اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ آپ کی پشتِ مبارک میں درد تھا اور اس وجہ سے آپ سے بیٹھا نہیں جاتا تھا، ہر کیف اگر عذرِ شدید ہو تو کھڑے رہ کر پیشاب کرنے کا مضائقہ نہیں لیکن جو لوگ صرف غیر مسلموں کی تقلید کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں انہیں سوچنا چاہئے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں نجاست سے احترازِ عادت بہت مشکل ہے، مگر اس ضرورت کو سمجھے وہ جس کو نماز پڑھنی ہو، اور بے نمازیوں اس احتیاط پر عمل کرنے لگا، اور باتوں میں ظاہر کی صفائی کے بڑے لمبے چوڑے دعوے کئے جاتے ہیں، اور پیشاب جیسی گندی چیز کے بارے میں اس قدر تساہل ہے۔

طہارت میں اسی قدر پانی خرچ کریں جس سے طہارت حاصل ہو جائے زیادہ صرف کریں گے تو اسراف میں داخل ہوگا۔ دو مرد اور اسی طرح دو عورتیں ایک جگہ پیشاب پانخانے کے لئے نہ بیٹھیں، نہ کوئی کسی کا ستر دیکھے نہ باہم باتیں کریں، کیونکہ یہ نہایت بے حیائی کی باتیں ہیں اور خدا کو ناپسند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

”الْحَبَاءُ شَعْبَةٌ مِّنْ الْإِيمَانِ“ (حیاء ایمان کا جز ہے)

وَإِذَا تَوَضَّأَ فَلْيُسَمِّ اللَّهَ دَاتِ قِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
 ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي خَيْرِي وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي سَمِ وَإِذَا فَرَغَ  
 مِنَ الْوُضُوءِ رَفَعَ نَظْرَهُ إِلَى السَّمَاءِ دَسِ وَلْيَقُلْ أَشْهَدُ أَنْ لَا  
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
 وَرَسُولُهُ مُرَدَّ سَمِ قِ مُصْرَعِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قِ مُصْرَعِ  
 اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ تِ  
 سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
 أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ مُسْ سَمِ مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ  
 سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ كُتِبَ  
 لَهُ فِي رَقٍّ ثُمَّ جُعِلَ فِي طَائِعٍ فَلَمْ يَكْسِرْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ طُسْ

## وضو کی دعائیں

ترجمہ : جب وضو کرے تو "بسم اللہ" کہے، ابو داؤد، ابن ماجہ (عن ابی ہریرۃ) ترمذی (عن سعید بن زید)  
 اور کہے اے اللہ! مجھے بخش دے، اور میرے گھرمیں وسعت دے، اور میرے رزق میں برکت  
 عطا کر، نسائی، ابن سنی (عن ابی موسیٰ الاشعری)  
 اور جب وضو سے فارغ ہو تو اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائے، ابو داؤد، نسائی (عن عمر بن  
 اور کہے : میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اپنی ذات و صفات میں یکتا  
 و یگانہ ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے  
 بندے اور اس کے رسول ہیں، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابن سنی، (عن عمر بن  
 تین بار یہ دعا پڑھے، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابن سنی (عن عمر بن

(اور بعض روایات میں اس کلمہ کے ساتھ یہ دعا بھی آتی ہے)

اے اللہ! تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک وصاف رہنے والوں میں سے بنا دے (ترمذی (عن عمر)  
تو پاک ہے اے اللہ! اور مستحقِ حمد ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں (اس لئے)  
تجھ سے بخشش چاہتا ہوں، اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں، حاکم، نسائی (عن ابی سعید الخدری)  
جو شخص وضو کرتے وقت کہے، تو پاک ہے، اے اللہ! اور مستحقِ حمد ہے، میں تجھ سے مغفرت  
چاہتا ہوں، اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں (تو بعینہ یہ الفاظ یا اس کا ثواب) اس کے لئے ایک پرچہ پر  
لکھ کر ٹھہر لگا دی جاتی ہے جو قیامت تک (لگی رہے گی اور) توڑی نہیں جائے گی، طبرانی فی الاوسط  
(عن ابی سعید الخدری)

**شرح:** حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی  
لے کر آیا، آپ نے وضو شروع کیا اور میں نے سنا کہ آپ وضو کرتے وقت فرما رہے تھے "اللھم اغفر لی" میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ یہ دعا فرما رہے تھے؟ آپ نے فرمایا "کیا میں نے دنیا فاقہ کی (کوئی چیز  
چھوڑ دی؟" یعنی میں نے سب کچھ مانگ لیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جو وضو سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے، اس کے لئے جنت کے  
آکھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے جنت میں داخل ہو مشکوٰۃ  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ  
فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ  
وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ  
تک اپنے پاؤں (دھولیا کرو)  
(سورہ مائدہ: رکوع ۲)

حدیث شریفہ میں آیا ہے:-

"وَقِفَاتُ الْحِجَّةِ الصَّلَاةِ وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهُّورُ" (جنت کی کنجی نماز اور نماز کی کنجی وضو ہے)  
مطلب یہ ہے کہ نماز بغیر وضو قبول نہیں ہوتی، فضائل وضو میں بے شمار حدیثیں آئی ہیں، آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ "وضو آدھا ایمان ہے اور وضو پر وضو کرنے سے دس ٹیکیاں ملتی ہیں، جہاں تک وضو  
کا پانی پہنچے گا وہاں تک متوضی (وضو کرنے والا) کو قیامت کے روز قیمتی زیور پہنائے جائیں گے۔  
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگ قیامت کے دن اس حال میں بلائے  
جائیں گے کہ ان کے اعضا وضو کے اثر سے چمکتے ہوں گے۔

وضو کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ جب آدمی نماز کے لئے آمادہ ہو تو اول دل میں نیت کرے کہ میں نماز کے لئے  
وضو کرتا ہوں پھر بسم اللہ کہہ کر تین دفعہ دونوں ہاتھ چوہنچوں تک دھوئے، تین دفعہ کلی کرے مسواک  
سمیت کیونکہ وضو میں مسواک کرنا بھی مسنون ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسواک کرنے سے خدا خوش ہوتا اور منہ پاک صاف رہتا ہے، مسواک کرنے میں ایک طبی مصلحت بھی ہے، وہ یہ کہ منہ اکثر اوقات بند رہتا اور خارجی ہوا کی آمد و رفت وہاں تک بہت کم ہوتی ہے، خاص کر سونے کے اوقات میں منہ کی رطوبت دانتوں اور ڈاڑھوں کی جڑوں میں جمع ہو جاتی ہے، جس سے چند ہی روز میں گندہ دہنی کا مرض پیدا ہو جاتا ہے، اسی طرح بسا اوقات کھانے کے کچھ اجزاء یا گوشت کے چھوٹے پھوٹے ٹس آدمی کی غفلت سے دانتوں کی جڑوں میں یا رینجوں میں لگے رہ جاتے ہیں تو اگر مسواک کے ذریعے سے انہیں جلد نہ نکالا جائے گا تو سڑ کر دانتوں اور ڈاڑھوں میں کیڑے پیدا کر دیں گے، اور اس سے درد شدید پیدا ہو جاتا ایک آسان سی بات ہے، اس لئے آدمی کو چاہئے کہ ہر وضو کے وقت نہیں تو کم سے کم صبح اور عشا کے وقت ضرور مسواک کر لیا کرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی باہر سے گھر میں تشریف لاتے مسواک کرتے اور فرماتے کہ جس وقت میرے پاس جبریل آتے ہیں مسواک کی تاکید کرتے ہیں حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں امت پر مسواک کرنا فرض تو نہیں کر دیں گے، یا میں مسواک میں بکثرت مبالغہ کرنے سے پوپلا تو نہیں ہو جاؤں گا، مسواک کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ پیلو ہی کے درخت کی ہو بلکہ جس درخت کی بھی ہو کافی ہے، اور اب تو بالوں کی اور گٹی ہوئی ہڈیوں کی جڑشیں نما مسواکیں چل پڑی ہیں یہ بھی مشہور مسواک کے حکم میں داخل ہیں، اسی طرح دانتوں کو صرف انگلی سے صاف کرنا یا منجن ملنا یا طبیب کے بتائے ہوئے مسنوں کا استعمال کرنا بھی مسواک میں داخل ہے کیونکہ جو فائدہ مسواک پر متفرع ہوتا ہے، یعنی ازائہ بجز وہی ان چیزوں میں بھی متصور ہے، الغرض متوضی (وضو کرنے والا) مسواک اور زمین کلیاں کر چکے تو تین دفعہ ناک میں پانی دے، بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑے اور ناک کے اندر پانی پہنچانے کی کوشش کرے، پھر تین دفعہ منہ دھوئے طول میں ماتھے کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور عرض میں دونوں کانوں کی لوؤں تک، داڑھی کو اچھی طرح تر کرنا اور انگلیوں سے خلال کرنا مسنون ہے، زان بعد دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے، پھر نیا پانی لے کر سر کا مسح کرے، مسح اس طرح کرے کہ پانی سے دونوں ہاتھوں کو تر کر کے اور سب انگلیاں برابر ملا کر پیشانی کے بالوں پر رکھے اور گدی تک پہنچتے لے جائے، پھر گدی سے کھینچتا ہوا اسی جگہ لے آئے جہاں سے شروع کیا تھا، لیکن یہ صورت انہی لوگوں کے لئے مخصوص ہے جو "مخلیقین" ہوں یعنی سر پر بال نہ رکھتے ہوں، کیونکہ جن کے سر پر بال ہوں انہیں اتنا ہی بس کرنا ہے کہ ہاتھ کی انگلیاں ملا کر پیشانی کے بالوں پر رکھیں اور دونوں ہاتھ گدی تک لے جائیں تاکہ منتشر بال جمع جائیں۔

سر کا مسح کر کے کانوں کا مسح کرے زان بعد داہنا پاؤں ٹخنوں تک تین دفعہ دھوئے اور اسی طرح بائیں پاؤں ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا بھی خلال کرنا مسنون ہے، تاکہ پانی سب جگہ پہنچ جائے، اعضا، وضو کو تین تین بار دھونا افضل و بہتر ہے، اور اسی کو اسباغ اور اتمام تکمیل بھی کہتے ہیں، لیکن اگر کوئی شخص دو دو بار یا صرف ایک ایک بار بھی دھوئے گا وضو صحیح و درست ہو جائے گا، مگر تین تین بار سے زیادہ وضو منع ہے، کیونکہ پانی خدا کی بڑی نعمت ہے اور اس کو بے ضرورت زیادہ سہانا حقیقت میں ضائع کرنا ہے اور اسی کو اسراف

کہتے ہیں، اعضاء وضو میں سے کوئی عضو ناخن کے برابر بھی خشک رہ جائے گا تو از سر نو وضو کرنا پڑے گا، لیکن اعضاء وضو تر ہوں تو خشک جگہ کو مل کر ٹھکر لینے سے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں، ایک وضو سے کئی وقت کی نمازیں پڑھ سکتے ہیں، وضو کے لئے اس زمانہ کی تولی کے حساب سے سوا سیر یا ڈیڑھ سیر پانی کفایت کرتا ہے، اس سے زائد داخل اسراف ہے، گو پانی کی افراط ہی کیوں نہ ہو، اور وضو کرنے والا بہتی ندی پر کیوں نہ ہو، وضو سے فارغ ہونے کے بعد نہ دعا پڑھنی چاہئے :-

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۝ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝

میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اپنی ذات و صفات میں یکتا و یگانہ ہے، اور اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں — خداوند! مجھے ان لوگوں میں شامل کر دے جو ہمیشہ پہلے کے ساتھ توبہ کرتے ہیں، اور ان لوگوں میں داخل کر دے جو پاکی حاصل کرنے میں کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں کتے

وضو میں مسواک کرنے کی بابت ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ شروع میں اس کی بڑی تاکید ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں پیغمبروں کی سنت ہیں: حیا کرنا، عطر لگانا، مسواک کرنا، نکاح کرنا، مسواک والی نماز بے مسواک والی نماز سے ثواب میں ستر درجہ بڑھ کر ہے۔

## نوافض وضو

ریح نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اگر آواز سے یا بدبو پھیلے، صرف شبہ سے وضو نہیں ٹوٹتا، پانچاں، پیشاب مذہبی، ودی نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، تھے کرنے، نکسیر چھوٹنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، لیٹ کر سو جانے یا کسی چیز پر سہارا دے کر سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ اس میں استرخاء مقاصل ہوتا ہے، اور اس وقت بے خبری میں ریح وغیرہ کے نکل جانے کا قوی احتمال ہے، ہاں اگر کھڑے کھڑے یا بیٹھے بیٹھے سو جائے اور کسی قسم کی ٹیک نہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا، نماز میں کھل کھلا کر ہنسنے سے نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے اور وضو بھی، مرد عورت اگر اپنا اپنا ستر ہاتھ سے چھوئیں گے تو وضو نہیں ٹوٹے گا، خواہ بیچ میں کپڑا حائل ہو یا نہ ہو۔ عورت کو چھونے اور بوسہ لینے اور آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

پنج وقت نیا وضو کرنا | ہر نماز کے لئے وضو کرنا بڑی پاکی اور بڑے ثواب کا کام ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اول اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پنج وقتہ نماز کے ساتھ پنج وقتہ وضو بھی فرض کر دیا تھا، بعد کو اگرچہ اس کی فرضیت منسوخ ہو گئی، لیکن بعض صحابہ عملاً اس کے پابند رہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر ہر نماز سے وضو کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔

ہمیشہ با وضو رہنا | بعض صحابہ ہمیشہ با وضو رہتے تھے، حضرت عدی بن حاتم کا قول ہے: جب سے میں اسلام لایا ہر نماز کے وقت با وضو رہتا تھا

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے پوچھا کہ "کل تم مجھ سے پہلے کیونکر جنت میں داخل ہو گئے؟" بولے "یا رسول اللہ! میرا معمول یہ ہے کہ جب اذان کہتا ہوں تو دو رکعت نماز لازمی طور پر پڑھ لیتا ہوں اور جس وقت وضو ٹوٹ جاتا ہے اسی وقت فوراً وضو کر لیتا ہوں۔"

**پنج وقتہ مسواک کرنا** | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمال طہارت و نظافت کی وجہ سے پنج وقتہ مسواک کرتے تھے، اور فرماتے تھے کہ "اگر امت پر شاق نہ ہوتا تو میں پنج وقتہ نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا بھی حکم دیتا" لیکن صحابہ کرام کے جوش عمل کے سامنے کون سا کام شاق تھا، حضرت زید بن ارقمؓ نے اس شدت کے ساتھ اس کا التزام کیا کہ ہمیشہ قلم کی طرح کان پر مسواک رکھے رہتے تھے۔

❦

مسواک

التَّحِيَّاتُ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ  
 مَرَّ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ خ مَرَّ صَلَاةُ  
 اللَّيْلِ خ مَرَّ وَالنَّهَارِ أَمْثَلُ مَثْنِ خ مَرَّ أَوْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ  
 اللَّيْلِ يَتَحَيَّاهُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ  
 فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ  
 وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ  
 أَنْتَ الْحَقُّ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ الْحَقُّ  
 وَالنَّارُ الْحَقُّ وَالنَّبِيُّونَ الْحَقُّ وَ مُحَمَّدٌ الْحَقُّ وَالسَّاعَةُ الْحَقُّ اللَّهُمَّ  
 لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنَبِّتُ وَبِكَ  
 خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ عَوَا أَنْتَ رَبُّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَاغْفِرْ لِي  
 مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي  
 أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ع  
 عَوْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ خ

## تہجد

ترجمہ: فرض نماز کے بعد سب سے بہتر نماز آدمی رات کو نماز پڑھنا ہے۔ مسلم (عن ابی ہریرۃ) غم  
 نماز فرض کے علاوہ آدمی کی بہترین نماز اپنے گھر میں ادا کی ہوئی نماز ہے، بخاری، مسلم (عن زید بن ثابت)  
 رات کی نماز بروایت بخاری و مسلم، اور دن کی بروایت احمد دو دو رکعت ہیں بخاری و مسلم (عن ابن عمر) احمد (عن ابن عمر)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو فرماتے، اے اللہ! تیرے ہی لئے تعریف ہے، تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُن میں ہے، سب کا مدبر اور سنبھالنے والا ہے، اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تعریف ہے، تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُن میں ہے، سب کا مالک و مختار ہے اور (اے اللہ!) تیرے ہی لئے تعریف ہے، تو ہی آسمانوں اور زمین اور جتنی چیزیں اُن میں ہیں سب کا روشن کرنے اور ہدایت دینے والا ہے، اور تیرے ہی لئے تعریف ہے، تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا ہے، تجھ سے ملنا برحق ہے، تیرا فرمان حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، اور سارے نبی علیہم السلام سچے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم برحق نبی ہیں اور قیامت برحق ہے، اے اللہ! میں نے تیرے آگے گردن جھکا دی ہے اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا ہے اور تیری طرف رجوع ہوا ہوں، اور تیرے ہی بل پر جھگڑا کرتا ہوں اور تیری ہی طرف فریاد لاتا ہوں، ابو عوانہ (عن ابن عباسؓ)

تو ہی ہمارا پروردگار ہے، اور تیرے ہی پاس ہمیں لوٹ کر آنا ہے، تو تو مجھے بخش دے جو کچھ میں نے (نبوت سے) پہلے کیا اور جو کچھ بعد میں کیا، اور جو کچھ پوشیدہ کیا، اور جو کچھ علانیہ کیا، بخاری، (عن ابن عباسؓ)

اور اس کو بھی جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی سب سے آگے بڑھانے والا ہے، اور تو ہی سب سے پیچھے ہٹانے والا ہے۔ مسلم (عن ابن عباسؓ)

تو ہی میرا معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، صحاح ستہ، ابو عوانہ (عن ابن عباسؓ)  
اور طاقت و قوت اللہ ہی کی وجہ سے ہے، بخاری (عن ابن عباسؓ)

**شرح :** یعنی فرض نمازیں مسجد میں پڑھے، اور سنن و نوافل وغیرہ کا گھر میں پڑھنا افضل و بہتر ہے۔ چونکہ علامہ ابن الجزری شافعی المذہب ہیں، اس لئے اس جگہ اپنا مذہب بیان کرتے ہیں، امام شافعی، امام مالک امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے نزدیک رات کو دو رکعت نماز پڑھنا بہتر ہے، اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چار چار رکعت نماز پڑھنا بہتر ہے، اور صاحبین امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک رات کو دو دو رکعت پڑھنا اور دن میں چار چار رکعت پڑھنا افضل و بہتر ہے

مصنفؒ کی یہ عادت ہے کہ جس کتاب کی جتنی حدیث بیان کرتے ہیں اس کے بعد اس کی علامت لکھ دیتے ہیں، ہم نے بھی ترجمہ میں اسی کا لحاظ رکھا ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کس کتاب کی روایت کہاں تک ہے، لیکن بعض جگہ ایسا نہیں کرتے، مثلاً اس حدیث میں "انت ربنا والیک المصیر" ابو عوانہ نے زیادہ کیا، اور "انت الہی" فقط مسلم نے، اور "وما انت اعلم بده منی" بخاری نے زیادہ کیا ہے۔ علامہ حافظ ابن حجر فتح الباری میں رقمطراز ہیں کہ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد اس دعا کو پڑھتے تھے۔

**تہجد و نماز شب** | رات جس میں ہم نیت کا لطف اٹھاتے ہیں، اس میں صحابہ کرامؓ عبادت الہی اور تہجد گزار

میں مصروف رہتے تھے، ایک صحابی نے رات کو نماز میں نہایت بلند آہنگی سے قرأت کی، صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خدا اس پر رحم کرے مجھے بہت سی آیتیں یاد دلا دیں جن کو میں بھول گیا تھا۔"

ایک بار آپ مسجد میں مختلف تھے اور صحابہ کرام بھی مصروف نماز تھے، اور اس قدر بلند آہنگی کے ساتھ قرأت کرتے تھے کہ آپ نے پردہ اٹھا کر فرمایا "تم میں ہر شخص خدا کے ساتھ سرگوشی کر رہا ہے، اتنا نہ چلاؤ کہ ایک سے دوسرے کو تکلیف پہنچے۔" حضرت ابوالدرداءؓ رات کے اکثر حصے میں نماز پڑھا کرتے تھے، چنانچہ حضرت سلمان فارسیؓ نے ان کی بی بی کی شکایت پر اس سے ان کو باضرار روکا۔

صحابہ کرامؓ راتوں کو نہ صرف خود نمازیں پڑھتے تھے، بلکہ غیروں بالخصوص اپنے اہل و عیال کو بھی بیدار کر کے شریک نماز کرتے تھے، ایک روز آپ رات کو گھر سے نکلے تو دیکھا کہ حضرت ابو بکرؓ پست آواز کے ساتھ نماز میں قرأت کر رہے ہیں، آگے بڑھے تو حضرت عمرؓ نہایت بلند آہنگی کے ساتھ نماز میں قرأت کرتے ہوئے نظر آئے، دونوں بزرگ آپ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا کہ "ابو بکر! نماز میں تمہاری آواز پست تھی۔" بولے کہ "میں جس سے (خفا سے) سرگوشی کر رہا تھا، اس کے کان میں میری آواز پہنچ گئی۔" حضرت عمرؓ سے ارشاد ہوا کہ "تمہاری آواز نہایت بلند تھی۔" بولے کہ "یا رسول اللہ! میں سونے والوں کو جگانا اور شیطان کو دود کا رتا ہوں۔" موطا امام مالک میں ہے کہ حضرت عمرؓ رات کو نماز پڑھتے تھے تو اخیر شب میں اپنے اہل و عیال کو بھی نماز کے لئے جگاتے تھے، اور یہ آیت پڑھتے تھے

وَأَمْرًا هَذَا بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ  
عَلَيْهَا ط لَا تَسْأَلْ رِثْقًا وَنَحْنُ  
نَرُدُّ قُلُوبَ الْعَاقِبَةِ لِلتَّقْوَى (سُورَةُ رُكُوعِ)  
اور اپنے گھر والوں پر نماز کی تاکید رکھو اور (خوف بھی) اُس کے  
پابند رہو ہم تم سے کچھ روزی تو طلب کرتے نہیں (بلکہ) ہم تم  
حضرت ابو ہریرہؓ اور ان کی بی بی اور خادم نے نماز کے لئے رات کے عین حصے کر لئے تھے اور ان میں جب ایک  
نماز سے فارغ ہو چکا تھا تو دوسرے کو نماز کے لئے جگا دیتا تھا۔

یہ نوبت نماز صبح چاند صحابہ کے ساتھ مخصوص نہ تھا، بلکہ عموماً تمام صحابہ میں پایا جاتا تھا، حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ مغرب سے عشاء تک بیدار رہ کر نمازیں پڑھتے تھے، چنانچہ خداوند تعالیٰ خود فرماتا ہے۔  
كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ الْكَافِرِينَ  
يَهْجَعُونَ ط (سورہ الذاریات رکوع ۱) یہ لوگ (عبادت میں مشغول رہنے کے سبب سے) راتوں کو بہت  
ہی کم سوتے تھے

اس میں صحابہ کرامؓ کو سخت سے سخت تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی تھیں، اول اول سورہ مزمل کی ابتدائی  
آیتیں نازل ہوئیں تو صحابہ کرامؓ تراویح کی طرح راتوں کو نماز پڑھتے تھے، یہاں تک کہ پاؤں درم کر جاتے تھے  
قرآن مجید نے صحابہ کرامؓ کی فضیلت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

تَتَجَاوَىٰ جُؤْبَهُهُ عَنِ الْمَصَاجِعِ  
يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا  
رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ (سورہ الحجرہ رکوع ۲)  
ان کے پہلو بستر سے اُگ رہتے ہیں، وہ لوگ خوف ورجائے خدا  
کو پکارتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے دیا ہے، اس میں سے صرف  
کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازوں میں لمبی لمبی سوتیں  
مثلاً سورہ بقرہ، آل عمران، مائدہ اور النعام  
پڑھتے تھے، اور جن قدر وقت قیام میں صرف ہوتا تھا، اتنا ہی وقت رکوع و سجود میں بھی صرف فرماتے تھے،  
اس لئے اس قدر طویل اور پرسکون نماز میں وہی شخص شریک ہو سکتا تھا جس کا دل شوق عبادت اور شوق قہدائے  
رسول سے لبریز ہو، صحابہ کرامؓ اسی قسم کا شوق عبادت اور شوق اقتدائے رسول رکھتے تھے، اس لئے آپ کے  
ساتھ شریک نماز ہو کر اس دولت سے بہرہ اندوز ہوتے تھے، چنانچہ حضرت عوف بن مالکؓ ایک بار آپ کے ساتھ  
تہجد میں شریک ہوئے، آپ نے پہلی رکعت میں سورہ بقرہ اور دوسری میں آل عمران پڑھی، اور وہ ذوق  
عبادت میں کھڑے رہے۔

ایک بار حضرت ذریفہؓ کو بھی یہ شرف حاصل ہوا۔

آپ نماز شب میں بقرہ، آل عمران اور نسا کی سورتیں پوری پوری پڑھتے، اگر کوئی خوت کی آیت آجاتی تو خدا  
سے دعا کرتے، اور اس سے پناہ مانگتے، اسی طرح اگر کوئی بشارت آمیز آیت آتی تو دعا کرتے اور اس کی خواہش فرماتے،  
حضرت عائشہؓ بھی آپ کے ساتھ اس نماز میں شریک رہیں۔

یہ شوق صرف چند صحابہؓ کے ساتھ مخصوص نہ تھا بلکہ عموماً تمام صحابہؓ میں پایا جاتا تھا۔

ایک بار چند صحابہؓ نے آپ کو شب میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور سٹفریک ہو گئے، صبح کو اور لوگوں سے ذکر  
کیا تو وہ بھی شریک ہوئے اور متصل دو تین شب برابر شریک ہوتے رہے، آپ نے یہ حالت دیکھی تو ایک شب  
گھر سے نہ نکلے لیکن عجاوبہ کرامؓ نے مختلف طریقوں سے اپنے شوق کا اظہار کیا، کھانسی، کھنکھارے، چٹائے، اور  
دروازے پر کنگریاں ماریں، آپ اندر سے غصہ میں نکلے اور فرمایا تمہاری ان حرکتوں سے مجھے خیال پیدا ہوا کہ  
یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے۔

آپ شب میں چٹائی کو گھیر کر حجرے کی صورت پیدا کر لیتے تھے، اور اس میں نماز ادا فرماتے تھے، صحابہ کرامؓ  
کو خبر ہوئی تو وہ بھی شریک نماز ہونے لگے، لیکن آپ نے ان کو اس سے روک دیا۔

یہ شوق اس قدر ترقی کر گیا تھا کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کا دل بھی اس سے خالی نہ تھا، حضرت عبداللہ بن  
عباسؓ عہد نبوت میں نہایت صغیر السن تھے، لیکن اس شوق میں ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہؓ کے پاس  
سوئے، ادھی رات ہوئی تو آپ نے اٹھ کر پہلے آل عمران کی چند آیتیں تلاوت فرمائیں، پھر وضو کر کے نماز شروع  
کی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بھی ان اعمال کی تقلید کی اور آپ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمْدَكَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سُبْحَانَ  
 اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ دَسَّ وَقَعَدَ الثُّلُثِ  
 الْأَخِيرَ مِنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ  
 وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَايَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ  
 خَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ وَآخِرَ مِنْ أَلِ عِمْرَانَ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ  
 وَاسْتَنْ فَصَلَّى أَحَدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَذَّنَ بِإِلَاقَةٍ فَصَلَّى  
 رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ خَ مُرَدَّ سَقٍ وَكَانَ يُصَلِّي  
 مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤْتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا  
 يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ خَ مَرَّ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ  
 أَحَدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ خَ مَرَّ وَإِذَا قَامَ لِصَلَاةِ  
 اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمْدَ عَشْرًا وَسَبَّحَ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ  
 عَشْرًا دَسَّ قَ مُصَّ حَبٍ وَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
 وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي دَسَّ قَ مُصَّ عَشْرًا حَبٍ  
 وَتَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنْ ضَيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ دَسَّ قَ مُصَّ  
 عَشْرًا حَبٍ وَإِذَا افْتَتَحَ صَلَاةَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرِئِيلَ  
 وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ  
 وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ

أَهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِأُذُنِكَ إِنَّا كُنتُم مِّنْ  
تَشَاءَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ مَّ عَدَّ حَب

ترجمہ: خدائے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی، ہر طرح کی تعریف کا خدا تعالیٰ ہی مستحق ہے، (جو تمام جہان کا پروردگار ہے) ترمذی (عن ربیعہ بن کعب الاسلمی)

پاک ہے اللہ (جو) تمام جہان کا پروردگار ہے، میں اللہ کی تسبیح اور اس کی حمد بیان کرتا ہوں، ابو داؤد نسائی (عن ربیعہ بن کعب الاسلمی)

(حج) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھلی تہائی رات میں اٹھ کر بیٹھتے تو آسمان کی طرف دیکھتے اور سورۃ آل عمران کی آخری دس آیتیں۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ  
اِخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ  
لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ آل عمران ۶۰ نشانیاں (موجود) ہیں۔

سے لے کر ختم تک پڑھتے، پھر کھڑے ہوتے، وضو فرماتے اور مسواک کرتے پھر گیارہ رکعت نماز پڑھتے، پھر (حج) حضرت بلال رضی اللہ عنہ افان دیتے تو دو رکعت (سنت فجر) پڑھتے اور (مسجد) تشریف لے جاتے۔ پھر نماز فجر ادا کرتے، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ (عن ابن عباس)

اور (کبھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت نماز پڑھتے تھے (جن میں) پانچ رکعت وتر کی پڑھتے، اور فجر آخری رکعت کے کسی رکعت میں نہ بیٹھتے۔ بخاری، مسلم (عن عائشہ) اور (کبھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت پڑھتے تھے (جن میں) ایک وتر پڑھتے بخاری، مسلم (عن عائشہ)

اور حج رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو دس بار "اللہ اکبر" دس بار "الحمد للہ" دس بار "سبحان اللہ" اور دس بار "استغفر اللہ" کہتے، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابن جہان (عن عائشہ)

اور (دس بار) کہتے اے اللہ! مجھے بخش دے، اور مجھے ہدایت دے، اور مجھے رزق دے، اور مجھے عافیت دے، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابن جہان (عن عائشہ) دس بار کہنا ابن جہان نے روایت کیا ہے، ابن جہان (عن عائشہ)

اور دس بار قیامت کے دن مقام کی تسکین سے اللہ کی پناہ مانگتے، ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابن جہان (عن عائشہ)

اس روایت میں بھی دس بار کہنا ابن جہان ہی کی روایت ہے، ابن جہان (عن عائشہ)

اور جب تہجد شروع کرے تو کہے اے اللہ! جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار، آسمانوں اور زمین کے بنانے والے، پوشیدہ اور ظاہر کے جلنے والے، جن باتوں میں (یہ) تیرے بندے آپس میں اختلاف کر رہے ہیں، تو ہی ان کے جھگڑوں کو چکائے گا، جن چیزوں میں اختلاف ہے، ان میں تو اپنے فضل سے حق کی طرف میری رہنمائی فرما، تو ہی جس کو چاہے سیدھا راستہ بتلا سکتا ہے۔  
مسلم، سنن اربعہ، ابن جہان (عن عائشہ)

**مشرح:** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی تیرہ رکعت پڑھتے تھے، جن میں آٹھ رکعت تہجد کی، اور پانچ رکعت وتر کی ایک سلام سے پڑھتے اور کوئی جلسہ بجز اخیر کے سلام کی نیت سے نہ فرماتے۔  
اس حدیث کے ترجمہ میں علماء کا اختلاف ہے۔

سید ابن حشر لوگوں پر اس قدر تنگ ہو گا کہ لوگ اس کی سختی اور دہشت سے دوزخ میں جانے کی آرزو کرنے لگیں گے۔

حضرت شریف رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ جب رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے تھے تو سب سے پہلے کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی جو تجھ سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بات کو جاگتے تھے تو دس بار "اللہ اکبر" دس بار "الحمد للہ" دس بار "سبحان اللہ و بحمدہ" دس بار "سبحان الملائکۃ القدوس" دس بار "استغفر اللہ" دس بار "لا الہ الا اللہ" اور دس بار "اللھم انی اعوذ بک من ضیق الدنیا و یوم القیمۃ" پڑھتے، پھر نماز تہجد ادا فرماتے تھے، مشکوٰۃ

وَإِذَا صَلَّى الْوُتْرَ ثَلَاثًا فَيَقْرَأُ فِي الْأُولَى سُبْحَانَ اسْمِ رَبِّكَ  
 الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ  
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ دَاتِ سَاقِ حَبِ مِ وَالْمُعَوِّذَ تَيْنِ  
 دَاتِ سَاقِ حَبِ وَيَفْصِلُ بَيْنَ الشَّعْعِ وَالْوُتْرِ بِسَلِيمَةٍ  
 يُسَمِّعُهَا أَوْ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ سَاقِ مِ أَوْ يُوتِرُ  
 بِوَاحِدَةٍ خَمْسٍ أَوْ سَبْعٍ قَطُّ سَبْعٍ أَوْ تِسْعٍ  
 أَوْ أَحَدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ لُسْنِي

## وِتْر کا طریقہ

ترجمہ: اور جب تین وِتْر پڑھے، تو پہلی رکعت میں ”سبح اسم ربك الاعلى“ دوسری میں  
 ”قل يا ايها الكافرون“ اور تیسری میں ”قل هو الله احد“ پڑھے، ابو داؤد، ترمذی  
 نسائی، احمد، ابن حبان، ابن ہنی (ابو داؤد عن ابی بن کعب) (ترمذی عن ابن عباس) ابن ماجہ  
 عن ابی بن کعب (ابن عباس) نسائی، احمد، ابن حبان (عن عبد الرحمن بن ابی بکر)  
 اور معوذتین، یعنی ”قل اعوذ برب الفلق“ اور ”قل اعوذ برب الناس“ پڑھے  
 ابو داؤد، احمد، ابن حبان، ابن ماجہ، ترمذی (عن عائشہ)  
 اور وِتْر کی پہلی دو رکعت اور کچھلی ایک رکعت میں سلام پھیر کر علیحدگی کر دے، اس طرح  
 (سلام کرے گی) لوگ سن لیں۔ احمد  
 یا ان تینوں رکعت کے آخر ہی میں سلام پھیرے نسائی، ابن سنی (عن عبد الرحمن بن  
 ابی بکر)

یا ایک وِتْر پڑھے، بخاری، مسلم (عن عائشہ و ابن عمر)  
 یا پانچ یا سات رکعت پڑھے، دارقطنی، بیہقی (عن ابی ہریرہ)  
 یا نو یا گیارہ رکعت یا اس سے زیادہ پڑھے۔ بیہقی (عن ابی ہریرہ)

مشرح: تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص، سورۃ فلق، سورۃ ناس، تینوں پڑھنے کی روایت ہے۔

مصنف چونکہ شافعی المذہب ہیں اس لئے ایک وتر سے زیادہ پڑھنے کی صورت بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک وتر سے زیادہ پڑھے تو وتر کی پہلی دو رکعت کے بعد سلام پھیرے اور پھر ایک رکعت علیحدہ پڑھے جیسا کہ شوافع حضرات کا مذہب ہے یعنی دو رکعت کے بعد کھڑا ہو جائے اور تیسری رکعت پڑھ کر سلام پھیرے جس طرح احناف پڑھتے ہیں۔

وتر کی رکعتوں میں بہت اختلاف ہے، شوافع وغیرہ ایک رکعت پڑھتے ہیں اور احناف تین رکعت پڑھتے ہیں، چونکہ اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے بعد پڑھتے تھے، اس لئے بعض حضرات نے تہجد کی رکعتوں کو وتر شمار کر لیا اور روایت کر دی۔



وَلَقِيتُ فِي الْأَخْيَرَةِ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مُسْ  
فَيَقُولُ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ  
وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ  
مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ  
وَالَيْتَ وَلَا يَعْزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ  
وَنَتُوبُ إِلَيْكَ عَهْ حَبْ مُسْ مُصْ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى  
النَّبِيِّ سَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَ  
الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْأَنْفِ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَأَصْلَحْ ذَاتَ  
بَيْنِهِمْ وَأَنْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اللَّهُمَّ الْعَنِ  
الْكُفْرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَيَكْذِبُونَ رُسُلَكَ  
وَيُقَاتِلُونَ أَوْلِيَائَكَ اللَّهُمَّ خَالَفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَنَزِلْ  
أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِي لَا تَرُدُّ عَنْ الْقَوْمِ  
الْمُجْرِمِينَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ إِنَّمَا  
نَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُشْنِ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ  
نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سُبْحَانَكَ  
اللَّهُمَّ إِنَّا لَكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعُ وَنَحْفِدُ  
وَنَحْشَى عَذَابَكَ الْحَدِّ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ إِنَّ عَذَابَكَ الْحَدِّ

# بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ مَّوْمِنٌ سُبُّ

## وتر کی دعائیں

ترجمہ : اور وتر کی آخری رکعت میں جب رکوع سے کھڑا ہو تو دعائے تہنوت پڑھے۔ حاکم (عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ)

اور کہے خداوند! جن لوگوں کو تو نے ہدایت کی ہے، ان کے زمرے میں مجھے بھی ہدایت دے، اور مجھے دنیاوی اور آخروی آفتوں سے عافیت میں رکھ ان لوگوں کے زمرے میں جنہیں تو نے عافیت دے رکھی ہے، اور ان لوگوں کے زمرے میں میری کارسازی کر جن کی توسلے مدد کی، اور جو تو نے مجھے عطا کیا ہے، اس میں برکت دے، اور مجھے اس چیز کی بُرائی سے بچلے جو تو نے میرے مقدر میں لکھی ہے، کیونکہ تیرا حکم سب پر چلتا ہے، اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا، جس کا تو نگہبان ہوا وہ کبھی قلیل نہیں ہو سکتا، اور جس کو تو نے دشمن رکھا وہ ہرگز عزت نہیں پاسکتا، تو بابرکت ہے، اے ہمارے پروردگار، اور تو ہی برتر ہے، ہم تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں سنین النعم ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ (عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ)

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ورود بھیجے، نسائی (عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ)

الہی! ہم کو اور سب ایماندار مرد اور ایماندار عورتوں اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کو بخش دے، اور ان کے دلوں میں الفت و محبت پیدا کر دے، اور ان کے سارے کام سلوار دے، اور اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کی مدد کر۔

خداوند! کفار کو جو تیری راہ سے لوگوں کو روکتے، تیرے پیغمبروں کو جھٹلاتے اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں لعنت کر۔

الہی! ان کی باتوں میں مخالفت پیدا کر دے، ان کے قدموں کو ڈگمگا دے اور ان پر اپنا وہ عذاب نازل کر جسے تو گنہگار قوم پر سے وہی نہیں کرتا، شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے، بیہقی فی سنی البکیر (عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ)

اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور تیری بہترین تعریف کرتے ہیں، اور تیری ناشکری سے بچتے ہیں، ہم اس شخص کو چھوڑ دیں گے اور ترک کر دیں گے جو تیرا گناہ کرے گا۔ ابن سنی۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا نہایت مہربان ہے، بیہقی فی سنن الکبیر  
خداوند! ہم تجھی کو بندگی کرتے اور صرف تیرے لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں، اور تیری ہی طرف دوڑتے اور تیری خدمت میں شتابی کرتے ہیں، اور تیرے یقینی عذاب سے ڈرتے اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں، بیشک تیرا قطعی اور یقینی عذاب کفار کو پہنچنے والا ہے، ابن ابی شیبہ موقوفاً، (عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ) (عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ)

وَإِذَا سَلَّمَ مِنْهُ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
يَمْدُ صَوْتَهُ فِي الثَّلَاثَةِ وَيَرْفَعُ سِدَّ مَصِّ قُطْرِبِ الْمَلِكَةِ  
وَالرُّوحِ قُطْرِبِ اللَّهِمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ  
مُعَافَاةِكَ مِنْ عِقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً  
عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ عَنْ طَسِّ مَصِّ وَإِذَا  
صَلَّ رَكَعَتِي الْفَجْرِ يقرأُ فِي الْأُولَى قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ  
وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مُرَجَّبٌ أَوْ فِي الْأُولَى قُولُوا  
أَمَّا بِاللَّهِ الْآيَةُ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا  
الْآيَةُ مُرَوِّقُولٌ وَهُوَ جَالِسٌ اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرِئِيلَ وَ  
مِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَمُحَمَّدٍ سَلَّمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مُسَمًّى  
ثُمَّ لِيَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ دَاتٍ

ترجمہ: اور جب وتر سے (فارغ ہو کر) سلام پھیرتے تو تین بار کہے، ہمارا بادشاہ پاک اور  
ہر طرح کے عیب سے منزہ ہے، اور تیری مرتبہ میں آواز کو بلند اور اٹھائے، نسائی، ابوداؤد،  
ابن ابی شیبہ، وارقطنی (عن ابی بن کعب)

اور فرشتوں اور جبرائیل کے پروردگار، کہنا بھی وارقطنی کی روایت میں ہے (عن ابی بن کعب رض)  
اے اللہ! میں تیری رضا کی تیرے غصہ سے اور تیری معافی کی تیری سزا سے پناہ مانگتا  
ہوں، اور میں تیری ذات کی تجھ سے پناہ لیتا ہوں، میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتا، تو  
ایسا ہی ہے، جیسی تو نے خود اپنی تعریف و ثنا کی ہے، سنن اربعہ، طبرانی فی الاوسط، ابن ابی شیبہ  
(عن علی)

اور جب فجر کی سنتیں پڑھے تو پہلی رکعت میں "قل یا ایہا الکافرون" اور دوسری میں "قل هو اللہ احد" پڑھے، مسلم، ابن حبان (عن ابی ہریرۃؓ)  
یا پہلی رکعت میں

(مسلمانو! تم یہود و نصاریٰ کو یہ) جواب دو کہ ہم تو اللہ پر ایمان لائے ہیں اور (قرآن) جو ہم پر اُترا (اُس پر) اور (صحیفے) جو ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اولاد یعقوب پر اُترے (اُن پر) اور موسیٰ اور عیسیٰ کو جو (کتاب) ملی (اُس پر) اور جو (دوسرے) پیغمبروں کو اُن کے پروردگار سے بلا (اُس پر) ہم ان (پیغمبروں) میں سے کسی ایک میں بھی (کسی طرح کی) عبادتی نہیں سمجھتے اور ہم اُسی (ایک خدا) کے فرمانبردار ہیں۔

تَوَلَّوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا  
اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ  
وَاٰیۡمٰنَ وَاٰدَمَ وَاٰدَمَ وَاٰدَمَ وَاٰدَمَ  
وَاٰدَمَ وَاٰدَمَ وَاٰدَمَ وَاٰدَمَ  
مُسْلِمُوْنَ ۝

البقرة رکوع ۱۶

اور دوسری میں

(اے پیغمبران سے) کہو کہ اے اہل کتاب! وہی بات کی طرف (رجوع کرو) جو ہمارے اور تمہارے درمیان میں یکساں رہانی جاتی ہے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اُس کا شریک نہ ٹھیرائیں اور اللہ کے سوا ہم میں سے کوئی کسی کو (اپنا) مالک نہ سمجھے پھر اگر (ایسی سیدھی اور سچی بات کہے ماننے سے بھی) متنبہ ہو جائیں تو (مسلمانو! ان لوگوں سے) کہہ دو کہ تم اس بات کے گواہ رہو کہ ہم تو (ایک ہی خدا کو) ملتے ہیں۔

قُلْ یَا اٰہِلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْ اِلٰی کَلِمَۃٍ  
سَوَآءٍ بَیۡنِنَا وَبَیۡنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا  
اللّٰہَ وَلَا نَشْرِکَ بِہٖ شَیۡئًا وَلَا یَخۡذَ بَعۡضُنَا  
بَعۡضًا اَرْبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا  
فَقُوۡلُوا شَہَدُوۡا بِآۡتَانَا مُسْلِمُوۡنَ ۝

آل عمران

رکوع ۷

پڑھے، مسلم (عن ابن عباسؓ)

اور فجر کی سنتوں کے بعد بیٹھ کر تین بار (یہ دُعا) پڑھے، اے اللہ! جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، اور محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم..... (البیہقی فی سنن الکبیر) کے پروردگار میں دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں، حاکم، ابن سنی (عن اُسامة بن عمیرؓ)  
پھر فجر کی سنتیں پڑھ کر تھوڑی دیر قبلہ رُو) اپنے دلہنے پہلو پر لیٹ جانا چاہئے، ابوداؤد  
ترمذی (عن ابی ہریرۃؓ)

**مشرح:** یہ لیٹنا محض راحت و آرام کے لئے ہے، تاکہ رات کے قیام سے آرام پا کر نشاط کے ساتھ فرض ادا کرے، اور یہ لیٹنا مستحب ہے۔

وَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ دَسَّ  
 قَ مَسَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَزَلَ اَوْ نُضِلَّ  
 اَوْ نُظْلَمَ اَوْ يُظْلَمَ عَلَيْنَا اَوْ يَجْهَلَ اَوْ يَجْهَلَ عَلَيْنَا عَهْ مَسَّ  
 بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ التَّكْلَانِ عَلَى اللّٰهِ مَسَّ  
 قَ مَسَّ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ  
 دَسَّ قَ مَسَّ حَبَّ مَا خَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِهِ  
 قَطُّ لَا رَفَعَ طَرَفَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ  
 اَصِلَّ اَوْ اُضِلَّ اَوْ اُنْزَلَ اَوْ اُنْزَلَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اُجْهَلَ  
 اَوْ يَجْهَلَ عَلَيَّ دَقَّ

## گھر سے باہر جانے کی دُعا

ترجمہ: اور جب اپنے گھر سے نکلے تو کہے (یعنی اللہ کے نام سے نکلتا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، ابو داؤد  
 ابن ماجہ، حاکم (عن ام سلمہ)  
 اے اللہ! ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہمارے قدم ڈلگائیں یا کوئی ہمارے قدم ڈلگادے یا ہم بے راہ ہو جائیں  
 یا ہم خود ظلم کریں، یا کوئی ہم پر ظلم کرے یا ہم نادان بنیں، یا کوئی ہم سے نادانی کرے، ہمیں اربعہ حاکم ابن سنی (عن ام سلمہ)  
 میں اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) طاقت و قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے (اور) اللہ ہی پر (ہمارا) بھروسہ  
 ہے، حاکم، ابن ماجہ، ابن سنی (عن ابی ہریرۃ)  
 میں اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، طاقت و قوت اللہ ہی کی وجہ سے ہے  
 ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن جبان، ابن سنی (عن انس)

(حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں) جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف  
 نظر اٹھا کر فرماتے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں بھٹک جاؤں یا بھٹکا یا جاؤں، یا غرش کھاؤں،  
 یا پھسلا یا جاؤں یا ظلم کروں یا مظلوم بنوں، یا جہالت برتوں یا میرے ساتھ جہالت برتی جائے، ابو داؤد، ابن ماجہ،  
 (عن ام سلمہ)

وَإِذَا خَرَجَ لِلصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا  
 وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَ  
 اجْعَلْ لِي نُورًا خَدَّيْ سَقَا وَفِي عَصِيئَتِي نُورًا وَفِي لَحْيِي  
 نُورًا وَفِي دُمِي نُورًا وَفِي شَعْرِي نُورًا وَفِي بَشَرِي نُورًا خَدَّيْ  
 سَقَا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَاعْظُمْ لِي  
 نُورًا مُرَاجِعِي نُورًا سَمْسُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَ  
 فِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا  
 وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا وَمِنْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي  
 نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللَّهُمَّ اعْظُمْ نُورًا مُرَاجِعِي سَقَا

### نماز کیلئے جانے کی دعائیں

ترجمہ : اور جب (سنت فجر پڑھ کر اپنے گھر سے) نماز فجر کے لئے نکلے تو اشارہ راہ میں کہے لے اللہ میرے  
 دل میں، میری بینائی اور شنوائی میں نور کر دے، اور میری داہنی اور بائیں طرف نور کر دے، اور میرے  
 پیچھے نور کر دے اور میرے لئے (ایک خاص) نور کر دے، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ (عن  
 ابن عباسؓ)

اور میرے پٹھوں میں، اور میرے گوشت میں اور میرے خون میں، اور میرے بالوں میں اور میری  
 کھال میں نور کر دے، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، (عن ابن عباسؓ)  
 اور میری زبان میں نور کر دے، اور میری جان میں نور کر دے، اور مجھے نور عظیم دے، مسلم، (عن  
 ابن عباسؓ)

اور مجھے نور مجسم عطا کر دے، نسائی، حاکم، (عن ابن عباسؓ)  
 اے اللہ! میرے دل میں، اور میری زبان میں نور کر دے، اور میری شنوائی اور بینائی میں نور کر دے  
 اور میرے پیچھے اور میرے آگے نور کر دے اور مجھے نور عطا کر، مسلم، ابوداؤد، نسائی (عن ابن عباسؓ)

**شرح :** "اللہم اجعل فی قلبی نوراً" نور ایک خاص کیفیت کا نام ہے جس سے احکاماتِ الہیہ کا علم اور اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے، اور کسل، کینہ، حسد، کبر، غصہ اور معصیت وغیرہ کی ظلمتیں دور ہوتی ہیں، جس سے خود بھی ہدایت پاتا اور دوسروں کو بھی سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

اور اعضا و جوارح کے نور کے یہ معنی ہیں کہ طاعت میں مصروف رہیں اور غفلت اور گناہ سے محفوظ رہیں ارشاد باری ہے:-

"فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِّن رَّيِّهِ" (الزمر: رکوع ۳) (اور وہ اپنے پروردگار کی مشعل ہدایت آگے رکھتا اور اُسی کی روشنی پر چلتا ہے)

"وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِيَدِهِ فِي النَّاسِ" (الانعام رکوع ۱۵) (طرح چلتا پھرتا ہے)

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کتاب عوارف المعارف میں لکھتے ہیں، میں نے جس شخص کو اس دعا پر مداومت کرتے دیکھا اس کے پاس ایک برکت اور نورانیت معلوم ہوتی تھی۔



وَعِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ اخْوُذْ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبَوَاجْهِهِ الْكَرِيمِ  
وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ دَ وَإِذَا ادْخَلَهُ فَلْيُسَلِّمْ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَ سَ قَ حَبْ مُسْ مَي وَلْيَقُلْ  
اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ مُرَدَّ سَ قَ حَبْ مُسْ مَي اللَّهُمَّ  
افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا أَبْوَابَ رِزْقِكَ قَ عَوَّاقُ  
يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ مُصَّ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ  
اللَّهِ قَ تَ مُصَّ مَهْ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ  
مَهْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ قَ تَ  
مُصَّ مَهْ وَبَعْدَ دُخُولِهِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ  
الصَّالِحِينَ مَوْمُسْ فَإِذَا أَخْرَجَ مِنْهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ  
مُسْ مَي الرَّجِيمِ قَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ مُرَدَّ  
سَ أَوْ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ مُصَّ تَ قَ مَهْ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ مَهْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ مُصَّ تَ قَ مَهْ وَلَا  
يَجْلِسُ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ خَ مُرَوَّانَ سَمِعَ مَنْ يَنْشُدُ

ضَالَّةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا مَرَدَّ هَا اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاحِدَ  
لَمْ تُبْنِ لِهَذَا مُرَدِّقٍ وَإِنْ رَأَى مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي  
الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا أَرْجَى اللَّهُ تَجَارَتِكَ تِسْ مُصْحَبٌ

## مسجد میں آمدورفت کی دعائیں

ترجمہ: مسجد میں داخل ہوتے وقت کہے، میں عظمت والے اللہ اور اس کی بزرگ ذات اور اس کی قدیم  
بادشاہت کی شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں، ابو داؤد (عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص)  
اور جب مسجد میں داخل ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ،  
ابن حبان، حاکم، ابن سنی (عن ابی ہریرۃ)

اور کہے اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ،  
(عن ابی حمیڈ) ابن حبان، حاکم، ابن سنی، (عن ابی ہریرۃ)  
اے اللہ! ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور ہمارے لئے اپنے رزق کے اسباب  
آسان کر دے، ابن ماجہ، ابو عوانہ (عن ابی حمیڈ)

یا کہے (میں) اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو، ابن ماجہ،  
ترمذی، ابن ابی شیبہ، ابن خزیمہ، ابن ابی شیبہ نے یہ الفاظ اور زیادہ کہئے ہیں، اور میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر داخل ہوتا ہوں، (عن فاطمہ بنت)

اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج، ابن خزیمہ (عن فاطمہ بنت)  
اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، ابن ماجہ،  
ترمذی، ابن ابی شیبہ، ابن خزیمہ (عن فاطمہ بنت)

اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد کہے ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو، موقوفاً حاکم، (عن  
ابن عباس)

اور جب وہاں سے نکلے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھے اور کہے اے اللہ! مجھے شیطان  
سے بچا، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابن سنی (عن ابی ہریرۃ)

جو مردود ہے (یعنی راندے ورگا ہے) ابن ماجہ کی روایت میں یہ لفظ زیادہ ہے۔

اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل (و کرم) چاہتا ہوں، مسلم، ابو داؤد، نسائی، (عن ابی حمیڈ)  
یا کہے (میں) اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو، ابن ابی شیبہ

ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ (عن فاطمہ)

اے اللہ! محمد پر درود بھیج اور محمد کی آل پر، ابن خزیمہ (عن فاطمہ)

اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے، ابن ابی شیبہ،

ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ (عن فاطمہ)

اور جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے نہ بیٹھے، بخاری، مسلم (عن ابی قتادہ)

اور اگر کسی شخص کو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتا ہوا ملے، تو کہے خدا تجھے اس کو واپس نہ کرے،

کیونکہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئی ہیں، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ (عن ابی ہریرہ)

اگر کسی شخص کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھے تو کہے اللہ تیری تجارت میں نقص نہ دے، ترمذی،

نسائی، حاکم، ابن حبان (عن ابی ہریرہ)

مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت

**شرح:** حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا

پڑھتے تھے، جو اس دعا کو پڑھے گا وہ تمام دن شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا، مشکوٰۃ۔

بجائے سلام کے یہ درود پڑھے، یا وہ بھی کہے اور یہ بھی پڑھے، اور ایک روایت میں ہے کہ درود کے بعد یہ دعا

پڑھے، "اللھم اغفر لی ذنوبی الی"

ان دو رکعتوں کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں، امام شافعی کے نزدیک یہ واجب ہیں اور احناف کے نزدیک مستحب ہیں۔

علمائے بیان کیا ہے اگر مسجد میں آکر قضا، نماز یا سنتیں یا کوئی اور نماز پڑھے تب بھی تحیۃ المسجد کا ثواب مل جائیگا

اور اگر نفل نماز کا وقت دم ہو اور اس کے ذمہ کوئی قضا، نماز ہو تو پڑھ لے، ورنہ یہ کلمات پڑھے "سبحان اللہ و

الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" اور بہتر یہ ہے کہ جب مسجد میں آئے تو احتکات کی نیت کرے اور

مسجد حرام میں کعبہ کا طواف تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔

## مسجد کے حقوق و آداب

مشرکوں کو کوئی حق نہیں کہ اپنے جیسے کافروں (اللہ کی مسجدیں آباد رکھیں اور

شرک افعال و اقوال سے) اپنے اوپر کفر کی گواہی بھی دیتے جائیں، یہی لوگ

ہیں جن کا کیا دھرا سب اکارت ہوا، اور یہی لوگ ہمیشہ (ہمیشہ) (دو بخ

میں رہنے والے ہیں (حقیقت میں تو) اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد رکھتا

ہے جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لایا، اور نماز پڑھتا اور زکوٰۃ دیتا

رہا، اور خدا کے سوا کسی کا ڈرنہ مانا تو ایسے لوگوں کی نسبت توقع کی

جاسکتی ہے کہ (آخر کار) ان لوگوں میں (جاشامل) ہوں گے جو

منزل مقصود پر پہنچے۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَخْمَرُوا أَسْمِدَ

اللَّهِ شُرَکَیْنِ عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِالْكَفْرِ

أُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ

هُمْ خَالِدُونَ ۝ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ

مَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَآثَمَ

الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ

إِلَّا اللَّهَ فَقَسَىٰ أُولَئِكَ أَنْ يَكُونُوا

مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝ التوبہ رکوع ۳

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسُغِيَ فِي خَوَائِصِهَا  
أُولَئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا  
إِلَّا خَائِفِينَ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ  
وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ کی مسجد میں خدا کا نام لے جانے کو منع کرے اور ان کی بے رولقی کے درپے رہے، یہ لوگ خود اس لائق نہیں کہ مسجدوں میں آنے پائیں مگر ڈرتے ڈرتے، ان کے لئے دنیا میں (بھی) رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں (بھی) بڑا (بھاری) عذاب ہے۔

وَعَهْدُ نَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ  
أَنْ طَهَّرَا بَيْتِي لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝

اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے فرمایا کہ ہمارے (اس) گھر (یعنی خانہ کعبہ) کو طواف کرنے والوں اور مجاوروں اور رکوع (اور) سجدہ کرنے والوں (یعنی نمازیوں) کے لئے پاک (وصاف) رکھو۔

(بقرہ رکوع ۱۵)

وَرَادُّ بَوَائِنَ إِبْرَاهِيمَ مَكَانَ  
الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكُ فِي شَيْءٍ وَطَهَّرَ  
بَيْتِي لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ  
وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝

(الحج رکوع ۴)

فِي مَبُوتٍ أَدَانَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَ  
يُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ لَا يُسَمَّى لَهُ فِيهَا  
بِالْخُدُو وَالْأَصَالِ ۚ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ  
تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ  
الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ  
يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ  
لِيَجْزِيََهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا  
وَيَزِيدَهُم مِّنْ فَضْلِهِ ۚ وَاللَّهُ  
يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

(النور رکوع ۵)

(اور وہاں وہ چراغ خدا کے) ایسے گھروں (یعنی عبادت گاہوں) میں (روشن کیا جاتا ہے) جن کی نسبت خدا نے حکم دیا ہے کہ ان کی عظمت کی جائے اور ان میں خدا کا نام لیا جائے، ان (عبادت گاہوں) میں صبح و شام ایسے لوگ خدا کے نام کی تسبیح (و تقدیس) کرتے رہتے ہیں جن کو سوداگری اور خرید و فروخت خدا کے ذکر اور نماز کے پڑھنے اور زکوٰۃ کے دینے سے غافل نہیں کرنے پاتی (کیونکہ وہ لوگ اُس دن سے ڈرتے ہیں جب (مارے خوف کے دل اُلٹ جائیں گے) اور آنکھیں پھری کی پھری رہ جائیں گی اور اس خیال سے یہ لوگ عبادت میں لگے رہتے ہیں کہ اللہ ان کو ان کے عملوں کا بہتر سے بہتر بدلہ دے اور ان کو اپنے فضل سے کچھ اور بھی دے، اور اللہ جس کو چاہتا ہے، بے حساب دیتا ہے۔

مسجدوں کا بنانا مسلمانوں کی مذہبی ضرورت کا بہم پہنچانا ہے، اور اسی لئے کارِ ثواب ہے، جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

مساجد کی تعمیر

”جُعِلَتْ الْأَرْضُ مَسْجِدًا“ (یعنی ہمارے لئے تمام روئے زمین مسجد ہے۔

جہاں چاہیں نماز پڑھ لیں اور آدمی اکیلا گھر میں نماز پڑھ سکتا ہے، مگر نماز جماعت سے اسلام کی شان و شوکت

ظاہر ہوتی ہے اور اس کے لئے عبادت گاہ خاص کا ہونا ضروری ہے۔ اس دوسرے مسجدوں کا بنانا مسلمانوں کی مذہبی ضرورت کا ہم پہنچانا ہے۔

ضرورت کے موقع پر مسجد کے بنانے کا بڑا ثواب ہے، پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو شخص خدا کی خوشنودی کے لئے مسجد بناتا ہے، خدا اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا“ مسجد کے بنانے والے کو نہ صرف اس کی زندگی تک بلکہ مرنے کے بعد بھی ثواب ملتا رہتا ہے، اور جب تک مسجد کی نمود باقی رہتی ہے، اس کے نامہ اعمال میں ثواب درج ہوتا چلا جاتا ہے، اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہے جو مسجد کو آباد کرنے اور صاف ستھرا رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک کالی کلوٹی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، جب وہ مری تو آپ اُس کی قبر پر تشریف لے گئے اور نماز جنازہ پڑھ کر فرمایا ”اے عورت! تو نے کون سے عمل کو افضل پایا؟“ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ عورت سنتی ہے؟ فرمایا ”ہاں تم سے بہتر سنتی ہے“ دوسری روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ عورت نے جواب دیا کہ ”میں نے سب عملوں سے افضل مسجد کی جاروب کشی کو پایا“۔

صاف ستھرا رکھنے کے علاوہ خوشبودار بھی کرنا چاہئے، کبھی کبھی آگڑ، گوبان اور خوشبودار چیزیں سلگاتے رہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں مسجدیں بنانے اور انھیں پاک صاف اور خوشبودار رکھنے کا حکم فرمایا۔

مسجد میں خرید و فروخت اور جھگڑے کی باتیں نہ کریں، اونچی آواز سے نہ بولیں، گتھکاروں پر حد نہ لگائیں مسجد کے قریب شور و غل نہ کریں۔ سیٹی نہ بجائیں، تالیاں نہ پٹھاریں۔ خدا نے قرآن مجید میں ان لوگوں کے حق میں عذاب و سزا کی خبر دی ہے جو مسجد حرام کے متصل کھڑے ہو کر سیٹیاں بجاتے اور تالیاں پٹھا کر کے تھپتھپناچہ ارشاد ہے:-

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ جُنْدًا الْبَيْتِ إِلَّا  
مَكَاءً وَتَضْدِيقًا فَاذْكُرُوا الْعَذَابَ  
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ (الانفال: ۴۵) رہے، اب اس کے بدلے عذاب (کے مزے) چکھو۔

مسجد میں بیچ و خرید و دنیاوی باتیں نہ کریں بلکہ تسبیح و تہلیل میں مشغول رہیں، جو شخص مسجد میں ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہتا ہے وہ بہشتی باغات کا میوہ کھاتا ہے، مسجد میں قبلہ کی طرف تھوکنا منع اور سخت گناہ کی بات ہے، اور اگر کوئی بغیر تھوک کے نہ رہ سکے تو بائیں جانب پاؤں کے نیچے تھوک لے لیکن بہتر یہ ہے کہ کپڑے پر تھوک کر نل ڈالے، اگر مسجد کا فرش پختہ ہو تو مطلق نہ تھوکے، کچا اور خام ہو تو تھوک لے، اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ گھر بیچ ڈالے، اوپر سے مٹی ڈال دے، سب سے بُرا کام مسجد میں تھوکنا اور پھر اسے دفن نہ کرنا ہے، کچا لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں جانا منع ہے، مسجد میں خلاف شرع اشعار پڑھنے درست نہیں، کم شدہ چیز مسجد میں ڈھونڈھنی گناہ ہے، اگر کوئی ایسا کرے تو دوسرے کو یہ کہنا مسنون ہے کہ خدا کرے وہ تجھے نہ ملے قبرستان میں یا کسی قبر کے پاس قبر والے کی غرض سے مسجد بنانا حرام ہے، اذان سن کر مسجد سے نکل جانا سخت

گناہ ہے، ایسے شخص کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نافرمان فرمایا ہے۔

جس کا گھر بار نہ ہو اسے مسجد میں سونا جائز ہے، ورنہ ہمیں، مسافروں کو مسجد میں رہنا اور سونا درست ہے۔

**ضروریات مسجد** پانی، بوریہ بدھنا اور ضرورت کی چیزیں ہتیار رکھیں، چراغ، تیل، بتی، ڈول رسی کی اگر ضرورت پڑے تو فراہم کریں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ”مسجد میں چراغ جلانے والے، جھاڑو دینے والے، بدھنے بوریہ کا انتظام رکھنے والے قیامت کے روز بڑے بڑے درجے پائیں گے“

مسجد میں داخل ہوں تو پہلے دایاں پاؤں اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:-

”اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“ اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے باہر نکلیں تو کہیں:-

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ“ اے اللہ! میں تیرا فضل (و کرم) چاہتا ہوں۔

مسجد میں داخل ہو کر سب سے اول دو رکعت نفل پڑھیں، اگر با وضو ہوں، ورنہ وضو کر کے اور اسی کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں، سفر سے آنے والا بھی پہلے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھے پھر مکان میں آئے، جو شخص گھر سے وضو کر کے مسجد میں جائے حج اور احرام کا ثواب پاتا ہے۔

اہل محلہ اپنے محلے ہی کی مسجد میں نماز پڑھیں، محلے کی مسجد میں ایک وقت کی نماز پچیس نمازوں کے برابر ہے، محلے کی مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنے والے کو پچیس نماز کا اور جامع مسجد میں پانسو نماز کا اور بیت المقدس میں پچیس ہزار کا اور مسجد نبوی میں پچاس ہزار کا اور بیت اللہ میں لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے مسجد کا حق ہے کہ عورتیں خاص کر جو ان عورتیں بالخصوص اس فتنہ و فساد کے زمانے میں وہاں نماز نہ پڑھیں بلکہ اپنے گھروں میں پڑھیں، کیونکہ آمد و رفت میں ان کی بے پردگی ہوتی ہے، شریر اور بد معاشر اور اوباش لوگ بُری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

ایک صحابی ابو حمید ساعدی تھے، ان کی بی بی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہوں، فرمایا مجھے تیرا شوق معلوم ہے، لیکن تیرا گھر کے اندر یعنی کوٹھڑی میں نماز پڑھنا دالان میں پڑھنے سے بہتر ہے اور دالان میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے۔

جہاں تک ممکن ہو عورت کو پردہ داری میں کوشش کرنی چاہئے، بے شک احادیث سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ستورات مردوں کے ساتھ نماز جماعت میں شریک ہوتی تھیں، جہاد میں بھی مردوں کا ساتھ دیتی تھیں، جمعہ اور عیدین کی نماز میں عورتوں کا شامل ہونا پایا جاتا ہے مگر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے مقلدین میں بوجہ بُعد زمانہ اس وقت لوگوں کے دینی خیالات فاسد اور حالات بھی ابتر ہو گئے ہیں، اس لئے بحالت موجودہ عورتوں کا پردے کی رعایت کے ساتھ مشغول عبادت ہونا ہی بہتر ہے، کیونکہ اب مردوں میں اور نہ عورتوں میں وہ حلاوت ایمانی ہے، اور

نہ اطاعت رسول اور نہ پاس اسلام۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو احکام وقتی ہوتے تھے، صحابہ کرام فوراً ان کی تعمیل کرتے تھے، اور جو دائمی ہوتے ہمیشہ ان کے پابند رہتے تھے، اور اس کے خلاف کبھی ان سے کوئی حرکت صادر نہیں ہوتی تھی۔ آپ کے زمانے میں عورتیں بھی شریک جماعت ہوتی تھیں، اس حالت میں اقتضائے کمالِ عفت و عصمت یہ تھا کہ ان کے لئے مسجد کا ایک دروازہ مخصوص کر دیا جائے، اس پر آپ نے ایک روز ارشاد فرمایا:-

”لَوْ تَرَكْنَا هَذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ“ کاش ہم یہ دروازہ صرف عورتوں کے لئے چھوڑ دیتے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اس شدت کے ساتھ اس کی پابندی کی کہ تادمِ مرگ اُس دروازہ سے مسجد میں داخل نہیں ہوئے۔

لیکن آج کل ہم سے اس کی پابندی بھی غیر ممکن اور محال بن گئی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں راستوں کی یہ کیفیت تھی کہ:-

ایک بار آپ مسجد سے نکل رہے تھے، دیکھا کہ راستے میں مرد اور عورتیں مل جل کر چل رہے ہیں، عورتوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا ”پیچھے رہو، تم وسطِ راہ سے نہیں گزرتی“ اس کے بعد یہ حال ہو گیا کہ عورتیں اس قدر گلی کے کنارے ہو کر چلتی تھیں کہ ان کے کپڑے دیواروں سے الجھ جلتے تھے۔

بجز

وَالْأَذَانَ تَسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً مَّعْرُوفٌ عَنْ أَمَةٍ وَيزَادُ فِي  
 أَذَانِ الصُّبْحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ دَقُّ مَمَّةٍ  
 وَإِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَلْيَقُلْ كَمَا يَقُولُ عَمَى وَبَعْدَ الْحَيْعَلَةِ  
 لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ خ مَد س

## اذان و اقامت

ترجمہ: اذان کے انیس کلمے مشہور ہیں سنن اربعہ، احمد، ابن خزمیہ (عن ابی مخذومہ)

اور صبح کی اذان میں "نماز نیند سے بہتر ہے" دو مرتبہ زیادہ کیا جائے، ابو داؤد، دارقطنی، ابن خزمیہ (عن انس)

اور جب مؤذن کی اذان سے تو جو کچھ وہ کہے وہی سننے والا کہے، صحاح ستہ، ابن سنی (عن ابی سعید الخدری)  
 اور "حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" نماز کی طرف آؤ۔ بہتری کی طرف آؤ۔ کے بعد  
 "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" طاقت و قوت اللہ ہی کی وجہ سے ہے، کہے۔ بخاری، مسلم (عن معاویہ) ابو داؤد، نسائی (عن عمر)

شرح: ہر اذان سننے والے پر اس کا جواب دینا واجب ہے، خواہ جنابت کی حالت ہو، اور اگر کئی مؤذن کہیں  
 تو اول ہی کا جواب دینا ضروری ہے، اور اگر سننے والا مسجد میں ہو تو اس پر جواب دینا واجب نہیں، نقادی قاضی خان۔  
 اور اگر تلاوت قرآن کر رہا ہو تو اس کے بارے میں دو قول ہیں، فختار یہ ہے کہ وہ جواب نہ دے، اور اگر  
 زبان سے جواب دے اور بلا ہند مسجد میں نہ آئے تو جواب ادا نہ ہوگا، بلکہ چلے کہ زبان سے جواب دے اور پاؤں  
 سے چل کر حاضر ہو اس وقت جواب پورا ہوگا۔

بعض حضرات نے "حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کے بعد "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَلَهُ نِشَاءٌ لَمْ يَكُنْ" (طاقت و قوت اللہ ہی کی عطا کردہ ہے، جو چاہتا ہے ہوتا ہے  
 جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا) — کہنا بھی بیان کیا ہے۔

مؤذن جب "الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ" نماز نیند سے بہتر ہے، کہے تو سننے والا اس کے جواب میں  
 کہے — صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي مِنْ نَوْمٍ الْفَضْلَةِ تَوَلَّى كَمَا أَوْفَرْتَنِي بِهَلَاكِي كِي بَاتَ كَبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے صح فرمایا کہ نماز نیند سے بہتر ہے، الہی تو مجھے خواب غفلت سے بیدار کر دے اور تکبیر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

جماعت کھڑی ہو گئی، کہتے وقت آقَا مَحَا اللَّهُ وَآدَا مَحَا، خدا نماز کو دائم دقائم رکھے، کہے ۛ

إِذَا قَالَ ذَلِكَ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ دَسَّ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ  
 الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا  
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا  
 غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ مَرَّةً مِثْلَ مِثْلِ مَقَالِهِ يَغْنِي الْمُؤَذِّنَ وَشَهِدَ  
 مِثْلَ شَهَادَتِهِ فَلَهُ الْجَنَّةُ ص وَكَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَرَّعُ  
 قَالَ وَأَنَا وَأَنَا دَحِبٌ مُسْتَمِصٌّ لِيُصَلَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ ثُمَّ لَسَّ أَلَّهُ لهُ الْوَسِيلَةَ مُرَدَّتْ سَيِّ

ترجمہ: اور جب اس کو اپنے دل سے کہے گا تو جنت میں داخل ہوگا، مسلم، ابوداؤد، نسائی (عن عمر بن الخطاب)  
 جو شخص اذان سنتے وقت یہ کہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس  
 کا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور پیغمبر ہیں، میں اللہ کے رب، محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر اور اسلام کے دین ہونے کو دل سے پسند کرتا ہوں، تو اس کے گناہ بخش دیے  
 جاتے ہیں، مسلم، سنن، اربعہ، ابن سنی (عن سعید بن ابی وقاص)  
 جس شخص نے مؤذن (کے کہنے) کی طرح کہا، اور اس کی گواہی کی طرح گواہی دی تو اس کے لئے  
 جنت ہے، ابویعلیٰ (عن انس)

رسول النور صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو گواہی دیتے ہوئے سنتے تو فرماتے، میں بھی گواہی دیتا  
 ہوں، میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ ابوداؤد، ابن حبان، حاکم (عن عائشہ)  
 پھر رسول النور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، اور اللہ سے آپ کے لئے وسیلہ طلب کرے، مسلم،  
 ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن سنی (عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص)

شرح: وسیلہ کے معنی قرب اور نزوی کی کہ ہیں، بعض نے مکان شفاعت کے معنی لئے ہیں اور بعض نے کہا ہے  
 بہشت کا ایک مقام ہے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ اللہ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو، جو جنت کا ایک مکان ہے، اور  
 وہ اللہ کے ایک خاص بندے کے لئے ہے، مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا جس نے میرے لئے وسیلہ مانگا اس  
 کے لئے میری شفاعت واجب و ضروری ہے

يَقُولُ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الْقَائِمَةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ  
 أَتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي  
 وَعَدْتَهُ خَعَّ عَنْ حَبِّ سُنِّي إِنْكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ سُنِّي مَا  
 مِنْ مُسْلِمٍ سَمِعَ النَّبَاءَ فَيَكْبِرُ وَيُكَبِّرُ وَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ اعْطِ  
 مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَاجْعَلْهُ فِي الْأَعْلَى دَرَجَتَهُ  
 وَفِي الْمُسْطَفَيْنِ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِينَ ذِكْرَهُ إِلَّا وَجَبَتْ  
 لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ط مَنْ قَالَ حِينَ يُنَادِي الْمُنَادِي  
 اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الْقَائِمَةُ وَالصَّلَاةُ النَّافِعَةُ صَلِّ  
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنِّي رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهُ اسْتَجَابَ اللَّهُ  
 دَعْوَتَهُ أَطْسُ

ترجمہ : (اذان کا جواب دینے والا) کہ اے اللہ! اس پوری (وکال) دعا اور قائم نماز کے پروردگار  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا کر، اور ان کو مقام محمود میں پہنچا جس کا تو نے وعدہ  
 کیا ہے، بخاری، سنن اربعہ، ابن حبان، بیہقی فی الکبیر (عن جابر بن عبد اللہ الانصاری)  
 "بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا" امام بیہقی نے یہ الفاظ روایت کئے۔

کوئی مسلمان جو اذان اور تکبیر سن کر تکبیر کہے، اور کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی  
 معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، پھر کہے اے  
 اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت دے، اور ان کو اعلیٰ درجہ والوں میں کر، اور ان کی محبت  
 برگزیدہ لوگوں میں اور ان کا ذکر خاص لوگوں میں کر، ایسا نہیں جس کے لئے قیامت کے روز شفاعت واجب  
 نہ ہو، طبرانی (عن ابن مسعود)

جو شخص مؤذن کی آواز سن کر کہے، اے اللہ! اس قائم (کھڑی ہونے والی) دعا اور نفع دینے والی

نماز کے پروردگار، محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل کر، اور مجھ سے اس طرح راضی ہو کہ اس کے بعد ناراض نہ ہو، اللہ اس کی دعا قبول کرے گا۔ احمد، طبرانی فی الاوسط، ابن ہنی (عن جابر)

**تشریح:** دعوۃ نامہ سے دعوۃ عامہ مراد ہے، اس لئے کہ تمام نمازیوں کو اذان کے ذریعہ سے نماز کے لئے بلایا جاتا ہے، صلاۃ قائمہ سے مراد ہے وہ نماز جو قائم (کھڑی) ہونے والی ہے، اور جس کے لئے لوگوں کو بلایا گیا ہے۔ مقام محمود کے لفظی معنی تو ہیں مقام پسندیدہ، اور حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ مقام محمود جس کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ ہے، وہ مرتبہ شفاعت ہے کہ قیامت کے دن لوگ مضطر ہو کر تمام انبیاء سابقین علیہم السلام سے سفارش کرانی چاہیں گے، اور چونکہ تمام انبیاء آدمی ہی گذرے ہیں، ہر ایک سے کچھ نہ کچھ لغزش بتقاضائے بشریت ہو گئی ہے، انبیائے سابقین اپنی لغزشوں کو یاد کر کے شفاعت کی جرأت نہ کر سکیں گے، آخر یہ ہم ہمارے پیغمبر آخر الزماں سر کریں گے، اور خدا سے ان تمام لوگوں کی شفاعت کی اجازت ہوگی، اور خدا کی رحمت عام اس پیارے میں ظاہر ہوگی کہ ہمارے پیغمبر سب کی شفاعت کریں اور خدا کی جناب میں ان کی شفاعت قبول ہو۔

مَنْ نَزَلَ بِهِ كَرْبُ أَوْ شِدَّةٌ فَلْيَتَحَيَّنِ الْمُنَادِي فَإِذَا الْكَبْرُ كَبُرَ وَإِذَا  
 تَشَهَّدَ تَشَهَّدَ وَإِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ  
 وَإِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ  
 رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الصَّادِقَةُ الْمُسْتَجَابُ لَهَا دَعْوَةُ الْحَقِّ وَكَلِمَةُ  
 التَّقْوَى أَحْيِنَا عَلَيْهَا وَامْتِنَا عَلَيْهَا وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ  
 خَيْرِ أَهْلِهَا أَحْيَاءَ وَأَمْوَاتًا ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهُ حَاجَتَهُ مُسْرِعًا  
 وَالْدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لَا يُرَدُّ دَتِ سَ حَبْ  
 صِ فَادْعُوا صِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
 تِ وَالْإِقَامَةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ  
 عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَدَقَ مَهْ تِ أَوْ هِيَ كَالْأَذَانِ  
 إِلَّا فِي التَّرْجِيْعِ وَزِيَادَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ  
 آعَهُ مَهْ

ترجمہ: جو شخص مصیبت یا سختی میں مبتلا ہو اسے چاہئے کہ مؤذن کا منتظر رہے، جب وہ اللہ اکبر  
 کہے تو یہ بھی اللہ اکبر کہے اور جب وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ کہے  
 تو یہ بھی کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ، اور جب وہ حئی علی الصلوٰۃ  
 حئی علی الفلاح کہے تو یہ بھی اسی طرح کہے، پھر یہ کہے اے اللہ اس سچی، مقبول، دعوت حق اور

پر سہیزگاری کی بات کے پروردگار! ہمیں (قول میں اور عمل میں) اس (تقویٰ ہی) پر زندہ رکھ، اور اسی پر موت دے، اور اسی پر (قبر سے) اٹھا، اور ہمیں زندگی اور موت کی حالت میں اس دُعا کے بہترین لوگوں میں سے کر، پھر اپنی حاجت مانگے، حاکم، ابن سنی (عن ابی امامہ)

اور اذان و اقامت کے درمیان دُعا ضرور قبول ہوتی ہے، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، ابویعلیٰ، (عن انس)

اس لئے دُعا کرو، ابویعلیٰ (عن انس)

ابویعلیٰ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ "اللہ سے دنیا اور آخرت کے لئے عافیت مانگو" ترمذی میں بجائے "فَادْعُوا اللَّهَ" کے "فَاسْتَعِزُّوا بِاللَّهِ" کے الفاظ ہیں، ترمذی (عن انس)

اور اقامت یہ ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز کے لئے آؤ! بہتری کی طرف آؤ! نماز شروع ہو گئی ہے، نماز شروع ہو گئی ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن خزمیہ، ترمذی (عن عبد اللہ بن زید)

یا اقامت اذان ہی کی طرح ہے، بجز ترجیع اور دو مرتبہ قد قامت الصلوٰۃ کہنے کے ہنن العجم ابن خزمیہ (عن ابی محذورہ)

اقامت کا بیان

**شرح:** یعنی جو کلمات اذان کے ہیں وہی اقامت کے ہیں، لیکن اقامت میں "اشھد ان لا اله الا اللہ" "اشھد ان محمد رسول اللہ" ایک ایک بار ہے اور "قد قامت الصلوٰۃ" دوبار کہنا زیادہ ہے یہ مذہب امام شافعی کا ہے، چونکہ مصنف شافعی المذہب ہیں اس لئے انھوں نے یہی نقل کر دیا، لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک اذان و اقامت کے الفاظ یکساں ہیں اور شہادتین مکرر ہیں۔ صرف اقامت میں قد قامت الصلوٰۃ دوبار زیادہ کہنا ہے

## اذان کی فضیلت اور اس کے احکام

وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوا هَذَا هُنَّ وَأَوْعِبَاءُ ذَلِكَ بَأْتَهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ۝  
اور مسلمانو! جب تم اذان دے کر مسلمانوں کو نماز کے لئے بلاؤ گے تو یہ (یہود و نصاریٰ اور کفار) نماز کو ہنسی اور کھیل بناتے ہیں اور یہ (حکمت بجا ان سے) اس لئے سرزد ہوتی ہے کہ یہ (ایسے بیوقوف) لوگ ہیں کہ (بالکل) نہیں سمجھتے۔

المائدہ رکوع ۹

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ الجمعة رکوع ۵  
مسلمانو! جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لئے اذان دی جائے تو یاد الہی (یعنی نماز) کے لئے لپکنا اور اس وقت بیچنا (کھوچنا) چھوڑ دو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، بشرطیکہ تم کو سمجھ ہو۔

نماز کے وقت اذان کہنا سنت ہے، اور سنت بھی مؤکدہ پھر اس کے لئے کوئی خاص شخص مقرر نہیں بلکہ ہر مسلمان اذان دینے کا منصب رکھتا ہے، با وضو ہو چاہے بے وضو ہو، مگر بہتر ہے کہ وضو کر کے اذان دے، جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ اذان دینے اور صف اول میں کس قدر اجر ملتا ہے، اور اس پر کامیاب ہونے کے لئے بجز قرعہ ڈالنے کے اور کوئی تدبیر نہ بن پڑے تو ضرور قرعہ ڈالیں۔ (ابوداؤد)

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ خدا کے بہتر بندے وہ ہیں جو یاد الہی کے لئے چاند سورج اور تاروں کی رعایت رکھتے ہیں، یعنی ان کے طلوع و غروب کو دیکھتے رہتے اور اس سے اوقات نماز پہچانتے ہیں، اور چونکہ اذان تمہید نماز ہے، اس لئے موزن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین بندہ ارشاد فرمایا۔ تین طرح کے آدمی قیامت کے روز مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے جن پر اگلی پچھلی امتوں کو رشک ہوگا، ایک وہ جنہوں نے خدا کا حق ادا کیا اور خدا کے حق کے ساتھ اپنے آقا کا حق بھی، اور دوسرے وہ جنہوں نے ایک قوم کی امامت کی اور وہ ان سے خوش رہی، تیسرے وہ جو حج و عمرہ کے لئے اذان کہتے ہیں۔

اذان کی بزرگی اور موزنوں کے فضائل میں جو حدیثیں وارد ہیں تو اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اذان اسلام کی بڑی علامت ہے، اور موزن لوگوں کو نماز کے لئے بلاتا اور "اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَّاعِلِیْہِ" (بھلائی کا راستہ بتانے والا گویا اس کا کرنے والا ہے) کا ثواب حاصل کرتا ہے، مگر افسوس ہے کہ اس زمانے میں اکثر موزن ثواب کے حاصل کرنے کی غرض سے نہیں بلکہ مسجد کی خدمت از قسم جاروب کشی وغیرہ کے لئے مقرر ہوتے ہیں، اور اس میں اذان کی تذلیل ہے اور بعض لوگوں نے اذان کو ایک مبتذل خدمت سمجھ رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ منصب ان لوگوں کے سپرد کیا جاتا ہے جو کم وجاہت اور جاہل ہوتے ہیں، خود اذان کہنے میں اپنی توہین اور بے وقعتی سمجھتے ہیں ہاں امامت کرنے پر دوڑ پڑتے ہیں، کیونکہ یہ ان کی نظروں میں اذان کی نسبت زیادہ قیمتی ہے، حالانکہ موزن کا خدا کے نزدیک بڑا درجہ ہے، وہ لوگوں کو خدا کی یاد کی طرف بلاتا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے۔

حالت سفر میں بھی اذان و تکبیر دونوں کہنی چاہئیں، گو مسافر منفرد ہو، موزن ایسا شخص ہونا مناسب ہے جو خوش لہجہ اور بلند آواز ہو، اذان دینے پر تنخواہ کا طالب نہ ہو، نماز کے اوقات کا اچھی طرح پہچاننے والا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان اسلام کی بڑی نشانی ہے۔

**اذان کے کلمات یہ ہیں :-**

اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر	اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ	خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول خدا ہیں
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَتّٰی عَلَی الصَّلٰوۃِ	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول خدا ہیں، نماز کی طرف آؤ، نماز کی طرف
حَتّٰی عَلَی الصَّلٰوۃِ حَتّٰی عَلَی الْفَلَاحِ، حَتّٰی عَلَی	آؤ، بہتری کی طرف آؤ، بہتری کی طرف آؤ، اللہ بہت بڑا ہے،
الْفَلَاحِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

صبح کی اذان میں **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** کے بعد

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ - نماز نیند سے بہتر ہے، دودھ کھنا چاہئے۔

اذان سننے والے کو مناسب ہے کہ حَتَّى عَلَی الصَّلَاۃِ اور حَتَّى عَلَی الْفَلَاحِ مِنْکُمْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ  
إِلَّا بِاللّٰهِ (ہمیں گناہوں سے بچنے اور نیک کام کرنے کی قوت نہیں مگر خدا کی مدد سے) اور الصَّلَاۃُ خَیْرٌ  
مِّنَ النَّوْمِ، سُنَّکُمْ صَدَقَتْ وَ یَرْتَرَّتْ (تو نے سچ کہا اور ہماری بھلائی کی بات کہی) کہے اور باقی وہی  
الفاظ کہتا جائے جو مؤذن کہتا ہے۔

اذان کے بعد سننے والے یہ دعا پڑھیں :-  
 اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّائِمَةُ  
 وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ أَيْ مُحَمَّدٍ الْوَسِيلَةَ  
 وَالْفَصِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا خَيْرَ مَقَامٍ  
 الَّذِي وَعَدْتَهُ

جو شخص یہ دعا پڑھے گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی جناب میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کرے گا۔  
اذان کے بعد یہ دعا بھی حدیث میں آئی ہے :-

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُهُ  
 اَشْهَدُ لَكَ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
 وَرَسُوْلُهُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ  
 رَّسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا -  
 میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے  
 اسکا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد خدا کے بندے  
 اور اس کے رسول ہیں، میں خدا کے پروردگار اور محمد کے پیغمبر ہونے  
 اور اسلام کے دین ہونے کو دل سے پسند کرتا ہوں۔

تکبیر کے الفاظ یہ ہیں :-

[illegible]

اذان اور اقامت میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ اذان میں جہر ہے، کیونکہ اس سے دور کے لوگوں کو بلانا اور مطلع کرنا مقصود ہوتا ہے، بخلاف اقامت کے کہ اس سے صرف مسجد ہی کے لوگوں کو آگاہ کرنا ہوتا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ اذان میں وقت اور سکنے ہوتے ہیں اور اقامت میں نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، دو ساعتیں ایسی ہیں جن میں دعا کرنے والے کی دعا رد نہیں ہوتی، ایک اقامت نماز کے وقت دوسرے جہاد میں صف بندی کے وقت، جب تکبیر کہی جاتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

وَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ حَبَّتْ قَالَ مُرَعَهُ حَبٌ  
 بَعْدَ التَّكْبِيرِ مَرَّتٍ وَجَهِتُ وَجَّهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَ  
 الْأَرْضِ خَنِيفًا حَبٌ مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ  
 صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ  
 لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي  
 فَاعْفُرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي  
 إِلَى حَسَنِ الْإِخْلَاقِ لَا تَهْدِنِي لِحَسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ  
 عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ  
 وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ  
 تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ مُرَعَهُ حَبٌ  
 ط اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ  
 الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالتَّلَجِ  
 وَالْبَرْدِ خ مُرَدَسٌ ق

ترجمہ : اور جب فرض نماز کے لئے کھڑا ہو۔ ابن حبان، ترمذی (عن ابی رافعؓ)

تو تکبیر کے بعد یہ کہے۔ مسلم، سنن اربعہ، ابن حبان، ترمذی (عن علیؓ)

میں نے ہر طرف سے منہ موڑ کر اس کی طرف منہ کیا جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا، موحّد  
 بن کر، ابن حبان، فرماں بردار ہو کر، اور میں ان میں سے نہیں جو خدا کا شریک بناتے ہیں۔ انا انعام رکوع ۹

میری نماز اور میری شربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا، سب اللہ کے لئے ہے، جو تمام دُنیا کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہی حکم مجھ کو ہوا ہے، اور میں سب سے پہلے فرمانبرداری (اسلام کا) اقرار کرتا ہوں۔ الانعام رکوع ۲۰

اے اللہ تو بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میرا رب ہے، اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا، تو میرے تمام گناہ بخش دے کہ تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں، اور مجھے بہترین اعمال اور بہترین اخلاق کی راہ دکھا، تیرے سوا کوئی بہترین اعمال و اخلاق کی راہ نہیں دکھا سکتا، اور مجھے بدترین اعمال اور بدترین اخلاق سے بچالے، تیرے سوا کوئی بدترین اعمال و اخلاق سے بچا نہیں سکتا، میں تیرے لئے حاضر ہوں، اور خدمت کو تیار ہوں، اور تمام بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے، اور بُرائی تیری طرف منسوب نہیں، میں تیرے ہی سبب سے موجود ہوں، اور حیرت ہی طرف لوٹوں گا، تو ہی برکت والا اور برتر ہے، میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں، مسلم، سنن اربعہ، ابن حبان، طبرانی (عن علیؑ)

خداوندا! مجھ میں اور میری خطاؤں میں ایسی دُوری کر دے، جیسی تو نے مشرق و مغرب میں کی ہے، اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولے سے دھو دے، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان (عن ابی ہریرہؓ)

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ  
غَيْرُكَ دَتِ قِ مَسْ طَ مَوْمَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا مَرَّتِ سَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا  
كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا مَرَّدَسَ فِيهِ دَسَ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ  
ذُنُوبِي كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَنَقِّهِ مِنْ خَطِيئَتِي  
كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ مِنَ الدَّنَسِ طَ وَفِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ دَ اللَّهُ  
أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلَاثًا الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا ثَلَاثًا سُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً قَ  
أَصِيلًا ثَلَاثًا أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَسَمٌ مِنْ بَفْخِهِ  
وَنَفْسِهِ وَهَمَزِهِ دَقِ حَبِ مَسْ مَصْ سَمِ سُبْحَانَ ذِي  
الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْعُظَمَةِ طَسْ

نار  
دعائیں شمار

ترجمہ : اے اللہ! ہم تیری پاکیزگی کا اقرار کرتے ہیں اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں، تیرا نام مبارک ہی، اور  
تیری شان بلند ہی، اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، طبرانی (عن عائشہ) موقوفاً مسلم  
اللہ بہت بڑا ہے، اور اللہ ہی کے لئے بہت تعریف ہے، اور میں صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں  
مسلم، ترمذی، نسائی (عن ابن عمر)

اللہ (ہی) کی تعریف ہے، ایسی تعریف جو بہت پاک اور مبارک ہے، مسلم، ابوداؤد، نسائی (عن انس)  
اے اللہ! میرے اور میرے گناہ کے درمیان اس طرح دوری کر جس طرح تو نے پورب اور پچھم میں دوری کی ہے، اور مجھے  
خط سے اس طرح پاک کر دے جس طرح تو نے کپڑے کو میل کچیل سے پاک و صاف کر دیا۔ طبرانی (عن سمرة بن جندب)  
اور نفل نماز میں پڑھے۔ ابوداؤد (عن جبیر بن مطعم)

اللہ بہت بڑا ہی نہیں، بارگاہی، اللہ ہی کیلئے بہت تعریف ہے، تین بار، میں صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتا ہوں، تین بار، میں  
شیطان مردود کے تکبر، جادو اور وسوسے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابوعلی، ابن سنی (عن جبیر بن مطعم)  
میں اس کی پاکی بیان کرتا ہوں جو باو شامت، غلبہ، بڑائی اور بزرگی والا ہے، طبرانی فی الاوسط (عن حذیفہ)

وَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَلْيَقُلْ  
الْهَامُومُ أَمِينَ يُحِبُّهُ اللَّهُ مُرَدَّ سَقٍ وَإِذَا آمَنَ الْإِمَامُ  
فَلْيُؤَمِّنْ الْهَامُومُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ  
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ خُ مَرَوْكَمَا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمِينَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ أَدَّتْ مُصْرَفَ بِهَا صَوْتَهُ دَو  
كَانَ إِذَا قَالَ أَمِينَ يُسْمِعُ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الصَّفِّ الْأَوَّلِ دَقَّ  
قَ فَيَرْجِعُ بِهَا السَّجْدَ قَ وَقَالَ أَمِينَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ط  
وَحِينَ قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَمِينَ ط وَإِذَا  
رَكَعَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ مَرَّةً حَبَّ مُسْرَ ثَلَاثًا  
رَوَدَّكَ أَدْنَاهُ دَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ  
اغْفِرْ لِي خُ مُرَدَّ سَقٍ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثَ  
مَرَّاتٍ أَط اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ  
خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَفَهْمِي وَعَظْمِي وَعَصَبِي مُرَدَّ سَقٍ  
سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ مُرَدَّ سَقٍ رَكَعَ لَكَ  
سَوَادِي وَخَيَالِي وَأَمِنْ بِكَ قَوَادِي أَبْوَعُ بِنِعْمَتِكَ عَلَى هَذِهِ  
يَدَايَ وَمَا جَنَيْتُ عَلَى نَفْسِي دَرَّ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَ  
الْمَلَكُوتِ وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْعُظَمَةِ دَس

ترجمہ: اور جب امام غیر المَغْضُوبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ کہے، تو مقتدی کو چاہئے کہ آمین کہے، تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، (عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)  
 اور جب امام آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہے، کیونکہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جائے گی، اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ بخاری، مسلم (عن ابی ہریرہؓ)  
 اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی تو اس کی آواز کھینچی۔ احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابویعلیٰ (عن اہل بن حجرؒ)  
 اور زور سے کہی۔ ابوداؤد (عن وائل بن حجرؒ)  
 اور جب آپ آمین کہتے تھے تو جو لوگ پہلی صف میں آپ کے قریب ہوتے تھے، اس کو سن لیتے تھے۔ ابوداؤد، ابن ماجہ (عن ابی ہریرہؓ)

(اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ) اس آواز سے مسجد گونج جاتی تھی۔

اور (کبھی) آپ نے تین بار آمین کہی، طبرانی (عن وائل بن حجرؒ)

اور جب وَكَالَ الضَّالِّیْنَ پڑھتے تو بعض اوقات رَبِّ اغْفِرْ لِي آمین فرماتے، طبرانی (عن وائل بن حجرؒ)

اور جب رکوع کرے تو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، پاک ہے میرا پروردگار جو سب سے بڑا ہے، تین بار

کہے، مسلم، سنن اربعہ (عن خذیفہؓ)، ابن حبان، حاکم (عن عقبہ بن عامرؓ)، بزار (عن ابن مسعودؓ)

اور یہ کم سے کم ہے، ابوداؤد (عن ابن مسعودؓ)

(یا یہ پڑھے)۔

اے اللہ تو پاک ہے، اے ہمارے پروردگار، اور ہم تیری تعریف کرتے ہیں، خداوند! مجھے بخش دے

بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ (عن عائشہؓ)

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ تین بار کہے، احمد، طبرانی (عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

(یا یہ پڑھے) اے اللہ تیرے ہی لئے میں نے رکوع کیا، اور تجھی پر ایمان لایا، اور تیرا ہی فرماں بڑا

بنا، اور تیرے ہی واسطے میرے کان، آنکھ، گودے، بڑی اور چٹھے نے عاجزی کی، مسلم، ابوداؤد، نسائی،

(عن علیؓ)

(یا یہ پڑھے) تو نہایت پاک و صاف ہے، فرشتوں اور روح الامین کا پروردگار ہے، مسلم، ابوداؤد،

نسائی۔

(یا یہ کہے) میرا ظاہر و باطن تیرے لئے جھک گیا، اور میرا دل تجھ پر ایمان لایا، میں اپنے اوپر تیری

نعمت کا اقرار کرتا ہوں، یہ میرے دونوں ہاتھ ہیں، اور جو کچھ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ بزار،

(عن ابن مسعودؓ)

(یا یہ پڑھے) میں اس کی پاکی بیان کرتا ہوں، جو غلبہ، بادشاہت، بڑائی اور بزرگی والا ہے،

ابوداؤد، نسائی (عن عوف بن مالکؓ)

شرح: آمین کہنے میں ائمہ کا اختلاف ہے، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ زور سے

آمین اور آمین کے ساتھ کی دعا

رکوع کی دعائیں

کہنے کے قائل ہیں، اور امام اعظم ابو حنیفہؒ آہستہ کہنے کے قائل ہیں۔

یعنی تین بار تسبیح کہنا تعدیل ارکان کا ادنیٰ درجہ ہے، اور تعدیل کہتے ہیں سکون و اطمینان سے ہر رکن کے ادا کرنے کو، اور یوں تو ایک دفعہ کے کہنے سے بھی رکوع ادا ہو جائے گا۔

تین مرتبہ تسبیح کہنا ادنیٰ درجہ ہے، پانچ یا سات بار کہنا افضل ہے، اعلیٰ کی کوئی حد نہیں، بعض نے دس بار کہنا بیان کیا ہے، اور بعض نے قیام کے بقدر، اور مظہر نے کہا ہے کہ سات بار کہنا کمال کا انتہائی درجہ ہے، لیکن یہ سب حالتیں تنہائی میں ہیں۔ امام مقتدیوں کی حالت کی رعایت رکھے۔

حضرت سفیان ثوریؒ کہتے ہیں امام رکوع اور سجدہ کی تسبیحیں پانچ پانچ بار کہے۔



وَإِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ أَمْرَهُ ط اللَّهُمَّ  
 رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ خ مَرَّتِ س د رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ خ م  
 رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ خ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا  
 فِيهِ خ د س اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ  
 وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اللَّهُمَّ طَهِّرْني بِالثلجِ وَالْبَرْدِ وَ  
 الْمَاءِ الْبَارِدِ اللَّهُمَّ طَهِّرْني مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَا يَا كَمَا يُنْفَعُ  
 الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسْخِ مَرَدَّتِ ق اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ  
 مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا  
 شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحْسَنُ مَا قَالَ الْعَبْدُ  
 وَكُنَّا لَكَ عَبْدًا لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ  
 وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ مَرَدَسَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ  
 مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ  
 بَعْدَ أَهْلِ الثَّنَاءِ وَأَهْلِ الْكِبْرِيَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا  
 أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط

ترجمہ : اور جب رکوع سے کھڑا ہو تو کہے اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی، مسلم بن ابی  
 زعن حذیفہ بن الیمان (طبرانی، (عن ابن مسعود)  
 اے اللہ! ہمارے پروردگار! تیرے ہی واسطے تمام تعریف ہے، بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد  
 (عن ابی ہریرۃ)

تمام کی دعوتیں

(یا اس طرح کہ) اے ہمارے پروردگار! اور تیرے ہی لئے تمام تعریف ہے، بخاری، مسلم (عن ابی ہریرۃ)  
 (یا اس طرح کہ) اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی واسطے تمام تعریف ہے، بخاری (عن ابی ہریرۃ)  
 (یا یوں کہ) اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لئے بہت اور پاک اور مبارک حمد ہے۔ بخاری، ابوداؤد  
 نسائی (عن رفاعہ بن رافع الوارثی رض)

(یا یہ پڑھے) اے اللہ! تیرے ہی لئے تعریف ہے، (ایسی تعریف) جو آسمانوں اور زمین کو بھر دے  
 اور اس کے بعد جسے تو بھرنا چاہے (سب کو بھر دے) اے اللہ! مجھے برون، اولے اور ٹھنڈے پانی سے پاک  
 کر، اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف ہو جاتا  
 ہے، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ (عن عبداللہ بن اونی رض)

اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی واسطے تمام تعریف ہے (ایسی تعریف) جو آسمانوں اور  
 زمین کو بھر دے اور اس چیز کو بھر دے جو ان دونوں کے درمیان میں ہے، اور اس کے بعد جسے تو بھرنا چاہے  
 سب کو بھر دے، اے تعریف اور بزرگی والے تو ہی اس کا مستحق ہے، جو بندہ کہے، اور ہم سب تیرے بندے  
 ہیں، جو چیز تو عطا کرے اس کا منع کرنے والا کوئی نہیں، اور جو چیز تو منع کرے اس کا دینے والا کوئی  
 نہیں اور تیرے قہر سے دولتمند کو اس کی دولت کچھ نفع نہیں دیتی، مسلم، ابوداؤد، نسائی (عن ابی سعید الخدری)  
 اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لئے تعریف ہے، (اور ایسی تعریف) جو آسمانوں اور زمین  
 کو بھر دے، اور اس چیز کو جو ان کے درمیان میں ہے، اور اس کے بعد جسے تو بھرنا چاہے سب کو بھر دے،  
 (تو ہی) تعریف، بڑائی اور بزرگی کا مستحق ہے۔ جو چیز تو عطا کرے اس کا منع کرنے والا کوئی نہیں، اور تیرے  
 قہر سے دولتمند کو اس کی دولتمندی کبھی فائدہ نہیں دیتی۔ طبرانی (عن ابن مسعود)

تمام اور سجدہ کی دعائیں

وَإِذَا سَجَدَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى مَرَّةً رَحِبٌ مُسْتَلْثًا  
 رَوَدَّكَ أَدْنَاهُ ۚ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ  
 بِمَعْفَاةِكَ مِنْ عِقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ  
 كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ مَرَّةً اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ  
 وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُورَهُ  
 دَسَّ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ  
 مَرَدَسَ خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَذِمِّي وَلَحْيِي وَعَظْمِي وَعَصَبِي حَبِ  
 وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سَحَبِ

ترجمہ: اور جب سجدہ کرے تو "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" پاک ہے میرا پروردگار عالی شان، مسلم، سنن اربعہ  
 (عن حذیفہؓ) بزار، ابن حبان، حاکم (عن عقبہ بن عامر الجہنیؓ)  
 تین بار کہنا بزار کی روایت ہے، (عن ابن مسعودؓ) اور یہ اس کا ادنیٰ درجہ ہے۔ ابوداؤد (عن ابن مسعودؓ)  
 اے اللہ! تیرے غصہ سے تیری رضا کی، اور تیرے نرا دینے سے تیری معافی کی پناہ چاہتا ہوں، اور تجھ سے  
 تیری پناہ لیتا ہوں، میں تیری تعریف نہیں کر سکتا، تو اسی طرح ہے جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی  
 ہے۔ مسلم، سنن اربعہ (عن عائشہؓ)

خداوند! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا، اور تجھ پر ایمان لایا، اور تیرے آگے گردن تسلیم خم کر دی، میرے  
 چہرہ نے اس کے لئے سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا، اور صورت بنائی تو اچھی صورت عطا کی۔  
 ابوداؤد، نسائی (عن علیؓ)

اور اُس کے کان اور آنکھ بنائی (سبحان اللہ) خدا بڑا ہی بابرکت ہے جو (سب) بنانے والوں  
 میں بہتر (بنانے والا) ہے۔ مسلم، ابوداؤد، نسائی (عن علیؓ)

میرے کان، میری آنکھیں، میرا خون، میرا گوشت پوست، میری ہڈیاں، میرے پٹھے (ابن حبان)  
 اور وہ چیز جس کو میرے پاؤں اٹھانے ہوئے ہیں سب پروردگار عالم کے آگے جھکے ہوئے ہیں۔ نسائی،  
 ابن حبان (عن جابرؓ)

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ مُرْدَسٌ سُبْحَانَكَ  
اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ خُ مُرْدَسٌ قِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي  
كُلَّهُ دِقَّةً وَجُلَّةً وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ مُرْدَسٌ  
اللَّهُمَّ سَجِّدَاكَ سَوَادِي وَخِيَالِي وَبِكَ أَمِنَ قُوَادِي أَبُو مُبِينِكَ  
عَلَى وَهَذَا مَا جَنَيْتُ عَلَى نَفْسِي يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ اغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ  
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ الْعَظِيمَةَ إِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيمُ مُسْ سُبْحَانَ  
ذِي الْمَلَكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ  
الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ  
مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهَكَ مُسْ رَبِّ أَعْطِ  
نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكَّاهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيِّهَا وَ  
مَوْلَاهَا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ مُسْ اللَّهُمَّ  
اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي  
نُورًا وَاجْعَلْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ خَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ  
تَحْتِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا مُسْ

ترجمہ: (اے اللہ) تو نہایت پاک اور مبارک ہے، اور فرشتوں اور روح الامین (جبریل) کا پروردگار ہے  
مسلم، ابوداؤد، نسائی (عن عائشہ)  
اے اللہ! ہمارے پروردگار! ہم تیری پاکیزگی کا اقرار کرتے ہیں، اور تیری تعریف بیان کرتے  
ہیں، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ (عن عائشہ)

اے اللہ! میرے تمام گناہ چھوٹے اور بڑے، اگلے اور پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ (سب) بخش دے۔  
مسلم، ابوداؤد (عن ابی ہریرۃ)

اے اللہ! میرے ظاہر و باطن نے تیرے لئے سجدہ کیا، اور میرا دل تجھ پر ایمان لایا، میں اپنے  
اوپر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں، اور یہ کہ جو کچھ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، اے بڑی رحمت کرنے  
والے! اے بڑی (مغفرت کرنے والے!) میری مغفرت کر، کیونکہ بڑے گناہوں کو پروردگار عظیم ہی  
بخشتا ہے! حاکم (عن ابن مسعود)

پاک ہے ملک اور بادشاہت والا، پاک ہے عزت اور غلبہ والا، پاک ہے (وہ) زندہ جو مرنے نہیں  
میں تیری بخشش کی تیرے عذاب اور تیری رضا کی تیری ناراضگی سے، اور تیری تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، تیری  
ذات بزرگ (وبرتر) ہے، حاکم (عن عمر)

اے پروردگار! میرے نفس کو پرہیزگاری عطا کر، اور اس کو پاک کر دے، تو ہی اس کا سب  
سے بہتر پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا کارساز و مالک ہے، اے اللہ! مجھے بخش دے، جو کچھ میں  
نے پوشیدہ کیا، اور جو کچھ علانیہ کیا، ابن ابی شیبہ (عن عائشہ)

اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، اور میری شنوائی میں نور کر دے، اور میری بینائی میں  
نور کر دے، اور میرے آگے نور کر دے، اور میرے پیچھے نور کر دے، اور میرے نیچے نور کر دے، اور مجھے  
نور عظیم دے، ابن ابی شیبہ (عن ابن عباس)

**شرح:** تقویٰ، پرہیزگاری، حرام چیزوں سے بچنا، حرص و ہوا سے احتراز کرنا ہے، اور نفس کی پاکی دل  
کی صفائی کا سبب ہوتی ہے، جس وقت نفس خواہشات اور ریائی آمیزش سے صاف ہو جاتا ہے تو دل فوراً ماسوا  
اللہ کی آلودگی سے پاک ہو جاتا ہے۔ ارشاد باری ہے:-

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا (الشمس رکوع ۱) جس نے اپنی روح کو (شرک اور اخلاقِ بد کی گندگی سے) پاک کیا  
(وہ) ضرور (اپنی) مراد کو پہنچا، اور جس نے اس کو دبا دیا (وہ)  
ضرور گھلٹے میں رہا

دبا دینے سے مراد یہ ہے کہ اُس کے عیوب کی اصلاح تو کی نہیں بلکہ اس کی گندگی پر خاک ڈال دی، تاکہ  
اُس کی فضیلت ظاہر نہ ہو۔

وَفِي سُجُودِ الْقُرْآنِ سَجْدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ  
 سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ سَدِّتُ مُسْ مَرَارًا دَا  
 فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ مُسْ اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي عِنْدَكَ بِهَا  
 أَجْرًا وَضَعْتَ عَنِّي بِهَا وَثَرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا  
 مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَا دِتْ قِي حَبِّ مُسْ مَا وَضَعْتَ رَجُلٌ جَهَنَّمَ  
 لِلَّهِ سَاجِدًا فَقَالَ يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي ثَلَاثًا لَا تَرْفَعُ رَأْسَهُ وَقَدْ  
 غُفِرَ لَهُ مَوْصُصْ

ترجمہ : اور (تلاوت) قرآن کے سجدہ میں کہے، میرے چہرہ نے اس کے لئے سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا  
 کیا، اور اس کی صورت بنائی، اور اسے اپنی طاقت و قوت سے شنوائی و بنیائی بخش، نسائی، ابو داؤد،  
 ترمذی، حاکم، (عن عائشہ)

ابو داؤد نے چند بار کہنا اور زیادہ روایت کیا ہے، (عن عائشہ)  
 حاکم کی روایت میں اس کا اضافہ ہے: "فَتَبَارَكَ اللَّهُ الْوَ" خدا بڑا ہی بابرکت ہے، جو سب بنانے  
 والوں میں بہتر بنانے والا ہے (عن عائشہ)

اے اللہ! اس سجدہ سے میرے لئے اپنے پاس ثواب لکھ دے، اور (اس کے سبب) مجھ سے گناہوں کا  
 بوجھ دور کر دے، اور اس کو اپنے پاس میرے لئے ذخیرہ بنادے، اور اس کو مجھ سے قبول کر لے، جس طرح اس  
 کو تو نے اپنے بندے داؤد سے قبول کیا تھا، ترمذی، ابن ماجہ، ابن جابر، حاکم، (عن ابن عباس)  
 کسی شخص نے اپنی پیشانی اللہ کے لئے سجدہ میں رکھ کر یہ نہ کہا۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما، تین بار،  
 مگر سر اٹھاتے ہی اُس کی مغفرت ہو گئی، موقوفاً، ابن ابی شیبہ (عن ابی سعید الخدری)

شرح : یعنی جو شخص اللہ کے لئے اپنی پیشانی سجدہ میں رکھ کر تین بار یہ کہتا ہے "اے اللہ! میری مغفرت فرما" تو وہ سجدہ  
 سے سراسر حال میں اٹھاتا ہے کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے  
 سجدہ تلاوت میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" پاک ہے میرا پروردگار عالی شان، پڑھنا بھی کافی ہے،  
 لیکن جو دعائیں رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں، ان کا پڑھنا بہتر و افضل ہے۔

قرآن مجید میں چند رہ آیتیں ایسی ہیں کہ انہیں پڑھ کر یا سن کر سجدہ کرنا واجب ہے۔

سجدہ تلاوت کی تعداد اور تعین آیت میں علماء کا اختلاف ہے، حضرت امام اعظمؒ اور امام صاحب کے شاگرد حضرت امام ابو یوسفؒ اور حضرت امام محمدؒ کے نزدیک چودہ آیتیں پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ کرنا واجب ہے ایک سورہ اعراف میں، رکوع ۲۴

إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَجِوْنَ لَهُ لَيَسْجُدْ لَهُ عَنِ الْعَبَادَةِ

جو (فرشتے) تمہارے پروردگار کے مقرب ہیں (وہ تک بھی) اُس کی عبادت سے سربازی نہیں کرتے اور اُسی کی تسبیح (و تقدیس) اور اسی کے آگے سجدے کرتے رہتے ہیں۔

دوسری سورہ رعد میں، رکوع ۲

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُم بِالْعُدُوِّ وَالْاَصَالِ

اور جس قدر مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے چاروں اچار رب (اللہ ہی) کے آگے سر بسجود ہیں اور (اسی طرح) صبح و شام اُن کے سامنے۔

تیسری سورہ نحل میں، رکوع ۶

يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ

اپنے پروردگار سے جو (بالائے عرش بریں) اُن کے اوپر ہے (ہمہ وقت) ڈرتے رہتے ہیں اور (اُس کی جناب سے) جو حکم اُن کو دیا جاتا ہے اُس کی تعمیل کرتے ہیں۔

چوتھی سورہ بنی اسرائیل میں، رکوع ۱۲

وَيَخِرُّونَ لِلْاَذْقَانِ يَسْكُوْنَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوْعًا

اور ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں (سجدے میں) روتے (جاتے ہیں) اور قرآن کی وجہ سے اُن کی عاجزی (اور) زیادہ ہوتی جاتی ہے۔

پانچویں سورہ مریم میں، رکوع ۵

اِذَا اشْتٰلٰ عَلَيْهِمْ اَيَاتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَّ بُكْيًا

جب (جب خدائے) رحمن کی آیتیں اُن کو پڑھ کر سنائی جاتی تھیں سجدے میں گر پڑتے تھے اور روتے جلتے تھے۔

چھٹی سورہ حج میں، رکوع ۲

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِيْرٌ حَقٌّ عَلَيْهِ الْعِداْبُ

راے مخاطب) کیا تو نے (اس بات پر) نظر نہیں کیا کہ جو (مخلوق) آسمانوں میں ہے اور جو (مخلوق) زمین میں ہے اور سورج اور چاند تارے اور پہاڑ اور درخت اور چارپائے (سب ہی تو) خدا کے آگے سرنگوں ہیں اور بہت سے آدمی (بھی) اور (آدمیوں میں) بہت سے (ایسے بھی) جن پر (نافرمانی کی وجہ سے) عذاب (کا آنا) لازماً ہو چکا ہے۔

وَمَنْ يُهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُّكْرِمٍ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ

اور جس کو خدا ذلیل کرے تو (پھر) کوئی اس کو عزت دینے والا نہیں خدا ہی جو چاہتا ہے سو کرتا ہے۔

ساتویں سورہ فرقان میں، رکوع ۵

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنْ سَجْدُ لِمَا تَاْمُرُنَا

اور جب کافروں سے کہا جاتا ہے کہ (خدائے) رحمن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں رحمن کیا ہے؟ کیا جس کے آگے تم ہمیں (سجدہ کرنے کو) کہو

وَنَزَّادَهُمْ نَفْوَ رَاهٍ

آٹھویں سورۃ نمل میں، رکوع ۲

وَحَدَّثُوهَا وَقَوْمًا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ  
وَمِن دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ  
أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّتْهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ  
لَا يَهْتَدُونَ ۝ أَلَا يَسْجُدُ لِلَّهِ الَّذِي  
يُخْرِجُ الْحَبَّ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ  
يَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۝  
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

نویں سورۃ (الح) سجدہ میں، رکوع ۲

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِرُوا  
بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ  
رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝

دسویں سورۃ ص میں، رکوع ۲

وَظَنَّ دَاوُدُ أَنَّمَا فَتَتْهُ فَاستَغْفَرَ  
رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ

گیارہویں سورۃ حٰجَّہ سجدہ میں، رکوع ۵

وَمِن آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَ  
الْقَمَرُ ۝ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ  
وَأَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ  
إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ  
عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ  
وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝

اسی کو سجدہ کرنے لگیں اور رحمن کا نام سنکر، ان کو اور زیادہ نفرت ہوئی

میں نے ملکہ اور اس کے لوگوں کو دیکھا کہ خدا کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ  
کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال کو انھیں عمدہ کر دکھایا ہے  
اور ان کو راہ (راست) سے روک دیا ہے، تو ان کو (اپنی بات بھی)  
نہیں سوجھ پڑتی کہ خدا ہی کے آگے (کیوں) نہ سجدہ کریں جو آسمان و  
زمین کی چھپی ہوئی چیزوں کو ظاہر کرتا ہے اور جو کام تم لوگ چھپا کر  
کرو اور جو علانیہ کرو سب سے واقف ہے۔

اللہ (وہ ذات پاک ہے کہ) اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) وہی  
عرش بریں (کے تخت) کا مالک ہے۔

ہماری آیتوں پر تو بس وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو وہ  
(آیتیں) یاد دلائی جاتی ہیں سجدے میں گر پڑتے اور اپنے پروردگار  
کی حمد (وشنا) کے ساتھ تسبیح (وتقدیس) کرنے لگتے ہیں، اور وہ  
رکسی طرح کا (تکبر نہیں کرتے۔

اور اب داؤد کو خیال آیا کہ ہم نے ان کو صرف جانچا ہے، تو انھوں  
نے اپنے پروردگار کے آگے (توبہ و) استغفار کی اور سجدے میں  
گر پڑے، اور (خدا کی طرف) رجوع ہوئے۔

اور (جہاں اور بہت سی نشانیاں ہیں) خدا کی (قدرت کی)  
نشانوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند بھی ہیں (تو  
لوگو! نہ (تو) سورج کو سجدہ کرنا اور نہ چاند کو اور اگر تم کو خدا کی  
عبادت کرنی ہے تو اللہ ہی کو سجدہ کرنا جس نے ان چیزوں کو  
پیدا کیا ہے، پس (مے پیغمبر) اگر (یہ لوگ اس پر بھی) غور کریں  
تو (خدا کے) ہاں عبادت کرنے والوں کی کمی نہیں) جو فرشتے  
تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں ہیں وہ رات دن اس کی  
تسبیح (وتقدیس) میں لگے رہتے ہیں اور وہ (کبھی بھی) نہیں  
اُکتاتے۔

بارہویں سورہ البقرہ میں، رکوع ۳

فَاسْجُدْ وَاعْبُدْ وَالْاِلهَ ۝

تو خدا کے آگے سجدے کرو اور (اُسی کی) عبادت کرو۔

تیسریں سورہ الشقاق میں، رکوع ۱

وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا

اور جب ان کے رو برو قرآن پڑھا جائے تو (خدا کے آگے)

يَسْجُدُونَ ۝

سجدہ نہیں کرتے۔

چودھویں سورہ علق میں، رکوع ۱

كَذَٰلِكَ لَا تُطْعَمُهُ فَاَسْجُدْ

سنوچی! اور ہرگز اس کا کہا نہ مانو اور بے تامل خدا کی جناب میں

وَاقْتَرِبْ ۝

سجدے کرو (یعنی نماز پڑھو) اور قرب (خدا) حاصل کرو۔

حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک بھی چودہ ہی سجدے ہیں، لیکن "سورہ ص" کا سجدہ ان کے نزدیک واجب نہیں ہے بلکہ سورہ حج کے دو سجدے ہیں، ایک کی آیت تو نمبر میں مذکور ہو چکی دوسری یہ ہے۔ رکوع ۱۰

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا

اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور بتدلی کرو اپنے

وَاعْبُدُوا رَبَّكُمُ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ

رب کی اور بھلائی کرو تاکہ تمہارا بھلا ہو۔

تُقَلِّحُونَ ۝

حضرت امام مالکؒ کے نزدیک صرف گیارہ سجدے ہیں سورہ "البقرہ" سورہ "انشقاق" اور سورہ "علق" میں ان کے نزدیک سجدہ نہیں ہے۔

حضرت محدثین کے نزدیک پندرہ آیتوں پر سجدہ کرنا مسنون ہے۔

جب ان آیتوں میں سے کوئی آیت پڑھے یا سنے تکبیر کہہ کر سجدہ کرے، حالت سوازی میں اگر سجدے کی آیت پڑھے یا سنے تو زمین پر دونوں ہاتھ رکھ کر سجدہ کرے اور پیدل ہو تو زمین پر۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب کو آیہ سجدہ پڑھتے تو سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے۔

سَجْدًا وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ

یعنی میرا منہ اس کے لئے جھک گیا جس نے مجھے بنایا اور اپنی قوت

سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ يَحُولُ لِي وَقُوَّتِهِ

و قدرت کے ساتھ اس کے کان اور آنکھیں پیدا کیں۔

وَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي  
وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي دَاتِ قِ مَسِّ سُنَّةٍ وَاجْبُرْنِي دَاتِ  
سُنَّةٍ وَارْفَعْنِي مَسِّ قِ سُنَّةٍ وَيَقْدُتْ فِي الْفَجْرِ مَسِّ  
مَوْمَصٍ وَفِي سَائِرِ الصَّلَاةِ إِنْ تَزَلَّ نَازِلَةً إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ  
لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلَفَهُ آدَ

ترجمہ : اور جب دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھے تو کہے اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر، اور مجھے چین دے، اور مجھے ہدایت دے، اور مجھے رزق دے۔ ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، البیہقی فی السنن الکبیر (عن ابن عباسؓ)

اور مہسری بگڑی بنادے۔ ترمذی (عن ابن عباس) اور مجھے بلند فرما۔ حاکم، ابن ماجہ، البیہقی فی السنن الکبیر (عن ابن عباسؓ) اور فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھے، بزار، حاکم (عن السنن) ابن ابی شیبہ (موقوفاً عن عمرؓ) اور اگر کوئی مصیبت نازل ہو تو باقی (پانچوں) نمازوں میں بھی (پڑھے) جب (امام فرضوں کی) اخیر رکعت میں ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ خدائے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی، کہے تو اس کے مقتدی آمین کہیں، احمد، ابو داؤد (عن ابن عباسؓ)

شرح : امام شافعیؒ کے نزدیک ہمیشہ صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہے، ہاں اگر ضرورت ہو تو صرف صبح ہی کی نماز میں نہیں پانچوں وقت کی نماز میں اخلاف کے نزدیک بھی قنوت (نازلہ) کا پڑھنا جائز اور درست ہے۔

رکوع کے بعد دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کر قنوت پڑھنا شوافع کا مذہب ہے۔ مگر اخلاف کے نزدیک دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھے، امام اعظمؒ کے نزدیک ہاتھ باندھ کر قنوت پڑھنا بہتر ہے، امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ہاتھ پھوڑ کر پڑھنے اور امام محمدؒ کے نزدیک دعا مانگنے کی طرح ہاتھ اٹھا کر پڑھنے۔ امام جب دعائے قنوت پڑھے تو مقتدی امام شافعیؒ کے نزدیک زور سے اور اخلاف کے نزدیک آہستہ سے آمین کہتے رہیں۔

جلال الشریعت کی دعائیں۔ قنوت فجر مصیبت کے وقت ہر فرض نماز میں قنوت نازل کا پڑھنا۔

وَإِذَا جَلَسَ لِلشَّهَادَةِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى  
عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ  
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ عِ سَمِ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ  
الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مُرَعَهُ حُبُ  
التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ  
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ س وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ مُ  
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ مُرَدَس قِ التَّحِيَّاتُ  
الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلُكُ لِلَّهِ د لِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ التَّحِيَّاتُ  
لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ  
رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ  
رَسُولُهُ س قِ مَسِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ  
الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ  
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
 مَوْصُوسٌ طَابَ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ خَيْرُ الْأَسْمَاءِ الثَّيَّاتِ الطَّيِّبَاتِ  
 الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
 وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا  
 وَنَذِيرًا وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا السَّلَامُ عَلَيْكَ  
 أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى  
 عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي طَرِيقَ

## الطَّيَّاتِ اور تشہید

ترجمہ : اور جب تشہید کے لئے بیٹھے (تو کہے) زبانی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں، سلام آپ پر اے (خدا کے) نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، صحاح ستہ (عن ابن مسعود) البیہقی فی السنن الکبیر (عن عائشہ)

زبانی مبارک عبادتیں اور بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں سلام تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، مسلم، سنن اربعہ، ابن حبان (عن ابن عباس)

تمام قولی اور فعلی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں، سلام تم پر اے خدا کے نبی اور اس کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا ہوں محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس روایت میں امام نسائی نے "لَا شَرِيكَ لَهُ" اور امام مسلم نے "أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" (زیادہ روایت کیا ہے) مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ (عن ابی موسیٰ الأشعری)

تمام قولی اور فعلی عبادتیں اور ملک اللہ ہی کے لئے ہے، ابو داؤد (عن سمرۃ)  
 (میں)، اللہ کے نام سے اور اللہ کے ساتھ (شروع کرتا ہوں) تمام قولی اور فعلی عبادتیں اللہ کے لئے  
 ہیں، سلام تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر  
 میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں محمد اس کے بندے اور اسکے  
 رسول ہیں، نسائی، ابن ماجہ، حاکم (عن جابر)

قولی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں، نیک اعمال اللہ ہی کے لئے ہیں، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ  
 ہی کے لئے ہیں، سلام تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا  
 کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں، حاکم، موطا، متوفی  
 (عن ابن عمر)

(میں شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے اور (لفظ) اللہ سے جو تمام ناموں سے بہتر ہے، زبانی  
 اور بدنی اور مالی (سب) عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں  
 وہ اپنی (ذات و صفات) میں یکتا و یگانہ ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں  
 کہ محمد اس کے بندے ہیں اور اس کے پیغمبر (جن کو) اس نے دین حق دے کر (مسلمانوں کو نجات کی) پیروی  
 دینے والا اور (کافروں کو عذاب آخرت سے) ڈرانے والا (بنا کر) بھیجا ہے، اور (اس کی کہ) قیامت ضرور  
 آنے والی ہے، اُس میں کسی طرح کا شک نہیں، سلام آپ پر اے (خدا کے) نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں  
 اُس کی اور سلام ہم پر اور جتنے خدا کے نیک بندے ہیں سب پر، اے اللہ! مجھے بخش دے اور میری  
 رہنمائی فرما، طبرانی فی الاوسط (عن ابن الزبیر)

**شرح:** یہ تشہد ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حنفی حضرات یہی تشہد پڑھتے، اور اس کو  
 تشہد ابن مسعود کہتے ہیں، صلح وہ بندہ ہے جو بندگی کا ایسا حق ادا کرے جیسا اسے حکم دیا گیا ہے، اور اسی پر  
 قائم رہے، اور کسی قسم کا خلل اور فساد اس کے ظاہر و باطن میں راہ نہ پائے۔  
 حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ صلاح اس حالت کو کہتے ہیں جس میں اپنے ارادے  
 کا زوال اور فنا ہو اور حق کی مراد پر قائم ہو۔

”اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ“ کہتے وقت شہادت کی انگلی اٹھانی مسنون ہے اور یہی اخاف کا صحیح  
 مذہب ہے۔

اکثر شافعی حضرات اس تشہد کو پڑھتے ہیں اور اس کو تشہد ابن عباس کہتے ہیں۔  
 یہ تشہد امام مالک کا مختار ہے۔

وَكَيْفِيَّةُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ  
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ  
 عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ  
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ  
 مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ  
 حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا  
 بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ خ مَس

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر (اس طرح) درود و سلام (الصلوة) بھیجے، (کہ) اے اللہ! محمد پر اور  
 محمد کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی آل پر رحمت نازل فرمائی، بیشک تو ہی  
 تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے، اے اللہ! محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیمؑ  
 اور ابراہیمؑ کی آل پر برکت نازل فرمائی، بیشک تو ہی تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے، صحاح ستہ،  
 (عن کعب بن عجرہ)

خداوند! محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت بھیج جیسی تو نے ابراہیمؑ اور اولاد ابراہیمؑ پر رحمت بھیجی، بیشک  
 تو بہت تعریف کیا گیا ہے بزرگی والا، خداوند! محمدؐ اور آل محمدؐ پر برکت بھیج جیسی تو نے ابراہیمؑ پر  
 برکت بھیجی، بے شک تو بہت تعریف کیا گیا ہے بزرگی والا، بخاری، مسلم، نسائی (عن کعب بن عجرہ)

شرح: صلوٰۃ کے معنی دعا، استغفار اور رحمت کے ہیں۔

صلوٰۃ کی نسبت جب اللہ کی طرف ہو تو اس کے معنی رحمت نازل فرمانے کے ہوں گے، مثلاً "صلوٰۃ اللہ  
 علیہ" اس پر اللہ کی رحمت ہو۔

اور اگر صلوٰۃ کی نسبت بندہ کی طرف ہو تو اس کے معنی درود بھیجنے کے ہوں گے، مثلاً "صلوٰۃ علیہ"  
 ان پر درود بھیجو۔

آل کے معنی اولاد، کنہ، قبیلہ، پیرو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا طریقہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا  
 بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ خَسَّ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
 مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ  
 بَارَكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى  
 آلِ إِبْرَاهِيمَ خَسَّ مُحَمَّدٌ سَقِ حُبَّ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ  
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
 وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
 خَسَّ سَقِ

ترجمہ: الہی! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر رحمت بھیج، جس  
 طرح تو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر رحمت بھیجی، بیشک تو تعریف کیا گیا، بزرگ ہو الہی! حضرت محمد (صلی  
 اللہ علیہ وسلم) کو اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل کو برکت دے جس طرح تو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام)  
 کو برکت دی، بیشک تو تعریف کیا گیا ہے، بزرگ ہے۔ بخاری، نسائی (عن کعب بن عجرۃ)

الہی! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویوں اور اولاد پر  
 رحمت بھیج، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت بھیجی اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور  
 حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویوں اور اولاد کو برکت دے جس طرح تو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی  
 اولاد کو برکت دی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان (عن ابی حمید الساعدی)، بیشک تو تعریف  
 کیا گیا ہے بزرگ ہے مسلم (عن ابی حمید الساعدی)

الہی! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت بھیج جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، جس طرح تو نے حضرت  
 ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر رحمت بھیجی، اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ  
 وسلم) کی آل کو برکت دے جس طرح تو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل کو برکت دی۔ بخاری، نسائی  
 ابن ماجہ (عن ابی سعید الخدری)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى  
 مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ  
 خ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ  
 إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ  
 إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ مَدَّتْ سَ اللَّهُمَّ  
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَكْرَمِيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ سَ كَمَا صَلَّيْتَ  
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَكْرَمِيِّ كَمَا بَارَكْتَ  
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ سَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ  
 حَمِيدٌ مُجِيدٌ سَ

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی،  
 اور حضرت محمد اور آپ کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آپ کی آل پر برکت نازل  
 فرمائی، بخاری (عن ابی سعید الخدریؓ)

اے اللہ! حضرت محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم کی آل پر رحمت  
 بھیجی، اور حضرت محمد کو اور حضرت محمد کی آل کو برکت دے جس طرح تو نے حضرت ابراہیم کی آل کو تمام عالم  
 میں برکت دی، بیشک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی (عن ابن  
 الانصاریؓ)

خداوند! حضرت محمد نبی اُمّی پر اور حضرت محمد کی آل پر رحمت بھیج، ابوداؤد، نسائی (عن ابن مسعود الانصاریؓ)  
 جس طرح تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر رحمت بھیجی اور حضرت محمد نبی اُمّی کو برکت دے جس طرح تو نے حضرت  
 ابراہیم کو برکت دی، بیشک تو تعریف و بزرگی والا ہے، نسائی (عن ابن مسعود الانصاریؓ)

الہی! حضرت محمد پر رحمت بھیج اور حضرت محمد کو برکت دے، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر رحمت  
 بھیجی اور برکت دی، بیشک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے، بزار (عن ابی ہریرۃؓ)

أَقْبَلَ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَا  
فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِي صَلَاتِنَا صَلَّيْنَا اللَّهُ  
عَلَيْكَ قَالَ فَصَمْتُ حَتَّى أَحْبَبْنَا أَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْأَلْهُ مُسْ ثُمَّ  
قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ  
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَ  
بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ  
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ حَبِيبٌ  
أَمَّنْ سِرَّهُ أَنْ يُكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّيْنَا أَهْلَ  
الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآزْوَاجِهِ  
أَهْلَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى  
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ ۝

ترجمہ: ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا (اور ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے) پھر کھنٹے لگا یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنا تو ہم نے جان لیا، لیکن جب ہم اپنی نماز میں آپ پر درود بھیجیں تو کس طرح بھیجیں، اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہیں) کہتے ہیں کہ آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے یہ پسند کیا کہ یہ شخص آپ سے سوال نہ کرتا (تو اچھا ہوتا) پھر آپ نے فرمایا، جب تم مجھ پر درود بھیجو تو یہ کہو:-

”اے اللہ حضرت محمد نبی اُمّی پر اور حضرت محمد کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر رحمت بھیجی، اور حضرت محمد نبی اُمّی کو اور حضرت محمد کی آل کو برکت دے، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم کو اور حضرت ابراہیم کی آل کو برکت دی، بیشک تو ہی تعریف

کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے، ابن جنان، حاکم (عن ابن مسعود الانصاری)  
 جو شخص یہ بات پسند کرے کہ جب ہم اہل بیت (نبوت پر) درود بھیجے تو ثواب کو پورے پیمانے  
 سے ناپ لے، اسے یہ کہنا چاہئے۔

”خداوند! حضرت محمد پر جو نبی ہیں اور آپ کی بیویوں پر جو مومنوں کی مائیں ہیں، اور آپ  
 کی اولاد اور اہل بیت پر رحمت بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر رحمت بھیجی، بیشک  
 تو تعریف و بزرگی والا ہے“ ابو داؤد (عن ابی ہریرۃ)



مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ  
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي رَطَطُ طَسٍّ ثُمَّ لَيْتَ خَيْرٌ مِنْ  
 الدُّعَاءِ مَا أَجْبَبَهُ إِلَيَّ فَيَدْعُو خَوْخَ وَلَيْسَتْ عِندَ اللَّهِ رَأْيِي  
 أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ  
 الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ مَرَّةً حَبُّ  
 اللُّحْمِ رَأْيِي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ  
 فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ  
 الْمَمَاتِ اللَّهُمَّ رَأْيِي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَآْثِمِ وَالْمَغْرَمِ خَمْسَ  
 دَسِّسَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمَتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ  
 وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ  
 الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُرَدِّتُ سِ  
 اللَّهُمَّ رَأْيِي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ  
 إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ  
 الْغَفُورُ الرَّحِيمُ خَمْسَ مَرَّاتٍ سَقِ

ترجمہ: جو شخص رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، اور کہے اے اللہ ان کو قیامت کے روز  
 اپنے پاس خاص مقام میں اتار، تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی، بزار، طبرانی فی الاوسط  
 والکبیر (عن روفیع بن ثابت)

پھر جو دعائے پسند ہو وہ مانگے، بخاری (عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

اور (اس طرح) پناہ مانگے، اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، دوزخ کے عذاب سے، اور قبر کے عذاب سے، اور زندگی اور موت کی آزمائش (فتنہ) سے اور کانے دجال کے فتنہ کی بُرائی سے، مسلم، سنن اربعہ، ابن حبان (عن ابی ہریرۃ)

الہی! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں، خداوند میں گناہ اور قرض سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی (عن عائشہ)  
اے اللہ! مجھے بخش دے، جو کچھ میں نے پہلے کیا اور جو کچھ بعد میں کیا، اور جو کچھ میں نے پوشیدہ کیا اور جو کچھ علانیہ کیا، اور جو کچھ میں نے فضول خرچی کی اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو تجھے رکھنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، (عن علی رضی اللہ عنہ)

الہی! میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے، اور تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا، تو تو اپنی (خاص) بخشش سے مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، بیشک تو ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ (عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ)

**شرح :** فتنہ کے معنی آزمائش کے ہیں، زندگی کا فتنہ، راہِ حق سے پھر جانا، صبر کا نہ ہونا، راضی برضا نہ رہنا، اور دنیا کی بلاؤں، اور آفتوں میں گرفتار ہو جانا ہے، اور سب سے بڑا فتنہ یہ ہے کہ خاتمہ بخیر نہ ہو، موت کا فتنہ جانکنی کے وقت شیطان کا وسوسہ ڈالنا، اس کی سختی، قبر کا عذاب، منکر نکیر کا سوال ہے۔

مسیب کے معنی مٹے ہوئے کے ہیں، یعنی اس کی ایک آنکھ مٹی ہوئی ہوگی۔  
دجال، مکار، دُجَل کا مبالغہ ہے جس کے معنی خلط کرنا اور فریب دینا ہے۔  
(ایک مرتبہ) حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نے خدمت رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھائیے کہ میں اسے اپنی نماز میں پڑھا کروں، تو آپ نے یہ دعا تعلیم فرمائی، مشکوٰۃ  
علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مسلم کی بعض روایتوں میں لفظ "کثیراً" بار موصدہ کے ساتھ بھی آیا ہے تو بہتر یہ ہے کہ دعا کرتے والا دونوں لفظوں کو جمع کرے، اور کہے :-

"اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا" یعنی میں نے اپنی جان پر بہت ہی بڑے مظالم کئے ہیں۔

اور علامہ تلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ کبھی "کثیراً" بار موصدہ کے ساتھ اور کبھی "کثیراً" بار مشکوٰۃ کے ساتھ کہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ الْآخِذُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ  
 يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ  
 الْغَفُورُ الرَّحِيمُ دَسْ مُسْ اللَّهُمَّ حَاسِبُنِي حِسَابًا يَسِيرًا  
 مُسْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ بِكَ تَهْتَمُّ وَأَعُوذُ بِكَ  
 مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَ  
 أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ مَرْ وَلَيْقُلُ اللَّهُمَّ إِنِّي  
 أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اللَّهُمَّ إِنِّي  
 أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ بِهِ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ وَأَعُوذُ بِكَ  
 مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً  
 وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا آتِنَا آمِنًا  
 فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا آتِنَا مَا وَعَدْتَنَا  
 عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ هُوَ  
 مُصْ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ إِذَا جَلَسَ فِي  
 صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا  
 عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ  
 مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتَ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي  
 فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ سِر

ترجمہ : اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں، اے اللہ! تنہا، بے نیاز، جس کی نہ کوئی اولاد ہے، نہ ناں باپ اور نہ کوئی ہمسر ہے، کہ تو میرے گناہ بخش دے، بیشک تو بڑا بخشنے اور رحم کرنے والا ہے،  
 ابو داؤد، نسائی، حاکم (عن مجن بن الاورع الاسلمی)

خداوند! تو مجھ سے آسانی سے حساب لینا، حاکم (عائشہ)

الہی! میں دوزخ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور کانے دجال کے فتنہ سے تیری پناہ لیتا ہوں، اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں، مسلم (عن ابن عباس)

اور یہ کہنا چاہئے الہی! میں تجھ سے ہر قسم کی بہتری چاہتا ہوں، جو کچھ میں جانتا ہوں اور جو کچھ میں نہیں جانتا، الہی! میں تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں، جو تجھ سے تیرے نیک بندوں نے مانگی ہے، اور اس بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں، جس سے تیرے نیک بندوں نے پناہ مانگی ہے، اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی خیر و برکت دے، اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے، اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا، اے ہمارے پروردگار! ہم تجھ پر ایمان لائے ہیں، تو ہمارے گناہ معاف فرما، اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا، اے ہمارے پروردگار! جیسے (جیسے نعمتوں کے) وعدے اپنے رسولوں کی معرفت تو نے ہم سے فرمائے ہیں ہم کو نصیب کر، اور قیامت کے دن ہم کو رسوا نہ کیجیو، تو (کبھی) وعدہ خلافی تو کیا ہی نہیں کرتا۔

**سید الاستغفار** یہ ہے کہ جب آدمی نماز میں بیٹھے تو یہ پڑھے، اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا، اور میں تیرا بندہ ہوں، اور بقدر استطاعت تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں، جو کچھ میں نے کیا ہے اس کی بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور جو تو نے مجھ پر الغام کیا ہے اس کا اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہ کا معترف ہوں پس تو میری مغفرت فرما کیونکہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔ ہزار (عن بریدہ)

وَإِذَا سَأَلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ  
 الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ  
 لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ  
 الْجَدُّ خَمْدٌ مَرْدَسٌ رَطْبَى أَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
 لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
 خَمْسَ أَوْ مَرَّةً وَبَعْدَهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الشَّانُ  
 الْحُسْنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ  
 مَرْدَسٌ مَص

ترجمہ : اور جب سلام پھیرے تو کہے، خدا کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں، وہ تنہا اور اکیلا ہے،  
 اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ناک ہے، اور اسی کے لئے تعریف ہے، وہی جلاتا اور مارتا ہے، اسی  
 کے قبضہ میں بھلائی اور خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، خداوند! جو چیز تو عطا کرے اس کا  
 منع کرنے والا کوئی نہیں، اور جو چیز تو نہ دے اس کا کوئی دینے والا نہیں، اور تیرے قہر سے دولت مند  
 کو اس کی دولت کبھی نفع نہیں دیتی۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، بزار، طبرانی، ابن سنی (عن المغيرة  
 بن شعبه)

یا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا و تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے  
 سلطنت اور اسی کے لئے تعریف ہے، اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، تین بار کہے، بخاری، نسائی،  
 (عن المغيرة بن شعبه)

یا ایک مرتبہ پڑھے، اور اس کے بعد یہ پڑھے، طاقت اور قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے، اللہ کے سوا کوئی  
 معبود نہیں، اور ہم اسی ہی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کے لئے نعمت ہے، اسی کے لئے فضل ہے، اور اسی  
 کے لئے ابھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم تو خالص اسی کے قانون کو ماننے والے ہیں، اگرچہ  
 کافر اس کو ناپسند کریں۔ مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ابی شیبہ (عن عبد اللہ بن الزبیر)

منازل فارغ ہونے کے بعد کی دعائیں

اَسْتَغْفِرُ اللهَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ  
 تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ مَرَّةً طَيِّبَةً سُبْحَانَ اللهِ وَ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللهُ اَكْبَرُ لِيَكُونَ مِنْهُنَّ كُلُّهُنَّ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ مَرَّةً  
 خَمْسَ مَرَّاتٍ اَحَدِي عَشْرَةَ وَ اَحَدِي عَشْرَةَ وَ اَحَدِي عَشْرَةَ  
 فَذَاكَ كُلُّهُ ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثُونَ مَوْعِدًا عَشْرًا عَشْرًا مِنْ  
 سَبَّحَ اللهُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ حَمْدًا لِلّٰهِ ثَلَاثًا  
 وَ ثَلَاثِينَ وَ كَبَّرَ اللهُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى  
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَيْدِ الْبَحْرِ  
 مَرَّةً

ترجمہ: تین بار "اَسْتَغْفِرُ اللهَ" میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں، (پڑھے اور کہے) الہی! تو  
 ہی سلامتی والا ہے، اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے، تو بڑا بابرکت ہے، اے بزرگی و  
 بخشش والے مسلم، (عن ثوبانؓ و عائشہؓ) سنن اربعہ (عن ثوبانؓ) طبرانی (عن ابن عمرؓ)  
 ابن سنی (عن ثوبان و عائشہؓ)  
 اور "سُبْحَانَ اللهِ" پاک ہے اللہ "وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے  
 ہیں، "وَاللهُ اَكْبَرُ" اور اللہ بہت بڑا ہے، (پڑھے کہ) ان میں سے ہر ایک تینتیس مرتبہ  
 ہو جائے، بخاری مسلم، نسائی (عن ابی ہریرہؓ)  
 (یا) گیارہ بار "سُبْحَانَ اللهِ" گیارہ بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" گیارہ بار "اَللهُ اَكْبَرُ"  
 (پڑھے) تو یہ سب تینتیس بار ہوئے۔ مسلم (عن ابی ہریرہؓ)  
 یا دس بار "سُبْحَانَ اللهِ" دس بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" دس بار "اَللهُ اَكْبَرُ" (پڑھے)  
 بخاری (عن ابی ہریرہؓ)

جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس بار "سُبْحَانَ اللَّهِ" اور تینتیس بار "الْحَمْدُ لِلَّهِ" اور تینتیس بار "اللَّهُ أَكْبَرُ" کہے پھر توبہ پورا ہونے کے لئے کَلَامُ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (خدا کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں، وہ تنہا ہی اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اور وہی مستحق تعریف ہے، اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے) پڑھے، تو اس کی خطائیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں بخش دی جائیں گی مسلم، ابوداؤد نسائی (عن ابی ہریرۃؓ)

**شرح :** علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مِثْلُ السَّلَامُ کے بعد اُنِیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیثُنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخَلْنَا دَارَ السَّلَامِ اور بَآرَکَاتُ کے بعد رَبَّنَا وَتَعَالَتْ کی کچھل نہیں

❖

أَلَمْ نَحْنِ

مُعَقَّبَاتٍ لَا يُخَيَّبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ  
 ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَ ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَ أَرْبَعٌ وَ ثَلَاثُونَ  
 تَكْبِيرَةً مَرَّتَيْنِ مِّنْ سَبْعَةٍ دُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ  
 مِائَةٌ وَ كَبَّرَ مِائَةً وَ هَلَّلَ مِائَةً وَ حَمِدَ مِائَةً غُفِرَ لِمَنْ  
 دُئِنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرُ مِنْ نَرِيدِ الْبَحْرِ سِوَا مَنْ كُلِّ  
 خَمْسٍ أَوْ عَشْرَيْنِ سِوَا حَبِّ مِسٍّ أَوْ مِنْ كُلِّ مِّنَ الشَّيْبِ  
 وَ التَّحْمِيدِ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ التَّكْبِيرِ أَرْبَعًا وَ ثَلَاثِينَ وَ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ سِوَا أَوْ كَذَلِكَ وَ التَّكْبِيرِ ثَلَاثًا  
 وَ ثَلَاثِينَ سِوَا مَنْ كُلِّ مِّنَ الشَّيْبِ وَ التَّحْمِيدِ وَ التَّكْبِيرِ  
 مِائَةً مِائَةً مَعَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ لَا  
 حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَوْ كَانَتْ خَطَايَا مِثْلَ نَرِيدِ الْبَحْرِ  
 لَمَحَتْهَا

ترجمہ :- نماز کے بعد چند کلمات پڑھے جاتے ہیں جن کا ہر فرض نماز کے بعد کہنے یا کرنے والا ثواب سے محروم نہیں رہتا اور وہ یہ ہیں "تینتیس بار سُبْحَانَ اللَّهِ" "تینتیس بار" اَلْحَمْدُ لِلَّهِ " چونتیس بار " اَللّٰهُ اَكْبَرُ " مسلم، ترمذی، نسائی، (عن کعب بن عجرہ)  
 جو شخص ہر نماز فرض کے بعد سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللَّهِ" سو مرتبہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" سو مرتبہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" سو مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلَّهِ" کہے (تو) اس کے گناہ اگرچہ سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں بخش دیئے جائیں گے۔ نسائی (عن زید بن ثابت)

یا ہر ایک کو پچیس مرتبہ (پڑھے) نسائی، ابن حبان، حاکم، (عن زید بن ثابت)  
 یا "سُبْحَانَ اللَّهِ" اور "اَلْحَمْدُ لِلَّهِ" میں سے ہر ایک کو تینتیس بار اور "اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

چونتیس بار اور "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" دس بار کہے، ترمذی، نسائی (عن ابن عباسؓ)  
یا اسی طرح پڑھے اور تکبیر بھی تینتیس بار کہے، نسائی (عن ابن عباسؓ)  
یا "سُبْحَانَ اللَّهِ"۔ "الْحَمْدُ لِلَّهِ" اور "اللَّهُ أَكْبَرُ" ہر ایک کو سو مرتبہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ  
لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا  
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ" | ہر ایک ہے اللہ، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ بہت بڑا ہے، خدا کے سوا  
کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور طاقت و قوت اللہ ہی  
(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے ساتھ پڑھے) کی عطا کردہ ہے۔  
(تو) اگر اس کی خطائیں سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں گی تو یہ کلمات ان کو مٹا دیں گے۔ احمد (عن  
ابی نوری)

**شرح:** اس حدیث کے دو مفہوم ہیں، ایک تو یہ کہ ان کلمات کو تین سو مرتبہ پڑھ کر ایک مرتبہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" پڑھ لے، دوسرے یہ کہ ہر کلمہ کے سو مرتبہ پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" پڑھے، پہلی صورت میں "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" ایک مرتبہ اور دوسری صورت میں تین مرتبہ ہوگا۔

وَاَيَةُ الْكَرْسِيِّ دُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعَهُ مِنْ  
 دُخُولِ الْجَنَّةِ اِلَّا اَنْ يَمُوتَ سَحَبٍ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ  
 اِلَى الصَّلَاةِ الْاُخْرَى طَوَّلِيْقَرَى السُّعُوذَتَيْنِ دُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ  
 تَدَسَّ حَبْ مُسْ لِي اللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ  
 وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلَى اَرْضِ اِلِ الْعُمُرِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ  
 الدُّنْيَا وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ خ تَسَّ رَبِّ قِنِي  
 عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ مَرْعَهُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ عَوْمَهُ

ترجمہ: اور ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی :-

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ اَللّٰهُ (وہ ذات پاک ہے کہ) اُس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ (کا خانہ)  
 لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۝ اَلَمْ يَكُنْ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ  
 وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ ۝ (جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے جو اس کے  
 اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْہِمۡ وَمَا  
 خَلْفَہُمۡ ۝ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ  
 عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۝ وَسِعَ کُرْسِیُّہٗ  
 السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۝ وَلَا یَـُٔوْدُہٗ ۝ اُس کی چیز پر دسترس نہیں رکھتے مگر جتنی وہ چاہے، اُس کی کرسی سلطنت  
 حِفْظُہُمَا وَہُوَ الْعَلِیُّ ۝ آسمان وزمین (سب) پر پھیلی ہوئی ہے، اور آسمان وزمین کی حفاظت  
 الْعَظِیْمُ ۝ اس پر (مطلق) گراں نہیں اور وہ (بڑا، عالی شان) رادر (عظمت والا)

پڑھے (کہ اس کے پڑھنے والے کو) جنت میں داخل ہونے سے (صرف) یہی بات مانع ہے کہ وہ  
 زندہ ہے، نسائی، ابن حبان، ابن سنی (عن ابی امامۃ الباہلیؒ)

(اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ) ہر نماز فرض کے بعد آیت الکرسی پڑھنے والا ایک نماز سے  
 دوسری نماز تک اللہ کی حفاظت میں ہے۔ طبرانی (عن الحسن بن علیؒ)

اور ہر فرض نماز کے بعد قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلٰکِ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے،  
 ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن سنی (عن عقبۃ بن عامرؒ)

خداوند! میں بُزدلی سے اور نکمّی عمر کی طرف لوٹ جانے سے اور دنیاوی نفع سے اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بخاری، ترمذی، نسائی (عن سعد)  
 اے میرے پروردگار مجھے اپنے عذاب سے بچا جس روز کہ تو (اپنے بندوں کو قبر سے) اٹھائے۔  
 مسلم۔ سنن اربعہ۔ (عن البراء بن عازب)  
 یا اپنے بندوں کو جمع کرے۔ ابو عوانہ، مسلم، سنن اربعہ (عن البراء بن عازب)

**شرح:** یعنی ہر فرض کے بعد آیتہ الکرسی پڑھنے والے اور جنت کے درمیان صرف موت حائل ہے جس وقت وہ مرے گا فوراً جنت (یعنی قبر) میں داخل ہو جائے گا، جو جنت کا ایک باغ ہے، جیسا ارشادِ نبوی ہے  
 الْقَبْرِ حُفْرَةً مِّنَ النَّارِ أَوْ رَوْضَةً مِّنَ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ تَبَعَتْ عِبَادَكَ  
 اور أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ میں لفظ "أَوْ" اختیار کے لئے ہے، کہ کبھی أَوْ تَبَعَتْ عِبَادَكَ اور  
 کبھی أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ پڑھے، یا راوی کا شک ہے کہ اسے یہ یاد نہیں رہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے لفظ تَبَعَتْ عِبَادَكَ فرمایا، یا تَجْمَعُ عِبَادَكَ فرمایا۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي عَمَّا أَلْهِمَّ رَبَّ  
 جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ أَعِزَّنِي مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ  
 الْقَبْرِ طَسُّ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ  
 وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ  
 وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ دَمِيتْ حِبَّ اللَّهِ  
 أَعِزَّنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ دَسَّ حِبَّ  
 مُسِّكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّكَ الرَّبُّ  
 وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ  
 أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اللَّهُمَّ  
 رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمُ اخْوَةُ اللَّهِ  
 رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ إِنِّي اجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَكَ وَأَهْلِي فِي كُلِّ  
 سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ أَسْمِعْ  
 وَأَسْتَجِبْ اللَّهُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ أَكْبَرُ سَدَى اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ  
 الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ سَمْسُ مُمْسِي

ترجمہ : اے اللہ! مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے ہدایت دے، اور رزق  
 عطا کر۔ البوعوانہ (عن سعد)

اے جبریل اور میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار مجھے دو تیرے کی گرمی اور قبس کے عذاب سے بچا دے، طبرانی فی الاوسط۔ (عن عائشہ)  
 الہی! میرے اگلے پچھلے، کھلے چھپے اور میری فضول خرچی اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرما، تو ہی آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹانے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، ابو داؤد، مسلم، ترمذی، ابن حبان (عن علی)  
 خداوند! اپنے ذکر و شکر اور اپنی بہترین عبادت پر میری مدد کر۔ ابو داؤد، نسائی، ابن حبان (عن معاذ بن جبل)

اے اللہ! ہمارے پروردگار، اور ہر چیز کے پالنے والے، میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک تو اکیلا پالنے والا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! ہمارے پالنے والے اور ہر چیز کے پالنے والے، میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے پیغمبر ہیں، اے اللہ! ہمارے پالنے والے اور ہر چیز کے پالنے والے میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک سارے بندے بھائی بھائی ہیں، اے اللہ! ہمارے پالنے والے اور ہر چیز کے پالنے والے، مجھے اور میرے متعلقین کو دنیا اور آخرت میں ہر وقت مخلص رکھ، اے عظمت اور بزرگی والے سن اور قبول کر، اللہ بہت بڑا ہے بہت بڑا، اللہ کافی ہے اور وہ بڑا اچھا کارساز ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے بہت بڑا۔ نسائی، ابو داؤد، ابن سنی (عن یزید بن تمیم)  
 خدایا! میں کفر و محتاجی اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

شرح: ”مَا أَشْرَفْتُ“ کے معنی تیری اپنے نفس پر زیادتی بھی ہو سکتے ہیں یعنی جو کچھ میں نے گناہ کر کے یا حقوق وغیرہ دبا کر زیادتی کی ہے۔

حسن عبادت سے یہ مراد ہے کہ عبادت اپنے پرے شرائط و ارکان کے ساتھ ادا ہو اور اس میں عاجزی، انکساری اور فروتنی حاصل ہو، اور وہ مقام حاصل ہو جس کے متعلق ارشاد ہے:-

”أَعْبُدِ اللَّهَ بِمَا نَزَلَكَ شَرَاكَ“ یعنی عبادت میں اللہ کا اس طرح حضور ہونا چاہیے کہ وہ تمہارے سامنے  
 فَإِنْ لَمْ تَكُنْ كَرَاهَ زَانَةً ہے اور تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ مرتبہ حاصل نہ ہو تو کم از کم یہ تو جو کہ  
 يَرَاكَ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے عباد اللہ میں تم کو دوست رکھتا ہوں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بھی آپ سے بے انتہا محبت ہے اور میں بھی آپ کو دوست رکھتا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا یہ دعا ”اللهم اعني على ذكرك“ ہر نماز کے بعد بار بار پڑھتے رہنا چھوڑنا مت۔

”مُحَمَّدٌ صَلَّاهُ“ سے یہ مراد ہے کہ میری اور میرے متعلقین کی زندگی کا ہر لمحہ تیری عبادت اور طاعت میں صرف ہو، اور کوئی کام دین کا یا دنیا کا تیری مرضی کے خلاف نہ ہو۔

اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي جَعَلْتَهُ عِصْمَةً أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي  
 دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ  
 مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ تَقْصِيَّتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ  
 لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ  
 وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجُدُّ سِوَاكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
 خَطِيئَتِي وَعَمْدِي اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِمَا خَيْرَ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ  
 لَا يَهْدِي لِمَا خَيْرَهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ  
 إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ  
 فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ عَوْسُ  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَ وَذُنُوبِي كُلَّهَا اللَّهُمَّ انْعَشْنِي وَ  
 أَحْيِنِي وَارْزُقْنِي وَاهْدِنِي لِمَا خَيْرَ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ  
 إِنَّهُ لَا يَهْدِي لِمَا خَيْرَهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ مُسْ  
 طَى اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ  
 لِي فِي رِزْقِي أَطْرَحُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا  
 يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 صِي وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى وَفَرَغَ  
 مِنْ صَلَاتِهِ مَسَّ بِمِيزَانِهِ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي

# لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ أَذْهَبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ رَطَسِي

ترجمہ: اے اللہ! میرا دین سنوار دے جس کو تو نے میرے ہر کام کی پشت پناہ بنایا ہے، اور میری دنیا سدا رہا دے جس میں تو نے میری معاش مقرر کی ہے، اے اللہ! میں تیری رضا کی تیرے غصہ سے اور تیری عافیت کی تیری سزا سے اور تیری تجھ سے پناہ لیتا ہوں، جو چیز تو عطا کرے اس کا منع کرنے والا کوئی نہیں اور جس چیز کو تو نہ دے اس کا دینے والا کوئی نہیں، اور تیرا حکم کوئی ٹال نہیں سکتا، اور تیرے قہر سے دولت مند کو اس کی دولت مندی کبھی نفع نہیں دیتی۔ نسائی، ابن حبان (عن مسلم بن الحارث)

خدایا! میری دانستہ اور نادانستہ (سب) خطائیں بخش دے، اور مجھے نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت کر، تیرے سوا نہ کوئی نیک کاموں اور اچھی عادتوں کی ہدایت کرتا ہے اور نہ بُری باتوں سے روکتا ہے۔ بزار (عن ابن عمر)

اے اللہ! میں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے، اور زندگی اور موت کی آزمائش سے، اور کافرانے دجال کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ابو عوانہ، حاکم (عن ابی ہریرہ)

خدایا! میری تمام خطائیں اور گناہ بخش دے اور میرا مرتبہ بلند کر، اور مجھے زندگی دے، اور رزق عطا فرما، اور نیک کاموں اور اچھی عادتوں کی ہدایت کر، کیونکہ تو ہی نیک باتوں کی ہدایت کرتا ہے، اور بُری باتوں کو دور کرتا ہے (تیرے سوا کسی میں یہ طاقت نہیں!)، حاکم، (عن ابی ایوب)، طبرانی، ابن سنی (عن ابی امامۃ الباہلی)

خدایا! میرا دین سنوار دے، اور میرے گھر میں وسعت دے، اور میری روزی میں برکت عطا فرما۔ احمد، طبرانی، ابویعلیٰ موصی (عن ابی موسیٰ)

(اے پیغمبر) جیسی جیسی باتیں (یہ لوگ خدا کے بارے میں) بناتے ہیں ان سے تمہارا پروردگار پاک ہے (کہ وہ) عزت والا ہے، اور پیغمبروں پر (درود اور) سلام، اور سب تعریفیں اللہ کو سزاوار ہیں جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔ ابویعلیٰ، ابن سنی (عن ابی سعید الخدری)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو اپنا سیدھا ہاتھ سر پر پھیرتے اور فرماتے (میں) اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ رحمن و رحیم ہے اے اللہ! میرا رنج و غم دور فرما دے، بزار، طبرانی فی الاوسط، ابن سنی (عن انس)

وَدُبِّرَ صَلَوةُ الصُّبْحِ وَهُوَ ثَانِ رَجُلِيهِ ثَسْ طَسْ  
 قَبْلَ أَنْ تَتَكَلَّمَ بِس لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
 لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ س الْخَيْرُ طَسْ  
 وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بِس مِائَةَ قَرَّةٍ  
 طَسْ يَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَ  
 عَمَلًا مُتَقَبَّلًا صَطَى

ترجمہ: صبح کی نماز کے بعد قعدہ کی طرح دو زانوں بیٹھے ہوئے، ترمذی، نسائی، طبرانی فی الاوسط  
 ابن سنی، بات چیت کرنے سے پہلے۔ ترمذی، نسائی۔ (عن ابی امامہ)  
 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے تعریف ہے، وہی  
 جلاتا اور مارتا ہے، وہی خیر و بھلائی کا مالک ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، دس بار۔ ترمذی  
 نسائی (عن ابی ذر) (یا) سو بار پڑھے، طبرانی فی الاوسط، ابن سنی (عن ابی امامہ)  
 "بید لا الخیر" کے الفاظ نسائی اور طبرانی نے اوسط میں روایت کئے ہیں۔  
 خدایا! میں تجھ سے پاک رزق، نفع دینے والا علم، اور مقبول عمل چاہتا ہوں۔ طبرانی فی الصغیر  
 ابن سنی (عن ام سلمہ)

شرح: "وَهُوَ ثَانِ رَجُلِيهِ" وہ اپنے دونوں پاؤں موڑے ہوئے ہو، یعنی جس طرح نماز کے اندر  
 جلسہ اور قعدہ کے لئے بیٹھتے ہیں، جو شخص صبح اور مغرب کی نماز کے بعد اسی طرح بیٹھے ہوئے کسی قسم کی بات  
 چیت کرنے سے پہلے یہ دعا دس بار پڑھے گا، تو اس کے واسطے ہر کلمہ کے عوض میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں،  
 اور دس بُرائیاں مٹائی جاتی ہیں، اور اس کے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں، اور اس دن اور رات میں ہر  
 بُرائی، اور شیطان کے وسوسہ سے محفوظ رہے گا، اور کوئی ایسا گناہ سرزد نہ ہوگا، جو اسے ہلاک کر دے بجز شرک  
 کے، اور یہ شخص عمل میں سب سے بہتر ہوگا، بجز اس شخص کے جس نے اس سے زیادہ اس دعا کو پڑھا ہو، نسائی  
 کی روایت میں ہے کہ ہر کلمہ کے بدلہ میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

صبح کی نماز کے بعد کی دعائیں

وَدُبِّرَ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ جَمِيعًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ  
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ تِجْنِي وَيُمِيتُ  
أَطْيَبُ بَيْدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ  
سَحَبٌ أَطَقَ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ وَيُثْنِي رَجُلِيهِ مِنْهُمَا  
أَوْ بَعْدَ صَلَاتِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ أَيْضًا قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ  
اللَّهُمَّ اجْزِنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ دَسَّ حَبٌ

ترجمہ: اور مغرب اور صبح دونوں کی نماز کے بعد

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکساں و یگانہ ہے، اس کا کوئی شریک نہیں،  
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، حمدی اسی کی بادشاہت ہے، وہی قابل تعریف ہے، وہی جلاتا اور مارتا ہے،  
يُحْيِي وَيُمِيتُ، احمد، طبرانی خیر و مہلانی اسی کے قبضہ میں ہے، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔  
أَطْيَبُ بَيْدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

دس مرتبہ پڑھے، نسائی، ابن حبان، احمد، طبرانی (عن ابی ایوب الانصاریؓ)

احمد اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ دونوں نمازوں سے پیشتر اور اپنے دونوں پاؤں پھیرنے  
سے پہلے پڑھے (عن عبد الرحمن بن غنمؓ)

یا صبح اور مغرب کی نماز کے بعد بات چیت کرنے سے پہلے سات بار (یہ) پڑھے، خدایا مجھے  
دوزخ کی آگ سے بچانا۔ ابوداؤد، نسائی، ابن حبان (عن مسلم بن الحارثؓ)

مفسر: یعنی جب نماز صبح یا نماز مغرب سے فارغ ہو تو اٹھنے سے پہلے اسی طرح بیٹھے ہوئے یہ دعا  
پڑھ لے

صبح اور مغرب کی نماز کے بعد کی دعائیں

وَبَعْدَ صَلَوةِ الصُّبْحِ اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اَصَادِلُ وَبِكَ  
اُقَاتِلُ مَيِّ وَاِذَا دُعِيَ اِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ مُرَدَّتْ سِ  
وَلَا سِيَّامًا وَلِيْمَةُ الْعُرْسِ دَقَّ عَوُّ

ترجمہ: اور نماز چاشت کے بعد کہے، الہی میں تیری ہی مدد سے ارادہ کرتا ہوں، اور تیری ہی مدد سے دشمن پر حملہ کرتا ہوں، اور تیری ہی مدد سے جہاد میں لڑتا ہوں، ابن سنی (عن صہیب)  
جب کھانے کی دعوت دی جائے تو قبول کرنی چاہیے { مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی (عن ابی ہریرہ)،  
[ ابوداؤد، ابن ماجہ، ابوعوانہ (عن ابن عمر)] خاص کر شادی کے ولیمہ کی۔

شرح: دعوت کا قبول کرنا سنت ہے، اور کھانا کھانے میں اختیار ہے، اگر دعوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر ہو شرکت کرنا سنت ہے، اور اگر دعوت میں لہو ولعب ہو تو اس میں نہ جانا مستحب ہے۔  
ولیمہ اس کھانے کو کہتے ہیں کہ دولہا یا دلہن عقد نکاح یا زفاف پر دعوت کریں، اکثر علماء کہتے ہیں کہ ولیمہ کرنا سنت ہے، اور بعض کہتے ہیں کہ مستحب ہے، مگر صحیح یہی ہے کہ ولیمہ کا کھانا خاوند کی حیثیت کے موافق ہو۔  
ولیمہ کے قبول کرنے کو بعض نے واجب اور بعض نے فرض کفایہ کہا ہے، لیکن اس کی چند شرطیں ہیں، شبہ کا کھانا نہ ہو، خاص تو نگروں ہی کی دعوت نہ ہو، بڑائی جتنا مقصود نہ ہو، دعوت میں خلاف شرع کوئی بات نہ ہو ورنہ اس کا قبول نہ کرنا مستحب ہے۔

ولیمہ کے وقت میں اختلاف ہے، بعض حضرات کا خیال ہے کہ دو دن سے زیادہ گزر جانے کے بعد ولیمہ کرنا مکروہ ہے، امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اگر خاوند تو نگر ہو تو ایک ہفتہ تک کر سکتا ہے، یعنی سات دن تک کھوڑے کھوڑے لوگوں کو بڑاتا رہے۔

دعوت کا قبول کرنا نماز چاشت کے بعد کی دعا

ولیمہ

چونکہ نماز کی تمام دعائیں مذکور ہو چکی ہیں اس لئے ہم نے یہ مناسب سمجھا کہ نماز کے اوقات اس کے شرائط اور اس کا طریقہ بھی لکھ دیں تاکہ پوری پوری سہولت حاصل ہو جائے۔

## نماز کے اوقات

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا  
مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ  
السَّيِّئَاتِ ط ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ ط  
(ہود - رکوع ۱۰)

اور (لے پیغمبر) دن کے دونوں سرے (یعنی صبح اور شام) اور  
اوائل شب نماز پڑھا کرو کیونکہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی  
ہیں جو لوگ ذکر الہی کرنے والے ہیں ان کے حق میں یہ تمہارا  
فرمان ایک طرح کی یاد دہانی ہے۔

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ  
اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ  
كَانَ مَشْهُودًا وَ مِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ  
بِهِ نَافِلَةً لَّكَ فَ عَلَىٰ أَن تَبْعَثَ رَبَّكَ  
مَقَامًا مَّحْمُودًا

(اے پیغمبر) آفتاب کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے  
تک (ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی) نمازیں پڑھا کرو، اور  
نماز صبح (بھی کیونکہ) نماز صبح کا وقت نورِ ظہور کا وقت  
ہے اور رات کے ایک حصے میں (نماز) تہجد بھی پڑھا کرو  
(اور نمازیں تو فرض ہیں اور یہ) تمہاری (نماز) نفل (ہے)  
عجب نہیں کہ (اس کی برکت سے) تمہارا پروردگار (قیامت  
کے دن) تم کو مقامِ محمود میں پہنچائے۔

(بنی اسرائیل رکوع ۹)

فَسُبِّحْنَ اللَّهَ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ  
تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ

پس جس وقت تم لوگوں کو شام ہو اور جس وقت تم  
کو صبح ہو اللہ کی تسبیح (و تقدیس) کرو اور آسمان و زمین  
میں وہی اللہ تعریف کے لائق ہے اور (نیز) تیسرے پہر  
اور جب تم لوگوں کو دوپہر ہو اللہ کی تسبیح و تقدیس  
کرو)

(الروم رکوع ۲)

سورج کے ڈھلنے ہی ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، اور یہ نماز ظہر کا اول وقت ہے، مگر جب ہر  
چیز کا سایہ اصلی سایہ کو چھوڑ کر اُس کے برابر ہو جائے تو یہ (امام شافعی، امام مالک، امام احمد  
ابن حنبل، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک) ظہر کا اخیر اور عصر کا اول وقت ہے،  
لیکن امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک جب ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کو چھوڑ کر دوگنا ہو جائے تو یہ  
ظہر کا اخیر اور عصر کا اول وقت ہے، اور جب تک سورج غروب نہ ہو عصر کا اخیر وقت ہے، مگر  
بعض ائمہ کے نزدیک جب تک سورج زرد نہ پڑے اور خوب صاف چمکتا رہے عصر کا اخیر وقت ہی  
سورج کے ڈوب جانے پر مغرب کا اول وقت اور شفق کی سرخی چھپنے تک اس کا اخیر وقت ہے۔  
شفق کے معنی ہیں ائمہ کا اختلاف ہے، امام شافعیؒ وغیرہ کے نزدیک شفق وہ سرخی ہے جو  
غروبِ آفتاب کے بعد مغرب کی طرف رہتی ہے، اور امام اعظمؒ کے نزدیک شفق وہ سفیدی ہے جو

سُرخی کے بعد افاق میں ہوتی ہے۔

عشاء کا اول وقت شفق غائب ہونے سے صبح کی پو پھٹنے تک ہے، فجر کا وقت صبح کی پو پھٹنے سے شروع ہوتا اور سورج کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، اور نماز کے اوقات دریافت کئے، آپ نے فرمایا کہ تو دو روز ہمارے ساتھ نماز پڑھ لے، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، صبح کی نماز کا وقت ہوا تو آپ نے فجر کی پو پھٹنے ہی بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم دیا، اور نماز ادا کی، اس وقت لوگ باہم ایک دوسرے کو جھٹ پٹے کی وجہ سے پہچان نہیں سکتے تھے، پھر سورج ڈھلا تو ظہر کی نماز پڑھی، اُس وقت بعض لوگوں کا خیال تھا کہ ابھی دوپہر ہی ہے، حالانکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے اوقات سب سے بہتر جانتے تھے اس کے بعد جب ہر چہینر کا سایہ ایک مثل ہو چکا، اور ہنوز سورج بہت بلند تھا، آپ نے عصر کی نماز ادا کی اور آفتاب غروب ہوا تو نماز مغرب پڑھ کر ہو گئے، زان بعد شفق غائب ہوئی تو عشاء کی نماز پڑھی، دوسرا دن ہوا تو آپ نے صبح کی نماز اُس وقت پڑھی کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کسی نے کہا سورج نکل آیا اور کسی نے کہا کہ نہیں بلکہ نکلنے کے قریب ہے، اور ظہر کی نماز میں یہاں تک تاخیر کی کہ ہر چہینر کا سایہ اس کے قریب قریب پہنچ گیا تھا، عصر کی نماز میں اس قدر دیر کی کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوئی کہتا تھا کہ سورج زرد پڑ گیا، اور کوئی کہتا تھا کہ زرد پڑنے کے قریب ہے اور جب شفق غالب ہونے والی تھی تو مغرب کی نماز پڑھی، عشاء کی نماز میں یہاں تک دیر کی کہ رات کے نصف اول کا تیسرا حصہ گزر چکا تھا، تیسری صبح ہوئی تو آپ نے سائل کو بلا کر فرمایا کہ اوقات نماز ان وقتوں میں داتر ہیں۔

## نماز کے شرائط و ارکان

جن کپڑے پر نماز پڑھی جائے نجاست سے پاک اور صفا ہو، سارا جسم پاک ہو، نماز کی جگہ سُخری صاف ہو، استقبال کعبہ اوقات نماز میں نماز پڑھنا، جس وقت کی نماز پڑھنا ہو اس کی نیت دل میں کرنا اور نیت سے مراد ہے ارادہ، نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہنا، کوئی عذر نہ ہو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا کیونکہ معذور کو قیام معاف ہے، نماز کی ہر رکعت میں قرآن پڑھنا، اگر قرآن مجید میں سے کچھ یاد نہ ہو تو سبحان اللہ الحمد للہ پڑھنا، رکوع کرنا، رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا، یکے بعد دیگرے دو سجود کرنا، دونوں سجودوں کے بیچ میں قدرے بیٹھا، آخر رکعت میں التحيات اور درود شریف پڑھنے کے لئے بیٹھنا، دائیں بائیں سلام پھینکا، بعض حدیثوں سے جو خشوع و خضوع کا شرط نماز ہونا مفہوم ہوتا ہے تو اُس سے مراد یہ ہے کہ بغیر خشوع و خضوع نماز کامل نہیں ہوتی، یعنی خشوع و خضوع اصل نماز کے رکن نہیں ہیں بلکہ کابل اور

پوری نماز کے لئے ضروری ہے، ستر عورت بھی شرط نماز ہے، اور عورت سے مراد ہے جسم کا وہ حصہ جس کا کھولنا شرعاً ناجائز ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لمعات میں لکھتے ہیں :-

سُتْرُ الْعَوْرَةِ شَرْطٌ لِصِحَّةِ الصَّلَاةِ  
وَإِنْ كَانَ فِي مَكَانٍ خَالٍ وَفِي غَيْرِ  
حَالَةِ الصَّلَاةِ يَجِبُ سِتْرُهَا عَنْ  
أَعْيُنِ النَّاسِ مِمَّنْ يَحْرُمُ نَظَرُهَا ۝

ستر ڈھانکنا صحت نماز کے لئے شرط ہے، گو آدمی خالی مکان میں کیوں نہ ہو، اور نماز کے علاوہ ستر کا ڈھانکنا واجب ہے۔

نماز میں مرد کے لئے زانو سے ناف تک عورت ہے، یعنی اسے زانو سے ناف تک ڈھانکنا فرض ہے، اسی طرح لونڈی کو زانو سے ناف تک اور پیٹ، پیٹھ ڈھانکنا فرض ہے، مگر آزاد عورت کو چہرے اور ہاتھ کے پونچھوں کے علاوہ سارا بدن ڈھانکنا فرض ہے، اگر نماز میں اس جسم کا کوئی حصہ کھلا رہے گا تو نماز درست نہ ہوگی، نماز کے علاوہ نامحرموں یعنی ان اجنبیوں سے ستر عورت کرنا واجب ہے جن سے شرعاً نکاح کرنا جائز ہو۔

رکن اس کو کہتے ہیں جو ماہیت میں داخل ہو اور شرط وہ ہے جو ماہیت سے خارج ہو، اور یہ دونوں ایک دوسرے کے مخالف ہیں مگر چونکہ رکن دو طرح کا ہوتا ہے، ایک اصلی جو کبھی ساقط نہیں ہوتا دوسرا زائد جو کبھی ساقط بھی ہو جاتا ہے جیسے قرأت کہ مقتدی سے ساقط ہو جاتی ہے تو اس لحاظ سے ایک حالت میں اس کو رکن کہا اور دوسری میں شرط سے تعبیر کیا۔

## استقبال قبلہ و ترکیب نماز

وَائْتِمِدْ وَامِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ  
مُصَلًّى ۝ (بقرہ ع ۱۵)

اور (اللہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ) ابراہیم کی جگہ کو نماز کی جگہ معتبر رکھو۔

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ  
فَلْنُؤَلِّيكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوهَكُمْ شَطْرًا ۝

(اے پیغمبر حکم تحویل قبلہ کے انتظار میں) تمہارا منہ پھیر کر آسمان کی طرف دیکھنا ہم ملاحظہ فرما رہے ہیں تو (گھبراؤ نہیں) جو قبلہ تم چاہتے ہو ہم تم کو اسی کی طرف پھر جانے کا حکم دیں گے (اچھا) تو اب نماز پڑھتے وقت مسجد محترم (یعنی کعبہ) کی طرف اپنا منہ کر لیا کرو اور (مسلمانو! تم بھی) جہاں کہیں ہو کر و اسی کی طرف کو اپنا منہ کر لیا کرو۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَادْبَحْ لِلْحَقِّ مِنْ رَبِّكَ ۚ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ

اور (اے پیغمبر) تم کہیں سے بھی نکلو (تو جہاں ہو نماز میں) اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر لیا کرو، اور یہ (یعنی نیا قبلہ) برحق (اور) تمہارے پروردگار (کے حکم سے) ہے اور

**تکبیر** عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ (بقرہ ۱۸۶) (مسلمانو! اللہ تمہارے عملوں سے بے خبر نہیں۔ نماز پڑھنے کھڑے ہوں تو قبلہ کی طرف مُنہ کر کے دونوں ہاتھ کانوں یا منڈھوں تک اٹھائیں اور تکبیر تحریمہ یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے، کہہ کر دائیں ہاتھ کی پھٹی بائیں ہاتھ کے پونچے پر رکھ کر ہاتھ باندھیں، پھر آہستہ سے یہ پڑھیں:-

**شنا** سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اے اللہ ہم تیری پاکیزگی کا اقرار کرتے ہیں اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی بہت برتر ہے۔ اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔

**تعوذ** اس کے بعد آہستہ سے تعوذ پڑھیں، یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے۔

**تسمیہ** اس کے بعد تسمیہ پڑھیں۔ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

**پڑھ کر الحمد شریف** پڑھیں، پھر امام اور اکیلا نمازی فجر اور مغرب اور عشاء کی دونوں نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور مسترآن کی چند اور آیتیں یا کوئی سورۃ آواز سے پڑھے، اکیلا آدمی ان نمازوں میں آہستہ قرأت کرے تو بھی کچھ مضائقہ نہیں، ظہر اور عصر کی دونوں نمازوں میں قرأت خموشی سے پڑھیں، جب قرأت پڑھ چکیں تو اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائیں، رکوع میں سر کو اونچا نیچا نہ کریں، بلکہ سہوار رکھیں اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے مضبوط پکڑیں اور

**تسبیح** یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَّ الْعَظِيْمِ پاک ہے میرا پروردگار سب سے بڑا۔ تین یا زیادہ دفعہ کہیں، تین دفعہ کہنا تعدیل کا ادنیٰ درجہ ہے اور تعدیل سکون و

اطمینان سے ہر رکن کے ادا کرنے کو کہتے ہیں اور یوں تو ایک دفعہ کے کہنے سے بھی رکوع ادا ہو جائے گا، رکوع کی حالت میں قرآن پڑھنا منع ہے۔ رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جائیں، امام ہے تو

**تسمیع** یعنی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَ اے اللہ! اس کی بات سنی جس نے اس کی تعریف کی۔ پڑھے، مقتدری ہو تو

**تحمید** یعنی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اے ہمارے پروردگار تیرے ہی واسطے تعریف ہے۔ کہے، اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جائیں اور تین دفعہ یا زیادہ

**تسبیح** یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَّ اَلْعَلِيِّ پاک ہے میرا پروردگار عالی شان کہیں، سجدے میں کپڑوں کو سمیٹیں نہیں، اور پیشانی اور ناک اور دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں اور قدموں کے دونوں پنچوں پر سجدہ کریں اور ہاتھوں کی انگلیاں کھلی رکھیں، پاؤں کی

انگلیوں کے سرے قبلہ رخ رہیں اور دونوں ہاتھ کانوں کے پہلوں میں کہنیاں زمین سے اس قدر اونچی رہیں کہ اگر بیچ میں سے بکری کا بچہ گزرتا چاہے تو باسانی گزر جائے، اور دونوں بغلوں کی سفیدی صاف نمایاں ہو، سجدے میں زمین پر ہاتھ بچھانے منع ہیں، سجدے سے فارغ ہوں تو بایاں پاؤں بچھا کر اس پر چہن سے بیٹھیں اور یہاں تک بیٹھیں کہ ہر ٹہری اپنے اپنے ٹھکانے پر آجائے، پھر دوسرا سجدہ کریں اور جو پہلے سجدے میں پڑھا تھا اس میں بھی پڑھیں، دوسرے سجدے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر اٹھیں، اور زمین پر دونوں ہاتھ ٹیکے بغیر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں، یہ دوسری رکعت پہلی رکعت کی طرح ادا کریں، مگر اس میں شمار نہ پڑھیں، دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر بایاں پاؤں بچھائیں اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے بیٹھیں، وایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھ کر تشہد پڑھیں۔

تشہد :-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الصَّلٰوٰتِ وَالطَّيِّبٰتِ  
اَسَلَمُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ  
اَسَلَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ  
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ  
مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ  
تمام قوی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے وقت شہادت کی انگلی اٹھائیں اور اَللّٰهُ کہتے وقت گرا دیں۔  
تشہد پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے اٹھیں، تیسری اور چوتھی رکعت بھی پہلی اور دوسری رکعت کی طرح پڑھیں، لیکن فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں اگر امام کے ساتھ پڑھ رہے ہوں تو خاموش رہیں اور اگر اکیلے پڑھ رہے ہوں تو صرف سورہ فاتحہ پڑھیں اور سنن کی پچھلی دو رکعتیں اول اور دوسری رکعتوں کی طرح پڑھنی چاہئیں، یعنی فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورہ بھی ملائی ضروری ہے آخر رکعت کے دونوں سجدوں کے بعد اسی طرح بیٹھیں جس طرح دوسری رکعت کے بعد بیٹھے تھے الغرض آخری رکعت سے فارغ ہو کر بیٹھیں تو التحيات اور التحيات کے بعد یہ درود پڑھیں :-

درود شریف :-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ  
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلَى اٰلِ  
اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ  
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ  
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلَى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ  
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ  
اے اللہ رحمت نازل فرما محمد پر اور ان کی آل پر جیسے کہ رحمت نازل فرمائی تو نے ابراہیم پر اور ان کی آل پر بیشک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔  
اے اللہ برکت نازل فرما محمد پر اور ان کی آل پر جیسے برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیم پر اور ان کی آل پر بیشک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔

درو کے بعد یہ دعا پڑھیں :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا  
وَ اِنَّکَ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ  
فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَ ارْحَمْنِیْ  
اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝

اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے، اور اس میں  
شک نہیں کہ سوائے تیرے اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا  
ہیں تو اپنی طرف سے خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ  
پر رحم فرمادے بیشک تو ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

اس کے بعد وائیں جانب گردن پھیر کر کہیں :-

سَلَامٌ اَلَسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ

اور اسی طرح بائیں طرف گردن موڑ کر کہیں اَلَسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہِ یہ مسلمانوں کا باہمی  
سلام ہے اور اس میں وہ فرشتے بھی داخل ہیں جو اس وقت حاضر ہوتے ہیں۔

## سترہ

جب کوئی جنگل میں یا لوگوں کی گزرگاہ پر نماز پڑھنے کھڑا ہو تو اپنے منہ کے سامنے کوئی چسپنہ  
کھڑی کر لے، اور نہیں تو صرف ایک لکڑی ہی رکھ لے اور یہ بھی نہ ہو تو صرف ایک لکیر ہی کھینچ لے  
اس کے بعد اگر کوئی آگے سے گزرے گا تو نماز میں کچھ خلل نہ آئے گا۔ سترہ اونٹ کے کجاوے  
کی پھلی لکڑی کے برابر ہونا چاہئے جو ایک ہاتھ کے قریب لمبی ہوتی ہے، صرف امام کے سامنے  
سترہ ہونا مقتدیوں کے لئے بھی کافی رہتا ہے، نمازی کے سامنے دیوار یا درخت یا اونٹ ہو تو وہی سترہ  
ہے، نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے  
والے کو اس کی بُرائی معلوم ہو جائے تو سو برس تک رُکار ہے اور آگے سے نہ گزرے، لیکن سامنے کے  
فاصلے میں علماء کا اختلاف ہے اور کج کل ہر شخص اس پر چرلغ پا ہو جاتا ہے اور جھگڑے پر آمادہ ہو جاتا ہے  
اس لئے جانتا چاہئے کہ صحیح مذہب یہ ہے کہ نمازی کے سجدہ کی جگہ سے نہ گزرے، اور نمازی کو چاہئے  
کہ اگر کوئی شخص اس کی سجدہ گاہ سے گزرے تو اسے ہاتھ سے روک دے ۛ

## نماز جماعت کی فضیلت اور اس کی تاکید

صحابہ کرامؓ نماز باجماعت کو نہ صرف ذریعہ از یاد ثواب خیال کرتے تھے بلکہ اس  
کو اسلام و نفاق اور ایمان و کفر کے درمیان حد فاصل سمجھتے تھے۔ حضرت  
معاذؓ اپنی قوم کے امام تھے، لیکن ان کا معمول یہ تھا کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز  
ادا کر لیتے تھے، پھر اپنی مسجد میں جا کر نماز پڑھاتے تھے، لیکن ایک روز دیر میں واپس آئے، اور نماز  
میں سورۃ بقرہ کی تلاوت شروع کی، ایک کاروباری آدمی تھک کر جماعت سے علیحدہ ہو گیا اور انگ

نماز پڑھ لی، تو ایک صحابی نے فوراً کہا کہ تم منافق ہو گئے۔

ایک صحابی کہتے ہیں کہ نماز باجماعت سے صرف مشہور منافق ہی الگ رہتا تھا، ورنہ بعض لوگوں کی حالت یہ تھی کہ دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں آکر شریک جماعت ہوتے تھے۔

اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام حکم دے دیا تھا کہ بارش اور اندھیری میں لوگ اپنے اپنے گھروں ہی میں نماز پڑھ لیا کریں، لیکن صحابہ کرامؓ کو آپ کے ساتھ نماز ادا کرنے کا اس قدر شوق تھا کہ ایک دن پانی برس رہا تھا اور سخت اندھیری چھائی ہوئی تھی کہ اسی حالت میں چند صحابہ اس غرض سے نکلے کہ چل کر آپ کے ساتھ نماز ادا کریں۔

ایک صحابی کا گھر مدینہ کے انتہائی کنارے پر تھا، لیکن ہر وقت کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے، ایک صحابی کو ان کی حالت پر رحم آگیا اور کہنے لگا کہ کاش تم ایک گدھا خرید لیتے جو زمین کی تمنازت، ٹھوکر اور سانپ بچھو سے تم کو محفوظ رکھتا، وہ بوسے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے قریب رہنا نہیں چاہتا کیونکہ مجھ کو ہر نقش قدم کے ثواب کی توقع ہے۔

مدینہ میں قبیلہ بنو سلمہ کا محلہ مسجد سے بہت دور تھا، لیکن وہ لوگ نماز باجماعت کو اس قدر ضروری سمجھتے تھے کہ اپنا محلہ چھوڑ کر مسجد نبوی کے آس پاس آباد ہو جانا چاہا۔ لیکن چونکہ اس سے ایک محلہ دیران ہو جاتا تھا، آپ نے فرمایا کہ تم کو ہر اس قدم کا ثواب ملے گا جو مسجد کی جانب اُٹھنے کا۔

جماعت کے انتظار میں صحابہ کرام سخت تکلیفیں برداشت کرتے تھے، لیکن اس کی پابندی میں کوئی فرق نہیں آتا تھا۔ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام پیش آگیا، اس لئے عشاء کی نماز میں بہت تاخیر ہو گئی یہاں تک کہ صحابہ کرام سو گئے، لیکن نماز کا روحانی خواب کیونکر بھلا یا جاسکتا تھا، پھر جاگے، پھر سو گئے، پھر اُٹھے، پھر نیند آگئی آپ کا شانہ نبوت سے برآمد ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ "آج دنیا میں تمہارے سوا کوئی دوسرا نماز کا انتظار نہیں کرتا۔"

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام عشاء کا انتظار اتنی دیر تک کرتے تھے کہ نیند کے مارے ان کی گردنیں جھجک جاتی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ ہم لوگ ایک شب نماز عشاء کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے، ایک تہائی رات گزر گئی تو آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ "اگر اُمت پر شاق نہ گذرتا تو میں اسی وقت نماز عشاء ادا کرتا۔"

ایک دن نماز عشاء کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں اتنی دیر ہوئی کہ بعض صحابہ نے خیال کیا کہ آپ نماز ادا کر چکے اور آپ گھر سے نہ نکلیں گے، آپ تشریف لائے اور لوگوں نے اپنے اس خیال کا اظہار کیا تو فرمایا کہ اس نماز کو اسی وقت پڑھو، تم کو تمام اُمتوں پر اسی کی وجہ سے فضیلت ہے، تم سے پہلے کسی اُمت نے اس نماز کو ادا نہیں کیا۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم نے عشاء کے لئے آدھی رات تک آپ کا انتظار

کیا، آپ گھر سے نکلے تو فرمایا کہ "اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ" ہم لوگ بیٹھ گئے تو ارشاد ہوا کہ "لوگ پڑھ کر سو گئے، لیکن تمہارے انتظار کی گھڑیاں بھی نماز میں داخل تھیں"۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اور ان کے رفقاء سفر حجب مدینہ آئے تو بقیع بطنان میں قیام کیا، وہاں سے اگرچہ تمام لوگ نماز عشاء میں شریک نہیں ہو سکتے تھے تاہم باری باندھ لی تھی اور اپنی اپنی باری پر لوگ آکر آپ کے ساتھ نماز عشاء پڑھتے تھے۔

**نماز میں خشوع و خضوع** | صحابہ کرامؓ کی نمازوں میں نہایت محویت، استغراق، خشوع، خضوع اور تضرع و زاری پائی جاتی تھی، حضرت ابوبکرؓ اس

خشوع و خضوع کے ساتھ نماز اور قرآن پڑھتے تھے کہ ان پر شدت سے گریہ طاری ہو جاتا، اور کفار کی عورتوں اور بچوں پر اس کا اثر پڑتا، حضرت عمرؓ نماز میں اس شدت سے روتے کہ پھپھی صفت کے لوگ رونے کی آواز سننے، حضرت عبداللہ بن شدادؓ کا بیان ہے کہ "میں باوجودیکہ پھپھی صفت میں رہتا تھا، لیکن حضرت عمرؓ کے رونے کی آواز سننا تھا۔

حضرت ثیمم داریؓ ایک رات تہجد کے لئے کھڑے ہوئے تو صرف ایک آیت یعنی "اَمْ حَسِبَ الَّذِينَ احْبَسُوا السَّيِّئَاتِ اَنْ (سورۃ جاثیہ) کی قرأت میں صبح کر دی، اسی کو بار بار پڑھتے تھے، رکوع کرتے تھے، سجدے میں جاتے تھے، اور روتے تھے۔

سخت سے سخت تکلیف کی حالت میں بھی صحابہ کرامؓ کی یہ محویت قائم رہتی تھی اور یہاں صحابی ایک پہاڑ کے درے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حراست پر مامور تھے، ان میں ایک بزرگ مصروف نماز ہوئے تو اسی حالت میں ایک انتقام کش مشرک آیا، اور ان کے جسم میں تین تیر پیوست کئے، لیکن انھوں نے نماز کو برابر قائم رکھا، ان کے دو سر رفیق سو گئے تھے، بیدار ہوئے اور ان کے خون آلود زخم دیکھے تو کہا "مجھے پہلے ہی کیوں نہیں جگایا؟" بولے کہ نماز میں ایک سورۃ پڑھ رہا تھا، جس کو ناتمام چھوڑنا مجھ کو پسند نہ آیا۔

محبوب سے محبوب چیز بھی اگر صحابہ کی حضوری نماز میں خلل انداز ہوتی تو وہ ان کی نگاہ میں مغفوض ہو جاتی، ایک دن حضرت ابولحہ انصاریؓ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے، ایک چڑیا اڑتی ہوئی آئی، اور چونکہ باغ بہت گھنا تھا، اور کھجوروں کی شاخیں باہم ملی ہوئی تھیں، پھنس گئی اور نکلنے کی راہ ڈھونڈنے لگی، ان کو باغ کی شادابی اور اچھل کود کا یہ منظر بہت پسند آیا، اور اس کو تھوڑی دیر تک دیکھتے رہے پھر نماز کی طرف توجہ کی تو یہ یاد نہ آیا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں دل میں کہا کہ اس باغ نے یہ فتنہ پیدا کیا فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، اور واقعہ بیان کرنے کے بعد کہا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس باغ کو صدقہ کرتا ہوں"۔

ایک اور صحابی اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے، فصل کا زمانہ تھا، دیکھا تو کھجوریں پھل سے لدی ہوئی ہیں، اس قدر فریفتہ ہوئے کہ نماز کی رکعتیں یاد نہ رہیں، نماز سے فارغ ہو کر حضرت عثمان کی

خدمت میں آئے اور کہا کہ اس باغ کی وجہ سے میں فتنہ میں مبتلا ہو گیا، اس کو اموال صدقہ میں داخل کر لیجئے و پچانچہ انہوں نے اس کو ۵۰ ہزار پرفروخت کیا، اور اس مناسبت سے اس کا نام خمیس پڑ گیا۔ اسی شروع و خضوع کا یہ نتیجہ تھا کہ صحابہ کرامؓ نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ نماز ادا فرماتے تھے، حضرت انسؓ رکوع کے بعد قیام میں دوئوں سجدوں کے درمیان اس قدر دیر لگاتے کہ لوگ سمجھتے کہ کچھ بھول گئے ہیں، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ ستون کھڑا ہے، ایک دن رکوع میں اس قدر جھکے رہے کہ ایک شخص نے بسترہ، آل عمران، نسا اور مائدہ جیسی طویل سورتوں کی تلاوت کر ڈالی لیکن انہوں نے اس درمیان میں سر نہ اٹھایا۔

### سینیت

فَإِنْ كَانَ صَائِمًا صَلَّ مُدَّتِ سَ وَدَعَا وَبَرَكَ  
 دَقَّ عَوْ وَإِذَا أَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَا وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ  
 وَثَبَّتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مُدَّتِ سَ مَسَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
 بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي مَوْ  
 مَسَّ قَى فَإِنْ أَفْطَرَ عِنْدَ قَوْمٍ قَالَ أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ  
 الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمْ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ  
 الْمَلَائِكَةُ قَى حَبْ دَ

ترجمہ :- اور اگر مہمان روزہ دار ہو تو (دعوت کرنے والے کے حق میں) دعا کرے (یا نماز پڑھے)۔  
 مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی (عن ابن عمر)  
 اور دعا کرے اور برکت مانگے یعنی  
 بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ خدا تمہیں برکت دے۔

کہے۔ ابو داؤد، ابن ماجہ، ابو عوانہ (عن ابن عمر)  
 جب روزہ افطار کرے تو کہے، پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں، اور ثواب ضرور ملے گا، اگر اللہ  
 نے چاہا، مسلم، ابو داؤد، نسائی، حاکم (عن ابن عمر)  
 اے اللہ! میں تیری رحمت سے جو ہر چیز سے وسیع ہے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے گناہ بخش  
 دے، موقوفاً حاکم، ابن ماجہ، ابن سنی (عن ابن عمر)  
 اور اگر (کسی دعوت میں) لوگوں کے پاس افطار کرے تو کہے روزہ دار تمہارے پاس افطار کریں  
 نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں، فرشتے تمہارے لئے دعا کریں۔ ابن ماجہ، ابن حبان (عن عبد اللہ بن الزبیر)  
 ابو داؤد (عن انس)

## روزہ کا بیان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ  
 الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ  
 مُسْلِمُونَ: جِسْ طَرَحْ تَم سَ پَہلے لوگوں (یعنی اہل کتاب) پر روزہ  
 رکھنا فرض تھا تم پر بھی (نسخ کیا گیا تاکہ تم بہت سے گناہوں سے)

روزہ افطار کرنے کی دعائیں

مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا  
مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ  
مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ  
أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ  
فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ  
خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ كَصُومًا  
خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ شَهْرُ  
رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ  
هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى  
وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ  
فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى  
سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ  
يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ  
بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ  
لِتُكْبِرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ  
تَشْكُرُونَ ۝ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي  
عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۝ أُجِيبُ دَعْوَةَ  
الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي  
وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ  
أَحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ  
الَّتِ رَفَعْتُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لَبَاسٌ  
لَكُمْ وَ أَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ ۝  
عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَلَوْنَ  
أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ  
فَالَّذِينَ بِأَشْرَوْهُمْ وَأَبْتَغُوا مَا  
كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا  
حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ  
مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ  
اتَّبِعُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا

بجو (وہ بھی) گنتی کے چند روز (ہیں) اس پر بھی جو شخص تم میں  
سے بیمار ہو یا سفر میں (ہو) تو دو سکر دنوں سے گنتی پوری  
کر دے (اور جن (مریضوں اور بیماروں) کو کھانا دینے کا مقدور  
ہے اُن پر ایک روزے کا) بدلہ ایک محتاج کو کھانا کھلا دینا  
ہے، اور جو شخص اپنی خوشی سے نیک کام کرنا چاہے تو یہ اُسکے  
حق میں زیادہ بہتر ہے اور سمجھو تو روزہ رکھنا (بہر حال) تمہارے  
حق میں بہتر ہے (روزوں کا) مہینہ رمضان کا ہے، جس کے  
(روزوں کے) بارے میں خدا کی طرف سے قرآن (میں حکم نازل  
ہوا ہے (اور قرآن) لوگوں کا رہنما ہے اور (اُس میں) ہدایت  
اور (حق و باطل کی) تمیز کے کھلے کھلے حکم (موجود ہیں)۔ تو  
(مسلمانو!) تم میں سے جو شخص اس مہینے میں (روزہ) موجود ہو  
تو چاہیے کہ اس مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں  
(ہو) تو دو سکر دنوں سے گنتی (پوری کرے) اللہ تمہارے ساتھ  
سخن نہیں کرنی چاہتا اور (یہ حکم اُس نے اس غرض سے دینے  
ہیں) تاکہ تم (روزوں کی) گنتی پوری کر لو اور تاکہ اللہ نے  
جو تم کو راہِ راست دکھادی ہے اس (نعمت) پر اُس کی بڑائی  
کرو اور تاکہ تم (اُس کا) احسان مانو اور (لے پیغمبر!) جب  
ہمارے بندے تم سے ہمارے بارے میں دریافت کریں تو اُن  
کو سمجھا دو کہ (ہم اُن کے) پاس ہیں جب کبھی کوئی ہم سے  
دعا کرے تو ہم (ہر ایک) دعا کرنے والے کی دعا کو (سننے اور  
مناسب ہوتا ہے تو) قبول (بھی) کر لیتے ہیں تو اُن کو چاہیے کہ  
ہمارا حکم (بھی) مانیں اور ہم پر ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھے  
رستے لگ لیں (مسلمانو!) روزوں کی راتوں میں اپنی بہیویں  
کے پاس جانا تمہارے لئے جائز کر دیا گیا ہے وہ تمہارے  
دامن (کی جگہ) ہیں اور تم اُن کی چولی (کی جگہ) ہو اللہ نے  
دیکھا کہ تم (چوری چوری اُن کے پاس جانے سے) اپنا (دینی)  
نقصان کرتے تھے تو اُس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور  
تمہاری خطا سے درگزر کیا پس اب (روزوں میں رات کے  
وقت) اُن سے ہمبستر ہو (اور ہمبستری کا) جو نتیجہ خدا نے تمہارا

تَبَايَسُوا رُؤُوسَهُمْ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ  
فِي الْمَسْجِدِ ۚ تِلْكَ حُدُودُ  
اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۚ كَذَلِكَ  
يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ  
لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝

(سورہ بقرہ - رکوع ۲۳)

لئے لکھ رکھ لے (یعنی اولاد) اُس کے حاصل کرنے کی خواہش کرو  
رنکہ محض شہوت رانی کی، اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ رات  
کی، کالی دھاری سے صبح کی سفید دھاری تم کو صاف دکھائی  
دینے لگے پھر رات تک روزہ پورا کرو اور (ہاں) تم مسجد میں  
معتکف بیٹھے ہو تو رات کو بھی، اُن سے ہمبستر نہ ہونا یہ اللہ  
کی رہاندہی ہوتی، حدیں ہیں تو اُن کے پاس بھی نہ پھسکنا۔ اسی  
طرح اللہ اپنے احکام لوگوں سے کھولی کھول کر بیان کرتا ہے  
تاکہ وہ (خلاف حکم کرنے سے) بچیں۔

دنیا میں جتنے مذاہب مروج ہیں سب میں فاقہ عبادت سمجھا گیا ہے۔ روزے سے مزاج میں عجز و انکسار کی  
صفت پیدا ہوتی ہے اور روزہ دار کو روزی کی قدر آتی ہے۔ اس کے علاوہ روزہ جسمانی تندرستی کے  
لئے بھی مفید ہے کہ اس سے روزی رطوبتیں جو اکثر مولد امراض ہوتی ہیں خشک ہو جاتی ہیں اور سب  
سے بڑی بات تو یہ ہے کہ روزہ دار اُن مصیبت کے ماروں کی مصیبت کا اندازہ کر سکتا ہے جن کو پیٹ  
بھر کر روزی میسر نہیں آتی، اور جب دوسروں کی مصیبت کا اندازہ کرے گا تو اس کی طبیعت میں  
اُن کی ایذا کا بھی تقاضہ ضرور پیدا ہوگا۔

مسلمانوں پر خدا تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کئے ہیں بغیر عذر کے روزہ نہ رکھنے کا ویسا  
بہی گناہ ہے جیسا نماز نہ پڑھنے کا اور زکوٰۃ نہ دینے کا، غرض اہمیت اور واجب التعمیل ہونے میں تمام  
فرائض برابر کے درجے میں ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ رمضان کی جس قدر آؤ بھگت کرتے ہیں اتنی  
نماز کی نہیں کرتے اور زکوٰۃ کی تو شاید کچھ بھی نہیں۔ ”إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ“ رمضان چونکہ ہر برس میں  
ایک بار آتا ہے، کچھ تو ”زُسْ غَبْتًا تَزِدُّ حُبًّا“ کی رو سے اور زیادہ تر افطاری اور سحری کے مزدوں  
کی وجہ سے روزے کا اہتمام زائد از واجب کیا جاتا ہے اور ہاں تراویح کے جیلے سے مساجد کی روشنی کا منظر  
بھی سیر کی چیز ہے۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کا روزہ بغیر عذر کے نہ رکھا اگر تمام سال  
یا تمام عمر نفل روزے رکھے یا دنیا کی ساری نعمتیں خیرات کر دے تب بھی اُس ایک روزے کے درجے کو  
نہ پہنچے گا۔ جو بیمار ہو یا سفر میں ہو یا عورتیں حیض و نفاس میں ہوں یا حمل سے ہوں یا بچے کو دودھ  
پلاتی ہوں اور خوف ہو کہ روزے کی وجہ سے بچے کو نقصان پہنچے گا تو یہ سب لوگ روزہ موقوف رکھیں  
جب عذر جاتے رہیں، روزوں کی قضا رکھیں، سال بھر میں پورے کر لیں چاہے ایک دم رکھیں چاہے  
تھوڑے تھوڑے کر کے کئی دفعہ میں پورے کر لیں، جو شخص اس قدر بوڑھا ضعیف ہو کہ روزے کی  
طاقت نہ رکھتا ہو اُسے روزہ معاف ہے، ہر روزے کے بدلے ایک محتاج کا پیٹ بھر دیا کرے، روزہ  
رکھنے والا صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور عورتوں کی ہمبستری سے رُکا رہے،

کسی کی بُرائی، غیبت نہ کرے۔ غرض بیماری کی وجہ سے تے ہو جائے تو روزے کی قضا لازم آئے گی ورنہ خود بخود تے ہو جانے سے روزے میں نقصان نہ آئے گا، روزے میں خوشبو لگانا، سر میں تیل ڈالنا، ٹھنڈا لگانا، فصد کھلوانا، بھری سینگی کھجوانا، کچھنے لگانا، مسواک کرنا، کلی کرنا، غسل کرنا، ناک میں پانی دینا، یہ سب باتیں درست ہیں، لیکن زیادہ مبالغہ کرنا نہ چاہیے، روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینا جائز ہے، جسم سے جسم لگانا درست ہے مگر جوان بے صبر آدمی کو مناسب نہیں، اگر کسی کو رات کو نہانے کی ضرورت ہوئی تو رات ہی کو نہالینا بہتر ہے ورنہ صبح کو بھی نہانے سے روزے میں کچھ نقصان واقع نہیں ہوتا، جو شخص روزے میں عمدًا صحبت کرے گا اُسے ایک روزے کے بدلے ایک غلام آزاد کرنا پڑے گا، اور چونکہ ہندوستان میں غلام کے آزاد کرنے کا رواج نہیں ہے اس لئے اب ایک روزے کے بدلے دو مہینے کے پے درپے روزے رکھے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ محتاجوں کا پیٹ بھر دے پھر روزے کے بدلے روزہ رکھے اور خدا سے معافی چاہے، روزے میں جان کر کھاپی لے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک کفارہ ہے اور بعض کے نزدیک صرف قضا مگر حدیث سے کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کفارہ کا ذکر فرمایا ہو، اس لئے محدثین کے نزدیک محقق مسئلہ یہی ہے کہ عورت سے جان کر صحبت کرنے والے پر کفارہ اور جان کر کھانے پینے والے پر قضا لازم آتی ہے، اگر ابر کی وجہ سے وقت معلوم نہیں ہو، اور روزہ کھول لیا، پھر سورج نکل آیا تو روزے کی قضا رکھنی ہوگی، بھوک پیاس کی شدت سے جان کے تلف ہونے کا خوف ہو تو روزہ توڑ دینا اور بعد کو قضا کرنا چاہئے، روزے دار بھول کر صبر ہو کر بھی کھاپی لے تو روزہ سلامت رہتا ہے، روزے دار بیمار پڑ جائے یا سفر کو چلا جائے اور روزہ توڑ دے تو کچھ گناہ نہیں، رسول اللہ نے ایک مرتبہ حالت سفر میں عصر کے وقت خود بھی روزہ توڑ دیا اور صحابہ کا بھی ترادیا، اور فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کچھ نیکی میں داخل نہیں، اگر تکلیف ہو، ایک حدیث میں فرمایا حالت سفر میں تکلیف کے ساتھ روزہ رکھنے والے گنہگار ہیں، مسافر کو اگر حالت سفر میں سہولت و آسانی ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے، اور اگر وقت و تکلیف ہو تو اس کا قضا کر دینا بہتر ہے، سفر و بیماری کے زمانے میں جو روزے نہ رکھے جائیں، اُن کی قضا لازم ہے، شک کے روزہ روزہ رکھنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ناسرمان ہے، شک کے روزے کی یہ معنی ہیں کہ چاند کے ہونے کا یقین نہ ہو اور اگلے دن احتیاطاً روزہ رکھ لیا جائے، رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چاہئے اور اگر ہو تو شعبان کے تین دن پورے کر کے اکتیسویں روز سے روزہ رکھا جائے، اگر ایک مسلمان بھی رویت ہلال کی گواہی دے گا تو شہر کے تمام مسلمانوں پر روزہ رکھنا فرض ہو جائے گا مگر عید کے چاند دیکھنے کی جب تک دو مسلمان گواہی نہ دیں افطار کرنا نہ چاہئے، اگر آسمان پر آبر چھایا ہوا ہو اور دوسرے شہروں سے رویت کی شہادت پہنچے تو اس شہادت کو تسلیم کر لیا جائے مگر بہت دور دراز شہروں اور ملکوں کی رویت کا اعتبار نہ کیا جائے۔

سحری کھانا مسنون ہے، حضرت نے فرمایا کہ ہمارے اور یہود و نصاریٰ کے روزوں میں صرف سحری کا فرق ہے، ہم سحری کھاتے ہیں وہ نہیں کھاتے، اور فرمایا لوگو! سحری کھاؤ اس میں برکت ہے، سحری کا بہتر اور زیادہ وقت صبح کاذب سے طلوع صبح صادق تک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمدہ سحری یہ ہے کہ آخر وقت میں کھائی جائے، سحری کے وقت کوئی مخصوص دعا روزے کی نیت کے واسطے پڑھنا آنحضرتؐ سے ثابت نہیں، صرف روزہ کی نیت کا ارادہ کافی ہے۔

جب سورج غروب ہو جائے اور مشرق کی طرف سے سیاہی نمودار ہو تو روزہ افطار کیا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک مسلمان افطار میں جلدی کرتے رہیں گے دین کا غلبہ رہے گا، اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، مجھے افطار میں جلدی کرنے والے بندے بہت پیارے ہیں، اسی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ افطار میں تعجل کرنا گویا احتیاج رزق کو خدا کے سامنے ظاہر کرنا ہے، اور خدا جو بندوں کا رازق ہے اسے اپنے بندوں کی یہ ادا بہت پسند آتی ہے، روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھنی مسنون ہے :-

اللَّهُمَّ لَكَ حَمْدٌ وَعَلَى رِزْقِكَ  
أَفْطَرْتُ

خداوند! میں نے خاص تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے  
رزق سے افطار کیا۔

اور چاہیں تو یہ دعا پڑھیں :-

ذَهَبَ الظَّمْأُ وَأَبْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَ  
ثَبَتَ الرِّجْرُ إِنِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

پیس اس جاتی رہی اور رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت  
ہوا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بعض حدیثوں میں یہ دعا بھی آئی ہے :-

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي  
وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِي

خداوند! میں تیری رحمت کا واسطہ دے کر جس نے ہر چیز  
کو سمایا ہے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما دے۔

## روزہ کے متعلق صحابہ کا ذوق و شوق

صوم رمضان | رمضان کے روزے فرض ہوئے تو ابتداء میں عشاء کے بعد کھانا پینا حرام ہو جاتا تھا، اس پابندی کی وجہ سے اگرچہ بعض اوقات صحابہؓ کو سخت زحمتیں برداشت کرنی پڑیں، لیکن بایں ہمہ انہوں نے روزہ رکھنے میں سہل انگاری سے کام نہیں لیا۔ ایک دن رمضان کے مہینے میں حضرت صرمہ بن قیس انصاریؓ نے بی بی سے کھانا مانگا، سوہ اتفاق سے گھر میں کچھ نہ تھا، وہ باہر گئیں کہ کھانے پینے کی کوئی چیز تلاش کر کے لائیں، لیکن اس اشارہ میں اُن کی آنکھ لگ گئی اور کھانا نہ کھا سکے، صبح کو پھر روزہ رکھے ہوئے کام دھندے کے لئے نکل گئے، دو دن کا متصل فاقہ، اس پر کام کی محنت، دوپہر ہوئی تو بھوک کی شدت سے بیہوش ہو گئے۔

اگر کسی غلطی سے صحابہ کرامؓ کا روزہ ٹوٹ جاتا تو اُن پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا، ایک صحابی

نے رمضان میں دن کو اپنی بی بی سے صحبت کر لی، بعد کو اس قدر بدحواس ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بال نوچتے ہوئے، سینہ کو بی کرتے ہوئے آئے، اور کہا کہ "یا رسول اللہ! میں تو ہلاک ہو گیا"

**سفر میں روزہ رکھنا** | حالت سفر میں اگرچہ روزہ رکھنا فرض نہیں ہے، تاہم صحابہ کرامؓ اس حالت میں سخت سے سخت تکلیف برداشت کرتے، لیکن افطار کرنا پسند نہ کرتے، ایک صحابی نے سفر میں روزہ رکھا تو دھوپ کی شدت سے محفوظ رکھنے کے لئے لوگوں نے اُن کے سر پر چادر تان دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گرد لوگوں کا ہجوم دیکھا تو فرمایا "سفر میں روزہ رکھنا نیکی کا کام نہیں"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، دھوپ اس قدر تیز تھی کہ لوگ اس کی شدت سے سروں پر ہاتھ رکھتے تھے، لیکن اس حالت میں بھی حضرت عبداللہ بن رواحہ روزے سے تھے۔ ایک بار صحابہ کرامؓ ایک نہایت گرم دن میں سفر کر رہے تھے، ان میں جو لوگ روزے سے تھے منزل پر پہنچ کر ضعف سے گر پڑے اور بے روزہ داروں نے خیمے وغیرہ کھڑے کئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کا سفر کیا تو تمام صحابہ روزہ سے تھے، منزل پر پہنچ کر فرمایا کہ تم لوگ دشمن کے قریب پہنچ گئے، اور افطار تمہارے لئے زیادتی قوت کا سبب ہوگا "اس پر بھی بہت سے صحابہ نے روزہ افطار نہیں کیا دوسری منزل آئی تو آپ نے اور بھی تاکید کے ساتھ افطار کی ترغیب دی اب تمام صحابہ نے روزہ توڑ دیا۔

**صوم عاشوراء** | رمضان کے روزوں کے علاوہ صحابہ کرامؓ اور بھی مختلف قسم کے روزے رکھتے تھے اول اول عاشوراء کا روزہ فرض تھا، اس لئے عاشوراء کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منادی کر دیتے کہ جن لوگوں نے روزہ رکھا ہے وہ اپنے روزے پورے کر لیں، اور جو لوگ کھاپی چکے ہیں، وہ بقیہ دن کا روزہ رکھیں، اس اعلان کے بعد صحابہ کرامؓ نے اس شدت کے ساتھ اس کی پابندی کی کہ نہ صرف خود روزے رکھتے بلکہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں سے بھی روزے رکھواتے اور جب وہ کھانے کے لئے روتے تو بہلانے کے لئے ان کو رنگین اُدن کی گڑیاں دیدیتے، فرضیت صوم رمضان کے بعد اگرچہ روزہ فرض نہیں رہا، تاہم بعض صحابہ نے اس کو قائم رکھا، ایک بار حضرت معاذؓ نے مدینہ میں خطبہ دیا، جس میں فرمایا کہ "اس دن کا روزہ اگرچہ فرض نہیں ہے تاہم میں روزے سے ہوں، جس کا جی چاہے روزہ رکھے، جس کا جی چاہے افطار کرے"

**صوم داؤدی** | حضرت عبداللہ بن عمرؓ و صائم الدہریؓ کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمایا اور کہا کہ "ہر مہینہ میں صرف تین دن رکھا کرو" لیکن ان کے شوق کو اس سے کیا تسکین ہو سکتی تھی؟ بولے "مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے" ارشاد ہوا "تو صوم داؤدی کا التزام کر لو۔ یعنی ایک دن کا نافعہ دے کر دوسرے دن کا روزہ رکھو"

## صوم وصال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متصل کئی کئی دن کے روزے رکھتے تھے، آپ کو دیکھ کر صحابہ کرامؓ نے بھی متصل روزے رکھنے شروع کئے، لیکن آپؐ نے صحابہ کو روک دیا

اور فرمایا ”میری حالت تم سے مختلف ہے، مجھ کو خدا کھلاتا پلاتا ہے“ تاہم صحابہ صوم وصال کے پابند تھے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ متصل ایک ایک ہفتہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

## دوشنبہ اور منچنبہ کے روزے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں دنوں کے روزے رکھتے تھے، اور فرماتے تھے کہ ”ان دونوں

دنوں میں اللہ تعالیٰ کے سامنے بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں“ بعض صحابہ نے بھی اس کا التزام کر لیا تھا، چنانچہ ایک دن حضرت اسامہؓ وادی قرنی کو گئے، اور ان دنوں کے روزے رکھے، غلام نے کہا ”آپ تو بوڑھے ہیں، ان دنوں میں کیوں روزہ رکھتے ہیں؟“ بولے ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں کے روزے رکھا کرتے تھے،

## ایام بیض کے روزے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض یعنی ہر مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کے روزے رکھتے تھے اور فرماتے

تھے کہ ”یہ روزے صوم دہر کے مثل ہیں“ صحابہ کرامؓ کو بھی یہی حکم تھا۔

## صائم الدہر رہنا

ایک صحابی ایک سال آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر واپس چلے گئے دوسرے سال پھر حاضر خدمت ہوئے تو صورت اس قدر بدل گئی تھی کہ آپؐ نے ان کو نہیں پہچانا، اس بنا پر انھوں نے خود اپنا تعارف کرایا، اور کہا کہ ”میں وہی شخص ہوں جو پہلے

سال آیا تھا“ فرمایا ”تمہارا کیا حال ہو گیا؟“ تمہاری صورت تو اچھی خاصی بھٹی“ بولے ”جب سے آپؐ سے جدا ہوا ہوں رات کے سوا دن کو بھی کھانا نہیں کھایا“ لیکن آپؐ نے ان کو اس سے منع فرمایا، بائیں ہمہ بہت سے صحابہ ہمیشہ روزے سے رہتے تھے، حضرت ابو امامہؓ نے متعدد غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بار بار دعائے شہادت کی درخواست کی لیکن آپؐ نے سلامتی کی دعا فرمائی، اخیر میں عرض کی کہ ”اچھا یہ نہ سہی تو کسی ایسے عمل کی ہدایت فرمائیے کہ خدا مجھے اُس سے نفع دے“ آپؐ نے روزے کا حکم دیا اور انھوں نے متصل روزے رکھنے کا التزام کر لیا، خادم اور بی بی نے بھی اس عمل صالح میں شرکت کی، اور روزہ اُن کے گھر کی امتیازی علامت ہو گئی، اگر کسی دن ان کے گھر میں دھواں اُٹھتا یا آگ جلائی جاتی تو لوگ سمجھتے کہ آج ان کے گھر میں کوئی مہمان آیا ہے ورنہ اس گھر میں دن کا کھانا کیونکر پک سکتا تھا۔

حضرت زید بن سہلؓ عہد رسالت میں غزوات کی شرکت کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکتے تھے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو اس کی تلافی کرنی شروع کی اور ہم برس تک متصل روزے رکھے، اور عید کے سوا کہ اُس دن روزہ رکھنا حرام ہے کبھی بے روزہ نہ رہے۔

حضرت حمزہ بن عمرو الاسدی بھی ہمیشہ روزہ سے رہتے تھے۔

**نفلی روزے رکھنا** | حضرت ابوالدرداءؓ کو نفلی روزہ کا اس قدر شوق تھا کہ اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ آج گھر میں کچھ کھانے کو نہیں ہے، تو کہتے کہ ”میں آج روزے سے ہوں۔“ حضرت ابوطالبؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت حذیفہؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بھی یہی حال تھا۔

**مردوں کی جانب سے روزہ رکھنا** | صحابہ کرامؓ نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اپنے مردوں کی جانب سے بھی روزے رکھتے تھے، ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ”میری ماں کا انتقال ہو گیا اور اس پر پورے مہینے کے روزے فرض تھے، کیا میں ان کو پورا کر دوں؟“ آپ نے فرمایا ”ہاں“

**بچوں سے روزہ رکھوانا** | صحابہ کرامؓ نہ صرف خود روزہ رکھتے تھے بلکہ اپنے بچوں سے بھی روزہ رکھواتے تھے، پہلے گزر چکا ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم عاشورا کا اعلان کروایا تو صحابہ کرامؓ نے خود روزہ رکھا اور بچوں سے بھی روزے رکھوائے، ایک بار حضرت عمرؓ نے رمضان میں ایک بدمست کو یہ کہہ کر سزا دی کہ ”ہمارے بچے روزے رکھتے ہیں اور تمہارا یہ حال ہے، افسوس“

وَإِذَا حَضَرَ الطَّعَامَ فَلْيَسْمِ اللَّهَ وَلْيَأْكُلْ مِمَّا يَلِيهِ بِيَمِينِهِ خُمُوتٌ  
 سَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِي لَا يُذَكِّرُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ  
 مَدَسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ  
 تَأْكُلُونَ مُتَفَرِّقِينَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ  
 وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ يَبَارِكُ لَكُمْ فِيهِ دَقٌّ سَ وَأَمَّا الصَّحَابَةُ  
 فِي الشَّاةِ السَّمُومَةِ الَّتِي أَهْدَتْهَا إِلَيْهِ الْيَهُودِيَّةُ أَنْ اذْكُرُوا اسْمَ  
 اللَّهِ وَكُلُوا فَإِنَّكُمْ لَيُصِيبُ أَحَدًا مِنْكُمْ شَيْءٌ مَسُودٌ

ترجمہ: جب کھانا سامنے آئے تو بسم اللہ کہہ کر سیدھے ہاتھ سے اپنے پاس کی چیز کھائے۔ بخاری، مسلم،  
 ترمذی، نسائی (عن عمرو بن ابی سلمہ)  
 کیونکہ جس کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا ہے، اس پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے، مسلم، ابوداؤد، نسائی،  
 (عن خذیفہ بن الیمان)

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے" آپ نے فرمایا "تو شاید تم علیحدہ  
 علیحدہ کھاتے ہو؟" صحابہؓ نے عرض کیا "جی ہاں" آپ نے فرمایا "بسم اللہ پڑھ کر اور سب مل کر کھایا  
 کرو، اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی" ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی (عن وحشی بن حرب)  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زہری بکری کے بارے میں جس کو ایک یہودیہ نے آپ کو  
 ہدیہ دی تھی، صحابہؓ سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ! پھر سب نے کھایا اور کسی کو بھی کچھ نقصان  
 نہ پہنچا، حاکم (عن ابی سعید الخدری)

کھانا شروع کرے گا

وَفِي حَدِيثٍ مَسِيرُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ إِلَى بَيْتِ  
 أَبِي الْهَيْثَمِ وَأَكْلِهِمُ الرُّطْبَ وَالْحَمَّ وَشَرِبَهُمُ الْمَاءَ قَوْلُهُ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا هُوَ النَّعِيمُ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ  
 الْقِيَمَةِ فَلَمَّا كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِهِ قَالَ إِذَا أَصَبْتُمْ مِثْلَ هَذَا وَضَرَبْتُمْ  
 بِأَيْدِيكُمْ فَقُولُوا بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى بَرَكَاتِهِ فَإِذَا شَبِعْتُمْ فَقُولُوا  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هُوَ أَشْبَعُنَا وَأَرْوَانَا وَأَنْعَمَ عَلَيْنَا وَأَفْضَلَ  
 فَإِنَّ هَذَا كَفَافٌ هَذَا مُسٌّ وَإِنْ نَسِيَ التَّسْمِيَةَ أَوَّلَ  
 الطَّعَامِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ دَتِ سَ حَبْ مُسٌّ  
 وَإِنْ أَكَلَ مَعَ مَجْدُومٍ أَوْ ذِي عَاهَةٍ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ ثِقَةً بِاللَّهِ  
 وَتَوَكُّلاً عَلَيْهِ دَقِ حَبْ مُسٌّ

ترجمہ : اور اس حدیث میں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کے ابو الہیثم کے گھر جانے اور تروتازہ چھوڑے اور گوشت کھانے اور ٹھنڈا پانی پینے کا ذکر ہے آپ کا یہ ارشاد مذکور ہے کہ یقیناً یہی وہ نعمت ہے جس کے متعلق تم سے قیامت کے روز پوچھا جائے گا، یہ بات صحابہ کرامؓ کو دشوار معلوم ہوئی (تو) آپ نے فرمایا جب تمہیں ایسی چیز ملے اور تم کھانا شروع کرو تو کہو، اللہ کے نام اور اس کی برکت سے (ہم کھاتے ہیں) اور جب تم سیر ہو جاؤ تو کہو، اللہ کا شکر ہے، جس نے ہمیں سیر اور سیراب کیا اور ہم پر انعام اور فضل کیا، بیشک یہ کہنا اس (نعمت) کا شکر یہ اور بدلہ ہے۔ حاکم، (عن ابی ہریرۃؓ)

اور اگر کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنا مجھول جائے تو (بعد میں) یہ پڑھ لے "بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ" اللہ کے نام سے اس کے پہلے اور اس کے پیچھے، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم (عن عائشہؓ)

اور اگر کسی جذامی یا آفت زدہ (مریض) کے ساتھ کھائے تو کہے "بِسْمِ اللَّهِ ثِقَةً بِاللَّهِ وَتَوَكُّلاً"

عَلَيْهِ (میں) اللہ کے نام سے اس پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے رکھاتا ہوں) ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابن سنی (عن جابر بن)

**شرح :** ذِی عَاقِبَةٍ، اُنتِ زوہ، یعنی وہ بیمار جو ایسے مرض میں مبتلا ہو جس سے دوسرا شخص گھن کرے یا متعذی ہو، دوسری حدیث میں آتا ہے، جذامی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہیں، تو ان دونوں حدیثوں میں مطابقت یہ ہے کہ طبیعت اگر کمزور ہو اور جلد اثر قبول کرنے والی ہو تو جذامی یا اس قسم کے اور مریضوں کے ساتھ کھانے سے بچنا اور ان کے ساتھ نہ کھانا جائز ہے، بلکہ بہتر ہے، کیونکہ اندیشہ ہے کہ کہیں خود اس مرض میں مبتلا نہ ہو جائے، اسی حکمت کی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دور رہنے کا حکم دیا، اور اگر طبیعت مضبوط اور کسی چیز سے جلد متاثر ہونے والی نہ ہو تو پھر اس کے ساتھ کھالے، لیکن ہر صورت میں اعتماد اور بھروسہ پروردگار عالم ہی پر رکھے، کیونکہ مؤثر حقیقی وہی ذات ہے، کوئی چیز اپنی ذات کے اعتبار سے نہ نقصان کی طاقت رکھتی ہے اور نہ نفع کی، اس لئے آپ نے یہ دعا تعلیم فرمائی تاکہ نظر مؤثر حقیقی ہی پر رہے۔



فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا  
طَيِّبًا مُبَارَكًا كَافِيَهُ غَيْرُ مُكْفِيٍّ وَلَا مُؤَدِّيٍّ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ  
رَبَّنَا خُذْ عَهْدَ الْحَمْدِ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا غَيْرُ مُكْفِيٍّ قَلَّ  
مُكْفُوْرِيْ خُذْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ  
السُّلَمِيِّينَ عَهْدِي الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ  
وَجَعَلَ لَهُ فُحْرًا دَسَّ حُبِّ الْحَمْدِ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا  
الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ دَتِ قِ  
مُسْ

وَإِذَا أَكَلَ الطَّعَامَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا  
 خَيْرًا مِنْهُ دَتِ قِ فَإِنْ كَانَ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا  
 فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ دَتِ قِ إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ  
 يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهَا أَوْ يَشْرِبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهَا  
 عَلَيْهَا مَرَّتَ سَ لَ

ترجمہ: اور جب کھانا کھا چکے تو کہے، اے اللہ! ہمارے اس کھانے میں برکت عطا کر، اور اس سے  
 بہتر کھانا ہمیں عنایت فرما۔ ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ (عن ابن عباسؓ)  
 اور اگر دودھ ہو تو کہے، اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے زیادہ  
 عنایت کر۔ ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ (عن ابن عباسؓ)  
 بیشک اللہ تعالیٰ اس بندہ سے خوش ہوتا ہے جو کھائے تو اس کا شکر ادا کرے اور پئے تو  
 اس کا شکر ادا کرے۔ مسلم، ترمذی، نسائی، ابن سنی (عن انسؓ)

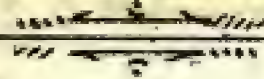
وَإِذَا غَسَلَ يَدَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ مَنْ عَلَيْنَا  
 فَهَذَا أَنَا وَاطْعَمْنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ أَبْلَانَا الْحَمْدُ  
 لِلَّهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُكَافٍ وَلَا مَكْفُورٍ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ الْحَمْدُ  
 لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقَى مِنَ الشَّرَابِ وَكَسَى مِنَ  
 الْعُرَى وَهَدَى مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعُمَى وَفَضَّلَ عَلَى  
 كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ س  
 حَبِّ مَسْ أَللَّهُمَّ اشْبَعْتَ وَأَرْوَيْتَ فَهِنُنَا وَرَزَقْتَنَا فَكَثُرَتْ  
 وَأَطْبَتَ فَرَدْنَا مَوْمِصٌ وَيَدُ عَوْلَاهِلِ الطَّعَامِ أَللَّهُمَّ بَارِكْ  
 لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ فَاعْفُ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ مَرَّتِ سَ مَوْمِصٌ  
 أَللَّهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي

ترجمہ: اور جب (کھانے کے بعد) اپنے ہاتھ دھوئے، تو کہے، خدا کا شکر ہے جو کھلاتا ہے اور کھاتا  
 نہیں، اُس نے ہم پر احسان کیا کہ ہمیں ہدایت کی، اور ہمیں کھلایا اور سیراب کیا، اور ہر اچھی نعمت  
 سے ہمیں نوازا، خدا کا ایسا شکر ہے جو نہ چھوڑا گیا ہے اور نہ بدلہ دیا گیا ہے اور نہ ناشکری  
 کی گئی ہے، اور نہ اس سے بے پروائی کی گئی ہے، خدا کا شکر ہے جس نے کھانے سے پیٹ بھرا اور  
 پینے سے سیراب کیا اور برکتی میں کپڑا پہنایا، اور گمراہی سے ہدایت کی، اور اندھے سے بینا (دیکھنے والا)  
 کیا، اور اپنی بہت سی مخلوق پر بڑی فضیلت دی، ہر تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہاں  
 کا رب ہے۔ نسائی، ابن حبان، حاکم (عن ابی ہریرۃؓ)

خداوند! تو نے ہی سیرا اور سیراب کیا، تو ہی نے اس کو ہمارے لئے خوشگوار بنایا، اور  
 تو نے ہی ہمیں رزق دیا تو نے بہت اور اچھا دیا پس تو اس میں اور ترقی فرما۔ ابن ابی شیبہ موثقاً  
 (عن سعید بن جبیرؓ)

اور میں زبان اور کھانا کھلانے والے کے لئے (یہ) دعا کرے الہی! ان کے رزق میں جو

تو نے انہیں دیا ہے بیکت عطا فرما اور ان کی مغفرت کر اور ان پر رحم فرما۔  
 مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ (عن عبد اللہ بن بسر)  
 الہی! اس شخص کو کھلا جس نے مجھے کھانا کھلایا اور اس کو پلا جس نے مجھے پلایا۔  
 مسلم (عن قتادہ)



وَإِذَا لَيْسَ شَيْئًا قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِكَ وَخَيْرِ مَا هُوَ  
لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا هُوَ لَهُ وَإِنْ كَانَ جَدِيدًا  
سَمَاءًا بِأَسْمِهِ عَمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ غَيْرَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ  
الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صَنَعْتَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ  
مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صَنَعْتَ لَهُ دَتِ سَ حِبْ مُسْ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي كَسَانِي مَا أَرَى بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي  
دَتِ قِ مُصْ مُسْ وَمَنْ لَيْسَ ثَوْبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
كَسَانِي هَذَا أَوْ رَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلِي قُوَّةٌ غُفِرَ لَهُ  
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ دَتِ قِ مُسْ وَمَا تَأَخَّرَ وَإِذَا رَأَى  
عَلَى صَاحِبِهِ ثَوْبًا جَدِيدًا قَالَ لَهُ تَبَّاهُ وَيُخْلِفُ اللَّهُ دَمُصْ  
أَبْلٍ وَأَخْلَقَ ثُمَّ أَبْلٍ وَأَخْلَقَ ثُمَّ أَبْلٍ وَأَخْلَقَ فَإِذَا  
خَلَعَ ثِيَابَهُ فَسِتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنَّ وَعَوْرَتِهِ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ  
مُصْ ي

ترجمہ: اور جب کوئی چیز پہنے تو کہے الہی! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس غرض کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں، اور اس کی بُرائی اور جس غرض کے لئے یہ بنایا گیا ہے، اس کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں، ابن سنی (عن عمر رض)

اور اگر وہ نیا کپڑا ہو تو اس کا نام مثلاً صافہ یا قمیص وغیرہ لیکر کہے، اے اللہ! تیرا شکر ہے، تو نے ہی مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس غرض کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں، اور اس کی بُرائی اور جس غرض کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ ابوداؤد

ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم (عن ابی سعید الخدریؓ)

خدا کا شکر ہے، جس نے مجھے وہ لباس پہنایا جس سے میں اپنا ستر ڈھانکتا ہوں اور زندگی میں آراستگی حاصل کرتا ہوں، ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، حاکم (عن عمرؓ)  
اور جو شخص کپڑا پہن کر یہ کہے، اللہ کا شکر ہے، جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر میری طاقت و قوت مجھے یہ عطا کیا تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم (عن معاذ بن انسؓ)

اور کچھ گناہ بھی۔ ابوداؤد (عن معاذ بن انسؓ)  
اور جب اپنے کسی دوست کو نیا کپڑا پہنے ہوئے دیکھے تو اس سے کہے خدا تجھے پہننا پھاڑنا نصیب کرے، اور اوردے۔ ابوداؤد، ابن ابی شیبہ (عن ابی الدرداءؓ)  
پہننا پھاڑنا نصیب ہو، پہننا پھاڑنا نصیب ہو، پہننا پھاڑنا نصیب ہو۔ بخاری، ابوداؤد (عن أم خالد بنت خالد بن سعد بن العاصؓ)  
اور جب کپڑے اتارے تو جنوں کی آنکھوں اور اس کی برہنگی کے درمیان پردہ یہ ہے کہ "بسم اللہ" کہے۔ ابن ابی شیبہ، ابن سنی (عن انسؓ)

کپڑے اتارنے کی دعا

**شرح:** عربی عبارت میں یہاں لفظ ثَبَّتَ ہے جس کے لغوی معنی ہیں تو بوسیدہ کرے، اور بوسیدہ کے معنی پھٹے پڑنے کے ہیں جس طرح ایسے موقع پر عربی میں "ثَبَّتْ يَا أَبْلَى ذَا خَلْقٍ" کہتے ہیں اسی طرح اُردو میں بھی دوست احباب، ماں باپ وغیرہ جب اپنے کسی عزیز کو نیا کپڑا پہنے ہوئے دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں، خدا تجھے اس کا پہننا پھاڑنا نصیب کرے، اور اوردے، اسی وجہ سے یہ ترجمہ اختیار کیا گیا۔  
یعنی جو کوئی کپڑے اتارتے وقت بسم اللہ کہے گا تو جنات اس کی برہنگی نہ دیکھ سکیں گے۔

—————

وَإِذَا هَمَّ بِأَمْرٍ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لْيَقُلْ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ  
 مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ  
 وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ  
 خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمُورِي أَوْ عَاجِلِ أَمْرِي وَ  
 أَجَلِهِ فَأَقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ  
 تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمُورِي  
 أَوْ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجَلِهِ فَأَصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي  
 الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ مَرَّةً

ترجمہ: اور جب کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہے کہ دو رکعت نفل پڑھے پھر یہ دعا مانگے۔

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بہتری چاہتا ہوں، اور تیری قدرت کے ذریعے طاقت چاہتا ہوں  
 اور تیری بڑی مہربانی کے ذریعے تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس لئے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور مجھے قدرت نہیں  
 اور تو جانتا ہے اور مجھے علم نہیں، اور تو تمام پوشیدہ باتوں سے واقف ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ  
 کام (یہاں کام کا نام لیا جائے) میرے حق میں میرے دین دنیا اور میرے انجام کار میں یا دیر سویر کے لحاظ سے  
 بہتر ہے تو اس کی مجھے توفیق دے اور اسے میرے لئے آسان کر دے، پھر مبارک فرما، اور اگر تو جانتا  
 ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین و دنیا اور انجام یا دیر سویر کے لحاظ سے اچھا نہیں تو اس کو مجھ سے  
 پھیر دے اور مجھے اس سے باز رکھ اور میری بہتری جہاں ہو وہاں مقدر کر، پھر مجھے اس پر راضی کر دے  
 مُسَلِّم، سنن اربعہ (عن جابر بن عبد اللہ الانصاری)

شرح: استخارہ کے لغوی معنی طلب خیر یعنی بہتری چاہنے کے ہیں۔

اور اس نماز نفل کا موقع و محل یہ ہے کہ آدمی کو کوئی غیر معمولی اور مہتم بالشان ضرورت پیش آجاتی ہے اور  
 وہ حصولِ مدعا کے لئے تدبیر کرنی چاہتا ہے، مگر چونکہ انجام کار معلوم نہیں اس لئے وہ خود اطمینان کے ساتھ

کوئی رائے قائم نہیں کر سکتا، ناچار خدا کے پاس حاجت لے جاتا ہے کہ وہ صحیح تدبیر پر اس کے ارادے کو استحکام بخواتم  
استخارہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ مکروہ اور حرام اوقات کے علاوہ جس وقت چاہے استخارہ کی نیت  
کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور سورۃ فاتحہ کے بعد جو چاہے سورۃ یا آیت پڑھے۔ بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ پہلی  
رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھے۔ اس کے  
بعد نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ یہ دعا مانگے اور جب اَنَّا هَلَّا اَلَا مَرَّ پر پہنچے تو اپنی حاجت کا  
نام لے جو سے پیش آتی ہے۔ مثلاً سفر، تجارت، تعمیر مکان وغیرہ، اور معمولی معمولی باتوں میں استخارہ نہیں  
جلیٰ ہذا القیاس جو کام غیر مشروع ہو اس کے لئے بھی استخارہ درست نہیں۔

اِنْ كَانَ خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَادِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ  
 فَقَدِّرْ لِّيْ وَلَيْسُرْ لِّيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ شَرًّا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ  
 وَمَعَادِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ  
 وَقَدِّرْ لِيَ الْخَيْرَ وَرَضِّنِيْ بِهِ حَبِّ مُّصْ خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ  
 خَيْرًا لِّيْ فِيْ مَعِيْشَتِيْ وَخَيْرًا لِّيْ فِيْ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدِرْ لِّيْ وَ  
 بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ غَيْرُ ذَلِكَ خَيْرًا لِّيْ فَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا  
 كَانَ وَرَضِّنِيْ بِقَدْرِكَ حَبِّ خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ  
 اَمْرِيْ فَاقْدِرْ لِّيْ وَلَيْسُرْ لِّيْ وَاِنْ كَانَ كَذًا اَوْ كَذًا اِلَّا مَرَّةً اَلَّذِيْ  
 يُرِيْدُ شَرًّا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ  
 ثُمَّ اقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ اَيْنَمَا كَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ حَبِّ  
 وَاَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهُمَا بِيَدِكَ لَا يَمْلِكُهُمَا  
 اَحَدٌ سِوَاكَ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ  
 عَلَامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هَذَا اَلَّذِيْ يُرِيْدُ  
 خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَفِيْ دُنْيَايَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَوَقِّفْهُ وَسَهِّلْهُ  
 وَاِنْ كَانَ غَيْرُ ذَلِكَ خَيْرًا لِّيْ فَوَقِّفْنِيْ لِخَيْرِ حَيْثُ كَانَ

ترجمہ: اور اگر وہ میرے دین اور آخرت اور دنیا اور انجام کار میں بہتر ہو تو اس کو میرے  
 لئے مقدر اور آسان کر اور مجھے اس میں برکت دے، اور اگر وہ میرے دین اور آخرت اور زندگی  
 اور انجام کار میں بہتر نہ ہو تو اس کو مجھ سے پھر دے اور مجھے اس سے باز رکھ اور میرے لئے بہتری

مقدّر کر اور مجھے اس پر راضی رکھ۔ ابن حبان، ابن ابی شیبہ (عن جابرؓ)

(اگر) وہ میرے لئے دین میں بہتر ہو اور میری زندگی میں بہتر ہو اور میرے انجام کار میں بہتر ہو تو اس کو میرے لئے مقدّر فرمادے اور اسے مبارک کر اور اگر اس کے علاوہ اور کچھ میرے لئے بہتر ہو تو میری بہتری مقدّر کر جہاں ہو، اور مجھے اپنی تقدیر پر راضی رکھ۔ ابن حبان (عن ابی ہریرہؓ)  
(اور اگر وہ) میرے دین، میری معیشت اور میرے انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہو تو اس کو میرے لئے مقدّر فرمادے اور میرے لئے آسان کر دے، اور کذا کذا (کی جگہ اس کام کا نام لے جس کا ارادہ ہے) (اور اگر وہ) میرے دین، میری معیشت اور انجام کار کے لحاظ سے اچھا نہیں تو اس کو مجھ سے پھیر دے، پھر جہاں کہیں خیر ہو میرے لئے مقدّر فرمادے۔ نیکی اور بدی کی طاقت و جرات اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ ابن حبان (عن ابی سعیدؓ)

اور میں تجھ سے تیری مہربانی اور رحمت سے سوال کرتا ہوں، اس لئے کہ دونوں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں، تیرے سوا ان کا کوئی مالک نہیں، کیونکہ تو سب کچھ جانتا ہے، اور میں کچھ نہیں جانتا، اور تو سب طرح کی قدرت رکھتا ہے اور میں کچھ قدرت نہیں رکھتا، اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے، اے اللہ! اگر یہ کام جس کا ارادہ ہے میرے لئے میرے دین و دنیا اور انجام میں بہتر ہے تو اس کی توفیق دے اور اسے آسان کر دے، اور اگر اس کے علاوہ میرے لئے بہتری ہو تو تو مجھے بہتری کی توفیق دے جہاں بھی وہ ہو۔ بزار (عن ابن مسعودؓ)

فَإِنْ كَانَ زَوَاجًا فَلْيَكُتُمُ الْخُطْبَةَ ثُمَّ لِيَتَوَضَّأْ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهُ  
 ثُمَّ لِيُصَلِّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ لِيَحْمَدِ اللَّهَ وَيُجِدِّدَهُ ثُمَّ لِيَقُلْ  
 اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ  
 الْغُيُوبِ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّ فِي فُلَانَةٍ وَيُسَمِّيْهَا بِاسْمِهَا خَيْرًا لِّيَ  
 فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي فَأَقْدِرْهَا لِي وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا  
 خَيْرًا مِنْهَا لِي فِي دِينِي وَآخِرَتِي فَأَقْدِرْهَا لِي حَبْ مُسْ  
 مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ اسْتَخَارَتُهُ اللَّهُ وَمِنْ شِقْوَتِهِ تَرْكُهُ  
 اسْتَخَارَةُ اللَّهِ مُسْت

ترجمہ: اور اگر نکاح (کا قصد) ہو تو پیغام اور سنگنی چاہے اور اچھی طرح وضو کر کے جس قدر ہو سکے  
 نماز پڑھے، پھر اللہ کی تعریف و توصیف بیان کرے، پھر کہے اے اللہ بیشک تو قدرت رکھتا ہے،  
 اور مجھے کچھ قدرت نہیں، اور تو جانتا ہے اور مجھے کچھ علم نہیں اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب  
 جانتا ہے اگر فلاں عورت (اس کا نام لے) میرے لئے میرے دین و دنیا اور آخرت کے لحاظ سے بہتر  
 ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما دے، اور اگر دوسری عورت میرے لئے میرے دین اور آخرت کے  
 لحاظ سے اس سے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما۔ ابن جبان، حاکم (عن ابی ایوب)  
 ابن آدم کی نیک بختی یہ ہے کہ وہ اللہ سے استخارہ کرے اور اس کی بد بختی یہ ہے کہ وہ اللہ  
 سے استخارہ کرنا چھوڑ دے۔ حاکم، ترمذی، (عن سعد بن ابی وقاص)

وَأِنْ تَوَلَّيْ عَقْدَ الْخُطْبَةِ أَنَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَمْدُ لَهُ وَنَسْتَعِينُهُ  
وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ  
أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ  
وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ  
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي  
خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا  
رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ الْأَرْحَامَ  
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ  
تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ  
ذُنُوبَكُمْ ۗ أَلَا يَءَاذُكَ مِنْهُ شَيْءٌ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ رِسَالَةٌ إِلَيْنَا بِحَقِّ بَشِيرٍ  
وَنَذِيرٍ ۚ إِنَّ يَدَيِ السَّاعَةِ مِنْ يَدَيْ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَقَدْ رَشَدَ  
وَمَنْ يَعْصِهَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ إِلَّا نَفْسُهُ وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا  
وَنَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ يَطِيعِهِ وَيُطِيعِ رَسُولَهُ  
وَيَتَّبِعِ رِضْوَانَهُ وَجَنَّتِ سَخَطُهُ فَإِنَّمَا نَحْنُ بِهِ وَلَهُ مَوَدَّةٌ  
وَيَقُولُ لِمَنْ تَزَوَّجَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ خَيْرٌ مِنْ مَرْوٍ بَارَكَ اللَّهُ  
عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ عَهْدٌ مِنْ أَوْفَارِكَ اللَّهُ

# عَلَيْكَ خَيْرٌ مِّنْ سِرِّ

نکاح کا خطبہ

ترجمہ: اور اگر نکاح پڑھائے تو اس کا خطبہ یہ ہے، سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے، ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد اور مغفرت چاہتے ہیں اور اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے بُرے اعمال سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں، جس شخص کو اللہ ہدایت دے اس کو کوئی نگرہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اپنی ذات و صفات میں (یکتا ہے) اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو دین واحد (یعنی آدم) سے پیدا کیا، اور (یہ اس طرح پر کہ پہلے) اس سے اس کی بیوی (حواء) کو پیدا کیا اور ان دو درمیاں بیوی) سے بہت سے مرد و عورت (دُنیا میں) پھیلا دیئے، اور خدا سے جس کا واسطہ دے دیگر تم اپنے کتنے کام نکال لیتے ہو ڈرو۔ اور رشتوں کا پاس ملحوظ رکھو کیونکہ اللہ تمہارا نگرانِ حال ہے۔ نسا۔ رکوع ۱

مسلمانو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور اسلام ہی پر مزا۔ آل عمران۔ رکوع ۱۱  
مسلمانو! اللہ سے ڈرتے رہو اور بات (بھی) کہو (توراہ کی اور) سیدھی (سچی) (ایسا کرو گے) تو (خدا) تم کو اعمالِ صالحہ کی توفیق دے گا، اور تمہارے گناہ (بھی) بخش دے گا اور جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کا کہا مانا تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ احزاب۔ رکوع ۹

سنن اربعہ، حاکم، ابو عوانہ (عن ابن مسعودؓ)

ایک روایت میں اِنَّ اَشْهَدَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ کے بعد یہ بھی ہے) اللہ نے انہیں حق کے ساتھ بھیجا ہے، وہ قیامت سے پہلے خوشخبری دینے والے اور ڈرنے والے ہیں، جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے گا وہ کامیاب ہوگا اور ہدایت پائے گا، اور جو ان کی نافرمانی کرے گا تو وہ اپنی ہی جان کو ضرر پہنچاے گا اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا۔ ابوداؤد (عن ابن مسعودؓ)

اور ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو اس کی اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی مرضی پر چلتے ہیں اور اس کی ناراضگی سے بچتے ہیں، اس لئے کہ ہم اسی پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی کے فرمان بردار ہیں۔ ابوداؤد، موقوفاً (عن فاطمہؓ)

اور جس شخص کا نکاح ہو اس سے کہے، اللہ تمہیں مبارک کرے۔ بخاری، مسلم (عن انسؓ)

خدا تمہیں مبارک کرے اور تم دونوں میں بھلائی پر اتفاق رکھے۔ سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم (عن ابی ہریرہؓ)  
(یا) خدا تمہیں مبارک کرے۔ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی (عن ابی ہریرہؓ)

نکاح کی مبارکباد

شرح: چونکہ روایتوں کے مختلف الفاظ تھے اس لئے مصنفؒ نے سب کو بیان کر دیا، لیکن معنی ایک ہی سے ہیں۔

وَلَمَّا زَقَّحَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَاطِمَةَ دَخَلَ الْبَيْتَ  
فَقَالَ لِفَاطِمَةَ ائْتِيَنِي بِمَاءٍ فَقَامَتْ إِلَى قَعْبٍ فِي الْبَيْتِ فَأَتَتْ  
فِيهِ بِمَاءٍ فَأَخَذَهَا وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا تَقَدَّمِي فَقَدَّمَتْ  
فَنَضَحَ بَيْنَ تَدْيِيهَا وَعَلَى رَأْسِهَا وَقَالَ اللَّهُمَّ ارْنِي أُعِيذُهَا  
بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ لَهَا أَذْبُرِي فَأَذْبُرْتُ  
فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيْهَا ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ ارْنِي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا  
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ ائْتُونِي بِمَاءٍ قَالَ عَلِيٌّ فَعَلِمْتُ  
الَّذِي يُرِيدُ فَقُمْتُ فَمَلَأْتُ الْقَعْبَ مَاءً وَأَتَيْتُهُ بِهِ فَأَخَذَهَا  
وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ تَقَدَّمِي فَقَدَّمَتْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِي وَبَيْنَ  
يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ ارْنِي أُعِيذُكَ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ أَذْبُرِي فَأَذْبُرْتُ فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيَّ وَقَالَ اللَّهُمَّ  
ارْنِي أُعِيذُكَ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ  
ادْخُلْ بِأَهْلِكَ بِسْمِ اللَّهِ وَالْبَرَكَةِ حَبُّ

ترجمہ: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نکاح حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے کیا تو گھر میں تشریف لے گئے، اور حضرت فاطمہ سے فرمایا میرے پاس پانی لاؤ، پھر وہ ایک لکڑی کے پیالہ کے پاس جو گھر میں رکھا تھا گئیں اور اس میں پانی لائیں، آپ نے اس پیالہ کو لیا اور اس میں کھلی کر دی پھر ان سے فرمایا آگے آؤ وہ آگے آئیں پھر آپ نے وہ پانی ان کے سینے اور سر پر چھڑکا، اور دعا مانگی لے اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں، پھر فرمایا پیٹھ پھیرو، انہوں نے پیٹھ پھیری تو آپ نے ان کے دونوں مونڈھوں کے درمیان پانی ڈالا، اور فرمایا اے اللہ! میں اس

حضرت فاطمہ کے نکاح کا ذکر

کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر فرمایا (اے علیؑ) مجھے پانی دو، حضرت علیؑ کہتے ہیں میں آپؐ کا مقصد سمجھ گیا، میں کھڑا ہوا، اور ایک پیالہ پانی کا بھر کر آپ کے پاس لے گیا تب آپ نے اسے لے کر اس میں کھلی کی اور فرمایا آگے بڑھو، میں آگے بڑھا، پھر آپ نے میرے سر اور سینے پر پانی ڈالا اور دعا کی اے اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں پھر فرمایا پیٹھ پھیرو میں نے پیٹھ پھیری تو آپ نے میرے دونوں مونڈھوں کے درمیان پانی ڈالا اور فرمایا اے اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر فرمایا اپنی اہلیہ کے پاس اللہ کے نام اور اس کی برکت سے داخل ہو۔ ابن حبان (عن انسؓ)



وَإِذَا دَخَلَ بِأَهْلِهِ أَوْ اشْتَرَى رَقِيقًا فَلْيَأْخُذْ بِنَاصِيَتَيْهَا دَسَّ  
 ص ثُمَّ لِيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا  
 عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ دَسَّ ق  
 ص مُسَّ وَكَذَلِكَ فِي الدَّائِبَةِ وَيَأْخُذُ بِذُرْوَةِ سَنَامِ الْبَعِيرِ  
 دَسَّ ص وَكَانَ إِذَا اشْتَرَى مَمْلُوكًا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي  
 فِيهِ وَاجْعَلْهُ طَوِيلَ الْعُمَرِ كَثِيرَ الرِّزْقِ مَوْمِصَّ وَإِذَا  
 أَرَادَ الْجَمَاعَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ  
 مَا رَزَقْتَنَا عَ فَإِذَا أَنْزَلَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَ لِلشَّيْطَانِ فِيهَا  
 رَزَقًا تَنْصِيًا مَوْمِصَّ

ترجمہ: جب کوئی اپنی بیوی کے پاس (پہلی مرتبہ) جائے یا غلام خریدے تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ کہنا چاہئے  
 ابوداؤد، نسائی، ابویعلیٰ (عن عمرو بن العاص)

اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس عادت پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے، اسکی بھلائی چاہتا ہوں، اور اسکی  
 بُرائی اور اس چیز کی بُرائی سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے تیری پناہ لیتا ہوں۔ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ  
 ابویعلیٰ، حاکم (عن عمرو بن العاص)

اور اسی طرح چوپائے میں دعا کرے، اور دنت ہو تو اس کے کوبان کی بلندی پکڑ کر دعا کرے۔ ابوداؤد  
 نسائی، ابویعلیٰ (عن ابن مسعود)

(اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) جب غلام خریدتے تھے تو فرماتے تھے، خداوند! اس میں برکت عطا فرما  
 اور اس کو بڑی عمر اور بہت رزق والا کر، ابن ابی شیبہ موقوفاً (عن ابن مسعود)

جب صحبت کا ارادہ کرے تو کہے (میں) اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) اے اللہ! تو ہمیں شیطان سے بچا،  
 اور شیطان کو اس چیز (یعنی اولاد) سے الگ رکھ جو تو ہمیں عطا کرے۔ صحاح ستہ (عن ابن عباس)

پھر جب انزال ہو تو کہے اے اللہ! جو چیز تو نے مجھے عطا کی ہو ہمیں شیطان کا کچھ حصہ نہ رکھ۔ ابن ابی شیبہ موقوفاً (عن ابن مسعود)  
 شرح: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص صحبت کے وقت یہ دعا پڑھے گا  
 اور اسکے لڑکا پیدا ہوگا تو شیطان اس کو کبھی ضرر نہ پہنچائے گا۔

میاں بیوی کے اجتماع اور غلام خریدنے کی دعائیں

بیوی کی صحبت کی دعا۔ انزال کی دعا

وَأَنْ أُنِى بِمَوْلُودٍ أَذُنَ فِي أُذُنِهِ حِينَ وُلِدَتْهُ دَلِيلٌ  
وَوَضَعَهُ فِي تَحْرِه وَحَنَكُهُ بِمَرَّةٍ وَدَعَا لَهُ وَبَرَكَ عَلَيْهِ خ  
مُرَّ وَأَمَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ يَوْمَ سَابِعِهِ  
وَوَضَعَ الْأَذَى عَنْهُ وَالْعَقَّ تِ وَتَعْوِيذُ الطِّفْلِ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ  
اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ  
لَا مَمَّةٍ خَعَهُ رَ وَإِذَا أَفْضَحَ الْوَلَدُ فَلْيُعَلِّمُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ مَيَّ وَكَانَ إِذَا أَفْضَحَ الْوَلَدُ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَّمَهُ  
وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا الْآيَةُ مَيَّ اضْرِبُوهُ  
عَلَى الصَّلَاةِ لِسَبْعٍ وَأَعِزُّوهُ فِرَاشَهُ لِسَبْعٍ وَنَرِّوْهُ لِسَبْعٍ  
عَشْرَةً فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَلْيُجْلِسْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ لِيَقُلْ  
لَا جَعَلَكَ اللَّهُ عَلَى فِتْنَةٍ مَيَّ

ترجمہ: اور اگر بچہ پیدا ہو تو اس کی پیدائش کے وقت اس کے کان میں اذان کہے۔ ابو داؤد، ترمذی،  
(عن ابی رافع)

اور اسے گود میں لے اور اس کو چھوڑا چبا کر دے اور اس کے لئے دعا کرے اور برکت مانگے، بخاری،  
مسلم (عن اسماء بنت ابی بکر)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن اس کا نام رکھنے اور اس کے  
میل کچیل کی تکلیف دور کرنے اور عقیقہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ ترمذی (عن عمرو بن العاص)

اور بچہ کا تعویذ یہ ہے، میں اللہ کے کلمات تامہ کی ہر شیطاں اور ہر نہرہیلے کاٹنے والے اور  
ہر لگ جانے والی نظر کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ بخاری۔ سنن اربعہ، ہزار (عن ابن مسعود)  
بچہ بولنے لگے تو اس کو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سکھائے۔ ابن سنی (عن عمرو بن العاص)

جب عبدالمطلب کے قبیلہ کا کوئی بچہ بولنے لگتا تو آپ اسے یہ (آیت) سکھاتے اور کہہ کہ ہر طرح کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ (دونوں جہاں کی) سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ اس سبب سے کہ کمزور ہے کوئی اس کا مددگار ہے، اور اس کی پڑائیاں کرتے رہا کرو۔ ابن سنی (عن النبی ﷺ)

سات برس کی عمر میں بچہ کو نماز نہ پڑھنے پر سزا دو، اور نو برس کی عمر میں اس کا بستر علیحدہ کر دو اور سترہ سال کی عمر میں اس کی شادی کر دو، پھر جب ایسا کر لے (یعنی شادی کرے) تو اس کو اپنے سامنے بٹھا کر کہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ تجھے میرے لئے آزمائش نہ بنائے۔ ابن سنی (عن النبی ﷺ)

نماز کی تہذیب

**شرح:** تحنیک، کھجور یا کسی مٹھائی کو چبا کر بچہ کے تاؤ میں لگانے کو کہتے ہیں۔ بچہ کی پیدائش کے وقت کھجور سے تحنیک کرنی سنت ہے اور مستحب یہ ہے کہ تحنیک کرنے والا نیک و صالح ہو۔

یعنی اسے نہلائے تاکہ سر منڈوانے اور پیدائش کے بعد سے جو میل کچیل لگ رہا ہے وہ دور ہو جائے امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک عقیقہ کرنا سنت ہے، اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مستحب یا مباح ہے اور عقیقہ کے جانور کے وہی شرائط ہیں جو قربانی کے جانور کے ہیں، اور لڑکے کے لئے دو اور لڑکی کے لئے ایک جانور کرنا مستحب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ پر انھیں کلمات کو دم کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے جد امجد حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ انہی الفاظ سے تعویذ کرتے تھے۔

ان کلمات کو پڑھ کر بچہ پر دم کرو گے یا لکھ کر گلے میں ڈال دے۔

لکھ یعنی اسے تنبیہ کرو، معمولی سزا دو، تاکہ وہ نماز کا عادی ہو جائے۔

واعزلوا: یعنی ماں باپ اسے شب میں اپنے کمرہ وغیرہ میں یا اپنے بستر پر نہ سلائیں بلکہ علیحدہ سلائیں مبادا وہ رات کو جاگ جائے اور بے پروا ہو۔

لے تاکہ ہر قسم کی بُرائی، زنا وغیرہ سے بچے اور اخلاق و ذیلیہ سے محفوظ رہے۔

بچہ اللہ تعالیٰ آزمائش نہ کرے بلکہ نیکی بخت اور صلح کرے کہ اسی کی وجہ سے ظالم یا گنہگار نہ ہوں

اور وہ گمراہی کا سبب نہ ہو۔

وَأِنْ كَانَ سَفَرًا صَاحٍ وَقَالَ حَبِّ أَيِّ الْمَقِيمِ أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ  
 دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ سَسَدَتْ مُسْ حَبِّ  
 وَأَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ سَسَقُ وَيَقُولُ لِمَنْ يُودِعُهُ أَسْتَوْدِعُكَ  
 أَوْ أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا يُخَيِّبُ أَوْ لَا تُضَيِّعُ طَبَّ وَدَائِعُهُ  
 نِي طَبَّ وَمَنْ قَالَ لَهُ أُرِيدُ السَّفَرَ فَأَوْصِنِي قَالَ لَهُ عَلَيْكَ  
 بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرِّ فَإِذَا وَلَّى قَالَ اللَّهُمَّ اطْوِلْهُ  
 الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ بِتَسْقُ زَوْدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى  
 وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسِّرْ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ بِتَسْقُ جَعَلَ  
 اللَّهُ التَّقْوَى زَادَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَوَجَّهَكَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتَ  
 رَطَا

ترجمہ: اور اگر کوئی سفر کرنے تو اس سے مصافحہ کرے اور (رخصت کرنے والا اس سے) کہے میں  
 تمہارا دین، تمہاری امانت (یعنی مال و اولاد) اور تمہارے انجام اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ نسائی، ابوداؤد  
 ترمذی، حاکم، ابن حبان (عن ابن عمر) اور میں تمہیں سلام کرتا ہوں۔ نسائی (عن ابن عمر)  
 اور مسافر رخصت کرنے والے سے کہے، میں تجھے (اگر ایک ہو) یا (اگر بہت سے ہوں تو) تمہیں  
 اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے پاس امانتیں بیکار یا ضائع نہیں ہوتی ہیں۔ ابن سنی، طبرانی،  
 (عن ابی ہریرۃ)

اور جو شخص مقیم سے کہے کہ میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے کچھ نصیحتیں کیجئے، تو اس سے کہے  
 اللہ کا ڈر اور ہر بلندی پر تکبیر لازم رکھو پھر جب وہ چلا جائے تو کہے اے اللہ! اس کا فاصلہ طے  
 کر دے اور اس پر سفر آسان کر دے۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ (عن ابی ہریرۃ)  
 خدا تجھے تقویٰ نصیب کرے اور تیرے گناہ بخش دے اور تیرے لئے خیر آسان کر دے جہاں  
 توجہ ہے۔ ترمذی، حاکم (عن النسائی)

مسافر کو رخصت کرنا

مسافر کی دعا

اللہ تعالیٰ پر سپہ سالاری تمہارا تو شہ بنائے اور تمہارے گناہ بخش دے، اور تمہارے لئے  
بہتری پیش لائے جہاں کا تم رُخ کرو۔ ہزار، طبرانی (عن قتادہ بن عباسؓ)

**مشرح :** راستہ کی دوری کو لپیٹ دے یعنی دوری کو نزدیکی سے بدل دے اور راستہ قریب کر دے

وَإِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْ صَالَةٍ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى  
 اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اخْزُوا بِسْمِ اللَّهِ فِي  
 سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اُخْزُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَغْدِرُوا  
 وَلَا تَمْتَلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيْدًا مُرْعَةً انْطَلِقُوا بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ  
 وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًّا وَلَا طِفْلًا وَلَا  
 صَغِيرًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا تَغْلُوا وَضَمُّوا غَنَائِمَكُمْ وَأَصْلَحُوا  
 وَأَحْسَنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۚ فَإِذَا لَمْ يَمْشِ مَعَهُمْ قَالَ  
 انْطَلِقُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ اَللَّهُمَّ اَعِزَّنِي مَسًّا وَإِذَا ارَادَ سَفَرًا  
 قَالَ اَللَّهُمَّ بِكَ اَصُولُ وَبِكَ اَحْوَالُ وَبِكَ اَسِيرُ رَأَوْا اِنْ  
 خَافَ مِنْ عَدُوٍّ اَوْ غَيْرِهِ فَقِرَاءَةُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اَمَانٌ  
 مِنْ كُلِّ سُوءٍ مَوْجِبٌ

ترجمہ: اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو بڑے یا چھوٹے لشکر پر سردار بناتے، تو خاص طور پر اس کے حق میں خدا سے ڈرنے کی اور مسلمان ساتھیوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آنے کی نصیحت فرماتے، پھر ارشاد کرتے، اللہ کے راستہ میں اللہ کے نام سے جہاد کرو، اور جو شخص اللہ کا انکار کرے اسے قتل کرو، اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو، اور عہد شکنی نہ کرو، اور کسی کے ناک کان وغیرہ نہ کاٹو اور کسی بچے کو قتل نہ کرو۔ مسلم، سنن اربعہ (عن بریدہ ابن الحبیب الاسلمی) اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلو، اور کسی بوڑھے سے کھوسٹ اور دودھ پیتے بچے، اور چھوٹے بچے اور عورت کو قتل مت کرو، اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو، اور غنیمتیں جمع کرو، اور آپس کے معاملات درست رکھو، اور احسان کرو یقیناً اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ ابوداؤد، (عن انس)

اور اگر کسی شخص نے

اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ چلتے تو فرماتے اللہ کے نام پر چلو، اے اللہ! ان کی مدد فرما۔ حاکم۔ وعن ابن عباس (رض)  
 اور جب کوئی سفر کا ارادہ کرے تو کہے اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد سے خلیہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا ہوں۔ ہزار، احمد، (عن علی رض)  
 اور اگر دشمن یا دشمن کے علاوہ کسی اور چیز کا خوف ہو تو کایلاف قریش کا پڑھنا، ہر بُرائی اور تکلیف سے حفاظت کا سبب ہے موقوفاً یہ ابوالحسن قزوینی کا قول ہے، جو بہت بڑے ولی اللہ اور صاحب کرامت تھے، اور یہ بات آنہائی ہوئی ہے۔

**شرح:** جو میدان جنگ میں نہ لڑ سکے اور جنگ کے بارے میں صلاح مشورہ نہ دے سکے، اور اگر تدبیر و انتظام کی صلاحیت رکھتا ہے تو اسے قتل کر دینا چاہئے۔  
 اور اگر فتنہ انگیز عورت ہو یا لڑائی میں شرکت کرے تو اس کو بھی قتل کر دیا جائے۔

فَإِذَا وَضَعَ رَجُلُهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَإِذَا اسْتَوَى عَلَى  
ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا  
لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَّةً سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ  
نَفْسِي فَاعْفُرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ دَسَّاسِ  
حَبِّ أَمْسٍ وَإِذَا اسْتَوَى كَبَّرَ ثَلَاثًا وَقَرَأَ سُبْحَانَ  
الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا الْآيَةَ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا  
هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا  
سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِعْنَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ  
وَالْخَلِيفَةُ فِي الْإِهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ  
وَكَاِبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ  
وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَرَادَ فِيهِنَّ أَبْيُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا  
حَامِدُونَ مُرَكَّسَاتٍ وَإِذَا رَكِبَ مَدَّ إصْبَعَهُ وَقَالَ  
اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْإِهْلِ اللَّهُمَّ  
اصْحَبْنَا بِصِحَاكِ وَأَقْلِبْنَا بِذِمَّتِكَ اللَّهُمَّ انرِوْلَنَا الْأَرْضَ وَ  
هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ  
وَكَاِبَةِ الْمُنْقَلَبِ دَسَّاسِ مَا مِنْ بَعِيرٍ إِلَّا فِي ذُرْوَتِهِ شَيْطَانٌ

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا رَكِبْتُمُوهُ كَمَا اَمَرَكُمُ  
اللَّهُ ثُمَّ اَمْتِهْنُوها لِاَنْفُسِكُمْ فَاِنَّمَا يَحْمِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَط

ترجمہ : جب اپنا پاؤں رکاب میں رکھے تو کہے بسم اللہ پھر جب (اچھی طرح) اس کی پیٹھ پر بیٹھ جائے تو کہے اللہ کا شکر ہے، (اور) پاک ہے وہ (ذات) جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا ہے اور ہم (ایسے طاقتور) نہ تھے کہ ان کو (اپنے) قابو میں کر لیتے، اور بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ الحمد للہ تین بار، اللہ اکبر تین بار، لا الہ الا اللہ ایک بار، تو پاک ہے بیشک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں ہے، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، احمد، حاکم (عن علی رضی اللہ عنہ)

اور جب اطمینان سے (سواری پر) بیٹھ جائے، تو تین بار اللہ اکبر اور سبحان الذی سخر لنا هذا پاک ہے وہ (ذات) جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا ہے، اور ہم (ایسے طاقتور) نہ تھے کہ ان کو (اپنے) قابو میں کر لیتے، اور بیشک ہمیں اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے، پڑھے اور کہے اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے سفر میں نیکی اور پرہیزگاری اور تیری خوشنودی کے کام چاہتے ہیں، اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان کر دے، اور اس کا فاصلہ طے کر دے، الہی تو ہی سفر میں رفیق اور گھر والوں میں نائب ہے، اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت اور ناگوار منتظر اور مال اور اہل و اولاد میں واپسی پر خرابی سے پناہ مانگتا ہوں، اور جب سفر سے لوٹنے لگے تب بھی یہی کہے، اور اتنا اور زیادہ کرے، ہم لوٹنے والے ہیں، تو بہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے پروردگار کا شکر کرنے والے ہیں، مسلم، ابو داؤد، نسائی (عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

اور جب سوار ہو تو اپنی انگلی اٹھائے اور کہے اے اللہ! تو ہی سفر میں رفیق اور گھر والوں میں نائب ہے اور ہمیں اپنی حفاظت کے ساتھ محفوظ رکھ اور ہمیں اپنی نگرانی میں (وطن) واپس لے اے اللہ! ہمارے لئے زمین طے کر اور ہم پر سفر آسان فرما، اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور ناگوار منتظر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ ترمذی، نسائی (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

کوئی اونٹ ایسا نہیں ہے جس کے کوہان کی بلندی میں شیطان نہ ہو تو جب تم اس پر سوار ہو تو اللہ عز و جل نے جس طرح تمہیں حکم دیا ہے، اس کا نام لو، پھر اسے اپنی خدمت کے لئے استعمال میں لاؤ (اور سوار ہو جاؤ) کیونکہ اللہ عز و جل ہی سوار کرتا ہے۔ احمد، طبرانی (عن ابن العاصم رضی اللہ عنہ)

لوگو! تمہاری دعا میں

لے لو! دعا میں

وَتَعَوَّذُ فِي السَّفَرِ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ  
 بَعْدَ الْكُورِ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ وَسُوءَ النَّظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْهَالِ  
 مُتَسَاتِسٍ قَالَهُمَّ بَلَاغًا يُبْلَغُ خَيْرًا وَمَغْفِرَةً مِّنكَ وَ  
 رِضْوَانًا بِإِيدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ أَنْتَ  
 الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا  
 السَّفَرَ وَأَطْوِلْنَا الْأَرْضَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ  
 السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ مِنْكَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ  
 وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ أَحْبَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلَفْنَا فِي  
 أَهْلِنَا تَسْ وَإِذَا عَلَا ثَنِيَّةٌ كَبَّرَ وَإِذَا هَبَطَ سَبَّحَ  
 تَسْ وَإِذَا أَشْرَفَ عَلَى وَادٍ هَلَّلَ وَكَبَّرَ عَ وَإِنْ  
 عَثُرَتْ بِهِ دَابَّةٌ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ تَسْ مَسْ أَط

ترجمہ: اور سفر میں سفر کی مشقت اور واپسی کی بُرائی اور زیادتی کے بعد نقصان اور مظلوم کی  
 بددعا اور اہل اور مال میں بُرائی دیکھنے سے پناہ مانگے۔ مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ،  
 (عن عبد اللہ بن سرجس)

اے اللہ! میں تجھ سے ایسا وسیلہ مانگتا ہوں جو تیری پہچانے اور تیری بخشش اور  
 رضا چاہتا ہوں بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بیشک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے،  
 اے اللہ! تو ہی سفر میں رفیق اور گھر والوں میں نائب ہے۔ اے اللہ! ہم پر ہمارا سفر آسان کر دے اور ہمارے  
 لئے زمین طے کر دے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور بری واپسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ابو یعلیٰ، ابن سنی (عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)  
 اے اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی اور گھر والوں میں نائب ہے، اے اللہ! تو سفر میں ہمارا رفیق  
 اور گھر والوں میں ہمارا نائب ہو جائے۔ ترمذی، نسائی (عن عبد اللہ بن سرجس)

جب کسی بلندی (ٹیلے یا پہاڑ وغیرہ) پر چڑھے تو "اللہ اکبر" کہے اور نیچے اترے تو "سبحان اللہ" کہے۔ بخاری، نسائی، ابو داؤد، (عن جابرؓ)

اور جب کسی وادی پر چڑھے تو "لا الہ الا اللہ" اور "اللہ اکبر" کہے۔ صحاح ستہ (عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

اور اگر اس کا جانور اس کو لے کر بھٹے یا اونٹ بٹھا ہو تو بسم اللہ کہے۔ نسائی، حاکم، طبرانی، (عن ابی الملیح)۔ احمد (عن ابی تمیمہؓ)



وَإِذَا تَرَكَ الْبَحْرَ أَمَانٌ مِّنَ الْغَرَقِ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ  
 تَجْرِيهَا آيَةٌ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ آيَةٌ فِي الزُّمَرِ ط  
 ص حِي وَإِذَا انْفَلَتَتْ ذَاتُهُ فَلْيُنَادِ أَعْيُنُوا يَا عِبَادَ اللَّهِ مَر  
 رَحِمَكُمُ اللَّهُ مَوْمُصٌ وَإِنْ أَرَادَعُونَا فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللَّهِ  
 أَعْيُونِي يَا عِبَادَ اللَّهِ أَعْيُونِي يَا عِبَادَ اللَّهِ أَعْيُونِي ط وَقَدْ  
 جَرَّبَ ذَلِكَ ط وَإِذَا اشْرَفَ عَلَى مَكَانٍ مُّرْتَفِعٍ قَالَ اللَّهُمَّ  
 لَكَ الشَّرَفُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ ص

ترجمہ: اور جب دریا کا سفر کرے تو ڈوبنے سے محفوظ رہنے کا طریقہ یہ ہے کہ کہے اللہ کے نام سے  
 اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے، بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے، اور ان لوگوں نے تو خدا کی جیسی قدر  
 کرنی چاہے تھی اس کی قدر نہ کی حالانکہ (وہ ایسی عظمت اور قدرت رکھتا ہے کہ) قیامت کے  
 دن (یہ) ساری زمین اس کی ایک ٹھٹی (ہیں)، ہوگی اور آسمان پیٹے ہوئے اُس کے داسے  
 ہاتھ میں ہوں گے، لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں خدا (کی ذات) اس سے پاک اور (اس کی  
 شان اس سے بہت) بلند ہے، طبرانی، ابویعلیٰ، ابن سنی (عن حسین بن علیؑ)  
 اور جب اس کا جانور بھاگ جائے، تو پکار کر کہے، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ ہزار  
 (عن ابن عباسؓ) اللہ تم پر رحم کرے، ابن ابی شیبہ موقوفاً (عن ابن عباسؓ)  
 اور اگر مدد چاہے تو تین بار کہے اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ طبرانی (عن زید بن علیؑ)  
 اور یہ بات آزمائی ہوئی ہے۔ طبرانی (عن عقبۃ الغزو انؑ)  
 اور جب کسی اونچی جگہ پر چڑھے تو کہے اے اللہ! تو ہی ہر بلندی سے اونچا ہے، اور ہر حال میں  
 تیرا شکر ہے۔ احمد، ابویعلیٰ، ابن سنی، (عن انسؓ)

وَإِذَا رَأَىٰ بَلَدًا يُرِيدُ دُخُولَهَا قَالَتْ حَيِّنَ يَرَاهَا اللَّهُمَّ رَبَّ  
السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَكُنَّ وَرَبَّ الْأَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَنُ  
وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَكُنَّ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنِ فَإِنَّا  
نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا  
وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا سَبْحُ حَبِ مُسْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا  
وَحَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا طَوَعِنْدَ  
مَا يُرِيدُ أَنْ يَدْخُلَهَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا إِلَى أَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَاحِبِي أَهْلِهَا  
إِلَيْنَا طَسْ وَإِذَا نَزَلَ مِنْزِلًا أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ  
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَإِنَّهُ لَكُمْ رَيْضٌ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مُت  
سَقِ أَطْمُصْ

ترجمہ: اور جب وہ شہر دیکھے جس میں جانا ہے تو کہے اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور ان چیزوں  
کے پروردگار جن پر آسمان سایہ افکن ہیں اور ساتوں زمینوں اور ان چیزوں کے رب جن کو یہ  
زمینیں اٹھائی ہوئی ہیں اور شیاطین اور ان لوگوں کے رب جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہو اور ہواؤں اور ان چیزوں کے رب جن  
کو ان ہواؤں نے پھیلانہ کر دیا ہو ہم تجھ سے اس بستی کی بھلائی اور اس بستی کے لوگوں کی بھلائی مانگتے ہیں اور اس کی  
برائی اور اس کے لوگوں کی بُرائی اور اس کے اندر کی بُرائی سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ نسائی، ابن جان، حاکم، رحمہ اللہ  
میں تجھ سے اس (شہر) کی بھلائی اور اس (شہر) کے اندر کی بھلائی مانگتا ہوں، اور میں تجھ  
سے اس (شہر) کی اور اس (شہر) کے اندر کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، طبرانی، (عن لیاہ  
بن ابی رفاعہ بن عبد المنذر الانصاری)  
اور جس وقت اس کے اندر جانا چاہے تو تین بار کہے اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے،

(اور یہ دعا کرے) اے اللہ! ہمیں اس کے پیوے نصیب فرما یعنی نفع دے، اور ہمیں اس کے  
رہنے والوں کا محبوب کر دے، اور اس کے نیک لوگوں کو ہمارا دوست بنا دے۔ طبرانی فی الاوسط  
(عن عائشہ)

اور جب کسی منزل (قیام گاہ) میں اترے تو کہے میں اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں، اس  
چیز کی بُرائی سے جو اس نے پیدا کی ہے، تو یقیناً جب تک وہ کو بیچ کرے گا اسے کوئی چیز ضرر نہ  
پہنچائے گی۔ مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد، طبرانی، ابن ابی شیبہ (عن خولہ بنت الحکیم)

وَإِذَا آمَسَ وَأَقْبَلَ اللَّيْلُ يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ  
 مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكَ وَشَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ  
 مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدٍ وَمِنْ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِي الْبَلَدِ  
 وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ دَسَّ مَسَّ وَوَقَّتَ السَّحَرُ يَقُولُ سَمِعَ  
 سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَاءِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبُنَا  
 وَأَفْضَلُ عَلَيْنَا عَائِدًا إِلَيْهِ مِنَ النَّارِ مَرَدَّ سَ يَقُولُ ذَلِكَ  
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ عَوَّ مَسَّ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَحَبُّ يَا جَبِيرُ إِذَا خَرَجْتَ فِي سَفَرٍ أَنْ تَكُونَ أَمْثَلُ  
 أَصْحَابِكَ هَيَاةً وَأَكْثَرَهُمْ نَزَادًا فَقُلْتُ نَعَمْ يَا بَنِي أَنْتَ  
 وَأُمِّي قَالَ فَاقْرَأْ هَذِهِ السُّورَةَ الْخَمْسَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ  
 وَإِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ  
 وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَافْتَتَحَ كُلَّ سُورَةٍ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ  
 الرَّحِيمِ وَاخْتَمَّ قِرَاءَتُهَا قَالَ جَبِيرٌ وَكُنْتُ غَنِيًّا كَثِيرَ الْمَالِ  
 فَكُنْتُ أَخْرُجُ فِي سَفَرٍ فَأَكُونُ أَبَدًا هَذِهِ هَيَاةً وَأَقْلَهُمْ  
 نَزَادًا فَمَا نَزَلْتُ مِنْدُ عِلْسُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَقَرَأْتُ بِهِنَّ أَكُونُ مِنْ أَحْسَنِ هَيَاةٍ وَأَكْثَرِهِمْ  
 نَزَادًا حَتَّى أَرْجِعَ مِنْ سَفَرِي ص

اور جب شام ہو، اور رات آئے تو کہے اے زمین میرا اور تیرا رب "اللہ" ہے، میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، تیری برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جو تیرے اندر پیدا کی گئی ہے، اور اس چیز کی برائی سے جو تجھ پر جلتی ہے، اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیر اور کالے اژدہ سے اور سانپ اور بچھو سے اور شہر کے رہنے والوں کی برائی سے اور جتنے ولے (باپ) اور جنے ہوئے (بیٹے) کی برائی سے۔ ابو داؤد، نسائی، حاکم (عن عمرؓ)

اور مسافر پچھلی رات کے وقت کہے سن لی سننے والے نے اللہ کی تعریف اور اس کی نعمت کا اقرار اور ہم پر اس کی خوبی نعمت، اے ہمارے پروردگار ہمارا رفیق ہو جا، اور ہم پر فضل فرما حالانکہ (میں یہ بات) دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہوئے (کہہ رہا ہوں) مسلم، ابو داؤد، نسائی، (عن ابی ہریرۃؓ)

اور اس کو تین بار با آواز بلند کہے۔ ابو عوانہ، حاکم (عن ابی ہریرۃؓ)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبیر (ابن مطعم) کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جب سفر میں جاؤ تو اپنے دوستوں سے صورت اور حالت میں بہتر اور توشہ (دولت میں) بڑھ کر ہو (حضرت جبیرؓ نے) عرض کیا جی ہاں! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ نے فرمایا تو یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کرو، قل یا ایہا الکافرون، اذا جاء نصر اللہ، قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس، اور ہر سورت کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کرو۔ اور بسم اللہ ہی پر ختم کرو، حضرت جبیرؓ کہتے ہیں میں دولت مند اور مالدار تھا، مگر سفر کرتا تھا تو (اپنے ساتھیوں میں سب سے) زیادہ تنہا حال اور مفلس ہو جاتا تھا، جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سورتیں سیکھیں اور ان کو ہمیشہ پڑھنے لگا تو سفر سے واپسی تک (اپنے سب دوستوں سے زیادہ) اچھے حال اور دولت مند رہتا۔ ابویعلیٰ (عن جبیرؓ)

مَا رَاكَ يَخْلُو فِي مَسِيرِهِ بِاللَّهِ وَذِكْرِهِ إِلَّا رَدَفَهُ اللَّهُ بِمَلَكٍ وَ  
 لَا يَخْلُو بِشَيْءٍ وَخَوْهُ إِلَّا رَدَفَهُ بِشَيْطَانٍ ط وَإِنْ كَانَ فِي  
 حَجٍّ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَأْسُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللَّهَ وَسَجَّ وَ  
 كَبَّرَ حَجَّ فَإِذَا أَحْرَمَ لَبَّى لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ  
 لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ  
 ع لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَايَكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَايَكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ  
 إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ مَوْمَعُ لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ  
 س ق حَبْ مُسْ وَإِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَّتِهِ سَأَلَ اللَّهَ  
 مَغْفِرَتَهُ وَرِضْوَانَهُ وَاسْتَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ ط

ترجمہ: جو کوئی سوار (مسافر) چلتے وقت (اثنائے راہ میں دنیاوی خیالات اور فکروں سے خالی ہو کر اللہ اور اس کے ذکر کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پیچھے ایک فرشتہ سوار کر دیتا ہے، اور اگر (برے) شعر وغیرہ میں مشغول ہوتا ہے تو اس کے پیچھے ایک شیطان سوار کر دیتا ہے  
 طبرانی (عن عقبہ بن عامر)

اور اگر مسافر سفر حج میں ہو تو جب اس کی سواری (مقام) پیدا ہو پھرے تو الحمد للہ اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہے۔ بخاری (عن انس)

اور جب احرام باندھے تو اس طرح تلبیہ کہے، میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، سب خوبیاں اور نعمتیں تیری ہی ہیں، اور سلطنت تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔ صحاح ستہ (عن ابن عمر)

میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اور فرماں برداری کے لئے تیار ہوں، اور ہر بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، میں حاضر ہوں، اور تو ہی مقصود ہے اور تیرے ہی پاس اعمال جاتے ہیں، میں حاضر ہوں، سنن اربعہ موقوفاً (عن ابن عمر)

میں حاضر ہوں، اے معبود برحق! میں حاضر ہوں۔ نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم (عن ابی ہریرہ)

ترجمہ

ترجمہ

اور جب تلبیہ سے فارغ ہو جائے تو اللہ سے مغفرت اور اس کی خوشنودی مانگے، اور دونوں سے چھٹکارا چاہے۔ (عن خزیمہ بن ثابت الانصاریؓ)

**شرح :** یعنی جو کوئی سواری کے وقت خدا کی یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پیچھے ایک فرشتہ متعین کر دیتا ہے جو اس کی نگرانی اور مدد کرتا ہے، اور اس کو نیکی کی تعلیم دیتا ہے اور بدی سے باز رکھتا ہے اور اگر یہود و یاتوں اور مذہب شمرگوئی میں مصروف ہوتا ہے تو ایک شیطان معین کر دیتا ہے جو اسے بُری راہ بتاتا ہے۔  
جب مکہ سے مدینہ جاتے ہیں تو مسجد ذوالخلیفہ کے سامنے جو اونچی جگہ آتی ہے اس کو بیابان کہتے ہیں۔  
جب کوئی شخص فرض حج ادا کرنے کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جاتا ہے تو بغیر سِلے ہوئے کپڑے یعنی ایک تہند اور ایک چادر پہنتا ہے اسے احرام کہتے ہیں۔

فَإِذَا طَافَ كُلُّهَا إِلَى الرُّكْنِ كَبَّرَ خَ وَيَقُولُ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ  
 رَبَّنَا اتِّنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ  
 النَّارِ دَسَّ حَبْ مُسُّ مُصَّ وَكَذَا لِكَ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَ  
 الْحِجْرِ مَوْ مُصَّ وَفِي الطَّوَّافِ مُسُّ أَوْ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ  
 وَالْمَقَامِ مَوْ مُصَّ اللَّهُمَّ قِنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ  
 لِي فِيهِ وَاخْلُقْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ مُسُّ مَوْ مُصَّ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ  
 وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مَوْ مُصَّ

ترجمہ : اور جب (خانہ کعبہ کا) طواف کرے اور رکن (یعنی حجر اسود) پر پہنچے تو "اللہ اکبر" کہے۔ بخاری  
 (عن ابن عباسؓ)

اور دونوں رکن (رکن حجر اسود اور رکن یمانی) کے درمیان کہے، اسے ہمارے پروردگار ہمیں  
 دنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا،  
 ابو داؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ (عن عبد اللہ بن السائبؓ)

اور اسی طرح یہ آیت رَبَّنَا اتِّنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رکن اسود اور حطیم کے درمیان پڑھے۔ موقوفاً ابن ابی شیبہ  
 (عن عبد اللہ بن السائبؓ)

اور طواف میں (بھی یہ آیت پڑھے) حاکم (عن عبد اللہ بن السائبؓ)  
 یا رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان کہے۔ موقوفاً ابن ابی شیبہ (عن ابن عمرؓ)  
 اے اللہ! جو کچھ تو نے مجھے نصیب کیا ہے اس پر مجھے قناعت دے، اور اس میں میرے لئے  
 برکت فرما، اور ہر اس چیز میں جو میری نظر سے غائب ہے خیریت کے ساتھ میرا نگرنا رہ۔ حاکم  
 موقوفاً ابن ابی شیبہ (عن ابن عباسؓ)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی سلطنت ہے  
 اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، موقوفاً ابن ابی شیبہ (عن ابن عمرؓ)

شرح : اگر رکن یمانی مطلق رکن بولا جائے تو اس سے وہ رکن مراد ہوتا ہے جس میں حجر اسود ہے۔

طواف کا طریقہ یہ ہے کہ جب رکن کے سامنے آئے تو بسم اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر اور درود پڑھ کر خانہ کعبہ کے دروازہ کی طرف سے طواف مشرّع کرے جب ایک پھر کر چکے جس کو شوط کہتے ہیں تو سات بار شوط اسی طرح ادا کرے، اور جب اللہ اکبر کے تودو نوں باقیہ کرے تاکہ اٹھا کر ہتھیلیاں حجرا سود کے سامنے کرے پھر اس کو بوسہ دے اور حجرا سود کے بوسہ دینے کا یہ طریقہ ہے کہ ہتھیلیاں حجرا سود پر رکھ کر ان کے درمیان منہ سے اس کو چومے مگر اس طرح کہ آواز نہ ہو، اور اگر منہ سے بوسہ نہ دے سکے تو اس کے ہاتھ لٹکا کر ہاتھ کو چوم لے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو لکڑی وغیرہ لٹکا کر اس کو چومے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو دونوں ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کرے اور انگلیوں کو بوسہ دے اور مستحب یہ ہے کہ حجرا سود پر سجدہ کی طرح ہاتھ اور ناک بھی رکھے اور بوسہ دے اس طرح تین بار کرے۔

عظیم کعبہ کی وہ گول دیوار ہے جو شمال کی طرف ہے پہلے یہ دیوار کعبہ کے اندر تھی اب اس کو علیحدہ چھوڑ کر کعبہ کی دیوار ادھر بنائی ہے اس دیوار کی شکل نصف دائرہ کی سی ہے اور انیس شرعی گز ہے

— 100 —

فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّوَّافِ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ  
وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ  
وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فِي الْأُولَى قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ  
وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الرُّكْنِ فَيَسْتَلِمُهُ  
ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَإِذَا دَنَا مِنْهُ قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ أَبَدًا أَبَدًا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَرْقِي  
الصَّفَا حَتَّى يَرَى الْبَيْتَ فَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فَيُوحِّدُ اللَّهَ وَ  
يَكْبِّرُهُ وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ  
وَلَهُ الْحَمْدُ الْحَيُّ وَيَمُوتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ  
وَحْدَهُ ثُمَّ يَدْعُو بَيْنَ ذَلِكَ وَيَقُولُ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
ثُمَّ يَنْزِلُ الْمَرْوَةَ حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي  
سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَ مِثْلَهُ حَتَّى إِذَا آتَى الْمَرْوَةَ فَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ  
كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا مُرَدَّ سَقٍ عَوٍّ وَإِذَا رَقِيَ الصَّفَا  
كَبَّرَ ثَلَاثًا وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ  
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَصْنَعُ ذَلِكَ  
سَبْعَ مَرَّاتٍ فَيَصِيرُ مِنَ الشَّكْبِيرِ أَحَدِي وَعِشْرُونَ وَمِنْ

التَّهْلِيلِ سَبْعٌ وَيَدْعُو فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ وَيَسْأَلُ اللَّهُ ثُمَّ يَهْبِطُ  
فَإِذَا رَفِيَ عَلَى الْمَرْوَةِ صَنَعَ كَمَا صَنَعَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى يَفْرُغَ  
مِنْ سَعْيِهِ مَوْطَا مَصْ

ترجمہ :- اور جب طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیمؑ کے پاس آ کر یہ آیت پڑھے، اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور مقام ابراہیم کو اپنے اور خانہ کعبہ کے درمیان کر کے دو رکعت نماز پڑھے (جس میں سورہ فاتحہ کے بعد) پہلی رکعت میں "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ" اور دوسری میں "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" پڑھے، پھر رکن کی طرف لوٹے اور اسے چومے پھر دروازہ سے نکل کر صفا کی طرف جائے اور جب اس کے قریب پہنچے تو پڑھے، بیشک صفا اور مردہ اللہ کی نشانیاں ہیں، میں اس چیز سے ابتدا کرتا ہوں جس سے اللہ عزوجل نے ابتدا کی ہے، پھر صفا پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھے اور قبلہ رُو ہو کر خدا کی توحید بیان کرے اور تکبیر کہے اور کہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور وہی قابلِ حمد ہے، وہی جلالت ہے اور مارتا ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا و بیگانہ ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (محمد) کی مدد کی، اور تنہا شکر رکھتا ہے (کو شکست دی، پھر اس کے درمیان دعا کرے اور اسی طرح تین بار کہے، پھر مردہ کی طرف اترے یہاں تک کہ جب اس کے قدم نالہ کے نشیب میں اتریں تو دوڑے یہاں تک کہ جب چڑھنے لگے تو آہستہ چلے یہاں تک کہ جب مردہ پر آئے تو وہاں بھی اسی طرح کرے جس طرح صفا پر کیا تھا مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابوعوانہ (عن جابرؓ)

اور جب صفا پر چڑھے تو تین بار "اللہ اکبر" کہے اور کہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی سلطنت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، ایسا سات مرتبہ کرے، تو اکیس بار تکبیر اور سات بار "لا الہ الا اللہ" ہو جائے گا اور اس کے درمیان دعائیں اور اللہ سے سوال کرے پھر نیچے اترے اور جب مردہ پر چڑھے تو اسی طرح کرے جس طرح صفا پر کیا تھا، یہاں تک کہ اپنی سعی سے فارغ ہو جائے موقوفاً موطا، ابن ابی شیبہ (عن ابن عمرؓ)

شرح : مقام ابراہیمؑ ایک پتھر ہے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمام لوگوں کو حج کے لئے آواز دی تھی، چنانچہ ارشاد باری ہے وَ أَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ

(ترجمہ :- اور سارے جہان کے) لوگوں میں حج کا اعلان کر دو)

اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان ہیں، اور اب وہ پتھر کعبہ کے سامنے ایک حجرہ میں ہے، توحاجی کو چاہئے کہ اس حجرہ کے پیچھے کھڑے ہو کر طواف دو گنا پڑھے، تاکہ وہ پتھر اس کے اور کعبہ کے بیچ میں ہو جائے، یہ دو رکعتیں ہر طواف کے بعد واجب ہیں خواہ طواف فرض ہو یا واجب یا نفل، اور اس دو گانہ کے لئے مقام ابراہیم افضل ہے، لیکن اگر دوسری جگہ بھی پڑھے گا توجائز ہو جائے گی۔  
 ۳۰ سنت یہ ہے کہ سعی کے لئے فوراً مکہ جائے، بلا عذر تاخیر نہ کرے۔

۳۱ تین بار کلمہ توحید پڑھے اور تین بار دعا کرے۔

—

وَيَدْعُو عَلَى الصَّفَا اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ  
وَأَنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِي لِلدِّسَادِ  
أَنْ لَا تَنْزِعَهُ مِنِّي حَتَّى تَتَوَفَّائِي وَأَنَا مُسْلِمٌ مَوْطَا وَبَيْنَ  
الصَّفَا وَالْهَرُونَ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ  
الْأَكْرَمُ مَوْمِصٌ وَإِذَا سَارَ إِلَى عِرْفَاتِ لَبِّي وَكَبَّرَ  
مُرَدَّ وَخَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عِرْفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ  
أَنَا وَالنَّبِيُّونَ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
أَكْثَرُ دُعَائِي وَدُعَاءِ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي بِعِرْفَةَ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي  
نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَبَسِّرْ لِي  
أَمْرِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ وَ  
فِتْنَةِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلْجُ فِي اللَّيْلِ وَ  
شَرِّ مَا يَلْجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهَبُّ بِهِ الرِّيَّاحُ مُمْصِ وَالتَّلْبِيَّةُ  
بِعِرْفَاتِ سُنَّةِ نَسِ مُمْسٍ وَلَمَّا وَقَفَ بِعِرْفَاتٍ وَقَالَ لَبَّيْكَ  
اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ قَالَ إِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرٌ إِلَّا خَيْرَ طَسٍ فَإِذَا لَصَقَ

الْعَصْرَ وَقَفَ يَعْرِفُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَ  
 لِلَّهِ الْحَمْدُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ  
 اللَّهُمَّ اهْدِنِي بِالْهُدَى وَتَقِنِي بِالتَّقْوَى وَاعْفِرْ لِي فِي الْأَخِرَةِ  
 وَالْأُولَى ثُمَّ يَرُدُّ يَدَيْهِ فَيَسُكُتُ قَدَرًا يَقْرَأُ الْإِنْسَانُ فَاتِحَةَ  
 الْكِتَابِ ثُمَّ يَعُودُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ  
 مَوْمِصٌ

ترجمہ: اور صفا پر یہ دعا مانگے۔ اے اللہ! تیرا ارشاد ہے، مجھ سے دعا مانگو، میں قبول کروں گا۔  
 یقیناً تو وعدہ خلائی نہیں کرتا اور میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے مجھے اسلام کی  
 ہدایت کی ہے (اسی طرح) اس کو مجھ سے نہ چھین یہاں تک کہ تو مجھے دنیا سے مسلمان اٹھالے۔  
 موقوفاً موطا (عن ابن عمر)

اور صفا اور مروہ کے درمیان کہے اے میرے پروردگار! مغفرت اور رحم فرما بیشک تو ہی  
 عزت و اکرام والا ہے موقوفاً ابن ابی شیبہ (عن ابن مسعود)

اور جب میدان عرفات کی طرف جائے تو تلبیہ اور تکبیر کہے، مسلم، ابوداؤد (عن ابن عمر)  
 اور بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہترین بات جو میں نے اور مجھ سے پہلے تمام  
 انبیاء علیہم السلام نے کی وہ کلمہ توحید ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ (اپنی ذات و  
 صفات میں) اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی سلطنت ہے اور وہی قابل تعریف  
 ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ ترمذی (عن عمرو بن شعیب)

اکثر میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی دعا عرفہ میں یہ ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ  
 اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز  
 پر قدرت رکھتا ہے، اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے اور میرے کان میں نور کر دے اور میری  
 آنکھ میں نور کر دے، اے اللہ! میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو میرے لئے آسان کر دے  
 اور میں سینے کے وسوسوں اور کام کی پرانگندگی اور قبر کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ!

میں اس چیز کی برائی سے جو رات میں داخل ہوتی ہے، اور اس چیز کی برائی سے جو دن میں داخل ہوتی ہے، اور اس چیز کی برائی سے جو ہوائیں چلاتی ہیں تیری پناہ لیتا ہوں، ابن ابی شیبہ (عن علی رض)

اور تلبیہ عرفات میں سنت ہے۔ نسائی، حاکم (عن ابن عباس رض)

اور جب عرفات میں ٹھہرے تو کہے میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، اس کے بعد کہے بہتری اصل میں آخرت ہی کی ہے۔ طبرانی فی الاوسط (عن ابن عباس رض)

اور جب عصر کی نماز پڑھے اور عرفات میں ٹھہرے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر کہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے حمد ہے، اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے تعریف ہے، اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی قابل تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا و یگانہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے، اے اللہ! میری ہدایت سے رہبری فرما اور مجھے تقویٰ کے ساتھ پاک کر، اور دنیا اور آخرت میں میری مغفرت فرما، پھر اپنے ہاتھ نیچے کرے اور جتنی دیر ایک آدمی سورۃ فاتحہ پڑھتا ہے خاموش رہے، پھر دوبارہ ہاتھ اٹھائے اور اسی طرح کہے۔ موقوفاً ابن ابی شیبہ (عن ابن عمر رض)

شرح: یعنی راہ میں کبھی تلبیہ کہے اور کبھی تکبیر کہے، لیکن علمائے کہا ہے کہ تلبیہ کہنا سنت ہے، اور کبھی کبھی تکبیر کہنا بھی جائز ہے۔

وقوت (یعنی عرفات میں ٹھہرنے) سے پہلے اور ٹھہرنے کے بعد کنکریاں مارنے تک لبیک کہنا سنت ہوگا ہے، ورنہ ہر حالت میں احرام کے بعد مستحب ہے مگر فروع احرام میں واجب ہے۔

میدان عرفات میں عصر و ظہر ایک ساتھ ملا کر پڑھتے ہیں، اس کے بعد عرفات میں ٹھہرتے ہیں یہ قیام فرائض حج میں سے ہے اس کا وقت ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی دوپہر ڈھلنے سے دسویں کی تمام شب تک ہی اس عرصہ میں اگر ایک ساعت بھی عرفات میں ٹھہر جائے گا تو فریضہ حج ادا ہو جائے گا، اور سنت یہ ہے کہ غروب آفتاب کے بعد وہاں سے واپس ہو۔

وَإِذَا رَجَعْتَ إِلَى الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ اسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فِدْعَاةً وَ  
كَبْرَةً وَهَلَلَةً وَوَحْدَةً فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى اسْفَرَ جَدًّا مُمْ  
دَسَّ قَى عَوْ وَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى يَرْمِيَ الْجُمُرَةَ أَى جُمُرَةَ  
الْعَقَبَةِ عَ وَإِذَا أَرَادَ رَفَى الْجِمَارِ فَإِذَا آتَى الْجُمُرَةَ الدُّنْيَا  
رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ سَ  
أَوْ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مُمْ دَسَّ قَى مُمْصُ

ترجمہ : اور جب (میدان عرفات سے) لوٹے اور مشعر حرام پر پہنچے تو قبلہ رو ہو کر اللہ سے دُعا مانگے اور "اللہ اکبر" اور "لا الہ الا اللہ وحدہ" کہے اور مشعر حرام ہی میں ٹھہرا رہے، یہاں تک کہ خوب روشنی ہو جائے۔ مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابوعوانہ (عن جابرؓ) اور برابر تبلیہ کہتا رہے، یہاں تک کہ حجرہ عقبہ پر کنکریاں مارے، صحاح ستہ (عن ابن عباسؓ) اور جب جہروں پر کنکریاں مارنے کا ارادہ کرے اور حجرہ دُنیا (اُولی) پر آئے تو اس پر سات کنکریاں پھینکے اور ہر کنکری کے بعد تکبیر کہتا جائے۔ بخاری، نسائی (عن ابن عمرؓ) یا ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے۔ مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ (عن جابرؓ)

شرح : مشعر حرام، مزدلفہ کے پہاڑ کا نام ہے، جب حجاج عرفات سے واپس ہوتے ہیں تو یہاں ٹھہرتے ہیں، اس جگہ حاجیوں کا صرف ٹھہرنا واجب ہے، خواہ ایک ساعت ہی ہو، اور تمام وقت ٹھہرنا سنت ہے، اور مشعر حرام میں قیام کا وقت صبح صادق کے طلوع ہونے سے آفتاب نکلنے تک ہے، اگر اس سے پہلے یا پیچھے ٹھہرے گا تو معتبر نہیں۔ حجرہ اصل میں کنکری کو کہتے ہیں مگر اب ان مناروں (ٹیلوں) کا نام ہو گیا ہے جن پر کنکریاں ماری جاتی ہیں اور وہ تین ہیں، حجرہ اُولی، حجرہ وسطی، حجرہ عقبہ، حجرہ اُولی مسجد خیف کے قریب ہے، سب کے بعد مکہ کی طرف ان تینوں کو کنکریاں مارنا واجب ہے، دسویں تاریخ کو صرف حجرہ عقبہ پر کنکریاں مارتے ہیں اور اقل کنکری ہی پر لبیک کہنا موقوف کر دیتے ہیں اور گیارہویں اور بارہویں کو تینوں جہروں پر کنکریاں مارتے ہیں، اور اگر بیٹا میں رہی تو تیرھویں کو بھی رمی کرتے ہیں۔

ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسِرُّهُلُ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا  
فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْحِي الْجُمْرَةَ الْوُسْطَى كَذَلِكَ فَيَأْخُذُ  
ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسِرُّهُلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا  
فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْحِي الْجُمْرَةَ ذَاتَ الْعَقْبَةِ مِنْ  
بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا خَسَّ وَيَسْتَبِطِنُ الْوَادِي  
حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا  
مَغْفُورًا مَصْرُومًا يَدْعُو عِنْدَ الْجُمَرَاتِ كُلِّهَا وَلَا يُوقِفُ شَيْئًا مَوْصُوفًا إِذَا  
ذَبَحَ سَمِيًّا وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفَاحِهِ أَيْ عَرَضَ خَدَّهُ رِجًّا وَيَقُولُ  
فِي الْأُضْحِيَّةِ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي وَمِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَرَانِي وَجْهَتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ  
عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ  
إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا  
شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ  
وَلَكَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَذْبَحُ دَقَّ مَسْ

ترجمہ: پھر (جرہ اولیٰ پر کنکریاں پھینکنے کے بعد حضورؐ) آگے بڑھ کر نرم زمین میں کھڑا ہوا اور  
دیر تک قبلہ رو کھڑا رہے۔ اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے، پھر جمرہ وسطیٰ پر اسی طرح کھڑے ہوئے، پھر بائیں  
جانب چل کر زمین میں دیر تک قبلہ رخ کھڑا رہے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرے، پھر وادی کے  
نشیب سے جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکے اور اس کے پاس نہیں ٹھہرے (بخاری، نسائی، ابن عمرؓ)

اور حجرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکنے کے لئے نالہ کے بیچ میں داخل ہو، یہاں تک کہ جب فارغ ہو جائے تو پڑھے، اے اللہ ہمارے اس حج کو حج مبرور بنا اور ہمارے گناہوں کو بخشتا ہوا کر دے، ابن ابی شیبہ (عن ابن مسعود) موقوفاً ابن ابی شیبہ (عن ابن عمر) اور تمام حجروں کے پاس دُعا مانگے مگر کوئی دعا متعین نہ کرے، بلکہ جو چاہے مانگے۔ ابن ابی شیبہ (عن الحسن البصری) اور جب شربانی کرے تو بسم اللہ اکبر کہے اور اپنا پاؤں اُس کے کلمہ کی چوڑائی پر رکھے۔

اور ذبح کرتے وقت کہے (میں) اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) اے اللہ! (یہ شربانی) میری اور امت محمدیہ کی طرف سے قبول فرمائے۔ مسلم، ابوداؤد (عن عائشہ) اور کہے میں نے ہر طرف سے مُنہ موڑ کر، اس کی طرف مُنہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور میں دین ابراہیمی پر ہوں موحد بن کر اور میں ان میں نہیں جو خدا کا شریک بناتے ہیں۔ الانعام رکوع ۹

میری نماز اور میری شربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو تمام دنیا کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہی حکم مجھ کو ہوا ہے، اور میں سب سے پہلے فرمانبرداری (اسلام) کا اقرار کرتا ہوں۔ الانعام رکوع ۲۰ اے اللہ! (یہ شربانی) تیری ہی توفیق سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے، اللہ کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے، پھر ذبح کرے۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم (عن جابر بن عبد اللہ)

**شرح:** حجرہ اولیٰ کے سامنے دیر تک کھڑے رہنا مستحب ہے، چنانچہ بعض روایتوں میں ہے کہ اتنی دیر ٹھیرے جتنی دیر میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے، نرضکہ وہاں کھڑے ہو کر اللہ کی تعریف و توصیف کرے اور تکبیر و تہلیل اور تسبیح و تہلیل اور وہ پڑھے اور نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ اپنے اور اپنے والدین اور دوست و اجاب کے لئے دعا کرے اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہے اور حجرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکنے کے بعد وہاں نہ ٹھیرے، نہ پہلے دن اور نہ دوسرے دن اور نہ تیسرے دن اور دعا مانگنے میں اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ چلتے چلتے دعا مانگ لے اور بعض دعا کرنا مطلقاً ممنوع کہتے ہیں۔

حج مبرور اس حج کو کہتے ہیں جس میں گناہ اور خیانت نہ ہو، یعنی حدود اللہ کی پوری رعایت کی گئی ہو۔ فتح القدیر شرح ہدایہ میں حج مبرور کی یہ پہچان لکھی ہے کہ آدمی پہلے سے اچھا ہو جائے، نیک و صالح بن جائے۔

ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا ضروری ہے، اور بسم اللہ اکبر کہنا مستحب ہے لیکن اگر کوئی قصداً بسم اللہ چھوڑ دے گا تو اس جانور کا کھانا حرام ہو جائے گا۔

وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ قُومِي إِلَى أُخِيَّتِكَ  
فَأَشْهَدِيهَا فَإِنَّهُ يُغْفِرُ لَكَ عِنْدَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهَا كُلَّ  
ذَنْبٍ عَمِلْتِهِ وَقُولِي إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ أَلَايَةَ  
قَالَ عِمْرَانُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لَكَ وَلِأَهْلِ بَيْتِكَ  
خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً مُوسَى فَإِنْ كَانَتْ بَدَنَةً  
فَلْيُقِمْهَا ثُمَّ لِيَقُلْ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ  
مِنْكَ وَلَكَ ثُمَّ لِيَسْمِ اللَّهَ ثُمَّ لِيَنْحَرْ وَلَنْ كَانَتْ عَقِيْقَةً  
فَعَلْ كَالْأُضْحِيَّةِ مَوْسَى وَلِيَسْمِ عَلَى الْعَقِيْقَةِ كَمَا لِيَسْمِ  
عَلَى الْأُضْحِيَّةِ بِسْمِ اللَّهِ عَقِيْقَةٌ وَلَنْ مَوْسَى

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنی شہربانی  
کے پاس جاؤ اور اسی کے پاس موجود رہو کیونکہ اس کے خون کا پہلا ہی قطرہ گرتے وقت تمہارے  
گناہ جو تم نے کئے ہیں بخش دیے جائیں گے اور اِن صَلَاتِي وَنُسُكِي آخر تک پڑھو، عمران  
بن حصین جو اس حدیث کے راوی ہیں کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ثواب آپ کے  
اور آپ کے اہل بیت کے لئے مخصوص ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ سب مسلمانوں کے لئے ہے (عن عمران بن حصین)  
اور اگر (قربانی کا جانور) اونٹ ہو تو اسے کھڑا کرے اور "اللہ اکبر" "اللہ اکبر"  
"اللہ اکبر" "اللہ منک والیک" پڑھے، پھر بسم اللہ کہہ کر اس کو نحر افج  
کرے اور اگر عقیقہ ہو تو قربانی ہی کی طرح کرے، حاکم موقوفاً (عن ابن عباس)  
اور قربانی کی طرح عقیقہ پر بسم اللہ کہے جیسے بِسْمِ اللَّهِ عَقِيْقَةٌ فَلَا يَنْ (فلاں کی جگہ تجھ کا نام لے)  
موقوفاً ابن ابی شیبہ

اونٹ کی قربانی کا طریقہ

مشرع: نحر لغت میں سینہ کے بالائی حصہ کو کہتے ہیں اور اصطلاح شریعت میں اونٹ کے حلقوم اور سینہ  
کے درمیانی حصہ میں نیزہ مارنے کو نحر کرنا کہتے ہیں۔

اونٹ کا نحر کرنا سنت ہے، لیکن اگر ذبح کیا جائے تو بھی جائز ہے۔

وَإِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ كَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ خَدَّ وَفِي نَوَاحِيهِ دَدَ  
وَيَدْعُو فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا فَإِذَا خَرَجَ رَكَعَ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ  
رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُعْبَةَ  
هُوَ وَأَسَامَةُ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَأَغْلَقَهَا  
عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيهَا فَسَأَلَتْ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَ  
عَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَأَاهُ وَكَانَ الْبَيْتُ  
يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى خَمْرًا وَلَهَا دَخَلَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ أَمْرًا بِلَالًا فَأَجَافَ الْبَابَ وَ  
الْبَيْتُ إِذْ ذَاكَ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ فَمَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ  
الْأُصْطَوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ بَابِ الْكُعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ  
وَأَثْنَهُ عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَ ثُمَّ قَامَ حَتَّى إِذَا آتَى مَا  
اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكُعْبَةِ فَوَضَعَ وَجْهَهُ وَخَدَّاهُ عَلَيْهِ  
وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَهُ عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَ ثُمَّ انْصَرَفَ  
إِلَى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْكُعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهُ بِالتَّكْبِيرِ  
وَالرَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّنَادُّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَالْمَسْأَلَةِ  
وَالِاسْتِغْفَارِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِهِ

## الْكَعْبَةُ ثَمَّ انْصَرَفَ س

ترجمہ: اور جب خانہ کعبہ میں داخل ہو تو اس کے اطراف میں تکبیر کہے۔ بخاری، ابوداؤد (عن ابن عباسؓ)

اور گوشوں میں تکبیر کہے۔ ابوداؤد (عن ابن عباسؓ)

اور اس کے تمام اطراف میں دعا کرے، پھر جب باہر نکلے تو خانہ کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھے۔ مسلم، نسائی (عن اسامہ بن زیدؓ)

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ الحبشی اور بلال بن رباح کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اور اس کو بند کر لیا اور وہاں دیر تک ٹھہرے رہے۔ (حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں) جس وقت وہ باہر آئے تو میں نے حضرت بلال سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟ حضرت بلال نے جواب دیا کہ ایک ستون کو بائیں جانب اور دو ستونوں کو دائیں جانب اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کر کے نماز پڑھی اور اس وقت خانہ کعبہ چھ ستونوں پر بنا ہوا تھا۔ بخاری، مسلم (عن ابن عمرؓ)

اور جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر گئے تو آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا، انہوں نے دروازہ بند کر دیا اور اس زمانہ میں کعبہ چھ ستونوں پر بنا ہوا تھا، پھر آپ چلے یہاں تک کہ جب ان دو ستونوں کے درمیان پہنچے جو کعبہ کے دروازہ کے قریب تھے تو آپ بیٹھ گئے اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور اس سے دعا مانگی اور مغفرت طلب کی، پھر آپ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جب اس جگہ پر آئے جو کعبہ کی پشت کے سامنے ہے تو اپنا چہرہ منورہ اور رخسار مبارک اس پر رکھ کر اللہ کی حمد و ثنا کی اور دعا مانگی اور بخشش طلب کی، پھر کعبہ کے ہر ہر رکن کے پاس گئے اور اس کی طرف رخ کر کے تکبیر، تہلیل، تسبیح اور ثنا کی اور دعا و استغفار کی، پھر باہر نکل کر کعبہ کے دروازہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھی اور واپس ہو گئے۔ نسائی (عن اسامہؓ)

شرح: ابوداؤد کی ایک روایت میں "نواحیہ" کے لفظ ہیں اور دوسری میں "زوايا" کے مگر معنی دونوں کے ایک ہیں۔

خانہ کعبہ میں داخل ہونے کی دعائیں

وَإِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ فَلْيَسْتَقْبِلِ الْكَعْبَةَ وَلْيَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ  
تَعَالَى وَلْيَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا وَلْيَتَضَلَّعْ مِنْهَا فَإِذَا فَرَغَ فَلْيُحْمَدِ اللَّهَ  
إِنَّ آيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ لَا يَتَضَلَّعُونَ مِنْ زَمْزَمَ  
وَقَدْ مُسَّ وَمَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شَرِبَ لَهُ فَإِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِي  
بِهِ شِفَاؤُ اللَّهِ وَإِنْ شَرِبْتَهُ مُسْتَعِيدًا أَعَادَكَ اللَّهُ وَإِنْ  
شَرِبْتَهُ لَيَقُطَعَ ظِمَاؤُكَ قَطْعَهُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا شَرِبَ  
مَاءَ زَمْزَمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا  
وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ مُسٍّ وَلَمَّا أَتَى الْإِمَامُ الْحُجَّةُ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ الْمُبَارَكِ زَمْزَمَ وَاسْتَسْقَى مِنْهُ شَرْبَةً ثُمَّ اسْتَقْبَلَ  
الْقِبْلَةَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ ابْنَ أَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شَرِبَ لَهُ وَهَذَا أَشْرَبُهُ لِعَطَشِ يَوْمِ  
الْقِيَمَةِ ثُمَّ شَرِبَ قُلْتُ هَذَا سَنَدٌ صَحِيحٌ وَالرَّأَوِيُّ عَنْ  
ابْنِ الْمُبَارَكِ ذَلِكَ سُؤْيِدُ بْنُ سَعِيدٍ ثِقَةٌ رَوَى لَهُ مُسْلِمٌ  
فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ أَبِي الْمَوَالِ ثِقَةٌ رَوَى لَهُ الْبُخَارِيُّ فِي  
صَحِيحِهِ فَصَحَّ الْحَدِيثُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

ترجمہ : اور جب چاہ زمرم کا پانی پیے تو کعبہ کی طرف رخ کر کے "بسم اللہ" پڑھ کر تین سانس

میں پئے، اور اس سے خوب سیر ہو، پھر جب فارغ ہو جائے تو اللہ کی تعریف کہے کیونکہ ہمارے اور منافقین کے درمیان یہ پہچان ہے کہ وہ آب زمزم سے سیر نہیں ہوتے ہیں (اور ہم سیر ہو جاتے ہیں) ابن ماجہ، حاکم (عن ابن عباس)

اور آب زمزم اسی مقصد کے لئے ہے جس کے واسطے وہ پیاجائے اگر تو اسے شفا کے واسطے پئے گا تو شفا ہو جائے گی اور اگر اسے پناہ چاہنے کی غرض سے پئے گا تو اللہ تعالیٰ پناہ دے دیگا اور اگر پیاس بجھ جانے کے لئے پئے گا تو پیاس بجھ جائے گی۔ حضرت ابن عباسؓ جب آب زمزم پیتے تھے تو فرماتے تھے، خدایا! میں تجھ سے مفید علم، فراخ روزی اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں حاکم (عن ابن عباسؓ)

جب امام الحجۃ حضرت عبداللہ ابن مبارک نے چاہ زمزم کے پانی پینے کا ارادہ کیا تو قبلہ رو ہو کر کہا "اے اللہ! ہم سے ابن ابی الموالم نے (اپنے استاد) محمد بن المنکدر سے اور انہوں نے حضرت جابرؓ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آب زمزم جس مقصد کے لئے بھی پیاجائے اسی مقصد کے لئے ہے، اور یہ آب زمزم میں قیامت کے دن میں پیاس (بجھ جانے) کے لئے پیتا ہوں" پھر پانی پی لیا۔

(مصنف) میں کہتا ہوں یہ سند صحیح ہے، کیونکہ عبداللہ ابن المبارک سے روایت کرنے والے پر سوید ابن سعید ثقہ ہیں۔ امام مسلم نے ان سے اپنی صحیح میں روایت کی ہے اور ابن ابی الموالم بھی ثقہ ہیں، ان کی روایت امام بخاری نے اپنی صحیح میں کی ہے بحمد اللہ تعالیٰ یہ حدیث صحیح ہے۔

**ج** فرائض اسلام میں اگرچہ حج تمام عمر میں صرف ایک بار فرض ہے لیکن بعض صحابہ تقریباً ہر سال فريضہ حج ادا فرماتے تھے، ایک بار حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت چاہی تو فرمایا "بہترین جہاد حج مبرور ہے" اس کے بعد سے وہ کبھی حج کو چھوڑنا نہیں چاہتی تھیں، حضرت عمرؓ نے ایک خطبہ میں فرمایا کہ "جب تم جہاد سے فارغ ہو تو حج کے لئے کجاوے کسو کیونکہ حج بھی ایک جہاد ہے"

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سخت خطرے کی حالت میں بھی حج کو قضاء نہیں فرماتے تھے، حجاج بن یوسف ثقفی اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے درمیان جنگ شروع ہوئی اور خود مکہ محاصرہ میں آگیا تو انہوں نے اس حالت میں بھی سفر حج کرنا چاہا، صابزادے نے روکا تو بولے کہ "ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ موجود ہے، آپ حج کے لئے چلے تو کفار نے روک دیا، اگر مجھے بھی روکا جائیگا تو میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا"

صحابہ کرامؓ جس ذوق و شوق سے حج کرتے تھے اس کا مؤثر منظر حجۃ الوداع میں دنیا کو نظر آیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کیا تو مدینہ میں بکثرت صحابہ جمع ہوئے، حضرت اسماء بنت عمیسؓ اگرچہ حاملہ تھیں، اور اسی سفر میں بمقام ذوالحلیفہ ان کو وضع حمل بھی ہو گیا، تاہم

وہ بھی شریک سفر ہوتیں، آپ مقام بیدار میں پہنچے تو صحابہ کا اس قدر اثر دھام ہوا کہ دائیں بائیں آگے پیچھے آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔

تمام خلفاء اپنے زمانہ خلافت میں بالالتزام حج کرتے تھے اور خود امیر الحاج ہوتے تھے، حضرت عثمان کی مدت خلافت دس برس ہے اور اس مدت میں انھوں نے متصل دس سال حج کئے اخیر سال جب لوگوں نے ان کا محاصرہ کر لیا تو خود نہ جاسکے، لیکن حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو امیر الحاج بنا کر بھیجا۔ بعض صحابہ فرضہ حج کے ادا کرنے میں طرح طرح کا التزام مالا یلزم کرتے تھے، ایک صحابی نے

خانہ کعبہ تک پا پیادہ جانے کی نذر مانی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروایا تو آپ نے کہا ”پا پیادہ بھی چلیں اور سوار بھی ہولیں“ آپ نے ایک بوڑھے صحابی کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں کے سہارے پا پیادہ چل رہے ہیں منبرایا کیا معاملہ ہے؟ معلوم ہوا کہ پا پیادہ حج کرنے کی منت مانی ہے آپ نے سوار ہونے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ”خدا اس کی جان کو عذاب میں ڈالنے سے بے نیاز ہے“

اگر کسی معذوری سے حج کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو جاتا تھا تو صحابہ کرام کو سخت صدمہ ہوتا تھا، حجۃ الوداع میں حضرت عائشہؓ کو ضرورت نسوانی سے معذوری ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو دیکھا کہ رو رہی ہیں، منبرایا کیا ماجرا ہے؟ بولیں کہ ”کاش میں اس سال حج نہ کرتی“ فرمایا ”سبحان اللہ یہ تو فطری چیز ہے تمام مناسک حج ادا کرو صرف خانہ کعبہ کا طواف نہ کرو“

صحابہ کرام نہ صرف خود بلکہ اپنے ماں باپ کی جانب سے بھی حج ادا کرتے تھے، حجۃ الوداع کے زمانہ

## ماں، باپ کی طرف سے حج کرنا

میں ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ”میرے باپ پر حج فرض ہو گیا ہے، لیکن وہ بڑھاپے کی وجہ سے سواری پر چڑھ نہیں سکتے کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کروں؟ آپ نے ان کو اس کی اجازت دیدی۔“

ایک صحابی کی ماں کا انتقال ہو چکا تھا وہ آپ کی خدمت میں آئیں اور کہا کہ میری ماں نے کبھی حج نہیں کیا کیا میں ان کی جانب سے اس فرض کو ادا کروں؟ آپ نے ان کو بھی اجازت دیدی

بعض صحابہ عمرہ کو فرض سمجھتے تھے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا خیال تھا کہ حج کی طرح عمرہ بھی

**عمرہ** ہر شخص پر فرض ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس کی فرضیت پر استدلال کرتے تھے کہ مشران مجید میں حج اور عمرہ دونوں کا حکم ایک ساتھ آیا ہے۔

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ (سورہ بقرہ رکوع ۲۴) اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ کو پورا کرو۔

بہر حال عمرہ فرض ہو یا نہ ہو لیکن صحابہ کرام اس کو نہایت پابندی کے ساتھ ادا کرتے تھے اور جب وہ فوت ہو جاتا تھا تو ان کو سخت قلق ہوتا تھا، حجۃ الوداع کے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حضرت عائشہؓ رو رہی ہیں، وجہ پوچھی تو بولیں کہ ”میں ضرورت نسوانی سے معذور ہوں

لوگ دو دو فرض (حج اور عمرہ) کا ثواب لے کر جاتے ہیں، اور میں صرف ایک کا "فرمایا کوئی حرج نہیں، خدا تم کو عمرہ کا ثواب بھی عطا فرمائے گا، چنانچہ آپ نے ان کے بھائی حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کو ساتھ کر دیا اور مقام تنعیم میں جا کر انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا، اور آدھی رات کو نارغ ہو کر آئیں۔

## وِشْرَ بانی کرنا

صحابہ کرامؓ نہایت پابندی اور نہایت شوق کے ساتھ قربانی کرتے تھے، ایک بار حضرت ابوبکاششؓ تجارت کی غرض سے کچھ بکریوں کے بچے لائے لیکن کسی نے نہیں پوچھا، کوئی خریداری پر تیار نہ تھا، وہ حضرت ابوہریرہؓ سے ملے اور اس کے جواز و عدم جواز کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔  
ولعنت الاضحیۃ المجدع (بکری کا بچہ قربانی کے لئے نہایت موزوں ہے)  
یہ سنا تھا کہ صحابہ نے ہاتھوں ہاتھ گلے کو خرید لیا۔

ایک بار حضرت اسود بن ہلالؓ مدینہ میں بہت سے اونٹ لے کر آئے، مسجد میں گئے تو دیکھا کہ حضرت عمرؓ تقریر کر رہے ہیں اور لوگوں کو حج کرنے اور ہدیٰ لے جانے کی ترغیب دے رہے ہیں، وہ مسجد سے نکلے تو ہر شخص نے ایک ایک اونٹ خرید لیا، اور وہ مالا مال ہو گئے۔

وَأِنْ كَانَ سَفَرًا غَزَاةٍ أَوْ لَقِيَ الْعَدُوَّ أَللَّهُمَّ أَنْتَ عَضْدِي  
وَنَصِيرِي بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أَقَاتِلُ  
كَتَبْتُ بِكَ حُبُّ مُمْصِعُورٍ بِكَ أَقَاتِلُ وَبِكَ أَصُولُ  
وَلَا أَحُولُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَنْتَ عَضْدِي وَأَنْتَ  
نَاصِرِي وَبِكَ أَقَاتِلُ عَوًّا وَإِذَا أَرَادُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَانْتَبَظَرُوا  
الْإِمَامَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
لَا تَتَمَتَّعُوا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَسَلُّوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ  
فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلِّ الشَّيْوَةِ ثُمَّ  
قَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ  
اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ خُذْ مُدَّ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ  
سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ  
خُذْ مُرَّوَإِذَا أَشْرَفَ عَلَى بَلَدٍ هُمُ اللَّهُ أَكْبَرُ مَحْرَبَتُ أَيُّ  
يُسَمِّي الْبَلَدَ الَّذِي قَصَدَهَا إِنَّا إِذَا أَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فِسَاءً  
صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ خُذْ مُرَّ سَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ إِذَا  
خَافَ قَوْمًا اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَلَعُودُ بِكَ مِنْ  
شُرُورِهِمْ كَسَحِبِ مُسْ فَإِنْ حَصَرَهُمْ عَدُوٌّ أَللَّهُمَّ  
اسْتَرْعَوْا رِثَانَنَا وَأَمِنْ رَوْعَاتِنَا فَإِنْ أَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ

## قَالَ لِسْمِ اللَّهِ

ترجمہ: اور اگر جہاد کا سفر یا دشمن کا مقابلہ ہو تو کہے اے اللہ! تو ہی میرا قوت بازو اور مددگار ہے اور میں تیری ہی مدد سے حیلہ و تدبیر کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے حملہ آور ہوتا ہوں اور تیرے ہی بل پر لڑتا ہوں۔ ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، ابن ابی شیبہ (عن انس) ابو عوانہ (عن ابی مجاز)

اے میرے پروردگار! میں تیری ہی توفیق سے لڑتا ہوں اور تیرے ہی ہوتہ پر حملہ کرتا ہوں، اور بجز تیرے کوئی بل ہوتہ نہیں۔ نسائی (عن صہیب ابن سنان الرومی) اے اللہ! تو ہی میرا قوت بازو اور مددگار ہے اور تیرے ہی بل پر میں لڑتا ہوں۔ ابو عوانہ (عن انس)

اور جب (مجاہدین) دشمن سے لڑنے کا ارادہ کریں تو امیر لشکر سورج ڈھل جانے کا انتظار کرے پھر کھڑے ہو کر (خطبہ دے اور) کہے اے لوگو! دشمن سے ملنے کی تمنا مت کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے سلامتی چاہو، اور جب دشمن سے دست و گریبان ہو جاؤ تو صبر کرو، اور خوب جان لو! کہ بہشت تلواروں کے سایہ تلے ہے، پھر کہے اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے، بادل کے چلانے والے اور لشکر کو شکست دینے والے انھیں شکست دے اور ہمیں ان پر فتح نصیب فرما۔ بخاری، مسلم، ابو داؤد (عن عبداللہ بن ابی اوفی)

اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے جلد حساب لینے والے۔ اے اللہ! (کفار کی) جماعتوں کو ہریمت دے (بھگا دے)۔ اے اللہ! ان کو شکست دے اور انہیں درہم برہم کر۔ بخاری، مسلم (عن عبداللہ بن ابی اوفی)

اور جب ان (کفار) کے شہر کے قریب ہو تو کہے خدا کرے یہ بستی اُجڑ جائے اور اس شہر کا نام جس کا قصد کیا ہے، بیشک جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتریں تو خوف زدہ لوگوں کی صبح بُری ہو بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ (عن انس) یہ کلمات تین مرتبہ کہے۔ مسلم (عن انس)

اور جب کسی گروہ سے ڈرے تو کہے اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابلے میں کرتے ہیں، اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ لیتے ہیں۔ ابو داؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم (عن ابی موسیٰ الاشعری) اور اگر مسلمانوں کو کوئی دشمن گھیر لے تو کہیں اے اللہ! ہماری پردہ پوشی فرما، اور خوف زدہ ہونے سے محفوظ رکھ۔ بزار، احمد (عن ابی سعید الخدری)

اور اگر زخم لگے تو "بسم اللہ" کہے۔ نسائی، (عن جابر ابن طلحہ)

شرح: نَحْوُ: نحر کی جمع ہے، نحر کے لغوی معنی ہیں سینہ کا بالائی حصہ جہاں ہار پہنا ہے اور تَجْعَلُ: فی نحو: رحمہ

ہم محاورہ ہے یعنی ہم تجھے ان کے مقابلے میں سببہ سپر کرتے ہیں کہ انھیں روک دے اور ان کی شرارتیں دور کر دے

جہاد کا سفر اور اس کی دعائیں

دشمن کے شہر پر چڑھتے وقت کی دعا

کسی سے خوفزدہ ہونے کی دعا

فَإِذَا أَهْزَمَ الْعَدُوَّ وَسَوَّى الْأَمَامُ الْجَيْشَ صُفُوفًا خَلْفَهُ ثُمَّ  
 قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ  
 لِمَا قَبَضْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ أَضَلَّتْ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ  
 وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا أَنْطَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا  
 بَاعَدْتَ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اللَّهُمَّ الْبُسْطُ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ  
 وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النَّعِيمَ  
 الْمُقِيمَ الَّذِي لَا يَحُولُ وَلَا يَزُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ  
 يَوْمَ الْخَوْفِ اللَّهُمَّ عَائِدْ بَكَ مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا  
 مَنَعْتَنَا اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا وَكَرِّهْ  
 إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ السَّارِقِينَ  
 اللَّهُمَّ تَوْفِّقْنَا مُسْلِمِينَ وَاجْعَلْنَا بِالصَّالِحِينَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُونِينَ  
 اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكُفْرَةَ الَّذِينَ يَكْذِبُونَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّونَ  
 عَنْ سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رُحُزَكَ وَعَذَابَكَ إِلَهَ الْحَقِّ  
 آمِينَ سَبْحٌ حَبِ مُسْ

ترجمہ: اور جب دشمن شکست کھا جائے تو اُمیر اپنے پیچھے لشکر کی صفیں باندھ کر یہ دعا پڑھے۔  
 اے اللہ! ساری تعریف تیرے ہی لئے ہے جس کو تو وسعت دے اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں  
 اور جس کو تو تنگی دے اس کا کوئی وسعت دینے والا نہیں اور جسے تو گمراہ کر دے اس کا کوئی رہنما  
 نہیں اور جسے تو ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جو چیز تو نہ دے اس کا کوئی

دشمن کے لشکر کا جانے کے بعد کی دعا

دینے والا نہیں، اور جو چیز تو عطا کرے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جس کو تو دور کر دے اس کا کوئی قریب کرنے والا نہیں اور جس کو تو قریب کرے اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں اے اللہ! ہم پہاڑی برکتیں اور اپنی رحمت اور اپنا فضل اور اپنا رزق کشادہ فرما، اے اللہ! میں تجھ سے وہ دائمی نعمت مانگتا ہوں جو نہ کبھی بدلے اور نہ زائل ہو، اے اللہ! میں تجھ سے خوف کے دن امن چاہتا ہوں، اے اللہ! تو نے ہمیں عطا کیا ہے اور جو عطا نہیں فرمایا اس کی شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! ہمیں ایمان محبوب بنادے، اور اس کو ہمارے دلوں میں بچا دے، اور ہمیں کفر، گناہ اور نافرمانی سے نفرت پیدا کر دے اور ہم کو نیک چلن بنادے، اے اللہ! ہمیں اسلام کی حالت میں موت دے اور نیک لوگوں کے ساتھ شامل فرما جو نہ رسوا ہونے والے ہوں اور نہ فتنے میں پڑنے والے ہوں، اے اللہ! کافروں کو قتل کر دے جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے راستے سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور ان پر اپنا قہر و عذاب نازل فرما، اے معبود برحق یہ دعا قبول فرما، نسائی، ابن حبان، حاکم (عن رفاعۃ ابن رافع الزرقانی)

وَيُعَلِّمُ مَنْ أَسْلَمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي  
 عَوْفًا إِذَا رَجَعْتُ مِنْ سَفَرٍ يُكَبِّرُكَ كُلَّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ  
 ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
 لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَيُّوبُ بْنُ  
 تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ سَاحِجُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ  
 صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ  
 خَمْدَتِ سَ وَإِذَا أَشْرَفَ عَلَى بَلَدِهِ آيُّوبُ بْنُ تَائِبُونَ  
 عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ وَلَا يَزَالُ يَقُولُهَا حَتَّى يَدْخُلَ  
 بَلَدَهُ خَمْسَ وَإِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ قَالَ تَوْبًا تَوْبًا  
 لِرَبِّنَا أَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا أَطْمَ أَوْبًا أَوْبًا لِرَبِّنَا  
 تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا رَص

ترجمہ :- اور جو شخص اسلام لائے اُس کو یہ دعا سکھلائے، اے اللہ! مجھے بخش دے  
 اور مجھ پر رحمت کر، اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔ ابو عوانہ (عن طارق  
 بن الاشیم)

اور جب اپنے سفر جہاد سے واپس ہو تو ہر بلند زمین پر تین بار تکبیر کہے پھر بڑھے،  
 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی سلطنت ہے۔  
 اور اسی کے لئے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ  
 کرنے والے ہیں، عبادت گزار ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، سفر کرنے والے ہیں، اپنے پروردگار  
 کا شکر کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)  
 کی مدد کی اور تنہا شکر (کفار) کو شکست دی۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی،

(عن ابن عمرؓ)

اور جب اپنے شہر کے قریب پہنچے تو کہے، ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کے شکر گزار ہیں، اور برابر کہتا رہے یہاں تک کہ اپنے شہر میں داخل ہو جائے۔ بخاری، مسلم، نسائی (عن ابن عباسؓ)

اور جب اپنے گھر والوں کے پاس جائے تو کہے میں اپنے پروردگار کے سامنے توبہ کرتا ہوں (اور) سفر سے ایسی واپسی ہو جو ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔ احمد، طبرانی، ابن سنی (عن ابن عباسؓ)

میں اس طرح سفر سے لوٹ رہا ہوں اور میں اپنے رب کے سامنے ایسی توبہ کرنے والا ہوں جو ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔ ہزار، ابویعلیٰ (عن ابن عباسؓ)

**شوق جہاد** اسلام کے فرائض و اعمال میں جہاد سب سے زیادہ سخت ہے۔ لیکن صحابہ کرامؓ کو جہاد کا استقامت شوق تھا کہ حضرت زبیرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے حضرت عثمانؓ کے عہد تک برابر جہاد ہی میں مشغول رہے۔

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکت جہاد کے لئے عام اعلان کرایا، ایک صحابی نہایت بوڑھے تھے اور خدمت کے لئے ان کے پاس کوئی خادم نہ تھا، تاہم اس قدر شوق جہاد رکھتے تھے کہ شریک جہاد ہوتے اور خدمت کے لئے تین دنیار کی اجرت پر ایک شخص کو ساتھ لیتے گئے۔

بی بی اور جانداد سب کو عزیز ہوتے ہیں، لیکن شوق جہاد میں بعض صحابہ نے ان کو بھی الگ کر دیا تھا، حضرت سعد بن ہشامؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دے دی اور مدینہ آیا کہ وہاں کی جانداد کو بیچ کر ہتھیار خریدوں اور جہاد کروں لیکن چند صحابہ ملے اور انہوں نے کہا کہ ”ہم میں بھی چھ آدمیوں نے یہی ارادہ کیا تھا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا“

**شوق شہادت** عہد نبوت میں شہادت ایک ابدی زندگی خیال کی جاتی تھی، اس لئے ہر شخص اس آب حیات کا پیاسا رہتا تھا، حضرت ام ورقہ بنت نوفلؓ

ایک صحابیہ تھیں، جب بدر کا معرکہ پیش آیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ ”مجھ کو شریک جہاد ہونے کی اجازت عطا فرمائیے میں مریضوں کی تیمارداری کروں گی، شاید مجھے وہ درجہ شہادت حاصل ہو جائے“ لیکن آپؐ نے فرمایا ”گھر ہی میں رہو، خدا تمہیں وہی شہادت دے گا“ یہ معجزانہ پیشین گوئی کیونکر غلط ہو سکتی تھی؟ انھوں نے ایک لونڈی اور ایک غلام بدر کے گئے، جنہوں نے ان کو شہید کر دیا کہ جلد آزاد ہو جائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بدوا ایمان لایا اور آپ کے ساتھ ہجرت کرنے پر آمادگی ظاہر کی لیکن آپ نے اس کو بعض صحابہ کے سپرد کر دیا، جن کے اونٹ وہ چرایا کرتا تھا، لیکن جب ایک غزوہ میں مال غنیمت ہاتھ آیا، اور آپ نے اُس کا بھی حصہ لگایا تو اس نے کہا ”میں اس لئے

ایمان نہیں لایا، میں اس لئے حلقۂ اسلام میں داخل ہوا ہوں کہ میرے حلق میں تیر لگے اور میں شہید ہو کر جنت میں داخل ہوں۔“ تھوڑی دیر کے بعد معرکہ کارزار گرم ہوا تو وہ ٹھیک حلق پر تیر کھا کر شہید ہوا، صحابہ کرام لاش کو آپ کے سامنے لائے تو آپ نے فرمایا کہ ”اس نے خدا کی تصدیق کی، تو خدا نے بھی اُس کی تصدیق کی“ یہ کہہ کر خود اپنا جُبیہ کفن کے لئے عنایت فرمایا۔

غزوہ اُحد میں ایک صحابی نے آپ سے پوچھا ”اگر میں شہید ہو جاؤں تو میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟“ ارشاد ہوا کہ ”جنت میں“ کھجوریں ہاتھ میں تھیں ان کو پھینکا اور لڑا کر شہید ہوئے۔

غزوہ بدر میں جب مشرکین مکہ قریب آگئے تو آپ نے صحابہ کرام کی طرف خطاب کر کے فرمایا ”اللہو اور وہ جنت لوحن کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے“ حضرت عمیر بن الحمام الانصاری نے کہا ”یا رسول اللہ آسمان و زمین کے برابر؟“ ارشاد ہوا ”ہاں“ بولے ”واہ! واہ! واہ!“ فرمایا ”واہ واہ کیوں کہتے ہو؟“ اس سوال و جواب کے بعد انہوں نے جھولی سے کھجوریں نکالیں اور کھانے لگے، پھر شوق شہادت نے جوش مارا، اور بولے ”اتنا وقفہ بھی جس میں یہ کھجوریں کھا سکو میرے لئے بہت ہے“ یہ کہہ کر کھجوروں کو پھینکا میدان میں گئے، لڑے اور شہید ہوئے۔

حضرت انسؓ کے چچا غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکتے تھے، اس لئے ہمیشہ یہ کانٹا ان کے دل میں کھٹکا کرتا تھا۔ غزوہ اُحد پیش آیا تو اس میں اس جانبازی کے ساتھ لڑا کر شہید ہوئے کہ ان کی بہن کا بیان ہے کہ نیزے کے تیرہ اور تلوار کے اسی سے زیادہ زخم جسم پر تھے، میں نے صرف انگلیوں سے ان کو پہچانا۔

ایک بار ایک صحابی نے معرکہ جنگ میں یہ روایت کی کہ ”جنت کے دروازے تلوار کے سایہ کے نیچے ہیں“ ایک صحابی اُٹھے اور کہا ”تم نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ بولے ”ہاں“ وہ وہاں سے اُٹھ کر اپنے رفقاء کے پاس آئے اور سلام کر کے ان سے رخصت ہوئے تلوار کامیان توڑ کر پھینک دیا، اور دشمن کی صف میں گھس کر لڑے اور شہید ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن ثابتؓ کو طاعون ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے تشریف لائے تو آثار موت طاری ہو چکے تھے، عورتیں روتے پیٹنے لگیں ان کی صاحبزادی روتی تھیں، اور کہتی تھیں کہ ”مجھے توقع یہ تھی کہ آپ شہید ہوں گے، آپ نے جہاد کا سامان مکمل ہی کر لیا تھا“ آپ نے فرمایا ”ان کو نیت کا ثواب مل چکا“

حضرت عمرو بن الجموحؓ ایک بوڑھے اور لنگڑے صحابی تھے، غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لنگڑے پن کی وجہ سے ان کو ندینہ ہی میں چھوڑ دیا تھا، لیکن غزوہ اُحد میں انہوں نے بیٹوں سے کہا کہ ”مجھے میدان جہاد میں جانے دو“ سب نے کہا ”آپ کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کر دیا ہے“ بولے ”میرے تم نے مجھے بدر میں جنت سے محروم رکھا اور اب اُحد میں بھی محروم رکھنا چاہتے ہو؟“ یہ کہہ کر روانہ ہوئے جب لڑائی کا وقت آیا تو بولے ”یا رسول اللہ! اگر میں شہید ہو جاؤں تو اسی طرح لنگڑا تا ہوا جنت

وَمَنْ نَزَلَ بِهِ غَمٌّ أَوْ كَرْبٌ أَوْ أَمْرٌ مَّهُمٌّ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا  
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ  
 خ مَرَّتِ سَقِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ  
 وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ خ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ  
 الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ثُمَّ يَدْعُو بَعْدَ ذَلِكَ  
 عَوًّا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَبَارَكَ اللَّهُ  
 رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ مَصْ سَقِ حَبْ مَسْ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
 رَبِّ الْعَالَمِينَ سَقِ حَبْ مَسْ

ترجمہ :- جو شخص کسی غم یا مصیبت یا مشکل میں مبتلا ہو تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے، اللہ کے سوا  
 کوئی معبود نہیں جو نہایت بزرگ اور بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ  
 کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش کریم کا  
 رب ہے۔ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ (عن ابن عباسؓ)

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جو بردبار اور بزرگ ہی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا پروردگار ہے  
 خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔ بخاری (عن ابن عباسؓ)  
 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بردبار نہایت بزرگ ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا پروردگار  
 ہے پھر اس کے بعد عامانے۔ ابو عوانہ (عن ابن عباسؓ)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بردبار بزرگ ہے، اللہ پاک ہے اور اللہ بڑا بابرکت عرش عظیم کا مالک ہے  
 ابن ابی شیبہ (عن ابن عباسؓ)، نسائی، ابن حبان، حاکم (عن علیؓ)  
 اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ نسائی، ابن حبان، حاکم (عن علیؓ)

ترجمہ اور مصیبت کے وقت کی دعا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ  
السَّابِعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ صَاحِبِ السَّنَدِ لَا بِنِ  
أَبِي عَاصِمٍ فِي كِتَابِهِ الدُّعَاءُ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ  
خ ت س حَسْبِ اللَّهِ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ خ اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي  
لَا أَشْرَكَ بِهِ شَيْئًا د س ق مَصْ طُسُ اللَّهُ رَبِّي لَا  
أَشْرَكَ بِهِ شَيْئًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ طَبُ اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أَشْرَكَ  
بِهِ شَيْئًا اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أَشْرَكَ بِهِ شَيْئًا حَبْ تَوَكَّلْتُ عَلَى  
الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا  
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِّنَ  
الدُّنْيَا وَكَبْرُهُ تَكْبِيرًا هُ س

ترجمہ : اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بردبار بزرگ ہے، میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ساتوں  
آسمانوں کا رب اور عرش عظیم کا مالک ہے، سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے  
جہانوں کا پالنے والا ہے، اے اللہ! میں تیرے بندوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں،  
یہ حدیث صحیح سند سے مروی ہے۔ ابن ابی عاصم نے اسے اپنی کتاب الدعاء میں بیان کیا ہے  
اللہ ہمیں کافی ہے اور اچھا کارساز ہے۔ بخاری، ترمذی، نسائی (عن ابن عباسؓ)  
مجھے اللہ کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔ بخاری (عن ابن عباسؓ)  
اللہ ہی میرا رب ہے، میں کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھیراتا۔ ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ  
ابن ابی شیبہ، طبرانی فی الاوسط۔  
اللہ میرا پروردگار ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، تین بار کہے، طبرانی

فی کتاب الدعاء (عن اسماء بنت عمیس)

اللہ ہی میرا رب ہے میں کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھیراتا، اللہ ہی میرا پروردگار ہے میں کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھیراتا۔ ابن جابر (عن عائشہ)  
میں نے اس زندہ اللہ پر بھروسہ کیا ہے جو کبھی موت سے دوچار نہیں ہوگا اور ہر طرح کی تعریف کا خدا ہی مستحق ہے جو نہ تو اولاد رکھتا ہے اور نہ (دونوں جہان کی) سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے، اور نہ اس سبب سے کہ کمزور ہے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کی بڑائیاں کرتے رہا کرو۔ حاکم، (عن ابی ہریرہ)

**شرح:** حضرت ابن عباس رضی بیان کرتے ہیں کہ جس وقت ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تو آپ نے یہ کلمات پڑھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب لوگوں نے "إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكَ فَاخْشَوْهُمْ" عرض کیا تو آپ نے بھی یہ کلمہ فرمایا:

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلَى نَفْسِيْ طَرَفَةً عَيْنٍ وَّ اَصْلِحْ  
 لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ دَحِبْ طَمْصُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ دَحِبْ  
 مُصْ مِي يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ مُصْ مِي  
 وَيَكُوْرُ وَهُوَ سَاجِدٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ سَسْ مُصْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ  
 سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ مِي لَمْ يَدْعُرْهَا رَجُلٌ  
 مُّسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ تَسْ مُصْ  
 اَرَّصْ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، پس تو مجھے میری طبیعت پر ایک لمحہ کے لئے  
 بھی نہ چھوڑ، اور میری ساری حالت درست کر دے۔ ابو داؤد، ابن حبان، طبرانی، ابن ابی شیبہ۔  
 (عن ابی بکرۃ الثقفیؓ)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ابو داؤد، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، ابن سنی (عن ابی بکرۃ الثقفیؓ)  
 اے زندہ اور اے سنبھالنے والے! میں تیری رحمت کی دُعا کرتا ہوں، حاکم، ابن سنی،  
 (عن ابن مسعودؓ)

اور بار بار سجدہ میں کہے، اے زندہ (اور) اے سنبھالنے والے! نسائی، حاکم (عن علیؓ)  
 تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک (فات) ہے بیشک میں نے بڑا ظلم کیا۔ ابن سنی،  
 (عن سعد بن ابی وقاصؓ)

جس مسلمان شخص نے اس آیت کریمہ کے ساتھ دعا مانگی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا ضرور قبول  
 فرمائی ہے۔ ترمذی، نسائی (عن سعد بن ابی وقاصؓ) حاکم، احمد، بزار، ابویعلیٰ (عن عثمان بن عفانؓ)

**شرح:** معتبر مشائخ سے منقول ہے کہ ہر غم و اندوہ کے لئے آیت کریمہ کا پڑھنا تریاقِ حیر ہے اور  
 اس کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں ایک تو یہ کہ کچھ لوگ ایک جگہ جمع ہو کر ایک ساتھ سوالِ اکھ بار پڑھ لیں، دوسرے یہ کہ  
 تنہا ایک شخص نمازِ عشاء کے بعد تار یک مکان میں پاک صاف ہو کر خوشبو وغیرہ لگا کر قبلہ رُو ہو کر تین دن یا سات  
 دن یا چالیس روز تین سو مرتبہ پڑھے اور ایک پیالہ پانی کا بھر کر اپنے پاس رکھے اور بار بار اس پانی میں اپنا ہاتھ  
 ڈال کر اپنے منہ اور بدن پر ملتا رہے۔

وَمَا قَالَ عَبْدٌ أَسَابَهُ هُمْ أَوْ حَزَنُ اللَّهِ مَا رَأَى عَبْدُكَ وَابْنُ  
عَبْدِكَ وَابْنُ أُمِّكَ نَاصِيَتِي بِيدِكَ مَا صِرَ فِي حُكْمِكَ عَدْلٌ  
فِي قَضَائِكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِيَّتٌ بِهِ لَفْسَاكَ  
أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوْ اسْتَأْذَنْتَ  
بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ رَبِّعَ قَلْبِي  
وَمُؤَرَّ بَصَرِي وَحِلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي إِلَّا أَذْهَبَ اللَّهُ هَمَّهُ  
وَأَبْدَلَ مَكَانَ حُزْنِهِ فَرَحًا حُبُّ مَسْ أَصِرَ رَمُصُ ط  
مَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كَانَتْ لَهُ دَوَاءٌ مِّنْ تِسْعَةِ  
وَتِسْعِينَ دَاءً أَيْسَرُهَا اللَّهُ مَسْ ط مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ  
دَقَّ حَبُّ مَنْ أَكْثَرَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ سَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ  
مِنْ كُلِّ صَنِيقٍ مَّخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ  
حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ دَسَ قَ حَبُّ

ترجمہ: اور جس کسی آدمی نے جو رنج و غم میں مبتلا ہو گیا ہو یہ دعا کی الہی ا میں تیرا بندہ ہوں  
اور میرے ماں باپ تیرے بندے تھے، ہم تن تیرے قبضہ میں ہوں، میرے معاملہ میں تیرا ہی  
حکم چلتا ہے، میرے ہر معاملہ میں تیرا فیصلہ عین عدل ہے، میں تجھ سے تیرے ہر مبارک نام کے  
وسیلہ سے جسے تو نے اپنی ذات کے لئے نام زد کیا ہے، یا اس کو اپنی کتاب میں نازل کیا ہے  
یا اسے اپنی مخلوق میں کسی کو سکھایا ہے یا اپنے پاس لے کر (خزانہ) غیب ہی میں رہنے دیا ہے،  
یہ درخواست کرتا ہوں کہ تشرآن عظیم کو میرے دل کی بہار، میری آنکھ کا نور، میرے غم کی  
کشائش اور میری تشویش کا دفعیہ بنادے، تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کا غم دور فرمادے گا اور اس  
کے رنج کو خوشی سے بدل دے گا۔ امین جہان، حاکم، احمد، ابو یعلیٰ، بزار، ابن ابی شیبہ، طبرانی (عن ابن مسعود)

جس شخص نے "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" (ہر کام کی طاقت و قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے، کہا تو یہ) اس کے لئے ننانوے بیماریوں کی دوا ہوگا جس میں سب سے ہلکی بیماری غم ہے حاکم، طبرانی (عن ابن عمر)

جس شخص نے استغفار کی پابندی کی۔ ابو داؤد، ابن حبان (عن ابن عباس) جو شخص بکثرت استغفار کرتا رہا۔ نسائی، (عن ابن عباس) تو اللہ تعالیٰ اسے ہر تنگی سے رہائی اور ہر غم سے نجات دیدے گا، اور اس جگہ سے روزی دے گا جہاں کا گمان بھی نہ ہوگا۔ ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان (عن ابن عباس)

❦

وَقَدَّمَ مَا يَقُولُ مَنْ نَزَلَ بِهِ كَرْبٌ أَوْ شِدَّةٌ عِنْدَ سَمَاعِهِ  
 الْمُؤَذِّنِ مُمْسٌ وَإِنْ تَوَقَّعَ بَلَاءٌ أَوْ أَمْرًا مَهْمُولًا أَوْ وَقَعَ فِي  
 أَمْرٍ عَظِيمٍ قَالَ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا بِ  
 مُمْسٍ وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِلَيْهِ رَاجِعُونَ  
 اللَّهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأَجِرْنِي فِيهَا وَأَبْدِلْنِي مِنْهَا  
 خَيْرَاتٍ سَقَى إِنَّا لِلَّهِ وَإِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ أَجِرْنِي  
 فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا مَرَّ وَإِذَا خَافَ أَحَدُكُمُ  
 الْكُفْنَ لَا يَمَاشِئَتْ حَيَاتِي رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ فِي الْمُسْتَخْرِجِ عَلَى  
 مُسَلِّمٍ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ وَنَذَرُ أَيْدِيَهُمْ  
 فِي نُحُورِهِمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَأَعُوذُ بِكَ  
 مِنْ شُرُورِهِمْ عَوَّ

ترجمہ: اور یہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ جو شخص مصیبت یا سختی (اور پریشانی) میں مبتلا ہو تو وہ مؤذن  
 کی آواز سن کر کیا کہے؟ حاکم (عن ابی امامہ)  
 اور اگر کسی بلا کا اندیشہ یا خوفناک بات کا خیال ہو، یا کوئی اہم معاملہ درپیش ہو، تو کہے ہمیں  
 اللہ کافی والی ہو اور وہی خوب کارساز ہے (اور) ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا ہے۔ ترمذی، ابن ابی شیبہ  
 (عن ابی سعید الخدری)  
 اور اگر کوئی مصیبت آپڑے تو کہنا چاہئے، ہم تو اللہ ہی کے ہیں روہ ہم کو جس حال میں چاہے  
 رکھے (اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! میں تیرے پاس اپنی مصیبت کا ثواب  
 چاہتا ہوں، پس تو اس کا مجھے اجر دے اور اس کے بدلہ میں بہتری عطا فرما۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ،  
 (عن ابن عباس)

روح و غم اور سبب شکاری کے وقت کی دعا میں

ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور ہم اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ مجھے اپنی مصیبت میں اجرو دے اس کا نعم البدل عنایت فرما۔ مسلم (عن ام سلمہؓ)

اور جب کسی سے خوف زدہ ہو تو کہے اے اللہ! ہمیں اس سے جس طرح تو چاہے کفایت فرما، یہ روایت صحیح ہے، ابو نعیم نے اس کو "کتاب المستخرج علی مسلم" میں بیان کیا ہے۔ اے اللہ! ہم ان کی شرارتوں سے تیری پناہ لیتے ہیں اور تجھے ان کے مقابلہ میں سینہ سپر کرتے ہیں۔ ابو عوانہ (عن ابی موسیٰؓ)

اے اللہ! میں تجھے ان کے مقابلہ کے لئے سپر بناتا ہوں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ابو عوانہ (عن ابی موسیٰؓ)

مشرح: یعنی جو دعائیں اذان کے وقت پڑھی جاتی ہیں وہ اوپر بیان ہو چکی ہیں۔

یہ دعا

وَأِنْ خَافَ سُلْطَانًا أَوْ ظَالِمًا فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَعَزُّ  
 مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا اللَّهُ أَعَزُّ مِنْهَا أَخَافُ وَأَحْذَرُ أَعُوذُ بِاللَّهِ  
 الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمُسِيكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا  
 بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فَلَا يَنْ وَجُودَهُ وَاتِّبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنْ  
 الْجِنِّ وَالْإِنْسِ اللَّهُمَّ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ  
 وَعَزَّ جَارُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ط مَوْمِصُط  
 اللَّهُمَّ إِنَّمَا نَعُوذُ بِكَ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَطْغَى  
 مَوْحِيٌّ اللَّهُمَّ إِلَهَ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَاللَّهُ  
 إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ عَالِيهِ وَلَا تُسَلِّطَنَّ أَحَدًا مِنْ  
 خَلْقِكَ عَلَى بَشِيٍّ لَا طَاقَةَ لِي بِهِ مَوْمِصُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا  
 وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِالْقُرْآنِ حَكَمًا وَإِمَامًا  
 مَوْمِصُ

بادشاہ یا ظالم کے خوف کے وقت کی دعا

ترجمہ: اگر کسی بادشاہ یا ظالم کا خوف ہو تو تین بار یہ کہنا چاہئے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ اپنی ساری مخلوق سے قوی تر ہے، اللہ اس سے بہت زیادہ غالب ہے جس سے میں ڈر رہا ہوں اور خوف زدہ ہو رہا ہوں، میں اس اللہ کی پناہ لیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (اور) جس نے اپنی بغیر اجازت آسمان کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے (اور تیری پناہ لیتا ہوں) تیرے فلاں بندے اور اس کے لاؤشکر سے اور اس کے خدمت گزار اور مددگار جن والنس کے شر سے، اے اللہ! تو ان کی شرارت سے میرا محافظ بن جا، تیری تعریف بڑی ہے، تیری پناہ لینے والا غالب ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ طبرانی (عن ابن عباسؓ) موقوفاً ابن ابی شیبہ، ابن مردودہ، طبرانی (عن ابن عباسؓ)

اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ کوئی ہم پر ان میں سے زیادتی اور ظلم کرے،  
دارمی موقوفاً (عن ابن عباسؓ)

اے اللہ! جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے معبود، ابراہیم، اسمعیل اور اسحاق کے معبود، مجھے  
عافیت دے اور میرے اوپر اپنی مخلوق میں سے کسی کو ایسی چیز کے ساتھ مسلط نہ کر دے جس کی مجھ  
میں برداشت نہ ہو۔ ابن ابی شیبہ، موقوفاً (عن علقمہ بن مرشد الشعبیؓ)

میں اللہ کے پروردگار ہونے کو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر اور اسلام کے دین اور قرآن مجید  
کے حکم اور امام ہونے کو دل سے پسند کرتا ہوں۔ ابن ابی شیبہ موقوفاً (عن ابی الجبلؓ)

— — — — —

وَلَنْ خَافَ شَيْطَانًا أَوْ غَيْرَهُ فَلَيقُلْ أَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْكَرِيمِ  
 النَّافِعِ وَبِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ  
 مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَ  
 مِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا  
 يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتْنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ  
 إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ أَطْبَسَ طَمْصُ صِ  
 وَإِذَا تَغَوَّلَتِ الْغِيلَانُ نَادَى بِالْأَذَانِ مَرَّ مُمْصٍ وَقِرَاءَةً  
 آيَةِ الْكُرْسِيِّ بِتَمْصُ وَمَنْ فَرَّغَ فَلَيقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ  
 اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ  
 وَأَنْ يَخْطُرُونَ دَسَاسَ وَمَنْ غَلَبَهُ أَمْرٌ فَلْيقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ  
 وَنِعْمَ الْوَكِيلُ دَسَاسَ وَمَنْ وَقَعَتْهُ مَا لَا يَخْتَارُهُ فَلَا  
 يَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا أَوْ كَذَا وَلَكِنْ لَيَقُلْ بِقَدَرِ اللَّهِ وَمَا  
 شَاءَ فَعَلَ مَرَّسَ قَمْيَ وَلَنْ اسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ أَمْرٌ قَالِ  
 اللَّهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا  
 إِذَا شِئْتَ حَبِي

شیطان وغیرہ سے ڈرنے کی دعوت

ترجمہ: ہاں اگر شیطان وغیرہ سے ڈرے تو یہ پڑھنا چاہیے۔ میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے جو بزرگ اور نفع دینے والا ہے اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں، جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا، اور اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی، پھیلائی، اور بلا تفاوت بنائی ہے، اور اس چیز کی برائی سے جو آسمانوں

سے اترتی ہے، اور اس چیز کی برائی سے جو اس میں چڑھتی ہے، اور اس چیز کے شر سے جو زمین میں پیدا کی ہے، اور اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے، اور دن رات کے فتنوں کے شر سے، اور رات کے ہر آنے والے حادثہ کی بُرائی سے مگر وہ حادثہ جس میں بھلائی ہو، اسے رحم کرنے والے (محبوب) رحم فرما، احمد، طبرانی فی الکبیر (عن ابن عباسؓ)، نسائی، طبرانی، ابن ابی شیبہ، ابویعلیٰ (عن عبد الرحمن بن حبشؓ)۔

اور جب چھلاوے ظاہر ہوں، تو پکار کر اذان کہے، مسلم، بزار (عن ابن مسعود)، ابن ابی شیبہ، (عن جابرؓ)۔

اور (زور سے) آیت الکرسی پڑھے، ترمذی، ابن ابی شیبہ (عن ابی ایوبؓ) اور جو شخص ڈر جائے تو اسے یہ پڑھنا چاہئے، میں اللہ کے کلمات تمامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کے غصہ سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ شیاطین میرے پاس آئیں، ابوداؤد، ترمذی، نسائی (عن ابن عمرؓ)۔

اور جس شخص پر کسی بات کا دباؤ آپڑے تو اسے کہنا چاہئے، مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ ابوداؤد، نسائی، ابن سنی (عن عوف بن مالک الأشجعیؓ)۔

اور جس شخص کو کوئی ایسی چیز پیش آجائے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو یہ نہ کہے کہ اگر میں ایسا کرتا تو یہ بات نہ ہوتی، بلکہ یوں کہے کہ تقدیر الہی سے ہوا، اور جو اس نے چاہا وہ کیا، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، ابن سنی (عن ابی ہریرہؓ)۔

اور اگر اس پر کوئی معاملہ دشوار ہو جائے تو کہے اے اللہ کوئی چیز بھی آسان نہیں مگر جس کو تو آسان بنا دے، تو ہی جب چاہتا ہے مشکل کو آسان کرتا ہے۔ ابن حبان، ابن سنی، (عن انسؓ)۔

چھلاوا ظاہر ہونے کے وقت کی دعا

وَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللَّهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِّنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ  
وَلْيُحْسِنْ وَضُوءَهُ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَثْنِي عَلَى اللَّهِ وَيُصَلِّ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ  
الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ  
مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ  
إِثْمٍ مُّسْتَلْتَدِعُنِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَبْهُ إِلَّا  
فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةَ هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ  
الرَّاحِمِينَ تِلْكَ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ ضَرُورَةٌ فَلْيَتَوَضَّأْ فَيُحْسِنْ  
وَضُوءَهُ تِلْكَ سَقِ مُسْ وَيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ سَقِ ثُمَّ  
يَدْعُو اللَّهَ رَانِي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ  
نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَةٍ  
هَذِهِ لِيُقْضَى لِي اللَّهُمَّ فَشَفِّعْ فِي تِلْكَ سَقِ مُسْ

ترجمہ: جب کسی کو اللہ یا کسی بندے سے کوئی حاجت پیش آئے تو اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت رب نیت  
حاجت (ادا کرے، پھر خوب) خدا کی حمد و ثنا کرے، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، پھر  
یہ دعا کرے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑا بردبار، (اور) بزرگ ہے، عرش عظیم کا مالک، شہساز  
ہے، اور ہر تعریف اللہ کے لئے ہے، جو دونوں جہان کا پروردگار ہے، میں تجھ سے تیری رحمت کے وجہ  
کرنے والے اسباب اور تیری بخشش کے لازم کرنے والی غصلیں اور ہر گناہ سے حفاظت اور ہر  
نیک کی عطا اور ہر مصیبت سے سلامتی چاہتا ہوں۔ حاکم، ترمذی و عن عبد اللہ بن ابی اوفی (۱)

اے ارحم الراحمین تو میرے لئے کوئی گناہ بغیر بخشے اور کوئی رنج و غم بغیر دور کئے اور کوئی حاجت جسے تو پسند کرتا ہے بغیر پورا کئے نہ چھوڑ، ترمذی (عن عبد اللہ بن ابی اوفی) اور جس شخص کو (اللہ یا کسی آدمی سے) کوئی ضرورت ہو تو اچھی طرح وضو کر کے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم (عن عثمان بن حنیف))۔ دو رکعت نماز ادا کرے، پھر (اس طرح) دعا مانگے اے اللہ! میں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی رحمت کے وسیلہ سے تجھ سے حاجت روائی چاہتا ہوں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اس حاجت میں آپ کے وسیلہ سے اپنے پروردگار سے حاجت روائی چاہتا ہوں، تاکہ وہ پوری ہو جائے، اے اللہ میرے بارہ میں آپ کی سفارش قبول فرمائے۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم (عن ابی حنیف)

**شرح:** حضرت ابی حنیف بیان کرتے ہیں کہ ایک اندھے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مرض سے شفا دے، آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں دعا کروں اور چاہو تو تم اندھے پن پر صبر کرو، کیونکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، اس نے عرض کیا، آپ دعا ہی فرمادیجئے، آپ نے خود تو دعا نہیں فرمائی، بلکہ اس کو اچھی طرح وضو کر کے یہ دعا پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا، اس نے اسی طرح کیا اور وہ بٹیا ہو گیا۔ (مشکوٰۃ)

وَمَنْ أَرَادَ حِفْظَ الْقُرْآنِ فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ  
اسْتَطَاعَ أَنْ يَقُومَ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَلْيَقُمْ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ  
مَشْهُودَةٌ وَالدُّعَاءُ فِيهَا مُسْتَجَابٌ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَقِي وَسُطَهَا  
فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَقِي أَوْ لَهَا قِصْلٌ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي  
الْأُولَى الْفَاتِحَةَ وَسُورَةَ يَاسِينَ وَفِي الثَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ وَحَمْدَ  
الدُّخَانِ وَفِي الثَّلَاثَةِ الْفَاتِحَةَ وَالْحَمْدَ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَفِي  
الرَّابِعَةِ الْفَاتِحَةَ وَتَبَارَكَ الْمَلِكُ فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الشَّهَادَةِ فَلْيُحْمَدِ  
اللَّهَ وَلْيُحْسِنِ الشَّنَاءَ عَلَى اللَّهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُحْسِنْ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَلْيَسْتَغْفِرْ  
لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِإِخْوَانِهِ الَّذِينَ سَبَقُوهُ بِالْإِيْمَانِ  
ثُمَّ لِيَقُلْ فِي آخِرِ ذَلِكَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا  
مَا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَغْنِيْنِي وَارْحَمْنِي  
حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِيعَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ  
أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ  
قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْحَمْنِي أَنْ أَتْلُوهُ عَلَى  
النَّاسِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

ذَ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ  
 يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي  
 وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَن قَلْبِي وَأَنْ تُشْرِحَ  
 بِهِ صَدْرِي وَأَنْ تُغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى  
 الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ  
 إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ جُمُعٍ أَوْ خَمْسًا  
 أَوْ سَبْعًا يُجَابُ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا  
 أَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ مَسْ

ترجمہ: اور جو شخص قرآن مجید حفظ کرنا چاہے، تو جمعہ کی رات کو اگر خیرات میں اٹھ سکے تو اس وقت اٹھے کیونکہ اس وقت فرشتے حاضر رہتے ہیں، اور اس میں دعا مقبول ہوتی ہے، اور اگر اس وقت نہ اٹھ سکے تو ادھی رات کو اٹھے اور اگر اس وقت بھی نہ اٹھ سکے تو اول رات کو اٹھے، اور چار رکعت نماز (اس طرح) پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ یسین اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ حم الدخان اور تیسری میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ التہجد اور چوتھی میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ ملک پڑھے، پھر جب التحیات سے فارغ ہو جائے (یعنی سلام پھیر دے) تو اللہ تعالیٰ کی خوب حمد و ثنا کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام پر اچھی طرح درود بھیجے اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے اور ان بھائیوں کے واسطے جو ایمان میں اس نے سبقت لے جا چکے ہیں، مغفرت کی دعا کرے، پھر اس کے بعد یہ پڑھے، اے اللہ! جب تک تو مجھے زندہ رکھے ہمیشہ گناہ سے بچنے کی اور غیر مفید باتیں چھوڑنے کی توفیق فرما، اور وہ بصیر عطا کر جس سے توراہنی ہو جائے، اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے موجد بزرگی و احترام اور ایسی عزت دے جس تک پہنچنے کا ارادہ بھی نہیں کیا جاسکتا، اے اللہ! اے رحم کرنے والے! میں تجھ سے تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دے کر مانگتا ہوں کہ جس طرح تو نے مجھے اپنی کتاب (قرآن مجید) سکھلائی ہے، اسی طرح مجھے اس کا حافظ بھی کر دے اور اس طرح مجھے اس کے تلاوت کرنے کی توفیق نصیب فرما جس سے توراہنی ہو جائے، اے آسمانوں اور زمین کے پیدا

کرنے والے! بزرگی و احترام اور ایسی عزت کے مالک جس کے حاصل کرنے کا قصد بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اے اللہ! اے نہایت رحم کرنے والے! میں تجھ سے تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ تو اپنی کتاب (کی برکت) سے میری آنکھوں کو منور اور میری زبان کو جاری کر دے اور میرے دل سے غم دور کر دے اور اس کی (برکت سے) سینہ کو کھول دے اور بدن کو دھو دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی حق پر میری مدد نہیں کر سکتا، اور وہ تو ہی کر سکتا ہے، اور طاقت و قوت اللہ بلند و برتر ہی کی مدد سے ہے، اس کو تین یا پانچ یا سات جمع کرے، اللہ کے حکم سے (دُعا) مقبول ہوگی، قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے (یہ دُعا) کبھی کسی مومن کی خالی نہیں جاتی، ترمذی، حاکم (عن ابن عباسؓ)

وَإِذَا أَخْطَا أَوْ أَذْنَبَ فَاذْنَبْ فَاحْبَبْ أَنْ يَتُوبَ إِلَيَّ اللَّهُ  
فَلْيَأْتِ فَلْيَمْدِدْ يَدَيْهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْهَا لَا أَرْجِعُ إِلَيْهَا أَبَدًا فَإِنَّهُ يُغْفِرُ لَهُ مَا لَمْ  
يَرْجِعْ فِي عَمَلِهِ ذَلِكَ مُسَّ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ  
فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يَصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِدَاكِ الذَّنْبِ  
إِلَّا غُفِرَ لَهُ عَهْ حَبْ بِي وَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَادُّنُوبًا وَادُّنُوبًا فَقَالَ قُلِ اللَّهُمَّ  
مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ أَرْجَى عِنْدِي مِنْ  
عَمَلِي فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعَادَ فَقَالَ  
قَدْ فَقَدَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مُسَّ إِنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ  
لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ  
اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا مَرَّ مُسَّ وَجَاءَ رَجُلٌ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدُنَا يُذْنِبُ قَالَ يَكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ  
يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوبُ قَالَ يُغْفَرُ لَهُ وَيَتَابُ عَلَيْهِ قَالَ فَيَعُودُ  
فَيُذْنِبُ قَالَ يَكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوبُ  
قَالَ يُغْفَرُ لَهُ وَيَتَابُ عَلَيْهِ وَلَا يَمْلِكُ اللَّهُ حَتَّى تَمْلُكُوا  
طُسْ ط

توبہ اور نماز توبہ کا بیان

ترجمہ :- جب کسی شخص سے کوئی خطا یا گناہ سرزد ہوا اور وہ اللہ سے توبہ کرنا چاہے تو اللہ عز و جل کے سامنے ہاتھ اٹھا کر کہے اے اللہ! میں تیرے سامنے (ان گناہوں سے) توبہ کرتا ہوں (اور) اب کبھی انہیں نہیں کروں گا، تو اس کے (تمام گناہ اور قصور) معاف ہو جاتے ہیں، جب تک کہ وہ دوبارہ ان گناہوں میں مبتلا نہ ہو۔ حاکم (عن ابی الدرداء)۔

جو شخص کوئی گناہ کرے، پھر اٹھ کر (اچھی طرح) غسل اور وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔ سنن اربعہ، ابن حبان، ابن سنی (عن ابی بکر الصدیق)۔

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہا ہائے گناہ! ہائے گناہ! آپ نے فرمایا یا رب! نہ کہہ بلکہ کہہ اے اللہ! میرے گناہوں سے تیری مغفرت بہت وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل کی بہ نسبت تیری رحمت کی زیادہ امید ہے، چنانچہ اس نے کہا پھر آپ نے فرمایا ”پھر کہہ“ اس نے دوبارہ کہا، پھر آپ نے فرمایا ”پھر کہہ“ اس نے تیسری بار پھر کہا، پھر آپ نے فرمایا کھڑا ہو جا اللہ نے تجھے بخش دیا۔ حاکم (عن جابر بن عبد اللہ)۔

اللہ تعالیٰ رات کو اپنا دست (رحمت) بڑھاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار رات کو توبہ کر لے اور دن کو اپنا دست (رحمت) بڑھاتا ہے تاکہ رات کا گنہگار دن کو توبہ کر لے (اور اسی طرح کرتا رہے گا) یہاں تک کہ آفتاب مغرب سے نکل آئے گا (یعنی قیامت آجائے گی) مسلم، حاکم، (عن ابی موسیٰ الاشعری)۔

ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص گناہ کرتا ہے (اس کا کیا حال ہوگا) آپ نے فرمایا ”اس کے ذمہ لکھ دیا جاتا ہے“ اس شخص نے کہا پھر وہ اس سے توبہ اور استغفار کرتا ہے آپ نے فرمایا ”اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور توبہ قبول کر لی جاتی ہے“ اس شخص نے کہا دوبارہ پھر وہ گناہ کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا ”اس کے ذمہ لکھ دیا جاتا ہے“ اس شخص نے کہا پھر وہ اس گناہ سے توبہ اور استغفار کر لیتا ہے، آپ نے فرمایا ”اس کو بخش دیا جاتا ہے اور توبہ قبول ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ بخشش کرنے سے نہیں تھکتا، جب تک تم بخشش مانگتے مانگتے نہ تھک جاؤ“ طبرانی فی الاوسط، طبرانی (عن عقبہ بن عامر)۔

وَإِذَا قُحِطُوا الْمَطَرُ فَلْيَجْتُوا عَلَى السَّرَكِبِ ثُمَّ لِيَقُولُوا يَا رَبِّ  
يَا رَبِّ عَوْ وَدُعَاءُ الْإِسْتِسْقَاءِ اللَّهُمَّ اسْقِنَا اللَّهُمَّ اسْقِنَا اللَّهُمَّ  
اسْقِنَا خ اللَّهُمَّ اغْنِنَا اللَّهُمَّ اغْنِنَا اللَّهُمَّ اغْنِنَا وَإِنْ كَانَ إِمَامًا خَرَجَ  
إِذَا بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ  
مَا لَكَ يَوْمَ الدِّينِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَرِيدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ  
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ  
وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حَيْثُ نَقُومُ فَعِيدِي  
حَتَّى يَبْدُ وَيَبَاضُ الْبَطْنُ ثُمَّ يُجَوِّلُ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَيُجَوِّلُ  
رِذَاءَهُ وَهُوَ رَافِعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَقْبَلُ عَلَى النَّاسِ وَيَنْزِلُ فَيُصَلِّي  
رَكْعَتَيْنِ كَحِبِّ مُسْ اللَّهُمَّ اسْقِنَا غِنًا مُغْنِنًا مَرِيًّا  
مُرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا دَمُصًّا غَيْرَ أَجَلٍ كَ  
رَأَيْتِ مُصَّ اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَكَهَائِمَكَ وَانْشُرْ  
رَحْمَتَكَ وَآخِ بِلَدِكَ السَّيِّئَةِ اللَّهُمَّ أَنْزِلْ عَلَى أَرْضِنَا  
زِينَتَهَا وَسُكْنَهَا عَوْ اللَّهُمَّ ضَاحِتْ جِبَالَنَا وَاعْبَرَتْ أَرْضَنَا  
وَهَامَتْ دَوَابُّنَا مُعْطَى الْخَيْرَاتِ مِنْ أَمَاكِنِهَا وَمُنْزِلَ الرِّجْمَةِ  
مِنْ مَعَادِنِهَا وَفُجِّرِي الْبَرَكَاتِ عَلَى أَهْلِهَا بِالْغَيْثِ الْمَغِيثِ

أَنْتَ الْمُسْتَغْفِرُ الْغَفَّارُ فَاسْتَغْفِرُكَ لِحَقَائِكَ مِنْ ذُنُوبِنَا  
وَنُتُوبُ إِلَيْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَايَا نَا اللَّهُمَّ فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ  
عَلَيْنَا مِدْرَارًا وَأَوْصِلْ بِالْغَيْثِ وَالكِفِّ مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ  
حَيْثُ يَنْفَعُنَا وَيَعُودُ عَلَيْنَا غَيْثًا عَامًّا طَبَقًا غَبَقًا مُجَلَّلًا عَذَقًا  
خَضِبًا زَاتِعًا مُمَرِّجًا النَّبَاتِ عَوًى

ترجمہ: جب قط سالی ہو تو دوزانو بیٹھ کر کہیں اے ہمارے پروردگار! اے ہمارے پالنے والے، ابو عوانہ  
(عن سعد بن ابی وقاصؓ)

(بارش کے لئے دعا کرنا) اے اللہ! ہمیں پانی دے، اے اللہ! ہمیں پانی دے۔ اے اللہ!  
ہمیں پانی دے، بخاری (عن انسؓ)

اے اللہ! مینہ برسا دے، اے اللہ! مینہ برسا دے، اے اللہ! مینہ برسا دے۔ مسلم (عن انسؓ)  
اور اگر امام ہو تو سورج کی کرن پو پھٹتے وقت (جنگل کی طرف) نکلے، اور منبر پر بیٹھ کر تکبیر کہے  
اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے، پھر کہے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا  
بہرحال نہایت رحم والا (اور) روز جزا کا مالک ہے، اللہ کے سوا کوئی پرستش کے قابل نہیں،  
وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اے اللہ! تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو بے پروا اور بے نیاز  
ہم فقیر و محتاج، تو ہم پر مینہ برسا اور جتنا برساتے اس سے ہمیں روزی دے اور ایک مدت تک  
فائدہ پہنچا، پھر دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ بغل کی سفیدی ظاہر ہو جائے، پھر لوگوں کی طرف  
اپنی پیٹھ پھیر دے اور اپنی چادر لوٹ لے اور ہاتھ برابر اٹھائے رکھے، پھر لوگوں کی طرف منہ کرے،  
اور منبر سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھے۔ ابو داؤد، ابن حبان، حاکم (عن عائشہؓ)

اے اللہ! ہم پر ایسا مینہ برسا جو فریاد رسی کرنے والا، ارزانی پیدا کرنے والا، نفع دینے  
والا، نقصان کرنے والا ہو، جلدی برسنے والا ہو، دیر میں برسنے والا نہ ہو۔ ابو داؤد، ابن ابی  
شیبہ، (عن جابرؓ) (عن کعب بن عجرہؓ)

اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو سیراب کر، اور اپنی وسیع رحمت کو ہر طرف پھیلا، اور اپنے  
مرزہ شہر کو چلا اٹھا۔ ابو داؤد۔

اے اللہ! ہماری زمین کو اس کی رونق اور بہار اور بھلائی اور چین سے نواز دے۔ ابو عوانہ،  
(عن سمرہ بن جندبؓ)

اے اللہ! ہمارے پہاڑ بے آب و گیاہ ہو گئے، ہماری زمین گرد آلود ہو گئی، جانور پیا سے تر پئے لگے، اے بھلائیوں کو اس کے خزانہ سے دینے والے اور رحمت کو اس کی کانوں سے نازل فرمانے والے اور برکت والوں پر فریاد رس مینہ سے برکتیں برسانے والے تو ہی وہ ذات ہے جس سے بخشش مانگی جائے (اور) تو ہی بڑا بخشنے والا ہے، ہم تجھ سے اپنے خاص گناہوں کی مغفرت چاہتے ہیں اور عام گناہوں کی تو بکرتے ہیں، اے اللہ! ہم پر آسمان سے برابر لگاتار موسلا دھار مینہ برسا، اور اپنے عرش کے نیچے سے ایسا مینہ برسا جو عام اور بکثرت ہو (اور تمام مخلوق کو) سیراب کرنے والا، اور زمین کو سرسبز و شاداب کرنے والا ہو، بڑی بوند والا ہو اور ازانی اور خوب گھاس پیدا کرنے والا ہو۔ ہماری کفایت فرا جو ہمیں نفع دے اور اس کا نفع پے در پے ہو۔ (ابو عوانہ عن حریش)

**مشرح:** غَيْثٌ طَبَقٌ = بالتحریک کے معنی ہیں وہ مینہ جو روئے زمین کو ڈھانک لے، یعنی عام اور بکثرت ہو طَبَقُ الشَّيْءِ = عام ہونا، طَبَقُ السَّحَابِ الْجَوِّ، بادل کا فضا کو گھیر لینا، طَبَقُ السَّمَاءِ وَجْهَ الْأَرْضِ پانی کا روئے زمین کو ڈھانپ لینا۔ غَيْثٌ طَبَقٌ = ای عام و اسع (مجمع بحار الانوار)  
غَيْثٌ = بمعجم موحده مفتوشین، کسی نے ذکر نہیں کیا۔ ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ بہت زیادہ کے معنی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ غَبَق سے لیا ہو جس کے معنی ہیں شام کو پینے کی چیز، پھر تجرید کر کے ساقی کے معنی لئے ہوں۔ لغت میں غَبَقٌ باب نصر یا ضرب سے آتا ہے جس کے معنی ہیں شام کو پینے کی چیز پلانا، غَبَقُ الْغَنَمِ بکری کو شام کو پلانا یا دوہنا۔

غَيْثٌ مُجَلَّلٌ = عام بارش وہ مینہ جو زمین کو پانی اور سرسبز سے ڈھانک لے۔ جَلَّلُ الشَّيْءِ، عام ہونا، ڈھانپ لینا، اور اسی سے ہے جَلَّلُ الْمَطَرِ الْأَرْضَ بارش نے زمین کو ڈھانپ لیا۔ غَدَقٌ = بکثرت اور بڑی بوند والا مینہ، غَدَقُ الْمَطَرِ = بکثرت بارش ہونا، غَدَقُ رَيْحِ الدَّالِ الْمَطَرِ انکبار القطر (مجمع بحار الانوار)

غَيْثٌ خِصْبٌ = بکسر معجمہ وہ مینہ جس سے سرسبزی اور ازانی ہو، خِصْبٌ = سرسبز گھاس کی کثرت، فراخی، جمع نصاب، کہا جاتا ہے۔ بَدَدٌ خِصْبٌ = سرسبز شہر۔  
غَيْثٌ رَائِعٌ = رَائِعٌ سے ہے جس کے معنی ہیں آسودہ زندگی والا جس کو ہر چیز حاصل ہو، یعنی وہ بارش جس سے بہت گھاس اُگے، جس کو مویشی چریں اور خوش حالی ہو۔  
رَائِعٌ = آسودہ زندگی بسر کرنا۔

رَائِعٌ فِي الْمَكَانِ = اقامت کرنا اور فراخی کے ساتھ کھانا پینا — کَلَّ رَائِعٌ = چرنے والے کے لئے کافی گھاس  
مِهْرُغُ النَّبَاتِ = بضم میم اولی و کسر مہملہ، کثرت سے اُگانے والا۔

### نماز استسقاء

جس سال بارش بند ہو جاتی اور قحط کے عام آثار نمایاں ہوتے تو جناب رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم

ایک دن معین کر کے نہایت عجز و مسکنت کے کپڑے زیب جسم فرما کر عید گاہ تشریف لے جاتے وہاں مسلمان جمع ہوتے اور آپ دو رکعت نماز بلند مشرآۃ سے ادا کرتے۔ نماز کے ساتھ خطبہ بھی پڑھتے مگر کبھی نماز سے پیشتر اور گاہے نماز کے بعد قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھ اوچے کرتے اور بے انتہا عجز و انکسار کے ساتھ دعا کرتے۔ ہاتھوں کی ہتھیلیاں زمین کی جانب اور پشت آسمان کی طرف رکھتے اور چادر مبارک کو لوٹاتے، چادر کے لوٹانے میں تغاؤل لینا مقصود ہوتا تھا کہ جس طرح چادر کی حالت بدل جاتی ہے اس طرح زمانے کی حالت بدل جائے۔ یعنی کال سے سماں اور قحط سالی سے فراخ سالی ہو جائے۔ خطبہ استسقار ان لفظوں سے شروع کرتے:-

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين لا اله الا الله يفعل ما يريد اللهم انت الله لا اله الا انت انت الغني ونحن الفقراء انزل علينا الغيث واجعل ما انزلت علينا قوة وبلا غا الى حين ۝

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو دنیا جہان کا پروردگار ہے نہایت مہربان بہت رحم والا روز جزا کا مالک اللہ کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اے اللہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بے پروا اور بے نیاز ہے اور ہم فقیر و محتاج، تو ہم پر مینہ برسا اور جتنا برساتے اس سے ہمیں روزی دے اور ایک مدت تک فائدہ پہنچا۔

پھر یہ دعا پڑھے:-

اللهم استقم اغيثنا مغيشا مريبا نافعنا غير ضار عاجلا غير آجل اللهم استجب دعائنا وبجائتنا وانت حجتك واحي بلدك الميت اللهم اسقنا اللهم اسقنا ۝

اے اللہ! ہمیں مینہ کا پانی پلا کہ وہ ہماری فریاد سنی کرے اور انجام کار کے اعتبار سے سیر حاصل شاداب ہو نفع پہنچائے اور نقصان نہ دے جلدی بھستے تاخیر نہ کرے الہی! اپنے بندوں اور جانوروں کو پانی پلا اور اپنی وسیع رحمت کو ہر طرف پھیلا اور اپنے مردہ شہر کو جلا اٹھا یعنی زمین کو سرسبز اور شادابی سے مالا مال کر دے، اے اللہ! ہمیں پانی پلا، اے اللہ! ہمیں پانی پلا، اے اللہ! ہمیں پانی پلا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں قحط پڑا، لوگوں نے آپ سے پانی نہ برسنے کی شکایت کی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ عید گاہ میں منبر رکھا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، آپ علی الصباح عید گاہ تشریف لے گئے اور سورج نکل آیا تو اللہ کی حمد و ثنا کی اور تکبیر و تہلیل کہتے ہوئے خطبہ شروع کیا، خطبے سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھائے اور دیر تک عجز و تزاری کے ساتھ دعا کرتے رہے، پھر چادر لوٹائی اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر دعا کی اس کے بعد منبر سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی آپ کی دعا کے آثار قبولیت نمایاں ہوئے، دھواں دھار ابراٹھا اور موسلا دھار پانی برسنا شروع ہوا۔

وَأَسْتَغْفِرُكُمْ رَبِّنَا الْخُطَّابِ فَمَا نَزَلَ عَلَى الْأَسْتِغْفَارِ مُصَّ  
وَإِذَا رَأَى سَحَابًا مُقْبِلًا اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ  
بِهِ اللَّهُمَّ سَيِّئًا تَأْفَعًا فَإِنْ كَشَفَهُ اللَّهُ وَلَمْ يُمِطْ حَمْدَ اللَّهِ عَلَى  
ذَلِكَ دَسَّ قَ وَإِذَا رَأَى الْمَطَرَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا تَأْفَعًا اللَّهُمَّ  
سَيِّئًا تَأْفَعًا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا مُصَّ فَإِذَا كَثُرَ وَخِيفَ الضَّرَرُ اللَّهُمَّ  
حَوَالَيْنَا وَاعْلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْأَكَامِ وَالْأَجَامِ وَالْظَّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ  
وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ مَ

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رجب (بارش کی دعائیں تو استغفار کے علاوہ کچھ نہ کیا۔ ابن ابی شیبہ  
(عن عائشہ)

اور رجب بادل آتا ہوا دیکھے تو کہے اے اللہ! ہم اس چپقل کی بڑائی سے رجو یہ بادل لے کر  
آیا ہے، تیری پناہ لیتے ہیں۔ اے اللہ! اس بادل کو بہت برسنے اور نفع دینے والا کر دے۔ اور اگر بادل کھول دے  
اور بارش نہ برسے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرے۔ ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ (عن عائشہ)  
اور رجب بارش دیکھے تو کہے اے الہی! خوش حال کرنے والی بارش برس! بخاری (عن عائشہ)  
اے اللہ! خوب برسنے اور نفع دینے والا مینہ برس! دو یا تین بار کہے۔ ابن ابی شیبہ (عن عائشہ)  
پھر رجب زیادہ بارش ہو جائے اور نقصان کا ڈر ہو تو کہے اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسنا  
ہم پر نہ برسنا، اے اللہ! ٹیلے، قلعے، نالے اور درخت اُنکے کے مقامات

شرح: الْأَكَامُ - واحد أَكْمَةٍ، ٹیلہ، چھوٹی پہاڑی۔

الْأَجَامُ - واحد أَجْمَةٍ، قلعہ۔

الْظَّرَابُ - واحد ظَرَبٍ، اُبھرتا ہوا تیز پھیر، چھوٹا ٹیلہ۔

وَإِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ أَلْهَمَ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا  
تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ تِسْ مَسْ سُبْحَانَ  
الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ مَوْطَا  
وَإِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ اسْتَقْبَلَهَا بِوَجْهِهِ وَجَنَّا عَلَى رُكْبَتَيْهِ  
وَيَدَيْهِ طَبْ ط وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ  
مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ  
مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ مَرَّتِ سَ طَبْ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا  
رِيحًا وَلَا تَجْعَلْهَا رِيحًا اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا  
عَذَابًا طَبْ ط وَإِنْ جَاءَ مَعَ الرِّيحِ ظُلُمَةٌ تَعُوذُ بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ  
كَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَ  
خَيْرِ مَا أُمِرْتُ بِهِ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا  
فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرْتُ بِهِ تِسْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ  
مَا أُمِرْتُ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُمِرْتُ بِهِ ص اللَّهُمَّ  
لَقْنَا لَا عَقِيمًا حَبْ طَسْ

ترجمہ: اور جب بادل کی گرج اور بجلی کی کرک سنے تو کہے اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے اور عذاب سے  
ہلاک نہ فرما اور اس کے آنے سے پہلے ہمیں عافیت دے۔ ترمذی، نسائی، حاکم (عن ابن عمر)  
پاک ہے وہ ذات جس کی ریادلوں کی) گرج اس کی تعریف کے ساتھ (اس کی) پاکیزگی بیان  
کرتی اور (نیز) فرشتے اس کے خون کے مارے (اس کی حمد و ثنا میں لگے رہتے ہیں) مالک فی الموطا

موقوفاً عن عبد اللہ بن الزبیر (

اور جب آندھی چلے تو اس کی طرف منہ کر لے اور رقعہ کی طرح) دوزانو بیٹھ کر، طبرانی فی کتاب الدعاء  
والکبیر (عن ابن عباسؓ)

اور کہے اے اللہ! میں تجھ سے اس آندھی کی اور اس چیسر کی جو اس میں ہے، اور جس چیز کے  
لئے یہ بھیجی گئی ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور میں اس آندھی کی اور اس چیسر کی جو اس میں  
ہے، اور جس کے لئے یہ بھیجی گئی ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ مسلم، ترمذی، نسائی،  
(عن عائشہؓ) طبرانی (عن ابن عباسؓ)

اے اللہ! اس آندھی کو خیر و برکت والی ہو بنا برباد کرنے والی نہ بنا، اے اللہ! اس کو رحمت کر  
عذاب نہ بنا۔ طبرانی فی الکبیر و کتاب الدعاء (عن ابن عباسؓ)

اور اگر آندھی کے ساتھ اندھیرا بھی ہو تو "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ  
بِرَبِّ النَّاسِ" پڑھے۔ ابوداؤد (عن عقبہ بن عامرؓ)

(اور کہے) اے اللہ! ہم تجھ سے اس آندھی کی اور اس چیسر کی جو اس میں ہے، اور جس چیز  
کا اے حکم دیا گیا ہے اس کی نصیر چاہتے ہیں اور اس آندھی کی اور اس چیسر کی جو اس میں ہے  
اور جس کا اے حکم ہوا ہے، اس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ ترمذی، نسائی، (عن ابی بن کعبؓ)  
اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کی خیر مانگتا ہوں جس کا اس آندھی کو حکم دیا گیا ہے اور  
اس چیسر کی برائی سے جس کا اے حکم دیا گیا ہے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ابویعلیٰ (عن انسؓ)  
اے اللہ! تو اس ہوا کو بار آور کر خالی نہ کر، ابن جان، طبرانی فی الاوسط (عن سلمہ بن  
الاکوعؓ)

**شرح:** لَفَحَتْ = لَفَحًا وَلَفَحًا وَلَفَاحًا النَّاَقَةُ وَنَحَوَهَا، بوجھل ہونا، حاملہ ہونا، یعنی وہ

بادل جو پانی سے بھرے ہوں وہ ہوائیں جو پانی اٹھائے ہوئے ہوں۔

عَقَبْنِمَّ = بانجھ یعنی وہ ہوا جو پانی سے خالی ہو۔

وَإِذَا سَمِعَ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ خ م  
د ت س وَإِذَا سَمِعَ تَهَيُّقَ الْحَمِيرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ  
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ خ م د ت س م م وَكَذَلِكَ إِذَا  
سَمِعَ نُبَاحَ الْكَلَابِ د س م م وَإِذَا رَأَى الْكُشُوفَ  
فَلْيَدْعُ اللَّهَ وَلْيُكَبِّرْ وَلْيُصَلِّ وَلْيَتَصَدَّقْ خ م د س

ترجمہ: اور جب مرغ کی بانگ سے تو اللہ سے اس کا فضل مانگے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی (عن ابی ہریرۃؓ)

اور جب گدھے کو رینگتے (اس کی آواز کو) سنے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم (عن ابی ہریرۃؓ)

اور اسی طرح جب کتوں کو بھونکتے سنے تو بھی شیطان لعین سے اللہ کی پناہ مانگے، ابوداؤد، نسائی، حاکم (عن جابر بن عبد اللہؓ)

اور جب سورج یا چاند گہن ہو تو اللہ سے دعا کرے، تکبیر کہے، نماز پڑھے اور صدقہ دے، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی (عن عائشہؓ)

شرح: لغت میں کسوف کا اطلاق سورج اور چاند دونوں کے گہن لگنے پر ہوتا ہے اور لغت ہی میں سورج کے گہن لگنے کو کسوف اور چاند کے گہن لگنے کو خسوف بھی کہتے ہیں۔

سورج گہن کے وقت احناف کے نزدیک دو رکعت نماز باجماعت لمبی قرأت کے ساتھ پڑھے اور خطبہ پڑھے اور چاند گہن میں ہر شخص علیحدہ علیحدہ نماز پڑھے اور فقیروں، محتاجوں کو صدقات وغیرہ دے، اور لونڈی غلام آزاد کرے۔

## نماز کسوف و خسوف

عرب میں اکثر سورج گہن کو کسوف اور چاند گہن کو خسوف کہتے ہیں، جب ایسا موقع پیش آئے تو امام کو مناسب ہے کہ کسی آدمی کو بھیجے کہ مسلمانوں کو جمع کرے اور جب وہ جمع ہو جائیں تو مسجد میں دو رکعت نماز جماعت سے ادا کرے قرأت بلند آواز سے کرے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ عنکبوت اور دوسری میں سورۃ روم پڑھنا مستحب ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گہن پڑا تو آپ نے دو رکعتیں جماعت سے پڑھیں، اس نماز میں آپ کا قیام بہت طویل تھا، یعنی سورۃ بقرہ کے

مقدار قرآن پڑھا پھر رکوع کیا اور بہت دیر تک رکوع میں رہے، رکوع سے اٹھ کر پھر قیام کیا لیکن یہ قیام پہلے سے قدرے خفیف تھا، اس کے بعد پھر رکوع کیا اور پہلے رکوع کی بہ نسبت یہ رکوع بہت ہی خفیف تھا، پھر کھڑے ہوئے اور سجدے میں تشریف لے گئے، ایک سجدے کے بعد دوسرا سجدہ کیا، اس کے بعد دوسری رکعت پڑھنے کھڑے ہوئے اور جس طرح پہلی رکعت پڑھی تھی۔ دوسری بھی اسی طرح پوری کی یعنی اس میں بھی دو رکوع تھے، دو قیام تھے، دو قرأتیں تھیں لیکن اس رکعت کا قیام اور رکوع اور قرأتیں پہلی رکعت کے قیام اور رکوع اور قرأتوں سے کم تھیں، نماز سے فارغ ہوئے تو سورج بالکل صاف اور روشن تھا اس کے بعد آپ نے اٹھ کر ویسے ہی دو خطبے پڑھے جیسے جمعہ میں پڑھے جاتے ہیں، ان خطبوں میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ سورج اور چاند خدا کی دو نشانیاں ہیں اور یہ دونوں کسی کے مرنے یا پیدا ہونے پر نہیں گہن لگتے، لوگو! جب تمہیں یہ موقع پیش آئے تو اللہ کے ذکر میں مصروف ہو جاؤ، دعا مانگو تکیہ و تہلیل میں مشغول ہو نماز پڑھو، خیر خیرات کرو، اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اُمّت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سخت غیر متدبّر ہے اس سے بڑھ کر کوئی غیور نہیں بخدا اگر تمہیں ان باتوں کا علم ہو جن کا مجھے علم ہے تو روؤ بہت اور ہنسو بھٹوڑا۔

اہل جاہلیت کا اعتقاد تھا کہ دنیا میں جب کوئی عظیم الشان حادثہ پیش آتا مثلاً کوئی بڑا شخص مرنے کو ہوتا یا ضرغام پیدا ہوا چاہتا ہے تو سورج گہن اور اسی طرح چاند گہن پڑتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گہن پڑا تو اتفاق سے اسی روز آپ کے فرزند ابراہیم کا جو ماریہ قبیلہ کے بطن سے تھے حالت شیرخوارگی میں انتقال ہو گیا، ماریہ قبیلہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی تھیں جنہیں شاہ مقوش نے ہدیہ آپ کی خدمت میں بھیجا تھا، ابراہیم کا انتقال ہوا تو لوگوں نے اپنے پُرائے خیال کے مطابق کہنا شروع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم کے وفات پا جانے پر سورج گہن پڑا ہے، چونکہ لوگوں کے اس اعتقاد میں ایک طرح کی بوئے شرک پائی جاتی تھی اس کے تدارک کے لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا کہ چاند سورج اللہ کی دو نشانیاں ہیں اور یہ دونوں کسی کے مرنے یا پیدا ہونے پر نہیں گہن کھاتے، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خطبہ آپ کی کمال عبودیت اور صداقت پر بڑی بھاری دلیل ہے۔

آپ کے فرزند ابراہیم کے متعلق ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ جب ان کا انتقال ہونے کو ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع چند صحابیوں کے ابوسیف آہن گر کے مکان پر تشریف لے گئے، یہ ابوسیف ابراہیم کی دایہ اور منہ کے شوہر تھے جن کا نام برابر بن آغوش اور ان کی بی بی کا نام خولہ بنت المنذر تھا، حضور انور نے ابراہیم کو گود میں لے کر ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور سونگھا حالانکہ ابراہیم دم توڑ رہے تھے، اس وقت ان کی عمر دو برس کی تھی اور بعض کہتے ہیں سولہ مہینے آٹھ روز کی اور بروایت بعض ایک سال دس مہینے چھ روز کی، بہر کیف حالت رضاع میں تھے کہ انتقال کیا، اس وقت رسول اللہ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور آپ زار و قطار رو رہے تھے، عبدالرحمن بن عوف جو ایک بڑے جلیل القدر صحابی تھے اور

اس موقع پر موجود تھے کہنے لگے یا رسول اللہ آپ باوجود اس معرفت اور جلالت شان کے روتے ہیں منرا یاہ  
 "ابن عوف! یہ آنسو بے صبری اور ناشکیبائی اور جزع کی وجہ سے نہیں بہتے بلکہ رحمت اور رقت  
 کے اثر سے بہتے ہیں" اس کے بعد آپ متواتر آنسو بہانے اور فرمانے لگے کہ "آنکھیں آنسو بہاتیں ہیں اور  
 دل غمگین ہوتا ہے اور ہم وہی بات کہتے ہیں جسے ہمارا پروردگار پسند کرتا ہے اور اے ابراہیم ہم تیری  
 جدائی سے غمگین ہیں"

سورج اور چاند گہن کی نمازوں کا وہی وقت ہے جب گہن پڑنے لگے، لیکن جن وقتوں میں  
 نماز پڑھنے کی شرعی ممانعت ہے یعنی سورج کے نکلنے ڈوبنے اور زوال کے اوقات، تو ان اوقات  
 میں نہ پڑھیں بلکہ خدا کی حمد و ثنا اور تکبیر و تہلیل میں مشغول ہوں اور گناہوں سے توبہ کریں۔ پھر پڑے  
 تو خیرات و صدقات دیں، ان اوقات کے نکل جانے کے بعد بھی گہن باقی ہے تو نماز قائم کریں خطبہ  
 پڑھیں :

جب کسی گہن پڑتا تو جناب رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم اُڑ جاتے کہ مبادا آج ہی قیامت نہ  
 ٹوٹ پڑے، آپ گھبرائے گھبرائے مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھنی شروع کر دیتے اور حاضرین  
 کی طرف گردے سخن کر کے فرماتے کہ لوگو! اللہ اپنے بندوں کو ان نشانیوں سے ڈراتا ہے کہ سون و  
 خسوف کی نماز حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرح پر منقول ہے۔ کبھی تو آپ ان دو رکعتوں میں دو  
 رکوع کرتے کبھی تین کبھی چار کبھی پانچ اور ہر رکوع کے بعد قرأت پڑھتے، کبھی ایسا ہوتا کہ ہر رکعت میں  
 ایک ہی رکوع کرتے، ان دونوں نمازوں میں عورتوں اور بچوں کا شامل ہونا اور نماز پڑھنا بھی  
 ثابت ہے، اس لئے اگر ان دونوں میں بھی بوڑھی عورتیں اور بچے سورج اور چاند گہن کی نمازوں  
 میں شامل ہو جائیں تو مضائقہ نہیں۔

چاند اور سورج کو جب گہن لگتا تھا تو تمام صحابہ صلوٰۃ الکسوف ادا فرماتے تھے، ایک بار مدینہ  
 میں گہن لگا تو حضرت عبداللہ بن زبیر نے دو رکعت نماز پڑھی ایک بار اور گہن لگا تو حضرت عبداللہ  
 ابن عباس نے لوگوں کو جمع کیا اور باجماعت نماز ادا فرمائی۔

وَإِذَا رَأَى الْهَلَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ حِيَّ اللَّهُمَّ أَهْلَهُ عَلَيْكَ  
 بِالْيَمَنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ  
 وَتَرْضَى رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ تَحِبُّ حِيَّ هَلَالَ خَيْرٌ وَرُشِدٌ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذَا الشَّهْرِ وَخَيْرِ الْقَدْرِ وَ  
 أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ط اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَهُ  
 وَنَصْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَفَتْحَهُ وَنُورَهُ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ  
 شَرِّهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ مَوْ مُصُّ وَإِذَا نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ  
 فَلْيَقُلْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الْغَاسِقِ تِ سِ مُصُّ  
 وَإِذَا رَأَى لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ حَبِ  
 الْعَفْوِ فَأَعْفُ عَنِّي تِ سِ قِ مُصُّ

ترجمہ: اور جب پہلی رات کا چاند دیکھے تو "اللہ اکبر" کہے۔ داری (عن ابن عمر)  
 اور یہ دعا کرے اے اللہ! اس چاند کو ہم پر خیر و برکت، ایمان و سلامتی اور اسلام  
 اور اس چاند کی توفیق دینے کے ساتھ نکال جس سے تو راضی ہوتا ہے اور پسند کرتا ہے۔  
 (اے چاند!) میرا اور تیرا پروردگار ادر ہے، ترمذی، ابن حبان، داری (عن طلحہ بن  
 عبدالدار)

یہ خیر و بھلائی کا چاند ہے، اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینہ کی خیر و برکت اور تقدیر  
 کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس کی برائی سے تیری پناہ لیتا ہوں یہ دعائیں مرتبہ پڑھے۔  
 طبرانی (عن رافع بن خدیج)

اے اللہ! ہمیں اس مہینے کی بہتری و بھلائی، نصرت و برکت، فتح و ظفر اور اس کا نور  
 نصیب فرما، اور ہم اس کی اور اسکے بعد آنے والے مہینے کی برائی سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔  
 ابن ابی شیبہ موقوفاً (عن علی)

اور جب ماہ کامل دیکھے تو کہے میں اس چھپنے والے کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ترمذی،  
نسائی، حاکم (عن عائشہ)  
اور جب شب قدر دیکھے تو کہے الہی! معاف کرنا تیری ہی شان ہے، کیونکہ معاف کرنا تجھے  
پسند ہے، پس تو مجھے معاف کر دے۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم (عن عائشہ)

**شرح :** رمضان شریف میں ایک رات نہایت برکت والی ہے جس میں عبادت کرنا ایک ہزار  
ماہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ اسی کو **لیلۃ القدر** کہتے ہیں، جو شخص اس رات کی عبادت سے محروم رہا  
وہ بڑی نعمتوں سے محروم رہا اس مبارک رات کے تعین میں شارح اسلام سے کوئی قول فیصل منقول نہیں  
ہے، صرف اس قدر بتایا گیا ہے کہ رمضان کے آخر دسے میں کسی طاق رات میں ہوتی ہے۔  
بخاری شریف کی روایت میں آیا ہے کہ اکثر یہ رات رمضان کی اکیسویں یا تیسویں یا پچیسویں یا  
یا ستائیسویں یا اسیسویں تاریخ کی راتوں میں پھرتی ہوئی ہر سال ہوا کرتی ہے۔ اس رات کی بڑی علامت  
یہ ہے کہ اس کی صبح کو سورج کی روشنی مدھم پڑ جاتی ہے۔ اس رات میں حضرت جبریل علیہ السلام آسمان سے  
اترتے ہیں اور ان کے ساتھ مقرب فرشتوں کی ایک جماعت ہوتی ہے، عبادت کرنے والے مسلمانوں کے حق میں  
دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرماتا ہے، اور اس رات کی عبادت کی برکت سے مسلمانوں کے  
اگلے تمام گناہ بخش دیتا ہے۔

وَإِذَا نَظَرْتُ وَجْهَهُ فِي الْمِرْآةِ اللَّهُمَّ أَنْتَ حَسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ  
 خُلُقِي حَبِّ هِيَ اللَّهُمَّ كَمَا حَسَنْتَ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خُلُقِي وَ  
 حَرِّمْ وَجْهِي عَلَى النَّارِ رَأَى الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَوَّى خَلْقِي وَ  
 أَحْسَنَ صُورَتِي وَزَيَّنَ مِنِّي مَا شَاءَ مِنْ غَيْرِي رَأَى الْحَمْدُ  
 لِلَّهِ الَّذِي سَوَّى خَلْقِي فَعَدَّلَ لَهُ وَصَوَّرَ صُورَتَهُ وَجْهِي فَأَحْسَنَهَا  
 وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَسَمَ وَإِذَا سَلَّمَ عَلَى أَحَدٍ فَلْيَقُلْ  
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ خ مَرَّسَ السَّلَامُ عَلَيْكَ د ت س مَرَّسَ  
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ د ت س مَرَّسَ وَبَرَكَاتُهُ د ت س مَرَّسَ فَإِذَا  
 رَدَّ السَّلَامَ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ع  
 مَرَّسَ حَبِّ وَعَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ عَلَيْكَ مَرَّتِ س  
 أَوْ وَعَلَيْكَ خ مَرَّدَتِ س وَإِذَا بُلِّغَ سَلَامًا مِنْ أَحَدٍ  
 فَلْيَقُلْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ع أَوْ وَعَلَيْكَ  
 وَعَلَيْهِ السَّلَامُ س

ترجمہ: اور جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو کہے اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے، تو میرے  
 اخلاق بھی اچھے کر دے۔ ابن حبان (عن ابن مسعود)، الدارمی (عن عائشہ)  
 اے اللہ! جیسی تو نے میری صورت بنائی ہے، میرے اخلاق بھی اچھے کر دے، اور مجھے دوزخ  
 پر حرام کر دے، بزار (عن عائشہ)

اللہ کا شکر ہے جس نے میری تخلیق اچھی کی اور میری صورت اچھی بنائی، اور مجھ میں وہ  
 عضو، خوبصورت بنائے جو دوسروں میں غیب دار کہتے۔ بزار (عن انس)

اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے بنایا تو بہت درست بنایا، اور جوڑ بند مناسب رکھے، اور میرے چہرے کا نقشہ خوب ہی بنایا، اور مجھے اپنے فرماں برداروں میں کر دیا، طبرانی فی الاوسط، ابن سنی، (عن انسؓ)

اور جب کسی کو سلام کرے تو کہے "السلام علیکم" تم سلامت رہو۔ بخاری، مسلم، نسائی، (عن ابی ہریرۃؓ)

(یا) "السلام علیک" تو سلامت رہے۔ ابو داؤد، ترمذی، نسائی، دارمی، (عن جابرؓ) اور "ورحمۃ اللہ" اللہ کی رحمت ہو۔ ابو داؤد، ترمذی، نسائی، دارمی (عن عمران بن حصینؓ) "وبرکاتہ" اور اس کی برکتیں ہوں۔ ابو داؤد، ترمذی، نسائی، دارمی (عن عمران بن حصینؓ) اور جب سلام کا جواب دے تو "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہے، تم بھی سلامت رہو اور تم پر بھی اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، صحاح ستہ، ابن مردویہ (عن عائشہؓ) نسائی، ابن جہان (عن انسؓ)

اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے جواب میں کہے "علیک" تم پر بھی ہو۔ مسلم، ترمذی، نسائی (عن ابن عمرؓ)

(یا) "وعلیک" اور تم پر بھی ہو، کہے، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی (عن ابن عمرؓ) اور جب کسی کو سلام پہنچایا جائے تو اس کے جواب میں اُسے کہنا چاہئے "وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" وہ بھی سلامت رہے اور اس پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں صحاح ستہ (عن عائشہؓ)

یا "وعلیک وعلیہ السلام" کہے تو بھی اور وہ بھی سلامت رہے۔ نسائی (عن انسؓ)

**شرح:** السلام علیکم کے معنی ہیں، اللہ تمہیں تمام آفتوں سے بچائے اور سلامت رکھے۔ یہ ہیں کہ سلام زبان سے کرے اور جہاں تک ہو سکے "السلام علیکم" سلام کرنے کے آداب | کہے کیونکہ یہ الفاظ محبوب دو جہاں کے ہیں، جو خیر و برکت ان الفاظ میں ہوگی وہ کسی اور دو کے الفاظ میں نہیں ہوگی۔ سلام کرنا سنت ہے، اس کا جواب فرض کفایہ ہے یعنی اگر کسی نے مجلس میں آکر سلام کیا اور ایک شخص نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا اور اگر سب کے سب خاموش رہے تو سب گنہگار ہوں گے۔

**سلام کی ممانعت** | خطبہ کے وقت، قرآن مجید پڑھنے یا سننے والے کو، اذان یا تکبیر کہتے وقت پیشاب یا پاخانہ کرنے والے کو، قاضی کو فیصلہ کرنے کی حالت میں، استاد کو پڑھاتے وقت، نماز پڑھنے والے کو، شطرنج یا تاش یا گنبد وغیرہ کھیلنے والے کو، مبتدع یعنی رافضی، خارجی، ملحد، زندیق، مسخرے، جھوٹی کہانیاں کہنے والے، بہبودہ گو، گالیاں دینے والے،

نیا دین ایجاد کرنے والے، جھوٹ بولنے والے اور وہ لوگ جو بازار میں اپنے کاروبار میں مصروف ہیں۔ بازار میں کھانٹنے والے اور کافر ان سب کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

خطبہ کے وقت سلام کرنے والا گنہگار ہوگا، اور سننے والے اس کا جواب نہ دیں، اسی طرح قرآن مجید پڑھنے والے کو یا اذان اور اقامت کے وقت یا پیشاب یا تنخانہ کرنے والے کو سلام کرنے والا گنہگار ہوگا لیکن یہ سب لوگ اس کو جواب دیں اور نماز پڑھنے والے کو، سلام کرنے والا بھی گنہگار ہوگا اور وہ اس کا جواب نہ دے، سائل کو سلام کرنا مکروہ ہے اور اگر خود سائل سلام کرے تو جواب دینا واجب ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو کوئی سلام سے پہلے کچھ بات کرے اس کا جواب مت دو، اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، سوار پیادے کو، چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور جب اپنے گھر میں جائے تو گھر والوں کو سلام کرے اور گھر میں کوئی نہ ہو تو کہے :- السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین۔



وَإِذَا عَطَسَ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ خَ دَسَ عَلَى كُلِّ حَالٍ دَ  
تِ سَ سَ قِ الْحَمْدُ لِلَّهِ خَ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا  
عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى دَ تِ سَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ  
الْعَالَمِينَ دَ تِ سَ حُبِّ وَلْيَقُلْ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ خَ دَ  
سَ تِ سَ قِ وَلْيُرَدِّ عَلَيْهِ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصَلِّهِ  
بِالْكُمُ خَ دَ سَ تِ سَ يُغْفِرَ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ دَ تِ سَ  
حُبِّ لَنَا وَلَكُمْ سَ قِ مُسْ يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَلِيَاكُمْ وَيُغْفِرَ  
لَنَا وَلَكُمْ مَوَاطَاً وَإِنْ كَانَ كِتَابِيًّا قِيلَ لَهُ يَهْدِيكُمْ  
اللَّهُ وَيُصَلِّهِ بِالْكُمْ تِ دَ سَ مُسْ وَمَنْ قَالَ عِنْدَ كُلِّ  
عَطَسَةٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ لَهُ  
يَجِدُ وَجَعَ ضَرْسٍ وَلَا أُذُنَ أَبَدًا مَوْمُصٌ وَإِذَا طَنَّتْ  
أُذُنُهُ فَلْيَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُصَلِّ عَلَيْهِ  
وَلْيَقُلْ ذَكَرَ اللَّهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِي طَيِّيًا وَإِذَا بُشِّرَ بِمَا  
يَسُرُّهُ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ خَ مُدَ سَ قِ أَوْ حَمْدًا وَكَبَّرَ  
خَ مُرًا وَسَجَدَ لِلَّهِ شُكْرًا مُسْ أَوْ إِذَا رَأَى مِنْ نَفْسِهِ  
أَوْ مَالِهِ أَوْ غَيْرِهِ مَا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ سَ قِ  
مُسْ وَإِذَا أَرَادَ نُسُومًا إِلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

# عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ ص

ترجمہ: اور جب چھینک آئے تو "الحمد لله" کہے بخاری، ابوداؤد، نسائی (عن ابی ہریرۃ)  
ہر حال میں (اللہ کا شکر ہے) ابوداؤد (عن رفاعہ بن رافع) ترمذی، نسائی (عن ایوب)  
حاکم، ابن ماجہ (عن علیؓ)

اللہ ہی کی تعریف ہے ایسی تعریف جو بہت اور پاک ہے جس کے اندر اور جس کے اوپر  
برکت کی گئی ہے جس طرح ہمارا پروردگار (اس دنیا میں) پسند کرے اور (آخرت میں) راضی  
ہو۔ ابوداؤد، ترمذی، نسائی (عن رفاعہ ابن رافعؓ)

ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔ ابوداؤد،  
ترمذی، نسائی، ابن جان (عن سالم بن عبد اللہ)

اور سننے والے کو "یرحمک اللہ" اللہ تجھ پر رحم کرے کہنا چاہئے۔ بخاری، ابوداؤد،  
نسائی (عن ابی ہریرۃؓ) ترمذی، (عن ابی ایوبؓ) نسائی، ابن ماجہ، حاکم (عن علیؓ)  
پھر چھینکنے والا کہے اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کرے،  
بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی (عن ابی ہریرۃؓ) حاکم (عن ابی ایوبؓ)

اللہ میری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن جان (عن سالمؓ)  
(اللہ) ہماری اور آپ کی (بخشش فرمائے) نسائی، ابن ماجہ، حاکم (عن علیؓ)  
اللہ ہم پر اور آپ پر رحم کرے اور ہماری اور آپ کی مغفرت فرمائے، موقوفاً موطا  
(عن عمرؓ)

اور اگر چھینکنے والا اہل کتاب (یہودی یا نصرانی) ہو تو سننے والا اس کے جواب میں کہے،  
اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری اصلاح کرے۔ ترمذی، ابوداؤد، نسائی، حاکم (عن ابی  
موسیٰ الاشعریؓ)

اور جو شخص ہر مرتبہ چھینکنے کے وقت "الحمد لله رب العالمین علی کل حال"  
ہر حالت میں اللہ کا شکر ہے، جو تمام جہان کا پروردگار ہے، کہے تو جیتک زندہ رہے گا  
(اس کے) ڈاڑھ دانت اور کان میں کبھی درد نہ ہوگا۔ ابن ابی شیبہ، موقوفاً (عن علیؓ)  
اور جب کسی کا کان جھنجھٹانے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے اور آپ پر  
ورد بھیجے اور کہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھلائی سے یاد کرے جس نے مجھے یاد کیا۔ طبرانی  
ابن سنی (عن ابی رافع القطبیؓ)

ترجمہ حصن حصین

ترجمہ حصن حصین

اور جب کوئی خوشخبری سنے تو الحمد للہ کہے۔ بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ،  
(عن عائشہ)

یا "الحمد لله" اور "الله اکبر" کہے۔ بخاری، مسلم، (عن ابی سعید)  
یا سجدہ شکر ادا کرے۔ حاکم، احمد، عن عبدالرحمن بن عوف

اور جب اپنی ذات اور مال یا کسی دوسرے کی ذات و مال میں کوئی پسندیدہ بات دیکھے  
تو برکت کی دعا کرے۔ نسائی، ابن ماجہ، حاکم (عن عامر بن ربیعہ)

اور جب اپنے مال میں زیادتی چاہے تو کہے اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی  
اللہ علیہ وسلم پر اور تمام مومن مرد و عورت اور تمام مسلمان مرد و عورت پر رحمت نازل فرما۔ ابویعلیٰ،  
(عن ابی سعید)



ایسی چیز دیکھنے کی دعا  
مال پر طہنہ کی دعا۔

وَإِذَا رَأَى أَخَاهُ الْمُسْلِمَ يَضْحَكُ قَالَ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ  
 خُ مَسَّ وَإِذَا أَحَبَّ أَخَاهُ فَلْيُعَلِّمَهُ ذَلِكَ مَيَّ سَ دَ  
 حِبُ فَإِذَا قَالَ لَهُ لَرِيٌّ أُحِبُّكَ فِي اللَّهِ قَالَ أَحَبَّكَ الَّذِي  
 أُحِبُّتَنِي لَهُ سَ دَ حِبُ مَيَّ فَإِذَا قَالَ لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ قَالَ  
 وَلَكَ سَ وَإِذَا قِيلَ لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ قَالَ أَحْمَدُ اللَّهُ إِلَيْكَ  
 طَ وَإِذَا نَادَا رَجُلٌ رَدَّ عَلَيْهِ لَبَّيْكَ مَيَّ وَإِذَا صَنِعَ إِلَيْهِ  
 مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي  
 الثَّنَاءِ تِ سَ حِبُ وَإِذَا عَرَضَ عَلَيْهِ آخُوهُ مِنْ أَهْلِهِ  
 وَمَالِهِ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ خُ تِ سَ مَيَّ

ترجمہ: اور جب اپنے کسی مسلمان بھائی کو ہنستا دیکھے تو کہے، اللہ تجھے ہمیشہ ہنستا رکھے،  
 بخاری، مسلم، نسائی (عن عمرؓ)

اور جب اپنے کسی مسلمان بھائی سے محبت رکھے تو اس کو بھی اس کی خبر کر دے، ابن سنی  
 (عن مقدم بن معدی کرب) نسائی، ابو داؤد، ابن حبان (عن انسؓ)

اور جب اس سے کہے (تو اس طرح کہے) کہ میں تجھ سے (محض) اللہ کے لئے دوستی رکھتا  
 ہوں (تو وہ شخص اس کے جواب میں) کہے اللہ تعالیٰ تجھے (بھی) دوست رکھے، جس وجہ سے  
 تو نے مجھے دوست رکھا۔ نسائی، ابو داؤد، ابن حبان (عن انسؓ) ابن سنی (عن مقدمؓ)

اور جب کوئی شخص کہے اللہ تیری مغفرت کرے (تو اس کے جواب میں) کہے اللہ تعالیٰ تیری  
 بھی مغفرت فرمائے، نسائی (عن عبد اللہ بن مسعودؓ)

اور جب کوئی شخص پوچھے تمہارا کیا حال ہے تو کہے اللہ کا شکر ہے (خیریت ہے)، طبرانی  
 (عن ابن عمرؓ)

اور جب کوئی شخص آواز دے تو جواب میں کہے "لبیک" جی حاضر ہوں، ابن سنی،  
 (عن معاذؓ)

اور جب کسی کے ساتھ کوئی نیکی کی جائے تو نیکی کرنے والے سے کہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزائے خیر دے  
 تو (جس کے ساتھ نیکی کی گئی ہے) اس نے اس کا حق ادا کر دیا۔ ترمذی، نسائی، ابن حبان (عن ابن عمر)  
 اور جب کوئی مسلمان بھائی اپنے اہل و عیال اور مال و منال پیش کرے کہ جس قدر تم چاہو اس  
 میں سے لے لو (تو اس سے) کہے اللہ تمہارے اہل و عیال اور مال و منال میں برکت دے۔ بخاری  
 ترمذی، نسائی، ابن سنی (عن انس)

**شرح:** اس حدیث میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی مواخات کی طرف اشارہ ہے، جس کا  
 پورا واقعہ یہ ہے:-

مدینہ پہنچنے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کا حضرت سعد بن ابی  
 انصاریؓ سے بھائی چارہ کرادیا وہ انصار میں سب سے زیادہ مالدار اور فیاض طبع تھے، کہنے لگے "میں  
 اپنا نصف مال و منال تمہیں بانٹ دیتا ہوں، اور میری دو بیویاں ہیں، ان کو دیکھو جو پسند آئے اس کا  
 نام تہاد میں طلاق دیدوں گا، عدت گزرنے کے بعد تم نکاح کر لینا" لیکن حضرت عبدالرحمن بن عوف  
 رضی اللہ عنہ کی غیرت نے گوارا نہ کیا، جواب دیا "اللہ تمہارے مال و منال اور اہل و عیال میں برکت دے،  
 مجھے صرف بازار دکھا دو" لوگوں نے بنی قینقار کے بازار میں پہنچا دیا وہاں سے واپس آئے تو کچھ گئی  
 اور پیٹر وغیرہ نفع میں بچا لائے، دوسرے روز سے باقاعدہ تجارت شروع کر دی، یہاں تک کہ چند  
 دنوں کے بعد بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو جسم پر مراسم شادی کی علامتیں موجود تھیں۔ استفسار ہوا  
 "یہ کیا ہے" عرض کیا "ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے" سوال ہوا "ہر کس قدر ادا کیا؟" عرض  
 کیا "ایک کچور کی گٹھلی کے برابر سونا" حکم ہوا "تو پھر ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی ہے"

وَإِذَا اسْتَوْفَى دَيْنَهُ قَالَ أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللَّهُ بِكَ خُمُودٌ  
سَقَى وَفَى اللَّهُ بِكَ خُ أَوْفَاكَ اللَّهُ هُمْ وَإِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ  
قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَإِنْ رَأَى  
مَا يَكْرَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ قَى مُسَى مَا أَنْعَمَ  
اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ إِلَّا وَقَدْ أَدَى شُكْرَهَا  
فَإِنْ قَالَهَا الثَّانِيَةَ جَدَّدَ اللَّهُ لَهُ ثَوَابَهَا فَإِنْ قَالَهَا الثَّلَاثَةَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ  
ذُنُوبَهُ مُسَى مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ نِّعْمَةً فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ  
الْعَالَمِينَ إِلَّا كَانَ قَدْ أُعْطِيَ خَيْرًا مِّمَّا أَخَذَ مِ

ترجمہ :- اور جب قرض وارسا قرض ادا کر دے، تو اس سے کہے (جس طرح تو نے) میرا پورا پورا  
قرض ادا کیا اللہ تعالیٰ تجھے بھی پورا پورا ثواب عطا فرمائے۔ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ،  
(عن ابی ہریرۃ)

(یا کہے) "وفی اللہ بک" اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ عہد پورا کرے (پورا پورا ثواب دے)  
بخاری (عن ابی ہریرۃ)

(یا) "أوفاک اللہ" کہے۔ مسلم (عن ابی ہریرۃ) معنی ان دونوں کے ایک ہی ہیں۔  
اور جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو کہے اللہ کا شکر ہے جس کی برکت سے تمام اچھے کام پورے  
ہوتے ہیں اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کہے اللہ کا ہر حال میں شکر ہے۔ ابن ماجہ، حاکم،  
ابن سنی (عن عائشہ)

(جب) اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اپنی نعمت سے فائدے اور وہ "الحمد للہ" کہے تو اس نے اس  
نعمت کا شکر ادا کر دیا، پھر اگر دوبارہ "الحمد للہ" کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے شکر کا از سر نو ثواب دیتا  
ہے، اور اگر تیسری بار "الحمد للہ" کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ حاکم (عن جابر)  
(جب) اللہ تعالیٰ نے کسی بندہ پر کوئی نعمت فرمائی اور اس نے "الحمد للہ رب العالمین" کہا،  
تو اس کو اس نعمت سے جو اسے ملی تھی، بہتر نعمت (یعنی اس کہنے کا ثواب) دیا جاتا ہے۔ ابن سنی،  
(عن انس)

نہ بدہ اور غیر پسندیدہ چیز دیکھنے کا ذکر

وَإِذَا ابْتُلِيَ بِالْدِّينِ قَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ  
وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ بِ مُسْ اللَّهُمَّ فَارْجِ إِلَهُم  
كَاشَفَ الْغَوْمُ حُجُبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَرَحِيمَهَا  
أَنْتَ تَرْحَمُنِي فَارْحَمْنِي بِرَحْمَةٍ تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ  
مُسْ اللَّهُمَّ مَا لَكَ الْمَلِكُ تُوْنِي الْمَلِكُ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ  
الْمَلِكُ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعْزِزُ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيدِكَ  
الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
تُعْطِيهِمَا مَنْ تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ ارْحَمْنِي رَحْمَةً  
تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ صَطُ وَتَقَدَّمَ مَا يَقُولُ إِذَا  
أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَكَ وَإِذَا أَخَذَ أَعْيَاءُ مِنْ شُغْلٍ أَوْ طَلَبِ  
زِيَادَةٍ قُوَّةً فَلْيَسْبَحْ عِنْدَ نَوْمِهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَلِيَحْمَدْ ثَلَاثًا  
وَثَلَاثِينَ وَلِيَكْبِرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ أَوْ مِنْ كُلِّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ  
أَوْ مِنْ أَحَدِ هُنَّ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً خ مَرَدَسَ بِ  
حَبِّ أَطَّ أَوْ مِنْ كُلِّ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَعِنْدَ  
النَّوْمِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَالتَّكْبِيرِ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ أ

ادائے قرض کی دعائیں

ترجمہ: اور جب (کوئی شخص) قرض میں مبتلا ہو جائے تو یہ دعا کرے، اے اللہ مجھے اپنا حلال رزق  
دے کر حرام روزی سے بچالے، اور اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنے ماسوائے بے نیاز کر دے۔  
(ترمذی، حاکم، رعن علی)

اے اللہ! فکر کے دور کرنے والے، غم کے کھونے والے، بیقراروں کی سُننے والے، دنیا اور آخرت میں رحم کرنے والے تو ہی مجھ پر رحم کرے گا۔ تو ایسی مجھ پر مہربانی فرما، جو مجھے دوسروں کی مہربانی سے بے نیاز کر دے۔ حاکم، ابن مردویہ (عن ابی صدیق)

اے اللہ! (سارے) ملک کے مالک تو (ہی) جس کو چاہے سلطنت دے اور تو (ہی) جسے چاہے دولت دے (ہر طرح کی خیر و خوبی تیرے ہی ہاتھ میں ہے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے) (اے) دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے، تو جس کو چاہتا ہے دنیا و آخرت دیدیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ان دونوں سے باز رکھتا ہے، تو مجھ پر ایسی مہربانی فرما جو دوسروں کی مہربانی سے بے نیاز کر دے۔ طبرانی فی الاوسط (عن انس)

اور (اے) قرض کے بارے میں) صبح و شام پڑھنے والی دعائیں اُوپر گزر چکیں۔ ابو داؤد (عن ابی سعید)

اور جب کوئی شخص کسی کام کرنے سے عاجز ہو جائے، یا زیادہ طاقت و قوت چاہے تو اس کو چاہئے کہ سوتے وقت تینتیس بار "سبحان اللہ" اور تینتیس بار "الحمد للہ" اور چونتیس بار "اللہ اکبر" کہے، یا ہر ایک کو تینتیس تینتیس بار پڑھے، یا ان میں سے کسی ایک کو چونتیس بار اور باقی کو تینتیس تینتیس بار پڑھے۔ بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ترمذی، ابن حبان (عن علی)

احمد، طبرانی (عن ام سلمہ)

یا ہر کلمہ ہر فرض نماز کے بعد دس دس مرتبہ پڑھے اور سوتے وقت تینتیس تینتیس بار اور تکبیر چونتیس بار پڑھے۔ احمد۔

یہ کام سب کلمے کا بیان

شرح: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر تم پر اُحد پہاڑ کے برابر قرض ہو اور تم اس دعا کے ساتھ اپنے پروردگار سے دعا کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارا قرض ادا کر دے گا۔

وَمَنْ ابْتَلَىٰ بِالْوَسْوَسَةِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهِزْ مَرَدَّ  
سَ أَوْ لِيَقُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِمْ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ  
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لِيَتَفَلَّحْ  
عَنْ يَسَارَةٍ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
سَ وَمِنْ فَتْنَتِهِ وَإِنْ كَانَتِ الْوَسْوَسَةُ فِي الْأَعْمَالِ فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْطَانٌ  
يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَلْيَتَفَلَّحْ عَنْ يَسَارَةٍ  
ثَلَاثًا مُمُصَّ

ترجمہ: اور جو شخص وسوسہ میں مبتلا ہو، تو "اعوذ باللہ" پڑھے اور وسوسے سے باز رہے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی (عن ابی ہریرۃ)  
یا "آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ" میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا، کہنا چاہئے۔ مسلم، (عن ابی ہریرۃ)

اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا، اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے، پڑھ کر اپنی بائیں جانب تین بار تھکاردے اور "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھے۔ ابوداؤد، نسائی، ابن سنی (عن ابی ہریرۃ)

اور نسائی کی دوسری روایت میں ہے "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن فتنته" میں شیطان مروود اور اس کے فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ نسائی (عن ابی ہریرۃ)  
اور اگر اعمال (وضو، نماز وغیرہ) میں وسوسہ ہو تو اس طرح کے وسوسے ڈالنے والا شیطان ہے، جس کو خَنْزَبُ کہتے ہیں، اس وقت آدمی کو چاہیے کہ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھ کر تین بار اپنی بائیں جانب تھکاردے، مسلم، ابن ابی شیبہ (عن عثمان بن ابی العاص)

مشرح: یعنی جہاں تک ہو سکے وسوسہ سے بچے، اگر اعوذ پڑھنے سے وسوسہ دور نہ ہو تو اللہ کر کسی دوسرے کام میں لگ جائے اور وسوسہ اعتقاد یا بدن کے اعمال میں ہوتا ہے۔ شریعت میں وسوسہ، نفس اور شیطان کی باتوں کو کہتے ہیں، جن سے دل کے اندر بُرے بُرے خیالات پیدا ہو کر گناہ کا باعث ہوتے ہیں، وسوسہ دو قسم

وسوسہ دور کرنے کی دعائیں اور اس کا طریقہ

ہوتا ہے، ایک جبری، دوسرا اختیاری، جبری وہ ہے جو بے اختیار اچانک نفس میں آجائے، اس کو حادث کہتے ہیں، اس قسم کا وسوسہ اس امت سے معاف ہے، اور گزشتہ امتوں کو بھی معاف تھا، اور جب یہ وسوسہ دل میں پھیرے اور خلجان پیدا کرے تو اس کو خاطر کہتے ہیں، وہ بھی اس امت کو معاف ہے، اختیاری وہ وسوسہ ہے جو دل میں آکر باقی رہے اور اس پر اصرار ہو اور وہ ہمیشہ خلجان پیدا کرے اور دل میں اس کے کرنے کی خواہش، لذت اور محبت پیدا ہو، اس طرح کے وسوسہ کو ہم کہتے ہیں، یہ بھی اس امت سے معاف ہے، اور اس پر مواخذہ نہیں ہے اور بلا عمل کئے نامہ اعمال میں نہیں لکھا جاتا بلکہ ارادہ و قصد کے بعد اگر اپنے آپ کو روکے تو اس کے عوض میں نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک اور قسم ہے جس کو عزم کہتے ہیں یعنی نفس کی بات کا دل میں ٹھیرانا اور اس کے کرنے کا پختہ ارادہ کرنا کہ اگر اسباب میسر آجائیں اور کوئی رکاوٹ نہ ہو تو کر گزرے، اس قسم کے وسوسہ پر مواخذہ ہے مگر کرنے کی نسبت سے کم اور جب اس کام کو کرے گا تو زیادہ گنہگار ہوگا۔



نصہ بہ لفظ

وَمَنْ غَضِبَ فَقَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ذَهَبَ عَنْهُ  
 مَا يَجِدُ خِمْرٌ وَمَنْ كَانَ حَدَّ اللِّسَانِ فَأَحْشَهُ لَا تَزِمُ  
 إِلَّا سَتِغْفَارَ لِحَدِيثٍ حَدَّثَ بِنَفْسِهِ شَكْوَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرْبَ لِسَانِي فَقَالَ آيِنَ أَنْتَ مِنْ أَلَا سَتِغْفَارَ لِي  
 لَا سَتَغْفِرُ اللَّهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ سَقِ مَسْ مَصْ  
 مَيَّ وَمِنْ أَنْتَهَى إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيَسَلِّمْ فَإِنْ بَدَأَ لَمْ يَجْلِسْ فَلْيَجْلِسْ  
 ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيَسَلِّمْ دَتِ سَقِ وَكَفَّارَةُ الْمَجْلِسِ أَنْ يَقُولَ  
 قَبْلَ أَنْ يَقُومَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ  
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ دَتِ  
 سَقِ حَبِ مَسْ طَ مَصْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ دَحِبْ عَمِلْتَ سُوءًا  
 وَظَلَمْتَ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ  
 سَقِ مَسْ مَا جَلَسَ قَوْمٌ فَمَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ  
 يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ  
 تِرَةٌ فَإِنْ شَاءَ عَذِّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ دَتِ سَقِ  
 حَبِ مَسْ

ترجمہ: اور جب غصہ آئے تو "أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ" پڑھے، اس سے غصہ جاتا  
 رہیگا۔ بخاری مسلم، ابوداؤد، نسائی (عن سلیمان بن صرّ)  
 اور جو شخص تیز اور بد زبان ہو وہ استغفار کی پابندی کرے، کیونکہ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی تیز زبانی کی شکایت کی، تو آپ نے فرمایا "تم استغفار نہیں کرتے؟ میں تو ہر روز اللہ سے سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ نسائی، ابن ماجہ، حاکم، ابن ابی شیبہ، ابن کسنی (عن حذیفہ)

اور جو شخص کسی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے اور اگر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے، پھر جب (وہاں سے) رخصت ہو تو بھی سلام کرے۔ ابو داؤد، ترمذی، نسائی (عن ابی ہریرہؓ)

اور مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ (وہاں سے) اٹھنے سے پہلے کہ اے اللہ! تو پاک ہے اور ہم تیری تعریف کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں، اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، ابن ابی شیبہ (عن ابی ہریرہؓ) حاکم (عن عائشہؓ) طبرانی (عن ابن عمرؓ)

ابو داؤد اور ابن حبان نے تین مرتبہ پڑھنا روایت کیا ہے۔

یا اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھے (میں نے بڑا کیا اور اپنے اوپر ظلم کیا، تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔ نسائی، حاکم (عن رافع بن خدیجؓ)

لوگ (جب) کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر نہ کریں اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجیں تو وہ مجلس (قیامت میں) ان کے لئے حسرت و افسوس کا باعث ہوگی، اللہ اگر چاہے انہیں عذاب دے اور اگر چاہے معاف کر دے۔ ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم (عن ابی ہریرہؓ)

**شرح:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جہاں کثرت سے قبیح و ناشائستہ باتیں ہو رہی ہوں تو اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے، اس سے وہ تمام گناہ بخش دیے جائیں گے جو اس مجلس میں ہوئے تھے۔

وَمَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَفَحَافَهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ قِيَامُ مَسْئَلَتِهِ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ تَبَتَّى وَإِذَا دَخَلَهُ أَوْ خَرَجَ إِلَيْهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَصِيبَ فِيهَا مِمَّنَّا فَاجِرَةً أَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً مُسْرِيَةً يَا مَعْاشِرَ التَّجَّارِ أَلَيْعِزُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ مِنْ سُوْقِهِ أَنْ يَقْرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فَيَكْتُبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً ط

ترجمہ: اور جو شخص بازار جائے اور کہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی سلطنت ہو اور وہی قابلِ تعریف ہو، وہی چلاتا اور مارتا ہے، اور وہ ایسا زندہ ہو جسے موت نہیں آتی اور اسی کے ہاتھ میں ساری خوبیاں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہو، تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہو اور اسکے دس لاکھ گناہ معاف کرتا ہو، اور اسکے دس لاکھ درجے مل کر پڑتا ہو ترمذی، ابن ماجہ، احمد، حاکم، ابن سنی (عن عمرؓ) اور اسکے لئے بہشت میں ایک گھر بناتا ہے۔ ترمذی، ابن سنی (عن عمرؓ) اور حبيب بازار میں پہنچے یا گھر سے بازار جانیکے لئے نکلے تو کہے اللہ کے نام سے (میں بازار میں داخل ہوتا ہوں یا بازار کیلئے گھر سے نکلتا ہوں) اے اقدار میں تجھ سے اس بازار کی اور اس بازار میں جتنی چیزیں ہیں ان سب کی بھلائی چاہتا ہوں، اور اس بازار کی اور اس بازار میں جتنی چیزیں ہیں ان سب کی بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں (اور) اے اللہ! میں اس میں جھوٹی قسم کھانے اور خرید و فروخت میں نقصان اٹھانے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ حاکم، ابن سنی (عن بریدہؓ) — اے تاجر! کیا کوئی تم سے اس بات سے عاجز ہے کہ بازار سے توڑتے وقت قرآن مجید کی دس آیتیں پڑھ لے اور اللہ تعالیٰ اسکی ہر آیت کے بدلہ میں ایک نیکی لکھ دے۔ طبرانی (عن ابن عباسؓ)

بازار میں آمد و رفت کی دعائیں

وَإِذَا رَأَى بِأَكْوَرَةَ شَرِّ اللَّهِ بَارِكْ لَنَا فِي شَرِّنا وَبَارِكْ لَنَا  
 فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدَنَاتِ  
 سِ قِ فَإِذَا آتَى بِشَيْءٍ مِنْهُ دَعَا أَصْغَرَ وَلِيدٍ حَاضِرٍ فَيُعْطِيهِ  
 ذَلِكَ مِمَّا تَسِ قِ وَمَنْ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
 عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا  
 لَمْ يُصِبه ذَلِكَ الْبَلَاءُ تِ قِ طَسُ يَقُولُ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ  
 مَوْتٍ وَإِذَا ضَاعَ لَهُ شَيْءٌ أَوْ أَبَقَ اللَّهُمَّ رَاَدَ الصَّلَاةِ  
 وَهَادِيَ الصَّلَاةِ أَنْتَ تَهْدِي مِنَ الصَّلَاةِ ارْجُو عَلَى ضَالَّتِي  
 بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ  
 طِ أَوْ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيَشْهَدُ وَيَقُولُ بِسْمِ  
 اللَّهِ يَا هَادِيَ الصَّلَاةِ وَرَاَدَ الصَّلَاةِ ارْجُو عَلَى ضَالَّتِي  
 بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ  
 مَوْمُصُ

ترجمہ: اور جب نیا پھل دیکھے (تو کہے) اے اللہ! ہمارے پھل میں اور ہمارے شہر میں اور ہمارے  
 پیمانہ صاع و مَدَن میں برکت عطا فرما۔ مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ (عن ابی ہریرۃؓ)  
 اور جب اس کے پاس نیا پھل آئے تو جو چھوٹا بچہ موجود ہوا اسے بلا کر دیدے۔ مسلم، ترمذی،  
 نسائی، ابن ماجہ (عن ابی ہریرۃؓ)

اور جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر کہے اللہ کا شکر ہے، جس نے مجھے اس مصیبت و تکلیف  
 سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا، اور تجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت و بزرگی غایت کی

مصیبت زدہ کے دیکھنے کا بیان

تو جب تک زندہ رہے گا اس بلا میں مبتلا نہ ہوگا۔ ترمذی، ابن ماجہ، طبرانی فی الاوسط (عن ابن عمر)  
(اور) یہ اپنے جی میں کہے۔ ترمذی، موقوفاً (عن ابی جعفر محمد بن علی)

اور جب کسی کی کوئی چیز کھو جائے یا لونڈی، غلام اور جانور وغیرہ بھاگ جائے تو کہے،  
اے اللہ! گم شدہ چیز کے ملا دینے والے، اور بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانے والے، تو ہی بھٹکے ہوئے  
کو راستہ دکھاتا ہے، تو اپنی قدرت و طاقت سے میری گم شدہ چیز ملا دے، کیونکہ وہ چیز  
تیری ہی عطا اور فضل سے ہے۔ طبرانی (عن ابن عمر)

یا وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور التحیات پڑھ کر کہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ (شروع  
کرتا ہوں)، اے گمراہ کے ہدایت دینے والے، اور اے گم شدہ چیز کے ملا دینے والے اپنی قدرت  
و طاقت سے میری گم شدہ چیز ملا دے، کیونکہ وہ تیری ہی بخشش و کرم سے ہے۔ ابن ابی شیبہ،  
موقوفاً (عن ابن عمر)

مشرح: صاع: ایک پیانہ ہے جس میں اسی روپے کے سیر سے ساڑھے تین سیر کے قریب غلہ آتا ہے،  
اور اس روپے کا وزن گیارہ ماشے ہوتا ہے۔

مد: ایک پیانہ ہے جس میں ایک سیر کے قریب غلہ آتا ہے۔

✽

سُحُفَةُ ثَمَرِ الْإِبْرَةِ

وَلَا يَتَطَيَّرُ فَإِنْ فَعَلَ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ أَطْ وَإِذَا رَأَيْتُمْ  
مِنَ الطَّيْرِ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ  
إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ  
إِلَّا بِكَ مُصَّدَّ وَمَنْ أُصِيبَ بِعَيْنٍ رَفِيَ بِقَوْلِهِ بِسْمِ اللَّهِ  
اللَّهُمَّ أَذْهَبْ حَرَّهَا وَبَرِّدْهَا وَوَصِّبْهَا ثُمَّ قَالَ قَدْ بَاذَنَ  
اللَّهُ سَقْمَ مَسْ طَ وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً نَفَثَ فِي مَخْرَجِهَا  
الْأَيْمَنَ أَرْبَعًا وَفِي الْإِيسَرِ ثَلَاثًا وَقَالَ لَا بَأْسَ أَذْهَبَ  
الْبَأْسَ رَبُّ النَّاسِ أَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا يَكْشِفُ الضَّرَّ  
إِلَّا أَنْتَ مَوْمُصُ

ترجمہ: اور کسی چیز سے شگون بدنہ لے اور اگر لے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ کہے۔ اے اللہ! تیری بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور تیرے شگون کے سوا کوئی شگون نہیں اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں، احمد، طبرانی (عن عبد اللہ بن عمرو)

اور جب تم بد شگونی سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھو تو کہو، اے اللہ! تو ہی نیکیاں (وجود میں) لاتا ہے اور تو ہی برائیاں دور کرتا ہے اور طاقت و قوت تیری ہی مدد سے ہے۔ ابن ابی شیبہ، ابوداؤد (عن ابن عمر)

اور جس شخص کو نظر لگ جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے جھاڑے (میں)، اللہ کے نام سے (پرہیزتا ہوں) اے اللہ! اس کی گرمی اور سردی اور اس کی تکلیف و مصیبت دور کر دے، پھر اس سے کہے اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جائے نسائی، ابن ماجہ، حاکم، طبرانی (عن جابر بن ربیعہ)

اور اگر جانور کو نظر لگ جائے تو اس کے داہنے ہاتھ میں چار مرتبہ اور بائیں ہاتھ میں تین

بجائے جانے کا ذکر

بد شگون کا بیان

مرتبہ پھونکے اور کہے کوئی ڈر نہیں ہے لوگوں کے پروردگار! بیماری دُور کر دے اور شفا دیدے  
تو ہی شفا دینے والا ہے، اور تو ہی تکلیف دُور کر سکتا ہے۔ ابن ابی شیبہ موقوفاً (عن ابن مسعود)

**شرح :** یعنی بھلائی اور بُرائی تیرے ہی قبضہ میں ہے، بدفالی کو اس میں کوئی دخل نہیں۔

فال نیک لینا شریعت میں جائز ہے بلکہ سنت ہے، خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فال نیک لیتے  
تھے۔ مثلاً کوئی شخص سلمے آیا، آپ نے اس کا نام پوچھا اگر اس نے "فلاح" "نجیحہ" (کامیاب)  
یا اسی طرح کا کوئی اچھا نام بتایا تو آپ خوش ہوتے اور فال نیک سمجھتے، لیکن فال بد لینے کو منع کیا  
اور فرمایا "لا طیرۃ ولا ہامة" یعنی بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں، موثر حقیقی صرف اللہ ہی ہے  
اللہ جو چاہتا ہے وہ ہوتا ہے، اور دوسرا ارشاد ہے "الطیرۃ شرک" فال بد لینا شرک ہے، عرب جانوروں  
کی آواز یا اڑ جانے سے فال بد لیا کرتے تھے، جیسے لوگ اس زمانہ میں گتے کے رونے یا بلی اور عورت کے ننگے سر  
آگے سے گزر جانے اور پھینک آجانے کو منحوس سمجھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اب ہمارا کام نہ ہوگا۔

رقیۃ منتر اور قرآن مجید کی آیتیں اور احادیث نبویہ شفا کے لئے پڑھنے کو کہتے ہیں۔

رقیۃ قرآن مجید کی آیتوں اور احادیث نبویہ اور اللہ کے اسماء و صفات سے کرنا جائز بلکہ مسنون ہے  
اور نیز ان الفاظ سے بھی جن کے معنی معلوم ہوں اور وہ شریعت کے خلاف نہ ہوں جھاڑ پھونک کرنا جائز اور  
درست ہے ورنہ جائز نہیں۔

وَإِنْ أَصِيبَ أَحَدٌ بِلَمِيمٍ مِّنْ جِنٍّ وَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَوَّذَهُ  
بِالْفَاتِحَةِ وَالْمَلِكِ الْمُفْلِحُونَ وَالْهَکْمُ اللَّهُ وَاحِدُ الْآيَةِ  
وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ إِلَى  
آخِرِ الْبَقَرَةِ وَشَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْآيَةُ وَإِنَّ  
رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي فِي الْأَعْرَافِ الْآيَةُ وَفَتَعَالَى اللَّهُ إِلَى آخِرِ  
الْمُؤْمِنُونَ وَعَشْرٌ مِّنْ أَوَّلِ الصَّافَّاتِ إِلَى لَا زِبْ ثَلَاثِ  
آيَاتٍ مِّنْ آخِرِ الْحَشْرِ وَإِنَّ تَعَالَى الْآيَةُ مِنَ الْجِنِّ وَقُلْ  
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعْقُودَتَيْنِ مُسْ قَ أ

ترجمہ: اور اگر کسی پر جن (وغیرہ) کا اثر ہو جائے تو اسے اپنے سامنے بٹھا کر اس پر یہ پڑھ کر دم کر دے،  
سورۃ فاتحہ اور الحمد، المفلحون تک، اور والہکمر اللہ واحد آخر آیت تک، اور آیتہ الکرسی، اور  
لله ما فی السموات وما فی الارض ختم سورۃ بھت تک اور شہد اللہ انہ لا الہ الا هو آخر تک  
اور سورہ اعراف میں سے وان ربکم اللہ الذی آخر آیت تک اور فتعالی اللہ آخر سورۃ مؤمنون تک،  
اور سورۃ صافات کی پہلی دس آیتیں لازپ تک، اور سورۃ حشر کی آخری تین آیتیں، اور سورۃ  
جن کی آیت انہ تعالیٰ آخر تک اور قل هو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل  
اعوذ برب الناس۔ حاکم، ابن ماجہ، احمد (عن ابی بن کعبؓ)

شرح: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں  
بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرتے لگا "یا رسول اللہ! میرا بیٹا بیمار ہے"  
آپ نے فرمایا "کیا شکایت ہے؟" اس نے عرض کیا "جن آسیب وغیرہ کا اثر ہو گیا ہے" آپ نے اسے بلا کر  
اپنے سامنے بٹھایا اور اس پر یہ آیتیں پڑھ کر دم کر دیں وہ اس طرح کھڑا ہو گیا گویا کبھی بیمار ہی نہ تھا۔  
وہ پوری آیتیں یہ ہیں:-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنُ  
الرَّحِيمُ ۝ مَلِكٌ يَوْمَ الدِّينِ ۝ اِيَّاكَ  
نَعْبُدُ ۝ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اِهْدِنَا  
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ  
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ  
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝ (فاتحہ)

الْقُرْآنُ ۝ اِنَّكَ الْكَلِيمُ ۝ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۝  
هُدًى لِلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ  
بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا  
رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ  
يُؤْمِنُونَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا  
اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۝ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ  
يُوقِنُونَ ۝ اُولَٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ  
رَّبِّهِمْ ۝ وَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

(بقرہ)

وَالْمُكْمِلُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۝ لَا اِلٰهَ اِلَّا  
هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ بَعَثَهُ  
اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝  
لَا تَاْخُذُ كَاْسَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَّهٗ ۝ مَا  
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ مِنْ ذَا الَّذِىْ  
يَشْفَعُ عِنْدَكَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ  
اَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۝ وَلَا يُحِيطُوْنَ  
بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ ۝ وَسِعَ  
كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۝ وَ لَا  
يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۝ وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ ۝

(بقرہ)

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۝ اِنْ  
تُبَدَّلْ مَا فِى الْاَنْفُسِكُمْ اَوْ تَخَفُوْا  
مِمَّا سَبَقَ بِهٖ اِلٰهُهُ ۝ فَيَغْفِرْ لِمَنْ يَّشَاءُ

ہر طرح کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے (جو) تمام جہان کا پروردگار  
(ہے) نہایت رحم والا مہربان، روز جزا کا مالک (لئے اللہ)  
ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں، ہم کو  
(دین کا) سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے  
(اپنا) فضل کیا کہ ان کا جن پر ریترا) غضب نازل ہوا اور نہ  
گمراہوں کا۔

التم یہ وہ کتاب ہے جس (کے کلام الہی ہوئے) میں کچھ بھی شک  
نہیں پرہیزگاروں کی رہنما ہے، جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز پڑھتے  
اور جو کچھ ہم نے ان کو دے لکھا ہے اس میں سے (راہ خدا میں  
بھی) خرچ کرتے ہیں، اور (لئے پیغمبر) جو (کتاب) تم پر اتاری  
اور جو (کتاب ہیں) تم سے پہلے اُتیں اُن (سب) پر  
ایمان لاتے اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں،  
یہی لوگ اپنے پروردگار کے سیدھے راستے پر  
ہیں اور یہی (آخرت میں مَن مانی) مراد میں پائیں گے۔

اور (لوگو!) تمہارا معبود (تو ہی) ایک اللہ ہے اس کے  
سوا کوئی معبود نہیں بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے۔

اللہ (وہ ذات پاک ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں (زندہ  
(کارخانہ عالم کا) سنبھالنے والا نہ اس کو اُنکھ آتی ہے اور نہ نیند اسی  
کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو  
اس کی اجازت کے بغیر اس کی جناب میں کسی کی سفارش کرے  
جو کچھ لوگوں کو پیش (آ رہا) ہے (وہ) اور جو کچھ ان کے بعد  
ہونے والا ہے (وہ) اس کو (سب) معلوم ہے اور لوگ اس کی عقلیت  
میں سے کسی چیز پر دسترس نہیں رکھتے مگر جتنی وہ چاہے، اُنہی کی  
کرسی (سلطنت) آسمان و زمین (سب) پر پھیلی ہوئی ہے اور آسمان و زمین  
کی حفاظت اس پر مطلق) گراں نہیں اور وہ (بڑا) عالی شان اور عظمت والا ہے

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے (وہ سب) اللہ ہی کا ہے  
اور (لوگو!) جو تمہارے دل میں ہے اگر اس کو ظاہر کر دیا اس کو  
چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا پھر (دل کے کھوٹ پر)

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى  
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○  
أَمَّنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ  
مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ  
بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَ  
رُسُلِهِ تَفْلا تَفَرِّقَ بَيْنَ أَحَدٍ  
مِّنْ رُّسُلِهِ قَدْ قَالُوا سَمِعْنَا  
وَاطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ  
الْمَصِيرُ ○ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ  
نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا  
كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ  
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن لَّمْ يَسْتِنَا  
أَوْ آخِطْنَا هَ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ  
عَلَيْنَا أِثْمَآرَ كَمَا حَمَلْتَهُ  
عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا هَ  
رَبَّنَا فَلا تُحَمِّلْنَا مَا لَا  
طَاقَةَ لَنَا بِهِ هَ وَاعْفُ  
عَنَّا قَدْ وَاعْفُ لَنَا قَدْ وَاعْفُ لَنَا  
أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى  
الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ○

(بسترہ)

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا  
بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ  
الْحَكِيمُ ○

(آل عمران)

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ  
فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ قَدْ

جس کو چاہے بچھے اور جس کو چاہے عذاب  
دے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔  
(ہمارے یہ) پیغمبر (محمدؐ) اس کتاب کو مانتے ہیں جو ان کے پروردگار  
کی طرف سے ان پر اتاری ہے اور (پیغمبر کے ساتھ دوسرے) مسلمان بھی  
(یہ سب) سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے  
پیغمبروں پر ایمان لائے کہ سب پیغمبروں کا دین ایک ہی ہے اور کہتے  
ہیں کہ ہم اللہ کے پیغمبروں میں سے کسی ایک کو (بھی) جدا نہیں سمجھتے  
(یعنی سب کو مانتے ہیں) اور بول اُٹھتے کہ ہم نے ہمارے پروردگار (ہم  
نے تیرا ارشاد سنا اور تسلیم کیا) لے ہمارے پروردگار (بس) تیری ہی  
مغفرت (درکار ہے) اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے، اللہ کسی  
شخص پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اسی قدر جس کے اُٹھانے کی اس کی  
طاقت ہو جس نے اچھے کام کئے تو ان کا نفع بھی (اُسی کے لئے ہے)  
اور جس نے بُرے کام کئے ان کا وبال (بھی) اُسی پر ہے ہمارے  
پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہم کو (اُس کے  
وبال میں) نہ پکڑے اور لے ہمارے پروردگار جو لوگ ہم سے  
پہلے ہو گزرے ہیں جس طرح ان پر تو نے (ان کے گناہوں  
کی پاداش میں سخت احکام کا) بار ڈالا تھا ویسا بار ہم پر ڈال  
اور لے ہمارے پروردگار اتنا بوجھ جس کے اُٹھانے کی ہم کو  
طاقت نہیں ہم سے نہ اُٹھوا اور ہمارے قصوروں سے درگزر اور  
ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا (حالی)  
مددگار ہے تو ان لوگوں کے مقابلے میں جو کافر ہیں ہماری مدد

فرما دے

(خود) اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی  
معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے بھی (گواہی دیتے ہیں  
اور نیز یہ کہ اللہ عدل و انصاف کے ساتھ (کارخانہ عالم کی)  
سنبھالے ہوئے ہے) اس کے سوا کوئی معبود نہیں زبردست  
(اور) حکمت والا ہے۔

(لوگو!) بے شک تمہارا پروردگار وہی اللہ ہے جس نے چھ  
دن میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا پھر عرش پر قائم ہوا

يُخْشَى الْيَلَّ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَشِيئًا  
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُتَخَرِّجَاتٍ  
بِأَمْرِهِ ۚ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ  
تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ○

(اعراف)

وہی رات کو دن کا پردہ پوش بناتا ہے (گویا) رات (ہے کہ) دن  
کے پیچھے لپکی جا رہی ہے اور اُسی نے آفتاب اور مہتاب اور تاروں  
کو پیدا کیا کہ یہ سب زیرِ فرمانِ الہی ہیں (تو گویا) سُن رکھو کہ اللہ  
ہی کی خلق ہے اور (اللہ ہی کا) حکم، اللہ جو دنیا جہاں کا پالنے  
والا ہے (اُس کی ذات بڑی) بابرکت ہے۔

فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا  
هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ○  
مَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ  
لَهُ بِهِ فَإِذَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ  
إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ○ وَقُلْ  
رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ  
الرَّاحِمِينَ ○

(مؤمنون)

تو اللہ (جو) بادشاہِ برحق (ہے) بے فائدہ کام کرنے سے بری اور  
بالا تھے اسکے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) عرشِ بزرگ کا مالک ہے  
اور جو شخص اللہ کے سوا کسی اور معبود کو (اپنی حاجت روائی کے لئے)  
بلا لے (اور) اُسکے پاس اس (شرک کرنے) کی کوئی دلیل (نہی)  
نہیں تو بس اُسکے پروردگار ہی کے ہاں اس کا حساب ہونا ہے  
(مگر معلوم ہے کہ) کافروں کو تو (کسی طرح) فلاح ہونی نہیں اور  
(لے پیغمبر تم دعا کرو کہ لے میرے پروردگار (ہماری قصور) معاف کر  
اور (ہماری حال پر) رحم فرما اور تو (سب) رحم کرنے والوں سے بہتر  
رحم کرنے والا ہے۔

وَالصَّفَّاتِ صَفًّا ○ فَالْزُجُرِ الْجُزْأ ○  
فَالْثَلَاثِ ذِكْرًا ○ إِنَّ إِلَهُكُمْ لَوَاحِدٌ ○  
رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَقَابِضُ بَيْنَهُمَا  
وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ○ إِنَّا زَيْنَا السَّمَاءِ  
الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ○ وَحِفْظًا  
مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ○ لَا يَسْمَعُونَ  
إِلَى الْمَلَأِ إِلَّا عَلَىٰ وَيُفْذَفُونَ مِن  
كُلِّ جَانِبٍ مِّنْ دُخُوْرٍ وَلَهُمْ عَذَابٌ  
وَاصِبٌ ○ إِلَّا مَن خَلَفَ الْخَطْفَةَ فَاتَّبَعَهُ  
شَهَابٌ ثَابِتٌ ○ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهْوَ أَشَدُّ  
خَلْقًا أَمْ مِّنْ خَلْقِنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِّنْ  
طِينٍ لَّازِبٍ ○

(صافات)

رنازیوں کے اُن) لشکروں کی قسم جو دشمنوں سے لڑنے کے  
لئے (صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں، پھر اپنے گھوڑوں کو زور سے)  
ڈانٹتے (اور دشمنوں پر حملہ کرتے) ہیں، پھر (لڑائی سے فارغ ہو کر)  
ذکر الہی یعنی قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، (غرض ہم کو ان چیزوں  
کی قسم ہے کہ) بلاشبہ تم سب کا معبود ایک (اللہ) ہے، آسمانوں  
اور زمین اور جو چیزیں آسمان و زمین میں ہیں سب پروردگار  
(اور نیز ان مقامات کا پروردگار جہاں جہاں سے سورج مختلف  
وقتوں میں طلوع کرتا) ہے، ہم ہی نے ورلے آسمان کو (ایک)  
زینت یعنی ستاروں سے آراستہ کیا اور ہر شیطان سرکش سے  
محفوظ کر رکھا ہے کہ وہ اوپر کے لوگوں (یعنی فرشتوں کی باتوں)  
کی طرف کان بھی لگائے نہیں پاتے اور کھڑیرنے کے لئے ہر طرف  
سے (ان پر شہاب) پھینکے جاتے ہیں، اور یہ ان کے لئے لازمی عذاب  
ہے (غرض شیطاں فرشتوں کی باتیں سننے نہیں پاتے، مگر رہاں  
شاذ و نادر) کوئی (کسی بات کو) جھپٹا کے سے اچک لے جاتا ہے

تو شہاب کا دیکھا ہوا انگارا اس کے پیچھے لگا ہوتا ہے، تو راسے پیغمبر، ان (منکرین قیامت) سے پوچھو کہ کیا ان کا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا مذکورہ بالا چیزوں کا (جن کو ہم نے بنایا ہے ان بنی آدم کو تو ہم نے (اسی معمولی) لیس داریٹی سے پیدا کیا ہے۔

وہ اللہ ایسا پاک ذات ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، پوشیدہ اور ظاہر (سب) کا جاننے والا وہی بڑا مہربان (اور) رحیم والا ہے، وہ اللہ ایسا پاک ذات ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (تمام جہان کا) بادشاہ ہے پاک ذات ہے (تمام) عیبوں سے بری ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، زبردست ہے بڑا دانا والا ہے، بڑی عظمت رکھتا ہے یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اللہ کی ذات، اس سے پاک ہے، وہی اللہ (ہر چیز کا) خالق (ہر چیز کا) موجد ہے (مخلوقات کی طرح طرح کی) صورتیں بنانے والا ہے (اس کی اچھی اچھی صفیتیں ہیں اور اسی سبب) اُس کے اچھے ہی اچھے نام ہیں، جو (مخلوقات) آسمانوں میں اور زمین میں ہے (سب ہی تو) اُس کی تسبیح (وتقدیس) کرتے ہیں، اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔

اور ہمارے پروردگار کی بڑی اونچی شان ہے، اُس نے نہ تو کسی کو اپنی جوڑو بنایا اور نہ کسی کو بیٹا بیٹی، اور ہم میں کچھ احمق (ایسے بھی ہو گزرے ہیں جو) اللہ کی نسبت بڑھ بڑھ کر باتیں بنایا کرتے ہیں۔

(اے پیغمبر یہ لوگ جو تم سے اللہ کا حال پوچھتے ہیں تو تم ان سے) کہو کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے

(اے پیغمبر اپنی حفاظت کے لئے یوں) دُعا مانگا کرو کہ میں تمام مخلوقات کے شر سے صبح کے مالک (یعنی اللہ) کی پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات کے شر سے جب راس کا اندھیرا تمام چیزوں پر چھا جائے اور گنڈوں پر نہ بڑھ پڑے کہ پھونکنے والوں (یعنی چادر گرنیوں) کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب کہ وہ حسد کرنے لگے

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ  
عَلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ  
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ هُوَ اللَّهُ  
الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ هُوَ الْمَلِكُ  
الْقَدُّوسُ ۖ سَلَامٌ الْمَوْدُونِ الْمُهَيْمِنُ  
الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ  
اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ  
الْمَخْلِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ  
الْحُسْنَى ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

(حشر)

وَإِنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً  
وَلَا وَلَدًا ۖ وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ  
سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۖ

(رجن)

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝  
لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُولَدْ ۝ ذَلِكُنَّ  
لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ (اخلاص)

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ  
مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝  
وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ  
شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝ (فلق)

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝  
إِلَهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝  
الَّذِي يُوسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝  
مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

(ناس)

(اے پیغمبر اپنی حفاظت کے لئے یوں) دُعا مانگا کرو کہ (شیطان) جو  
لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا (اور خود) نظر نہیں آتا (اور)  
جنات اور آدمی (دونوں ہی اس قسم کے) وسوسہ انداز رہتے ہیں)  
اُن کے شر سے میں لوگوں کے پروردگار لوگوں کے (حقیقی) بادشاہ  
لوگوں کے معبود (برحق یعنی اللہ) کی پناہ مانگتا ہوں۔

بَیِّنَات

وَيُرْقِي الْمَعْتُوَّةَ بِالْفَاتِحَةِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدُوَّةً وَعَشِيَّةً  
 كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بَزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَّهَ دَسَّ وَيُرْقِي اللَّذِيْعُ  
 بِالْفَاتِحَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَدَغَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَبٌ وَهُوَ يُصَلِّيُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ  
 الْعَقْرَبَ لَا تَدْعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ وَمِلْحٍ  
 فَجَعَلَ يُمَسِّحُ عَلَيْهَا وَيَقْرَأُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ  
 أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ صَطْرَ عَرْضِنَا  
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُقِيَّةً مِّنَ الْحُمَةِ  
 فَأَذِنَ لَنَا فِيهَا وَقَالَ إِنَّمَا هِيَ مِّنْ مَّوَاتِيْقِ الْجَنِّ بِسْمِ اللَّهِ  
 شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةٌ بِحَرْفِ طَا طَسْ

ترجمہ: اور دیوانہ کو تین دن تک صبح و شام سورۃ فاتحہ سے جھاڑے اور جب اس کو ختم کرے تو اپنا  
 تھوک اکٹھا کر کے اس دیوانہ پر ڈال دے۔ ابو داؤد، نسائی۔ (عن علاقہ بن صحارہ)  
 اور بچھو وغیرہ کے کاٹے کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر جھاڑے۔ صحاح ستہ (عن ابی سعید)  
 سات مرتبہ (پڑھ کر جھاڑے) ترمذی (عن ابی سعید)

(ایک مرتبہ) نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھو نے کاٹ لیا، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے  
 تو آپ نے فرمایا، بچھو پر اللہ کی لعنت ہو نہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ بے نمازی کو پھر آپ نے مک اور پانی منگوا یا آپ اس  
 کو ڈنک کی جگہ پر ملتے جاتے تھے اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ  
 اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے جاتے تھے۔ طبرانی فی الصغیر (عن علیؑ)

(حضرت عبداللہ بن زید کہتے ہیں) ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بچھو وغیرہ کے زہر کا  
 ایک ایسا منتر پیش کیا جس کے معنی معلوم نہ تھے، تو آپ نے ہمیں اس کے کرنے کی اجازت دیدی  
 اور فرمایا یہ جنات کے عہد و پیمان میں سے ہے، اور وہ یہ ہے: بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ بحر

دیوانی کا منتر

کے کاٹے کا عمل

مَوْطًا مَوْقُوفًا، طرانی فی الاوسط (عن عبد اللہ بن زید)

**شرح :** حضرت علاقہ بن صحار صحابی کہتے ہیں ہم ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہو کر اپنے وطن واپس جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک محلہ میں آئے تو وہاں کے لوگوں نے کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی خیر و برکت لے کر آرہے ہو۔ ہم میں ایک شخص دیوانہ ہو گیا ہے۔ تم اس کا دوا یا دعا سے علاج کر دو۔ میں نے تین دن تک صبح و شام یہی عمل کیا۔ اللہ کا شکر ہے وہ اچھا ہو گیا، ان لوگوں نے اس کے صلہ میں مجھے کچھ خیرات دی۔ میں نے اس کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپ نے فرمایا جھوٹے عمل پر جو شخص لیتا ہے بُرا کرتا ہے تو کچھ فکرنہ کر۔

حضرت عبد اللہ بن زید نے یہ منتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت لینے کے لئے سنایا، آپ نے اس کی اجازت دیدی اور مزید یہ فرمایا کہ یہ منتر جنات کے عہد و پیمان میں سے ہے یعنی جنات نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے یہ عہد و پیمان کر لیا تھا کہ اسکے پڑھنے والے کو ضرر نہ پہنچائیں گے۔ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس منتر کے علاوہ کسی منتر کو بھی خواہ وہ کسی زبان کا ہو جس کے معنی معلوم نہ ہوں پڑھنا صحیح اور درست نہیں ہے۔

علامہ قہستانی بیان کرتے ہیں ہم نے اپنے مشائخ سے سنا ہے کہ اس منتر کے ساتھ "سَلَامٌ عَلٰی نُوحٍ فِي الْعَالَمَيْنِ" بھی ملا لیا کرے، کیونکہ طوفانِ نوح کے وقت سانپ اور بچھو وغیرہ نے حضرت نوح علیہ السلام سے یہ عرض کیا تھا کہ آپ ہمیں کشتی میں سوار کر لیں ہم آپ سے یہ عہد کرتے ہیں کہ جو آپ کا نام لے گا اور "سَلَامٌ عَلٰی نُوحٍ فِي الْعَالَمَيْنِ" پڑھے گا ہم اس کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔

وَيُرْقِي الْمَحْرُوقُ بِقَوْلِهِ أَذْهَبَ الْبَاسُ رَبَّ النَّاسِ أَشْفَى  
 أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ سَأَلَكَ رَأْيَ الْحَرِيقِ فَلْيُطْفِئْهُ  
 بِالتَّكْبِيرِ صَيِّحَةً مُجَرَّبَةً وَيُرْقِي مَنْ احْتَبَسَ بَوْلُهُ أَوْ أَصَابَتْهُ  
 حَصَاةٌ بِقَوْلِهِ رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرًا  
 فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحِمْتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ  
 فِي الْأَرْضِ وَاعْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَاَنَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ  
 فَأَنْزِلْ شِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلَى هَذَا  
 الْوَجْعِ فَيَكْبُرُ أَسَدُ دَمَسُ

ترجمہ: اور جلے ہوئے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے جھاڑے، لے انسانوں کے  
 پالنے والے تکلیف دور فرما، اور شفا دے، تو یہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا  
 نہیں۔ نسائی، احمد، (عن محمد بن حاطب)  
 اور جب آگ لگتی دیکھے تو اس کو "اللہ اکبر" کہہ کر بجھائے۔ ابو یعلیٰ (عن ابی ہریرہ) ابن سنی  
 (عن ابن عمر)

مصنف کہتے ہیں یہ عمل مجرب ہے۔

جس شخص کا پیشاب بند ہو جائے یا پتھری پڑ جائے تو اس کو آپ کا یہ ارشاد پڑھ کر جھاڑ دے  
 "ہمارا رب اللہ ہے جو آسمان میں ہے (لے اللہ) تیرا نام پاک ہے (اور) آسمان و زمین میں تیرا ہی حکم  
 جاری و ساری ہے، جس طرح آسمان میں تیری رحمت ہے اسی طرح زمین پر اپنی رحمت فرما، اور ہمارے  
 گناہ اور خطائیں معاف کر دے، تو پاک لوگوں کا رب ہے، پس تو اپنے خزانہ شفا اور خزانہ رحمت سے  
 اس درد پر ایسی شفا اور رحمت نازل فرما جس سے یہ اچھا ہو جائے۔ نسائی، ابو داؤد، حاکم (عن  
 ابی الدرداء)

آگ بجھانے کی دعا

وَيَدَاوِي مَنْ بِهِ قُرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ بِأَنْ تَضَعَ اصْبَعَهُ السَّبَابَةَ  
 بِالْأَرْضِ ثُمَّ يَرْفَعُهَا قَائِلًا بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرُتْقَةٍ  
 بَعْضُنَا يُشْفِي سَقِيمُنَا أَوْ لِيُشْفِيَ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا مَرَّ وَلَإِذَا  
 خَدَرْتُ رَجُلَهُ فَلْيَذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْهِ مَوِي وَمِنْ اِشْتَكَى  
 أَلَمًا أَوْ شَيْئًا فِي جَسَدِهِ فَلْيَضَعْ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي  
 يَأْلَمُ وَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ  
 بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَحْدُ وَأَحَاذِرُهُ أَوْ أَعُوذُ  
 بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَحْدُ سَبْعًا طَا مُصْرَافُ  
 أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَرِّ مَا أَحْدُ سَبْعَ  
 مَرَّاتٍ تَضَعُ يَدَهُ تَحْتَ أَلَمِهِ أَوْ بِسْمِ اللَّهِ أَعُوذُ  
 بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَحْدُ مِنْ وَجَعِ هَذَا وَتَرَاثُمِ  
 يَرْفَعُ يَدَهُ ثُمَّ يُعِيدُهَا تَأْوِيلًا عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ  
 وَيَنْفِثُ خَمْرًا سَقِ

ترجمہ: اور جس شخص کے پھوڑا یا زخم ہو تو اس کا علاج (اس طرح) کرے کہ اپنی کلمہ کی انگلی زمین پر رکھ کر یہ کہتا ہوا اٹھائے: اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی سے جو ہم ہی میں سے کسی کے حق کے ساتھ ملی ہوئی ہے ہمارے پروردگار کے حکم سے ہمارا بیمار اچھا ہو یا شفا یاب کیا جائے۔ مسلم (عن عائشہ)  
 اور جب پاؤں سن ہو جائے تو اپنے محبوب ترین انسان کو یاد کرے۔ ابن سنی (موقوفاً) (عن ابن عباس)  
 اور جس شخص کو درد یا بدن میں کسی اور بات کی شکایت ہو تو تکلیف کی جگہ پر اپنا سیدھا ہاتھ رکھ کر  
 تین مرتبہ بسم اللہ کہے اور سات مرتبہ یہ پڑھے، میں اللہ اور اس کی قدرت سے پناہ لیتا ہوں، اس

تکلیف کی بُرائی سے جو مجھے ہو رہی ہے، اور جس سے میں ڈر رہا ہوں۔ مسلم، سنن اربعہ (عن عثمان ابن ابی العاصیؓ)

یا رِیہ (سات بار پڑھے) میں اس تکلیف کی بُرائی سے جو مجھے ہو رہی ہے، اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ لیتا ہوں۔ مؤطا، ابن ابی شیبہ (عن عثمان ابن ابی العاصیؓ)

یا تکلیف کی جگہ ہاتھ رکھ کر اس طرح سات بار کہے، میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو ہر چیز پر غالب اور قادر ہے اس چیز کی بُرائی سے جو میں پاتا ہوں۔ احمد، طبرانی (عن کعب بن مالکؓ)

یا (اس طرح کہے) اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) میں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں، اس تکلیف کی بُرائی سے جو میں اس درد سے پار ہا ہوں، اور طاق (یعنی تین یا پانچ

یا سات) بار پڑھے، پھر اپنا ہاتھ اٹھائے پھر دوبارہ ہاتھ رکھ کر یہی دعا پڑھے۔ ترمذی (عن انسؓ)

یا خود اپنے اوپر "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" پڑھ کر دم کر لے بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ (عن عائشہؓ)

شرح: علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگشت شہادت پر لعاب دہن لگا کر زمین پر رکھتے تاکہ کچھ خاک لگ جائے پھر اٹھا کر زخم پر پھیرتے اور یہ کلمات پڑھتے جاتے۔

حضرت عثمان ابن ابی العاصؓ کہتے ہیں میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے درد کی شکایت کی آپ نے مجھے یہ عمل ارشاد فرمایا میں نے اس کو کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا کی۔

یعنی دونوں ہاتھوں پر دم کر کے تمام بدن پر پھیرے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیماری میں یہی سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے تھے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں مبتلا ہوئے، تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر آپ کے دست مبارک پر دم کر کے آپ کے جسم اطہر پر پھیرتی، اور جب آپ کے گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ یہی پڑھ کر دم کرتے۔ مشکوٰۃ

وَمَنْ أَصَابَهُ رَمَدٌ أَلْهَمَ مَتَّعَنِي بِبَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ  
 مِنِّي وَأَبْرِئْنِي فِي الْعَدُوِّ وَثَارِي وَأَنْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي مُسْخِ  
 وَمَنْ حَصَلَتْ لَهُ حُمَةٌ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللَّهِ  
 الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ خَرِّ النَّارِ مُسْ  
 مُصٍّ وَإِنْ أَصَابَهُ ضَرْبٌ وَسَيْمٌ الْحَيَاةَ فَلَا يَتَمَنَّي الْمَوْتَ  
 فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَأَعْلًا فَلْيَقُلْ أَلْهَمَ أَحْيِنِي مَا كَانَتْ  
 الْحَيَاةُ خَيْرًا إِلَيَّ وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا إِلَيَّ خ  
 مُرْدِي وَإِذَا عَادَ مَرِيضًا قَالَ لَا بَأْسَ طُهُورًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
 لَا بَأْسَ طُهُورًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ خ س بِسْمِ اللَّهِ تَرْبَةً أَرْضِنَا  
 وَرَيْقَةً بَعْضِنَا يَشْفِي سَقِيمَنَا خ مُرْدَسَ قَ بِإِذْنِ  
 رَبِّنَا خ بِإِذْنِ اللَّهِ خ وَتَمَسَّ بِبَيْدِهِ الْيَمْنَةَ وَيَقُولُ  
 أَلْهَمَ أَذْهَبِ الْبَأْسَ رَبِّ النَّاسِ اشْفِهِ وَأَنْتَ الشَّافِي  
 لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يَغَادِرُ سَقِيمًا خ مُرْسِ  
 بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ  
 نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ  
 مُرْسِ قَ

دے اور اس کو میرا وارث بنا، اور دشمن میں میرا بدلہ دکھا، اور جو مجھ پر ظلم کرے اس پر میری مدد فرما۔ حاکم، ابن سنی (عن انسؓ)

اور جس کو بخار آئے تو کہے اللہ بزرگ (وہ تر) کے نام سے ہم اللہ تعالیٰ کی ہر خوش مارنے والی آگ کے شر اور آگ کی گرمی کی ہڑائی سے پناہ مانگتے ہیں۔ حاکم، ابن ابی شیبہ (عن ابن عباسؓ)  
اور اگر کوئی تکلیف پہنچے اور زندگی سے عاجز ہو تو موت مانگے اور اگر (مصائب سے دوچار ہو کر) ضروری (موت مانگے) تو اس طرح کہے اے اللہ جب تک میرے لئے جینا بہتر ہو مجھے زندہ رکھ، اور جب میرے لئے مرنا بہتر ہو تو مجھے موت دیدے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن سنی (عن انسؓ)  
اور جب کسی مریض کی عیادت کرے تو کہے، کچھ حرج نہیں یہ (بیماری گناہوں سے) پاک کر دینے والی ہے، اگر اللہ نے چاہا، کوئی ڈر نہیں انشاء اللہ یہ (بیماری گناہوں سے) پاک کرنے والی ہے۔ بخاری، نسائی (عن ابن عباسؓ)

اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی سے اور ہم میں سے کسی کے تھوک سے ہمارے بیمار کو شفا دی جائے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ (عن عائشہؓ)  
ہمارے رب کے حکم سے۔ بخاری (عن عائشہؓ)

اللہ کے حکم سے بخاری (عن عائشہؓ)  
اپنا سیدھا ہاتھ پھیر کر کہے اے اللہ! تکلیف دور فرما، اے لوگوں کے پالنے والے، اس کو شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے کہ کوئی شکایت باقی نہ رکھے۔ بخاری، مسلم، نسائی (عن عائشہؓ)

اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھ پر دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو تجھے ایذا دے اور ہر آدمی کے شر سے یا حاسد کی نظر سے، اللہ تجھے شفا دے، اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھ پر دم کرتا ہوں۔ مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ (عن ابی سعید الخدریؓ)

بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ مِنْ شَرِّ  
النَّفَاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ سَ مُصَّ  
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مُسَّ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُشْفِيكَ  
مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ  
أَللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا وَيَمْشِي لَكَ إِلَى  
جَنَازَةٍ دَحِبْ مُسَّ اللَّهُمَّ اشْفِهِ اللَّهُمَّ عَافِهِ مُسَّ حَبِّ اللَّهُمَّ  
اشْفِهِ اللَّهُمَّ أَعْفِهِ سَ يَا فُلَانُ شَفِ اللَّهَ سَقْمَكَ وَغَفِرْ  
ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِي دِينِكَ وَجِسْمِكَ إِلَى مُدَّةِ أَجَلِكَ  
مُسَّ

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ میں تیرے لئے منتر کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ تجھے تیری ہر بیماری سے  
شفادے، اور گندروں پر (پڑھ پڑھ کر) پھونکنے والیوں (یعنی جادوگریوں) کے شر سے اور حسد کرنے  
والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔ سنائی، ابن ابی شیبہ (عن عائشہ)  
تین مرتبہ کہے۔ حاکم (عن عائشہ)

اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھ پر ہر بیماری سے منتر کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ تجھے ہر حاسد کے شر سے جب وہ  
حسد کرے اور ہر نظر لگانے والے کے شر سے شفادے۔ احمد (عن عائشہ)  
اے اللہ! اپنے بندہ کو شفادے کہ تیرے دشمن سے جہاد کرے اور تیری رضا کے واسطے جنازہ  
کی طرف چلے۔ ابو داؤد، ابن جبان، حاکم (عن عبد اللہ بن عمرو)

اے اللہ! اس کو شفادے، اور اسے تندرست فرما۔ حاکم، ترمذی، ابن جبان (عن علیؓ)  
اے اللہ! اس کو صحت دے اور تندرست فرما۔ سنائی (عن علیؓ)  
اے فلاں (اس جگہ بیمار کا نام لے)، اللہ تیری بیماری دور کرے (یعنی تجھ کو شفادے) اور تیرے  
گناہ معاف کرے، اور تیری موت کے آنے تک تیرے دین اور تیرے جسم کو سلامت رکھے۔ حاکم،  
(عن سلمانؓ)

وَمَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ  
 أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ إِلَّا عَافَاكَ  
 اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ ذَاتِ سَبْحٍ مُسْ مُصٍّ وَجَاءَ  
 رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا شَالِكٌ فَقَالَ  
 أَيْسُرُكَ أَنْ يَبْرَأَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ اشْفِ  
 فُلَانًا فَإِنَّهُ يَبْرَأُ مَوْمُصٌ وَأَيُّهَا مُسْلِمٌ دَعَا بِقَوْلِهِ لَا  
 إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ أَرْبَعِينَ  
 مَرَّةً فَمَاتَ فِي مَرَضِهِ ذَلِكَ أُعْطِيَ أَجْرَ شَهِيدٍ وَإِنْ بُرَأَ بَرَأَ  
 وَقَدْ غُفِرَ لَهُ جَمِيعُ ذُنُوبِهِ مُسٌّ وَمَنْ قَالَ فِي مَرَضِهِ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ  
 وَلَهُ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 تَمَرَّمَاتٍ لَمْ تَطْعَمَهُ النَّارُ ذَاتِ سَبْحٍ مُسٌّ

ترجمہ: اور جو کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جس کی موت نہ آئی ہو (یعنی اس پر آثار موت ظاہر نہ ہوئے  
 ہوں) تو اس کے پاس سات بار یہ کہے، میں اللہ تعالیٰ سے جو عرشِ عظیم کا مالک ہے، (یہ) سوال کرتا  
 ہوں کہ وہ تجھے شفا دیدے، تو ضرور اللہ تعالیٰ اس کو اس مرض سے تندرست فرمادے گا۔ ابو داؤد،  
 ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ (عن ابن عباس)  
 ایک شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ فلاں شخص بیمار ہے۔  
 آپ نے فرمایا، کیا تمہیں اس بات کی خوشی ہے کہ وہ اچھا ہو جائے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں!

تو سر مایا کہو اے بُردبار! اے کرم کرنے والے! فلاں شخص کو شفا دے تو وہ اچھا ہو جائے گا۔ ابن ابی شیبہ  
موقوفاً (عن علیؓ)

اور جو مسلمان (اپنی بیماری میں) "لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک (ذات) ہے میں نے (بڑا) ظلم کیا، چالیس مرتبہ پڑھ کر دعا مانگے اور اسی بیماری میں مر جائے تو اُسے شہید کے برابر ثواب ملے گا، اور اگر اچھا ہو گیا تو اس حالت میں اچھا ہو گا کہ اس کے تمام گناہ معاف ہو چکے ہوں گے۔ حاکم (عن سعد بن ابی وقاصؓ)

اور جس شخص نے اپنی بیماری میں (یہ) کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ (اپنی ذات و صفات میں) یکتا و یگانہ ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی سلطنت ہے، اور ہر خوبی اسی کے لئے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور ہر طاقت و قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے، پھر مر گیا تو اسے دوزخ کی آگ نہیں جلائے گی۔ نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم (عن ابی سعید و ابی ہریرہؓ)

بیماری میں پڑھی جانے والی دعائیں

مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ  
 وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ مُرَعَهُ مَنِ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا  
 أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ مَرٌّ مَنِ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُؤَادَ  
 نَاقَةٍ فَقَدْ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقِتْلَ مِنْ نَفْسِهِ  
 صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ كَانَ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ عَهُ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي  
 شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي بِبَلَدِ رَسُولِكَ خَ فَإِذَا  
 حَضَرَ الْمَوْتُ وَجِّهْ إِلَى الْقِبْلَةِ مُسًّا وَيَقُولُ اللَّهُمَّ  
 اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاحْقِنِي بِالرَّافِقِ الْأَعْلَى خَ مَرَّةً  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ خَ سَقَّ اللَّهُمَّ أَعْيُنِي  
 عَلَى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكْرَاتِ الْمَوْتِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّو  
 جَلَّ إِنَّ عَبْدِي الْمُوْءُ مِنْ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ كُلِّ خَيْرٍ تَحْمَدُنِي  
 وَأَنَا أَنْزَعُ نَفْسَهُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ أَوْ مَنْ حَضَرَ عِنْدَكَ  
 فَلْيُلقِنَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُرَعَهُ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ دُمُسْ

ترجمہ: جو شخص سچائی اور صدق دلی کے ساتھ شہادت طلب کرے گا، تو اس کو شہادت (کا مرتبہ) دیا جائیگا  
 اگرچہ بظاہر وہ اپنے بستر پر مرے ہو۔ مسلم، سنن اربعہ (عن انس)  
 جو شخص صدق دل سے شہادت طلب کریگا اس کو شہادت کا (مرتبہ) نصیب ہوگا، اگرچہ بظاہر  
 وہ شہید نہ ہو۔ مسلم (عن انس)

جس شخص نے اللہ کے راستہ میں آؤٹنی کے دو بار دوہنے کے برابر (یعنی جتنی دیر آؤٹنی کے دو بار دوہنے میں لگتی ہے اتنی دیر) قتال کیا۔ اس کے لئے جنت واجب ہوگئی، اور جس شخص نے سچے دل کے ساتھ اللہ سے (اس کے راستہ میں) اپنے مارے جانے کی خواہش کی، پھر مرگیا یا قتل ہوگیا، تو اس کو شہید کا ثواب ملے گا۔ سنن اربعہ (عن معاذ بن جبل)

الہی مجھے اپنے راستہ میں شہادت نصیب فرما، اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں مجھے موت دے۔ بخاری (عن عمر)

جب کسی کے مرنے کا وقت قریب ہو تو اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے۔ حاکم (عن ابی قتادہ) اور وہ (مرنے والا) کہے، اے اللہ مجھے بخش دے، اوصی مجھے پر رحم فرما، اور مجھے رفیق اعلیٰ (یعنی انبیاء علیہم السلام کی جماعت) کے ساتھ ملا دے۔ بخاری، مسلم، ترمذی (عن عائشہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، بیشک موت کی (بڑی ہی) سختیاں ہیں، بخاری، مسلم، ابن ماجہ، (عن عائشہ)

خداوند! سکریت موت کے وقت میری مدد فرما۔ ترمذی (عن عائشہ) اللہ عزوجل فرماتا ہے، میرا مومن بندہ میرے نزدیک نیکی کے ہر مرتبہ پر قائم ہے، کیونکہ وہ میری اس وقت تعریف کرتا ہے جبکہ میں اس کی جان اس کے دونوں پہلوؤں سے نکال رہا ہوتا ہوں۔ احمد (عن ابی ہریرہ)

اور جو شخص مرنے والے کے پاس ہو وہ اسے کلمہ "لا الہ الا اللہ" کی تلقین کرے۔ مسلم سنن اربعہ (عن ابی سعید)

(اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت) جس شخص کی سب سے آخری بات "لا الہ الا اللہ" ہوگی وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ ابوداؤد، حاکم (عن معاذ بن جبل)

**شرح:** حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرما رہے تھے، اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کا بھی آخری کلام یہی تھا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضور نزع کے وقت بار بار پانی چہرہ انور پر ملتے تھے اور یہ کلمات فرماتے جاتے تھے کہ "لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں یقیناً موت کی بہت سختیاں ہیں۔ یعنی مومن بندہ ہر نیکی کا مستحق اس لئے ہے کہ جان کنی جیسے نازک وقت میں بھی میری حمد و ثنا کرتا ہے، اور میری یاد سے غافل نہیں ہوتا۔

تلقین کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص مرنے والے کے پاس ہو وہ خود کلمہ پڑھنا شروع کر دے تاکہ وہ بھی سرفکر پڑھنے لگے اور مریض سے کلمہ پڑھنے کے لئے نہ کہے، کیونکہ یہ انتہائی نازک وقت ہوتا ہے، کہیں اس کے پڑھنے سے انکار نہ کر بیٹھے۔

اِذَا غَمَضَ دَعَا لِنَفْسِهِ بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا  
يَقُولُ فَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَّارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمُهْدِيْنَ  
وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلِهٖ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ  
وَاقْسِمْ لَهٗ فِي قَبْرِهٖ وَنَوْرَ لَهٗ فِيهِ مَرَدَسٌ قٌ وَلِيَقُلْ اَهْلُهُ  
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِهٖ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عَقْبَ حَسَنَةٍ مَّرَعَةٍ  
وَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ سُورَةُ اِيْسَ سَ دَقِ حَبْ مُسٍّ وَلْيَقُولْ  
صَاحِبُ الْمَصِيْبَةِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ  
فِيْ مَصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا مَرَّةً اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ  
قَالَ اللّٰهُ لِمَلَاٰئِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُولُوْنَ نَعَمْ  
فَيَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةً فَوَادِهٖ فَيَقُولُوْنَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا  
قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُولُوْنَ حَمْدًا وَاَسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ ابْنُوْا  
لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ لَا بَيْتَ الْحَمْدِ حَبِيْ

ترجمہ: اور جب کوئی میت کی آنکھیں بند کرے تو اپنے واسطے خاتمہ بخیر ہونے کی دعا کرے، کیونکہ  
اس وقت میت کی آنکھیں بند کرنے والے کی دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں، تو چاہیے کہ یہ دعا کرے، اے  
اللہ فلاں شخص (اس جگہ میت کا نام لے) کو بخش دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا مرتبہ بلند کر  
اور اسکے پس ماندگان میں اس کا نائب (کارساز ہو جا) اور ہماری اور اس کی مغفرت منرما،  
اے سارے جہانوں کے پروردگار اس کی قبر شادہ کر دے، اور اسے (اپنے نور سے) منور منرما۔  
مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ (عن ام سلمہؓ)

اور میت کا ہر گھر والا کہے، اے اللہ! میری اور اس کی مغفرت فرما، اور مجھے اس کا اچھا بدلہ دے  
مسلم، سنن اربعہ (عن ام سلمہؓ)

اور اس پر سورہ نیین پڑھے۔ شافی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم (عن معقل بن یسار)  
اور صاحب مصیبت (یعنی میت کے گھر والے) کہیں، ہم تو اللہ ہی کے ہیں (ہم کو جس حال میں چاہیے  
رکھے) اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! میری مصیبت میں مجھے اجر دے، اور اس  
کے بدلہ مجھے بہتری عطا فرما۔ مسلم (عن ام سلمہؓ)

اور جب کسی مسلمان کا بچہ مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے  
بندہ کے بچہ کی روح قبض کر لی، وہ عرض کرتے ہیں ہاں! اے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،  
میرے بندہ نے کیا کہا۔ وہ جواب دیتے ہیں، اس نے تیرا شکر ادا کیا اور "انا لله وانا الیہ  
راجعون" پڑھا۔ فرماتا ہے، تم نے اس کے دل کا پھول توڑ لیا، وہ عرض کرتے ہیں ہاں! اے  
پروردگار۔ تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ کے لئے جنت میں ایک مکان بناؤ، اور اس کا نام  
"بیت الحمد" رکھو۔ ترمذی، ابن حبان، ابن سنی (عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

فَإِذَا عَزَايَ أَحَدًا أَيْسَلِمُ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا  
أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْيَتَصَبَّرْ وَلْيَسْتَحْسِبْ  
خُ مَرَدَّ سَقٍ وَكَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُعَاذٍ  
لِيُعْزِيهِ فِي ابْنِ لَهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ  
اللَّهِ إِلَى مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهَ  
الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَمَّا بَعْدُ فَأَعْظِمَ اللَّهُ لَكَ الْآخِرَ وَالْأُولَى  
الصَّبْرَ وَرِزْقَنَا وَإِيَّاكَ الشُّكْرَ فَإِنَّ أَنْفُسَنَا وَأَمْوَالَنَا وَأَهْلِيَّ  
وَأَوْلَادَنَا مِنْ مَّوَاهِبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْهَنِيئَةِ وَعَوَارِيهِ  
الْمُسْتَوْدَعَةِ نُمَتِّعُ بِهَا إِلَى أَجَلٍ مُّعَدُّودٍ وَيَقْبِضُهَا لَوْ قَتِ  
مَعْلُومٌ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ إِذَا أَعْطَى وَالصَّبْرَ إِذَا  
أَبْتَلَا فَكَانَ ابْنُكَ مِنْ مَّوَاهِبِ اللَّهِ الْهَنِيئَةِ وَعَوَارِيهِ  
الْمُسْتَوْدَعَةِ مَنَعَكَ بِهِ فِي غِبْطَةٍ وَسُرُورٍ وَقَبْضَةٍ مِنْكَ  
بِأَجْرِ كَبِيرِ الصَّلَاةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْهَدْيِ إِنْ احْتَسَبْتَ  
وَأَصْبِرْ وَلَا يَحِيطُ جَزَعُكَ أَجْرَكَ فَتَنْدَمَ وَأَعْلَمُ أَنَّ الْجَزَعَ  
لَا يَزِيدُ شَيْئًا وَلَا يَنْفَعُ حُزْنًا وَمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَانَ قَدْ  
وَالسَّلَامُ مُسْ قَرُ

مستند کسی مانند گارا کا سارا

ترجمہ: اور جب کسی کی تعزیت کرے تو سلام کر کے کہے یقیناً اللہ ہی کا ہے جو کچھ اس نے لے لیا اور

اللہ ہی کا ہے جو کچھ اس نے دیا ہے، اور اس کے یہاں ہر چیز ایک وقت مقررہ تک ہے، پس تمہیں صبر کرنا چاہیے، اور ثواب کی امید رکھنی چاہیے۔ بخاری۔ مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ (عن اسامہ بن زیدؓ)

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو ان کے لڑکے کی تعزیت کے بارے میں لکھا "بسم اللہ الرحمن الرحیم" محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف، تم خوش رہو میں تمہارے سامنے اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (ما بعد الحمد و ثنا کے بعد) اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عظیم اور صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیں اور تمہیں (اپنے) شکر کی توفیق نصیب فرمائے، اس لئے کہ ہماری جانیں اور ہمارا مال، اور ہماری بیویاں اور ہماری اولاد، اللہ عز و جل کی مبارک اور عمدہ بخشش اور عاریت رکھی ہوئی چیزیں ہیں، جن سے ایک خاص مدت تک فائدہ حاصل کیا جاتا ہے اور وہ ایک مقررہ وقت پر انہیں اٹھا لیتا ہے، پھر جب وہ عطا کرے تو ہم پر اس کا شکر فرض ہے اور جب آزمائش کرے تو صبر فرض ہے۔

تمہارا لڑکا اللہ کی عمدہ بخشش اور اُس کی امانت تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے (دنیا کے لئے) قابل رشک اور تمہارے لئے قابل مسرت بنا کر تمہیں اس سے پہرہ ور کیا (جب اس نے چاہا) تمہارے پاس سے بڑے اجر و ثواب اور رحمت و ہدایت کے بدلہ اسے اٹھالیا، اگر تم ثواب چاہتے ہو تو صبر کرو، کہیں تمہاری بے صبری، پریشانی تمہارا ثواب نہ کھودے پھر پشیمان ہو، اور سمجھ لو کہ بے صبری سے نہ تو کوئی چیز لوٹ کر آتی ہے، اور نہ غم دور ہوتا ہے۔ اور جو کچھ پیش آئے (اسے یہ سمجھو کہ یہ) تقدیر الہی اٹل ہے اور یہی ٹھیک ہے۔ (اسلام، حاکم، ابن مردویہ (عن معاذ بن جبلؓ))

**شرح :** حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ نے آپ کی خدمت میں عرض کرایا کہ میرا بیٹا نزع کی حالت میں ہے آپ تشریف لائیں، آپ نے سلام کہلا بھیجا اور یہ ارشاد فرمایا "إِنَّ إِلَٰهًا لَّهُ" علامہ ابن جوزیؒ نے اس حدیث کو موضوعات میں بیان کیا ہے لیکن دو سکر محدثین نے اس کو حسن یا ضعیف کہا ہے۔

وَلَمَّا تُوِّفِيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّزَهُمُ الْمَلَائِكَةُ السَّلَامَ  
 عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ فِي اللَّهِ عِزًّا مِّنْ كُلِّ  
 مُصِيبَةٍ وَخَلَفًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللَّهِ فَتَقْوُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا  
 فَإِنَّمَا الْمَحْرُومُ مِّنْ حُرْمِ الثَّوَابِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ  
 اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ مَسَّ وَدَخَلَ رَجُلٌ أَشْهَبُ الْحَيَةِ جَسِيمٌ  
 صَبِيحٌ فَتَخَطَّى رِقابَهُمْ فَبَكَى ثُمَّ التَفَّتْ إِلَى الصَّحَابَةِ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَقَالَ إِنَّ فِي اللَّهِ عِزًّا مِّنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ  
 وَعَوَضًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ وَخَلَفًا مِّنْ كُلِّ هَالِكٍ فَاَلِ اللَّهُ  
 فَأَنْيَبُوا وَإِلَيْهِ فَارْغَبُوا وَنَظَرُوا إِلَيْكُمْ فِي الْبَلَاءِ فَانْظُرُوا  
 فَإِنَّمَا الْمَصَابُ مِّنْ لَّمْ يُجْبَرُوا وَانْصَرَفَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعَلَى  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَذَا الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَسَّ

ترجمہ: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس دنیا سے فانی سے) کوچ فرمایا تو فرشتوں نے  
 آپ کے اہل بیت اور صحابہؓ کی اس طرح تعزیت کی تم پر اللہ کا سلام ہو اور اس کی رحمتیں  
 اور برکتیں نازل ہوں یقیناً اللہ ہی ہر مصیبت پر تسلی دینے والا ہے اور اس  
 کے پیماں پہ چلی جانے والی چیز کا عوض ہے، تو تم اللہ پر بھروسہ کرو اور اسی سے امید رکھو،  
 کیونکہ محروم تو وہی ہے جو ثواب سے محروم رہے، اور تم پر اللہ کا سلام اور اس کی  
 رحمت اور برکتیں ہوں۔ حاکم، (عن جابرؓ)

ایک شخص نہایت سفید ریش، قوی، ہیکل حسین و جمیل (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 انتقال کے دن) آیا (جب آپ تک پہنچنے کی جگہ نہ ملی تو) صحابہ رضی اللہ عنہم کی گردنیں پھلانگ  
 آگے بڑھ گیا، اور رویا اس کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا، اللہ ہی کے

پاس ہر مصیبت سے نشلی ہے، اور ہر فوت ہونے والی چیز کا عوض ہے، اور ہر ہلاک ہو جانے والی چیز کا بدلہ ہے تو تم اللہ ہی کی جانب رجوع کرو، اور اس کی طرف رغبت کرو، اور (اس) آزمائش میں اس کی نظر تمہاری طرف ہے، اس لئے خوب غور کرو کہ (صبر و استقلال سے) کام کرو، کیونکہ مصیبت نہ وہی ہے جسے (مصیبت پر) بدلہ نہ ملے، اور ثواب سے محروم رہے، (یہ کہہ کر) چلا گیا، حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ حاکم (عن انسؓ)

**شرح :** یعنی دنیا کی مصیبت و تکلیف کچھ حقیقت نہیں رکھتی، کیونکہ اس کا ثواب آخرت میں موجود ہے بلکہ حقیقی مصیبت یہ ہے کہ آدمی مصیبت پر صبر نہ کرے۔

بجز

وَمَنْ رَفَعَ السَّيِّئَاتِ عَلَى السَّرِيرِ أَوْ حَمَلَهُ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ مَوْ  
 مُصٌّ وَإِذَا صَلَّيَ عَلَيْهِ كَبَّرْ ثُمَّ قَرَأَ الْفَاتِحَةَ ثُمَّ صَلَّ عَلَى  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ  
 أَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ  
 لَكَ وَيَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَصْبِرْ فَقِيرًا  
 إِلَى رَحْمَتِكَ وَأَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهِ تَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا  
 وَأَهْلِهَا إِنْ كَانَ زَالِيًا فَزَكِّهِ وَإِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاعْفُ لَهُ  
 اللَّهُمَّ لَا تُحَرِّمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ مُسِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ  
 وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَآكِرْهُ نُزْلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ  
 وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالشَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ  
 الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ  
 وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ  
 وَاعِزَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ تِسْقِ مُصٌّ  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا  
 وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ  
 عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا  
 تُحَرِّمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ كَذَبْتَ سَاحِبُ مُسْ

ترجمہ: جو شخص میت کو چار پانی پر رکھے یا اُسے اٹھائے تو "بسم اللہ" کہے۔ ابن ابی شیبہ  
موقوفاً (عن ابن عمر)

اور جب جنازہ کی نماز پڑھے تو "اللہ اکبر" کہہ کر سورۃ فاتحہ پڑھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر کہے "اے اللہ (یہ) تیرا بندہ اور تیری باندی کا بیٹا گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، (اب یہ) تیری رحمت کا محتاج ہے، اور تو ز اسے عذاب دینے سے) بے پروا ہے (اب یہ) دنیا اور دنیا کے لوگوں سے (ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا اگر یہ پاک ہو تو اسے زیادہ پاک کر دے، اور اگر خطا کار ہو تو اس کی مغفرت فرما، اے اللہ ہمیں اس کے (رنج و غم میں مبتلا فرما کر) اجر سے محروم نہ کر، اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔ حاکم (عن ابن عباس رضی)

الہی! اسے بخش دے اور اس پر رحمت کر اور اسے نجات دے، اور اس کی خطا معاف فرما، اور اس کی اچھی مہمانی کر، اور اس کا ٹھکانا عمدہ بنا، اور اس کی قبر شادہ کر اور اسے پانی اور برف اور اولے سے دھو کر خطاؤں سے اس طرح پاک و صاف کر دے، جس طرح تو کپڑے کو میل کچیل سے صاف کرتا ہے، اور اس کو دنیا کے گھر سے بہتر گھر اور اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے، اور دنیا کی بیوی سے اچھی بیوی بدل دے، اور اسے بہشت میں داخل کر اور عذاب قبر اور عذاب دوزخ سے بچالے، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ (عن عوف بن مالک) اے اللہ! ہمارے زندہ و مردہ، ہمارے حاضر و غائب، ہمارے چھوٹے اور بڑے، ہمارے مرد اور عورت کی مغفرت فرما، خداوند! ہم میں سے جس کو زندہ رکھے، اُسے اسلام پر زندہ رکھ، اور جس کو تو اٹھائے اسے ایمان پر اٹھا، خداوند! ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔ ابو داؤد، ترمذی، نسائی، احمد، ابن حبان، حاکم (عن ابی ہریرۃ رضی)

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ  
 وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِدْنَا  
 شُفْعَاءَ فَأَغْفِرْ دَسَّ لَهَا سَلَهَ دَا اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنِ فُلَانٍ  
 فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلٍ جُورِكَ فَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ  
 وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ فَأَغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ  
 أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ دَقِ اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَّتِكَ  
 اِحْتِاجَ إِلَى رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا  
 فِرْدٌ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ مُسَلِّمًا اللَّهُمَّ  
 عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ لِيْهِ هَذَا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ  
 مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّْي إِنْ كَانَ  
 مُحْسِنًا فِرْدٌ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَأَغْفِرْ لَهُ وَلَا تُخْزِنَا  
 أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَا بَعْدَكَ حَبِ

ترجمہ: اے اللہ! تو اس کا رب ہے، تو ہی نے اسے پیدا کیا، اور تو ہی نے اسے اسلام سے نوازا اور  
 تو ہی نے اس کی روح قبض کی، اور تو ہی اس کے ظاہر و باطن سے زیادہ باخبر ہے، ہم اس کی سفارش  
 کرنے آئے ہیں (تو اپنے فضل و کرم سے) اس کی مغفرت فرمادے۔ ابو داؤد۔ نسائی (عن ابی ہریرۃ)  
 اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے ذمہ اور تیری پناہ میں ہے۔ (ایمان لا کر) تیرے عہد و  
 پیمان پر مرے، تو اسے قبر کے فتنے اور عذاب سے بچا، اور تو ہی اپنا وعدہ پورا کرنے والا اور  
 قابل تعریف ہے، اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر اور اس پر رحم فرما، بیشک تو بڑا بخشنے والا اور  
 رحم کرنے والا ہے۔ ابو داؤد، ابن ماجہ (عن واثلۃ بن الاسقع)

اے اللہ! (یہ) تیرا بندہ اور تیری لونڈی کا بیٹا، تیری رحمت کا محتاج ہے، اور تو اسے

عذاب دینے سے بے پروا ہے، اگر (یہ) اچھا ہو تو اس کی اچھائی زیادہ کر اور اگر بُرا ہو تو اس سے درگزر فرما۔ حاکم (عن یزید بن رکابہؓ)

اے اللہ! (یہ) تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، اور تو اسے مجھ سے زیادہ جانتا ہے، اگر (یہ) نیک ہو تو اس کی نیکی زیادہ کر اور اگر گنہگار ہو تو اس کی بخشش فرما اور ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔ ابن حبان (عن ابی ہریرہؓ)

**شرح:** اگر میت مؤنت ہو تو "فاغفر لہا" کہے اور اگر مذکر ہو تو "فاغفر لہ" پڑھے۔ جنازہ کی نماز مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے، اگر چند لوگ پڑھ لیں تو دیگر تمام لوگوں سے فرض ماقط ہو جائے گا، ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔

نماز صحیح ہونے کی یہ شرط ہے کہ میت مسلمان ہو، پاک ہو، اور جنازہ سامنے موجود ہو، اخاف کے نزدیک غائب کی نماز درست نہیں۔

نماز کے دو رکن ہیں، قیام اور تکبیر۔

امام شافعیؒ کے نزدیک الحمد پڑھنا واجب ہے، اور امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنی درست نہیں ہے، لیکن اگر شمار کے ارادہ سے پڑھے تو جائز ہے۔

نماز جنازہ پڑھنے کی ترکیب یہ ہے کہ امام اور امام کے ساتھ مقتدی تکبیر تحریمہ کہہ کر آہستہ آہستہ شمار "سبحانک اللہم الخ" پڑھیں پھر دوسری تکبیر کہہ کر درود شریف پڑھیں، اس کے بعد تیسری تکبیر کہہ کر دعا پڑھیں، پھر چوتھی تکبیر کہہ کر امام اور مقتدی سلام پھیر دیں۔

وَإِذَا وَضَعَهُ فِي قَبْرِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَتِ سَحَبٍ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ  
رَسُولِ اللَّهِ مُسْ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا  
نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ  
رَسُولِ اللَّهِ مُسْ فَإِذَا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ وَقَفَ عَلَى الْقَبْرِ فَقَالَ  
اسْتَغْفِرُ وَاللَّهُ لَا خِيَكُمْ وَسَلَوَالَهُ التَّثْبِيتُ فَإِنَّهُ الْآنَ  
يُسْأَلُ دَمْسَ رَسْنِي وَيُقْرَأُ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ الدَّفْنِ أَوَّلُ  
سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَخَاتَمَتُهَا سُنِّي وَإِذَا نَزَلَ الْقَبُورَ فَلْيَقُلْ السَّلَامُ  
عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَآحِقُونَ نَسْأَلُ اللَّهَ  
لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ مَرْسَقِ أَنْتُمْ لَنَا قَرِطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ  
تَبَعٌ سَ السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ  
وَيَرْحَمُ اللَّهُ السُّتْقِدِينَ مِنَّا وَالسُّتَاخِرِينَ وَإِنَّا إِن  
شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَآحِقُونَ مَرْسَقِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارُ  
قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَآتَاكُمْ مَا تَوْعَدُونَ غَدًا مُوَجَّاهُونَ وَإِنَّا  
إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَآحِقُونَ مَرْسَقِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارُ قَوْمٍ  
مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَآحِقُونَ دَ السَّلَامُ

عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ، يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَأَنْتُمْ سَلَفُنَا  
وَنَحْنُ بِالْآخِرِ

ترجمہ: اور جب میت کو قبر میں رکھے تو کہے، اللہ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر (اس کو دفن کرتا ہوں) ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان (عن ابن عمرؓ)  
اللہ کے نام اور اُس کے (حکم) سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر (اسے قبر میں رکھتا ہوں) حاکم (عن ابن عمرؓ)

لوگو! اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹا کر لائیں گے اور اسی سے (قیامت کے دن) تم کو دوبارہ نکال کھڑا کر دیں گے، اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر (اسے دفن کرتا ہوں) حاکم (عن ابی امامہؓ)  
اور جب میت کے دفن سے فارغ ہو جائے تو قبر پر کھڑے ہو کر کہے (اے لوگو!) اللہ سے اپنے بھائی کے لئے مغفرت چاہو اور (منکر نکیر کے جواب میں) اس کے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو، کیونکہ (اس وقت) اس سے پوچھ گچھ کی جائے گی۔ ابوداؤد، حاکم، بزار، البیہقی فی السنن الکبیر، (عن عثمانؓ)

اور دفن کرنے کے بعد قبر پر سورۃ بقرہ کا پہلا (رکوع آخر سے صفحہ ۱۰۰ تک) اور (اُمّ الرسل سے) ختم تک آخر (رکوع) پڑھے۔ البیہقی فی السنن الکبیر (عن عثمانؓ)  
اور جب قبرستان میں جائے تو کہے، اس بستی کے رہنے والوں کو سلام ہو، یا اس طرح کہ اے اس بستی کے رہنے والے مومنو! تم پر سلام ہو، انشاء اللہ ہم بھی تم سے عنقریب ملنے والے ہیں، ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے واسطے (خیر و عافیت چاہتے ہیں) مسلم، نسائی، ابن ماجہ (عن بریدہ ابن الحصینؓ)

تم ہمارے پیشرو ہو اور ہم تمہارے پیچھے چھپے آنے والے ہیں۔ نسائی، (عن بریدہ بن الحصینؓ)  
اے (اس) گھر کے رہنے والے مومنو! تم پر سلام ہو، اور اللہ ہمارے اگلوں اور پچھلوں پر رحم فرمائے، اور انشاء اللہ ہم بھی تم سے ضرور ملنے والے ہیں مسلم، نسائی، ابن ماجہ (عن عائشہؓ)  
اے (اس) گھر میں) رہنے والے مومنو! تمہیں سلام ہو، تم پر وہ تو چیز آگئی جس کا کل تم سے دیر سویر کے ساتھ (ثواب و عذاب کا) وعدہ کیا گیا تھا اور ہم بھی انشاء اللہ (عنقریب) تم سے ملنے والے ہیں مسلم، نسائی (عن عائشہؓ)

اے (اس) بستی کے رہنے والے مومنو! تم پر سلام ہو، اور ہماری بھی انشاء اللہ تم سے ملاقات ہونے والی ہے۔ ابوداؤد (عن ابی ہریرہؓ)

دفن کرنے کے دعا

دفن سے فارغ ہونے کے بعد دعا

زیارت قبور کا بیان

اے قبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے (دُرا) پہلے پہنچ گئے، اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے پہنچ رہے ہیں۔ ترمذی (عن ابن عباسؓ)

**شرح:** زیارت قبر کے آداب یہ ہیں کہ قبلہ کی طرف پشت اور قبر کی جانب منہ کر کے کھڑا ہو، اور اہل قبر کو سلام کرے جیسا کہ اوپر گزرا، اور قبر کو نہ ہاتھ لگائے، نہ اس کو بوسہ دے اور نہ قبر کے سامنے جھکے اور نہ ناک و پیشانی وغیرہ رگڑے اور نہ سجدہ کرے۔

اور سات بار ”قل ھو اللہ“ پڑھنا مستحب ہے، اور بعض روایات میں ہے کہ گیارہ مرتبہ ”قل ھو اللہ“ کھڑے ہو کر پڑھے۔ پھر بیٹھے۔

جمعہ کے دن قبر کی زیارت کرنا افضل و بہتر ہے، خصوصاً صبح کے وقت، اور بعض روایتوں میں ہے کہ جو کوئی زیارت کے وقت سورہ یسین پڑھے تو اس دن مُردوں کے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے اور جتنے مُردے قبروں میں ہیں اسی قدر نیکیاں اس پڑھنے والے کے حق میں لکھ دی جاتی ہیں۔

الَّذِي كُرِّدَ ذِي وَرَدَ فَضْلُهُ غَيْرَ فَخْصُوصٍ  
 بِوَقْتٍ وَلَا سَبَبٍ وَلَا مَكَانٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ هِيَ أَفْضَلُ  
 الذِّكْرِ وَهِيَ أَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِ  
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ قَالَهَا خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ لِنَفْسِهِ خُجْرُجُ  
 مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا وَفِي قَلْبِهِ وَزَنْ شَعِيرَةً مِنْ خَيْرٍ أَوْ  
 مِنْ إِيْمَانٍ وَيُخْرِجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا وَفِي قَلْبِهِ وَزَنْ  
 بُرَّةً مِنْ خَيْرٍ أَوْ مِنْ إِيْمَانٍ وَيُخْرِجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا  
 وَفِي قَلْبِهِ وَزَنْ ذَرَّةً مِنْ خَيْرٍ أَوْ مِنْ إِيْمَانٍ خُجْرُجُ مَرَّتِ

ترجمہ: وہ ذکر جس کی فضیلت کسی وقت یا سبب یا مکان کی خصوصیت کے بغیر وارد ہوئی ہے  
 لا الہ الا اللہ ہے، کہ یہی سب سے افضل ذکر ہے۔ ترمذی (عن جابر)  
 اور یہی سب سے بڑھ کر نیکی ہے احمد (عن بریدہ)  
 (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے) میری شفاعت سے قیامت کے دن سب سے  
 زیادہ وہ شخص بہرہ ور ہوگا جس نے خلوص دل کے ساتھ کلمہ توحید کہا ہوگا۔ بخاری (عن ابی ہریرہ)  
 جو شخص اس کلمہ کہے گا اور اس کے دل میں جو برابر بھلائی یا ایمان ہوگا، وہ دوزخ سے  
 نکلے گا اور جو شخص اس کو کہے گا اور اس کے دل میں گیموں برابر خیر یا ایمان ہوگا وہ بھی دوزخ  
 سے نکلے گا۔ اور جو شخص اس کو کہے گا اور اس کے دل میں ذرہ برابر نیکی یا ایمان ہوگا، وہ بھی  
 دوزخ سے نکلے گا۔ بخاری، مسلم، ترمذی (عن النضر)

شرح: یعنی جس شخص میں تھوڑا سا بھی ایمان ہوگا وہ جہنم سے ضرور نکالا جائے گا۔

وہ دوزخ سے نکلے گا۔ بخاری، مسلم، ترمذی (عن النضر)

مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَهُنَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنْ  
 زَنَى وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ  
 هُمْ جَدِّدُوا إِلَيْنَا نَكْمُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ نُجَدِّدُ إِيْمَانَنَا  
 قَالَ أَكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَطْلَسَ لَهُادُونَ اللَّهَ  
 حِجَابٌ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَيْهِ تَقُولُهَا لَا يَثْرُكَ ذَنْبًا وَ لَا  
 يُشْبِهُهَا عَمَلٌ مُسْ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرْضِينَ  
 السَّبْعِ فِي كِفَّةٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي كِفَّةٍ مَالَتْ بِهِمْ  
 حَبْ سَ رَمَا قَالَهُ عَبْدٌ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ  
 أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى تَقْضَى إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبْتَ الْكِبَائِرَ  
 بِ سَ سَ مُسْ

ترجمہ: کوئی آدمی ایسا نہیں جو یہ کلمہ پڑھے پھر اسی (اعتقاد) پر مر جائے اور جنت میں داخل نہ ہو؟ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ مسلم (عن ابی ذرؓ)  
 (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اپنا ایمان تازہ کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ایمان کس طرح تازہ کریں؟ آپ نے فرمایا "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کثرت سے کہنا کرو۔ احمد، طبرانی (عن ابی ہریرہؓ)  
 اس کلمہ کا اللہ سے کوئی پردہ نہیں یہ اس کے پاس زلزلہ رک ٹوک پہنچ جاتا ہے۔ ترمذی (عن ابی مالک الاشعریؓ)  
 یہ کلمہ پڑھنے سے کوئی گناہ باقی نہیں رہتا، اور نہ کوئی عمل اس کے برابر ہے۔ حاکم (عن ام ہانیؓ)  
 اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین والے ایک پلڑے میں ہوں اور "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" دو سر پلڑے میں ہو تو "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کا پلڑا ان سے بھاری ہوگا۔ ابن حبان، نسائی، (عن ابی سعید)، بزار (عن ابن عمرؓ)  
 جو آدمی اخلاص کے ساتھ کبھی اس کلمہ کو کہتا ہے، اُس کے لئے آسمانوں کے دروازے

کھول دیے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ عرش پر پہنچ جاتا ہے، جب تک گناہ کبیرہ سے پرہیز کرتا رہے۔ ترمذی، نسائی، حاکم (عن ابی ہریرۃ)

شرح: یعنی اس کلمہ کے بار بار کہنے سے ایمان میں تازگی پیدا ہوگی۔  
یعنی اسے اللہ کے پاس پہنچنے سے کوئی چیز نہیں روکتی وہ بہت جلد مقبول ہو جاتا ہے۔



لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ  
يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مَنْ قَالَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ  
كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ خ مَرَّتَيْنِ  
أَوْ مَرَّةً كَعْتَقَ نَسَمَةً أَمْصُ وَمِائَةَ مَرَّةً كَانَتْ لَهُ عِدَّةُ  
عَشْرٍ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفُحِيتَ عَنْهُ مِائَةُ  
سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِزْنًا مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ  
بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ  
عَوَّاهِي الَّتِي عَلَّمَهَا نُوحٌ ابْنَهُ فَإِنَّ السَّمَوَاتِ لَوُ كَانَتْ  
فِي كِفَّةٍ لُرَجِحَتْ بِهَا وَلَوْ كَانَتْ حَلَقَةً لَضَمَّتْهَا مُصْرٌ لَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ كَلِمَتَانِ إِحْدَاهُمَا لَيْسَ لَهَا  
نِهَآيَةٌ دُونَ الْعَرْشِ وَالْآخَرَى تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ  
وَالْأَرْضِ ط

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی سلطنت ہے، اور  
وہی قابل تعریف ہے، وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، جو شخص دس  
مرتبہ اس کو کہے گا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے چار شخص  
آزاد کئے ہوں۔ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، احمد (عن ابی ایوب)

اور ایک مرتبہ کہنا، ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ احمد، ابن ابی شیبہ (عن برار بن  
عازب)

اور جو شخص اس کلمہ کو سو مرتبہ پڑھے گا، اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا، اور  
اس کے لئے سونکیاں لکھی جائیں گی، اور اس کی سو برائیاں مٹائی جائیں گی، اور یہ کلمہ اس کے لئے

کلمہ توحید کی فضیلت

شیطان سے پناہ میں ہوگا، اور قیامت کے دن کوئی شخص اس سے بہتر اور عمدہ عمل نہیں لائے گا، بجز اس شخص کے جس نے اس سے زیادہ اسے پڑھا ہو۔ ابو عوانہ (عن ابی ہریرۃؓ)

یہی کلمہ ہے جو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو سکھلایا تھا، اگر تمام آسمان ایک پڑے میں ہوں (اود یہ کلمہ دوسرے پڑے میں) تو یہی کلمہ بھاری ہوگا، اور اگر آسمان کڑے کی طرح ہوں تو یہ ان کو ملا دے گا۔ ابن ابی شیبہ (عن جابرؓ)

"لا الہ الا اللہ" اور اللہ اکبر دو کلمے ہیں جن میں سے ایک (یعنی لا الہ الا اللہ) کی، تو عرش سے ادھر انتہا نہیں، اور دوسرا (یعنی اللہ اکبر) آسمان وزمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے طبرانی (عن معاذؓ)



وَهُمَا مَعَهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ مَا عَلَى  
 الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُولُهَا إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَا لَوْ كَانَتْ  
 مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ تَسَّ مِمَّنْ أَحَدٌ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ مِنَ النَّارِ حَدِيثُ  
 مُعَاذٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُخْبِرُ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَالَ  
 إِذَا تَبَيَّنُوا وَأَخْبَرْتَهُمْ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأْتِيهِمْ مَنْ  
 يَشْهَدُ بِهَا كَذَلِكَ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ حَدِيثُ  
 الْبِطَاقَةِ الَّتِي تَشُقُّ بِالسَّعَةِ وَالسَّعِينِ سَجْلًا كُلُّ سَجَلٍ  
 مَدَّ الْبَصَرَ شَهِدًا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
 وَرَسُولُهُ ق حَب مَس

ترجمہ: اور یہ دونوں کلمے "لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" کے ساتھ یہ فضیلت رکھتے ہیں کہ جو شخص زمین پر ان کو کہے گا، اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ ستر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی، نسائی (عن عبد اللہ بن عمر))  
 جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے۔ (یعنی وہ دوزخ میں نہیں جائے گا)  
 یہ حدیث حضرت معاذ بن جبلؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا لوگ اس کے کہنے ہی پر اکتفا کر لیں گے اور عمل میں تساہل کریں گے، پھر حضرت معاذؓ نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت علم کے چھپانے کے گناہ سے بچنے کی وجہ سے یہ حدیث بیان کی۔ (بخاری، مسلم (عن انس))  
 جو شخص اخلاص کے ساتھ اس کلمہ (شہادت) کی گواہی دے گا، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کر دے گا۔ مسلم، ترمذی (عبادۃ بن صامتؓ)

پرچہ کاغذ کی حدیث جو مشہور ہے، یہ ہے کہ ایک پرچہ جس میں "اشہد ان لا الہ الا اللہ  
واشہد ان محمدًا عبدہ ورسولہ" لکھا ہوگا، وہ ان تناوے وفتروں پر بھاری ہوگا  
جن کی درازی اور لمبائی حد نظر تک ہوگی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم (عن عبد اللہ بن عمروؓ)

**شرح:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایک ایسا شخص لایا جائے گا جس کے تناوے  
وفتروں کا بھرے ہوئے ہوں گے، اور ان کی لمبائی حد نظر تک ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تو ان  
میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے، وہ عرض کرے گا نہیں، پھر فرمائے گا میرے پاس کوئی عذر ہے وہ جواب دیکھا  
میرے پاس کوئی عذر نہیں، پھر فرمائے گا، تیری ایک سیکی ہمارے پاس ہے، آج تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا، اس  
وقت ایک پرچہ کاغذ کا لٹکا دیا جائے گا جس میں "اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدًا  
عبدہ ورسولہ" لکھا ہوگا، جو کبھی اس نے خلوص دل کے ساتھ لکھا تھا۔ اس پرچہ کو نیزان میں رکھا جائیگا  
وہ عرض کرے گا، یا اللہ تناوے وفتروں کے مقابلہ میں جو گناہوں سے ہیں اس ایک پرچہ کی کیا حقیقت ہے  
اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ پرچہ بہت عالیشان ہے اس کو تو لا جائے، پھر وہ پرچہ ایک پلڑے میں اور تناوے وفتروں  
ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے، تو یہ (پرچہ والا) پلڑا ان وفتروں کے پلڑے سے بھاری ہو جائے گا، کیونکہ  
اللہ تعالیٰ کے نام کے برابر کوئی چیز نہیں ہو سکتی وہ سب سے بھاری ہے۔

مَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
 وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَابْنُ أُمِّهِ وَكَلِمَتُهُ الْقُهَا إِلَى  
 مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ  
 اللَّهُ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ خَمْ مَسْ مَنْ  
 شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا  
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَابْنُ أُمِّهِ  
 وَكَلِمَتُهُ الْقُهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ  
 حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ أَوْ مِنْ  
 أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيُّهَا شَاءَ خَمْ مَسْ كَانَ صَلَّ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
 وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَخْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ  
 خَمْ مَسْ

ترجمہ: جس شخص نے یہ کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، اور عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کی باندی کے  
 بیٹے ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم علیہ السلام کی طرف القا کیا، (ڈالا) اور اس کی طرف  
 سے ایک روح ہیں، اور جنت اور دوزخ حق ہیں، اس کو اللہ تعالیٰ جنت کے آٹھوں دروازوں  
 سے جس میں سے چاہے گا داخل کرے گا۔ بخاری، مسلم، نسائی (عن عبادة بن الصامت)  
 جو شخص یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک  
 نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کی باندی  
 کے بیٹے ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم علیہ السلام کی طرف القا کیا، اور اس کی طرف سے ایک روح ہیں

اور جنت و دوزخ حق ہیں، اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا، خواہ اس کا عمل کیسا ہی ہو  
(یہ فرمایا) کہ جنت کے آکھٹوں دروازوں میں سے جس میں سے چاہے گا داخل کرے گا۔ بخاری،  
مسلم، نسائی (عن عبادة بن الصامت)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنے لشکر کو فتح دی اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کی، اور تنہا لشکر (کفار) پر غالب ہوا، پس اس کے بعد کوئی چیز نہیں۔ بخاری، مسلم، نسائی۔



حَدِيثُ الْأَعْرَابِيِّ عَلَيْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ، قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ  
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي  
وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي مِمَّنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مَرَّةً  
كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ قَالَهَا عَشْرًا كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ وَمَنْ  
قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهُ أَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَ اللَّهُ تِسْعَ  
مَنْ قَالَهَا فِي يَوْمٍ مِائَةً مَرَّةً حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاكَ وَإِنْ  
كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ عَوَّيْ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ مِمَّنْ  
تِسْعَ مِصْ وَهِيَ أَفْضَلُ الْكَلَامِ الَّذِي اصْطَفَى اللَّهُ  
لِمَلَائِكَتِهِ مَرْعُوْرَ وَهِيَ الَّتِي أَمَرَ نُوْحٌ بِهَا ابْنَهُ فَإِنَّهَا صَلَوَةٌ  
الْخَلْقِ وَتَسْبِيحُ الْخَلْقِ وَبِهَا يُرْزَقُ الْخَلْقُ مِصْ

ترجمہ: یہ ایک اعرابی کی حدیث ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جسے میں پڑھتا رہا کروں، آپ نے فرمایا کہہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا و یگانہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ بہت بڑا ہے، اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے، اور اللہ پاک ہے جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے، اور طاقت و قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے، جو غالب اور دانا ہے اے اللہ مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے ہدایت دے، اور مجھے رزق عطا فرما۔ مسلم (عن سعد بن ابی وقاص)

جو شخص ”سبحان اللہ و بحمدہ“ ایک بار کہتا ہے، اس کے لئے دس بار لکھا جاتا ہے، اور جو دس بار کہتا ہے اس کے لئے سو بار لکھا جاتا ہے، اور جو سو بار کہتا ہے اس کے لئے ہزار بار لکھا

جاتا ہے اور جو کوئی اس سے زیادہ کہے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے (دس گنا) زیادہ ثواب دے گا۔ ترمذی  
(عن ابن عمر)

اور جو شخص سو مرتبہ اس کو کہے گا اس کی خطائیں معاف کر دی جائیں گی اگرچہ دریا کے پھین کے  
برابر ہوں، ابو عوانہ (عن ابی ہریرۃ)

یہ کلمہ اللہ کو بہت ہی پسند ہے مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ (عن ابی ذر)  
اور یہ کلمہ بہترین کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے انتخاب کیا ہے۔ مسلم ابو عوانہ  
(عن ابی ذر)

اور یہی کلمہ ہے جس کا حکم حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے کو دیا تھا، کیونکہ یہ تمام مخلوقات کی دعا اور تسبیح  
ہے اور اسی کی (برکت سے) مخلوق کو روزی ملتی ہے۔ ابن ابی شیبہ (عن جابر)

\*\*\*

مَنْ قَالَهَا غُرِسَتْ لَهُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ رَمَنْ هَالَهُ اللَّيْلُ أَنْ  
يُكَادَهُ أَوْ يَجْلِبَ بِالسَّالِ أَنْ يُنْفِقَهُ أَوْ جَلَبَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُقَالَهُ  
فَلْيَكُنْ ثَرْمُهَا فَإِنَّهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ جَبَلٍ ذَهَبٍ تُنْفِقُهُ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ ط أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَ رَبِّي وَمَجْمَدُهُ  
عَوْ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ نَبَتْ لَهُ غُرْسٌ فِي الْجَنَّةِ أَوْ  
مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَمَجْمَدُهُ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي  
الْجَنَّةِ تَسِي حَبُّ مُسْ مُصٌّ فَإِنَّهَا عِبَادَةٌ الْخَلْقِ  
وَبِهَا تُقْطَعُ أَرْزَاقُهُمْ سِرًّا كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ  
ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ  
وَمَجْمَدُهُ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ خَمْسٌ مَرَّتٍ مُصٌّ

ترجمہ: جو شخص اس کو (ایک مرتبہ) کہتا ہے، اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔ ہزار  
(عن ابن عمرؓ)

جو شخص (بیماری وغیرہ کی بنا پر) بے چینی سے رات گزارے یا مال خرچ کرنے میں بخل کرے  
یا دشمن سے لڑنے میں بزدلی کرے تو اسے چاہئے کہ ان کلمات کو بکثرت پڑھے۔ (اس سے یہ بات  
جانی رہے گی) کیونکہ یہ کلمہ اللہ کو اس سونے کے پہاڑ سے بھی زیادہ پسند ہے جو اس کی راہ میں خرچ  
کیا جائے۔ طبرانی (عن ابی امامہؓ)

سب سے پیارا کلام اللہ کے نزدیک یہ ہے "سبحان ربی وجمدہ" میں اپنے رب  
کی پاکی اور تعریف کرتا ہوں۔ ابو عوانہ (عن ابی ذرؓ)

جو شخص "سبحان اللہ العظیم" اللہ عظمت والا پاک ہے، کہے اس کے لئے جنت میں  
ایک درخت آگ جاتا ہے۔ احمد (عن معاذ بن انسؓ)

اور جو شخص یہ کہے "سبحان اللہ العظیم وجمدہ" ہم اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں

اس کی تعریف کے ساتھ، اس کے لئے جنت میں ایک خرّے کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔ ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ (عن معاذ بن انس) کیونکہ یہ کلمہ خلق کی عبادت ہے، اور اسی کی (برکت) سے ان کا رزق تقسیم کیا جاتا ہے۔ بزار (عن ابن عمر)

دو کلمے جو زبان پر نہایت ہی ہلکے پھلکے (اور قیامت کے روز) میزان (عمل) میں نہایت ہی وزنی اور بھاری (اور خزانے) رحمان کو نہایت ہی محبوب اور پیارے ہیں، (وہ) سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم ہیں۔ بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ابی شیبہ (عن ابی ہریرہ)

—:—

فَعْدَةٌ

مَنْ قَالَهَا مَعَ اسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيمَ وَاسْتُوبُ إِلَيْهِ كُتِبَتْ لَهُ كَمَا  
 قَالَهَا ثُمَّ عَلِقَتْ بِالْعَرْشِ لَا يَتَوَّهَا ذَنْبٌ عَمِلَهُ صَاحِبُهَا حَتَّى  
 يَلْقَى اللهَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَخُتُومَةٌ كَمَا قَالَهَا رَوَّاهُ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ لِيُؤَيِّرِيَهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَقَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً  
 حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا تُسَبِّحُ ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ  
 أَضْمَى وَهِيَ جَالِسَةٌ مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ  
 نَعَمْ قَالَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ فَرَّاتٍ لَوْ وَزِنْتُ  
 بِهَا قُلْتُ مِنْذُ الْيَوْمِ لَوْ زِنْتُهُنَّ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ  
 خَلْقِهِ وَرَضَى نَفْسِهِ وَزِينَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ  
 مِرَّةً عَوًّا

ترجمہ: جو شخص ان کلمات کو استغفر اللہ العظیم و استوب الیہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت  
 چاہتا ہوں، اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں، کے ساتھ پڑھے تو وہ اسی طرح جس طرح اس نے کہے دیکھ  
 لئے جاتے ہیں پھر عرش کے ساتھ لٹکا دیئے جاتے ہیں اور کوئی گناہ جو اس شخص نے کیا ہو ان کلمات کی  
 نہیں اٹاتا یہاں تک کہ (جب) وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے روز ملے گا تو وہ کلمے اسی طرح سر بہر  
 ہوں گے جس طرح اس نے کہے تھے۔ بزار (عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُم المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، اور آپ صبح  
 تڑکے ہی ان کے پاس سے نماز پڑھ کر تشریف لے جا چکے تھے اور وہ اپنے مصلے پر بیٹھی ہوئی  
 تسبیح پڑھ رہی تھیں، پھر چاشت کے بعد آپ واپس تشریف لائے تو وہ بدستور بیٹھی ہوئی تھیں  
 آپ نے فرمایا، تم اسی طرح بیٹھی ہوئی ذکر کر رہی ہو جس طرح میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟ حضرت  
 جویریہ نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا میں نے تم سے جدا ہونے کے بعد ایسے چار کلمے تین  
 بار کہے ہیں کہ اگر ان کا اس سے وزن کیا جائے جو تم نے (اس عرصہ میں) پڑھا ہے تو وہ کلمے وزنی

ہوں گے (اور وہ یہ ہیں) میں اللہ کی پاکی اس کی تعریف کے ساتھ، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی مرضی کے مطابق اور اس کے عرش کے برابر اور اس کے کلمات کی گنتی کے موافق بیان کرتا ہوں مسلم، سنن اربعہ، ابوعوانہ (عن جویریہ)

**شرح :** اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان کلمات کا پڑھنے والا کفر سے محفوظ رہتا ہے، کیونکہ کفر کے سوا کوئی گناہ خواہ وہ بکیرہ ہی ہو عمل کو نیست و نابود نہیں کرتا۔



سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَىٰ نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ  
 زِينَةِ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ إِذَا دَاخَلَ كَلِمَاتِهِ ثُمَّ مَضَىٰ عَوَّاهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَذَلِكَ  
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَدَدَ خَلْقِهِ  
 وَرِضَىٰ نَفْسِهِ وَزِينَةِ عَرْشِهِ وَإِذَا دَاخَلَ كَلِمَاتِهِ ثُمَّ وَقَالَ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّةً دَخَلَ عَلَيْهَا وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَىٰ وَحَصَّ  
 تَسْبِيحًا بِهِ إِلَّا أَخْبَرَ بِهَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ  
 فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ  
 مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ  
 اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
 مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ  
 إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ ذَاتِ سَرِّ حَيْمُسْ

ترجمہ: میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی مرضی کے موافق،  
 اور اس کے عرش کے برابر، اور اس کے کلمات کی مقدار کے مطابق۔ مسلم، نسائی، ابن ابی شیبہ،  
 ابو عوانہ (عن جویریہؓ)

اور اسی طرح الحمد للہ ہے۔ نسائی (عن جویریہؓ)

میں اللہ کی پاکی اس کی تعریف کے ساتھ بیان کرتا ہوں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور  
 اللہ سب سے بڑا ہے) اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی مرضی کے موافق اور اس کے عرش  
 کے برابر اور اس کے کلمات کے برابر۔ نسائی (عن جویریہؓ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے جس کے پاس آپ تشریف لے گئے اور اس کے سامنے  
 گٹھلی یا کنکریاں تھیں جس سے وہ تشبیح پڑھا کرتی تھیں فرمایا: کیا میں تجھے وہ چیز نہ بتا دوں جو

تیرے لئے اس سے آسان اور بہتر ہے؟ پھر فرمایا (وہ یہ ہے) میں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں ان چیزوں کے برابر جو اس نے آسمان میں پیدا کی ہیں، اور میں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں ان چیزوں کے برابر جو اس نے زمین میں پیدا کی ہیں، اور میں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں ان چیزوں کے برابر جو اس کے درمیان ہیں، اور میں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہوں ان چیزوں کے برابر جن کو وہ پیدا کرنے والا ہے، اور اسی طرح (ان چاروں مذکورہ کلمات کے ساتھ) سبحان اللہ کی جگہ اللہ اکبر اور پھر الحمد للہ اور پھر لا الہ الا اللہ اور پھر لا حول ولا قوۃ الا باللہ ملا کر پڑھئے ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم (عن سعد بن ابی وقاص)

شرح: یعنی سبحان اللہ کے بجائے الحمد للہ عدد خلقہ، الحمد للہ رضی نفسہ، الحمد للہ ذنۃ عرشہ، الحمد للہ مداد کلماتہ، کہنے کا بھی یہی ثواب ہے۔

بندر

وَدَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ وَبَيْنَ يَدَيْهَا أَرْبَعَةُ أَلْفِ نَوَاحٍ تُسَبِّحُ بِهِنَّ  
فَقَالَ قَدْ سَبَّحْتَ مِنْذُ وَقَعْتُ عَلَى رَأْسِكَ أَكْثَرَ مِنْ هَذَا قَالَتْ  
عَلِمْنِي قَالَ قَوْلِي سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ دُصُوسٌ وَقَالَ لَا بِي  
الدَّرْدَاءِ إِلَّا أَعْلَيْكَ شَيْئًا هُوَ أَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ اللَّيْلَ مَعَ  
النَّهَارِ وَالنَّهَارَ مَعَ اللَّيْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ  
مِثْلَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِثْلَ  
كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ  
مِثْلَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ  
مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ رَط

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم! اُم المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے، ان کے سامنے چار ہزار گھٹائیاں رکھی ہوئی تھیں، جن سے وہ تسبیح پڑھتی تھیں، آپ نے فرمایا جب سے میں تمہارے سر کے پاس کھڑا ہوا ہوں میں نے اس سے زیادہ تسبیح پڑھ لی، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا مجھے بھی بتا دیجئے، فرمایا کہو (سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ) میں اللہ کی تسبیح کرتی ہوں اس کی تمام مخلوقات کی تعداد کے برابر، ابوداؤد، حاکم (عن صفیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں تمہیں ایک ایسی چیز بتاتا ہوں جو دن رات ذکر کرنے سے بہتر ہے (اور وہ یہ ہے) اللہ کی تسبیح ہے اس چیز کے شمار کے برابر جو اس نے پیدا کی ہے، اور اللہ کی تسبیح ہے، اس چیز کے بھر دینے کے برابر جو اس نے پیدا کی ہے اور اللہ کی تسبیح ہے اس چیز کے شمار کے برابر جس کا شمار اس کی کتاب میں ہے، اور اللہ کی تسبیح ہے اس چیز کے بھرنے کے برابر جو اس کی کتاب میں شمار کی جا چکی ہے، اور اللہ کی تعریف ہے اس چیز کے برابر جو اس نے پیدا کی ہے اور اللہ کی تعریف ہے اس چیز کے بھرنے کے برابر

جو اس نے پیدا کی ہے، اور اللہ کی تعریف ہے ہر چیز کے برابر، اور اللہ کی تعریف ہے ہر چیز کے بھرنے کے برابر، اور اللہ کی تعریف ہے اس چینر کے شمار کے برابر جس کا شمار اس کی کتاب (لوح محفوظ) میں ہے اور اللہ کی تعریف ہے اس چینر کے بھرنے کے برابر جو اُس کی کتاب نے شمار کیا ہے۔ ہزار، ہزار، جلالی۔  
(عن ابن الدردار)

وَقَالَ لَا بَنَىٰ أَمَامَةً إِلَّا أَخْبِرَكَ بِأَكْثَرِ أَوْ أَفْضَلِ مِنْ  
ذِكْرِكَ اللَّيْلِ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ مَعَ اللَّيْلِ أَنْ تَقُولَ سُبْحَانَ  
اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللَّهِ مِنْ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ  
مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِنْ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ  
مَا أَحْصَىٰ كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِنْ مَا أَحْصَىٰ كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ كُلِّ  
شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ مَنْ حَبَّ مُسْ  
وَكَذَّارَ وَاهٍ طَاطَا أَنَّهُ قَالَ مَوْضِعَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ  
قَالَ وَتُسَبِّحُهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَتُكَبِّرُهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَكَذَّارَ وَاهٍ  
أَسْوَىٰ التَّكْبِيرِ

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز بتلا دوں جو تمہارے دن رات ذکر کرنے سے (ثواب میں) زیادہ اور بہتر ہے، (اور وہ یہ ہے) کہ تم کہو اللہ کی تسبیح ہے اس چیز کے شمار کے برابر جو اس نے پیدا کی ہے، اللہ کی تسبیح ہے اس چیز کے بھرنے کے برابر جو اس نے پیدا کی ہے، اللہ کی تسبیح ہے اس چیز کے شمار کے برابر جو آسمان اور زمین میں ہے، اور اللہ کی تسبیح ہے اس چیز کے بھرنے کے برابر جو آسمان اور زمین میں ہے، اور اللہ کی تسبیح ہے اس چیز کے شمار کے برابر جس کو اس کی کتاب نے شمار کیا ہے، اور اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز کے بھرنے کے برابر اور اسی طرح ہر کلمہ کے ساتھ الحمد للہ ملا کر پڑھے، "الحمد للہ عدد ما خلق الخ" نسائی، ابن حبان، حاکم (عن ابی امامہ)

اور اسی طرح طبرانی نے روایت کیا ہے۔ (عن ابی امامہ)

مگر انھوں نے "سبحان اللہ" کی بجائے "الحمد للہ" روایت کیا ہے، اور پھر کہا ہے اسی طرح "سبحان اللہ" کے بعد اور اسی طرح "اللہ اکبر" کے بعد ہر کلمہ ملا کر پڑھو، اور اسی طرح احمد بن حنبل نے روایت کی ہے مگر اُس میں "اللہ اکبر" نہیں ہے۔

فتح کے الفاظ اور اس کی فضیلت

وَقَالَتْ سَلَمَةُ ط أُمُّ بَنِي أَبِي رَافِعٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِكَلِمَاتٍ  
وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ فَقَالَ قَوْلِي عَشْرَ مَرَّاتٍ اللَّهُ أَكْبَرُ يَقُولُ اللَّهُ  
هَذَا إِلِيَّ وَقَوْلِي سُبْحَانَ اللَّهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ يَقُولُ اللَّهُ هَذَا إِلِيَّ وَقَوْلِي  
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَقُولُ اللَّهُ قَدْ فَعَلْتُ فَتَقُولِينَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ق  
يَقُولُ قَدْ فَعَلْتُ ط أَفْضَلُ الْكَلَامِ سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ  
رَبِّي وَبِحَمْدِهِ ط وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ  
وَالْأَرْضِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ ط أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى  
اللَّهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ  
أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ ط

ترجمہ: حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا اور رافع رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے چند مختصر سے کلمات بتا دیجئے (جنہیں میں باسانی یاد کر سکوں) آپ نے فرمایا دس مرتبہ "اللہ اکبر" کہو، اللہ فرمائیگا یہ میرے لئے ہے اور دس مرتبہ "سبحان اللہ" کہو اللہ فرمائیگا یہ میرے لئے ہے اور کہو اے اللہ! مجھے بخش دے، اللہ فرمائیگا میں نے بخش دیا پس تم اس کو دس مرتبہ کہو تو اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ فرمائے گا میں نے تجھے بخش دیا۔ طبرانی (عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ)

سہترین کلام "سبحان ربی وبحمدہ" سبحان ربی وبحمدہ ہے (پاک ہے میرا رب اور وہی قابل تعریف ہے) طبرانی (عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

اور "سبحان اللہ والحمد للہ" آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے، اور الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے۔ مسلم، ترمذی (عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ)

چار کلمے اللہ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں، سبحان اللہ، والحمد للہ ولا الہ الا اللہ، واللہ اکبر (اللہ پاک ذات ہے اور اللہ ہی قابل تعریف ہے، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے)، ان کلمات کو جس سے چاہو شروع کرو، اس میں کوئی جرح نہیں۔ مسلم، ترمذی، (عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ)

هِيَ أَفْضَلُ الْكَلَامِ بَعْدَ الْقُرْآنِ وَهِيَ مِنَ الْقُرْآنِ أَمَنٌ قَالَهَا  
 كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ط لَأَن أَقُولَ لَهَا هِيَ أَحَبُّ  
 إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مَرَّتَيْنِ مَصْ عَوَانِ الْجَنَّةِ  
 طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَإِنَّهَا قِيعَانٌ وَإِنَّ غَرَسَهَا هَذِهِ  
 تِ يُغْرَسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ ق مَصْ طُسُ  
 خُذُوا جَنَّتَكُمْ مِنَ النَّارِ قُولُوا لِعَنِي هَذِهِ فَإِنَّهُنَّ يَأْتِيَنَّ يَوْمَ  
 الْقِيَمَةِ مَجْنِبَاتٍ وَمُعَقَّبَاتٍ وَهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ س  
 مَسْ صَطْ طُسُ وَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ  
 صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ  
 مُدَقِّقُ

ترجمہ: یہ چاروں کلمے قرآن مجید کے بعد سب سے بہتر کلام ہیں اور یہ قرآن ہی کے کلمات ہیں، احمد  
 (عن سمرة بن جندب)

جو شخص ان کلمات کو کہے گا اس کے لئے ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ طبرانی  
 (عن ابن عمر)

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) یہ کلمات مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ پسند ہیں  
 جن پر سورج نکلتا ہے (یعنی یہ کلمات مجھے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب اور پیارے ہیں)۔  
 مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ، ابو عوانہ، عن ابی ہریرہ

بیشک جنت کی مٹی اچھی اور پانی شیرین ہے (مگر وہ ایک بڑا میدان ہے، اور  
 اس کے درخت یہی کلمات ہیں۔ ترمذی (عن ابن مسعود)

ہر کلمہ کے لئے ہمارے لئے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ،  
 طبرانی فی الاوسط، عن ابی ہریرہ

دوزخ سے اپنی ڈھال بناؤ اور یہ کلمات کہو، کیونکہ یہ قیامت کے دن ریڑھنے والے کے  
دائیں بائیں آگے پیچھے اور نیچے، سب طرف (حفاظت کے لئے) آئیں گے اور یہ باقی رہنے والی نیکیاں  
ہیں۔ نسائی، حاکم، طبرانی فی الصغیر، طبرانی فی الاوسط (عن ابی ہریرۃ)  
ہر بار "سبحان اللہ" کہنا صدقہ ہے، ہر بار "الحمد للہ" کہنا صدقہ ہے، ہر مرتبہ لا الہ  
الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار "اللہ اکبر" کہنا صدقہ ہے۔ مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ (عن ابی ذر)

**شرح:** یعنی جو شخص "سبحان اللہ" کہتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔  
یعنی جس طرح دولت مند کو مال خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے اسی طرح اس کے پیڑھنے والے کو ثواب ملتا ہے۔

❖

وَهُنَّ الْوَاتِي يُقَلْنَ فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ وَذَلِكَ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِهِ الْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا  
أَمْنُكَ أَلَا أَحْبُوكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ  
ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَاةَ  
وَعَهْدَهُ صَغِيرَةً وَكَبِيرَةً سِرًّا وَعَلَانِيَةً عَشْرَ خِصَالٍ  
أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ  
وَسُورَةَ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكَعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ  
قُلْتَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ  
عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ  
رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا عَشْرًا  
ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا  
عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُومَ  
فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ مَرَّةً فِي كُلِّ رَكَعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعَ  
رَكَعَاتٍ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ  
فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ  
مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي  
عُمْرِكَ مَرَّةً وَفِي مَسْجِدٍ

صلوۃ التبیح

ترجمہ: اور یہی کلمے ہیں جو صلوۃ التبیح میں پڑھے جاتے ہیں (اور اس کے پڑھنے کی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اس طرح ترغیب دی تھی۔

اے چچا عباس! کیا میں آپ کو ایسی دس باتیں نہ بتا دوں؟ کہ آپ جب انھیں کریں تو (اس سے) اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے کچلے، نئے پُرانے، قصداً سہواً، چھوٹے بڑے، ظاہر اور پوشیدہ (سب گناہ) بخش دے (اور وہ دس باتیں یہ ہیں) کہ آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں "الحمد للہ" اور سورۃ پڑھیں، پھر جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہوں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ مرتبہ سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا الہ الا اللہ، واللہ اکبر کہیں، پھر رکوع کریں تو حالت رکوع میں دس مرتبہ کہیں، پھر جب رکوع سے اپنا سر اٹھائیں تو قومہ میں دس مرتبہ کہیں، پھر سجدہ کریں تو سجدہ میں دس مرتبہ کہیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں (تو دونوں سجدوں کے درمیان) جلسہ میں دس بار کہیں، پھر دوسرا سجدہ کریں تو دس بار کہیں، پھر جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھائیں تو (جلسہ استراحت) میں دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے سے پہلے دس دفعہ کہیں، یہ ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ ہوا، اسی طرح چاروں رکعتیں پوری کریں۔

اگر آپ ہر روز ایک مرتبہ پڑھ سکیں تو ہر روز پڑھ سکیں تو ہر جمعہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیں، اور اگر ہر جمعہ میں نہ پڑھ سکیں تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیں، اور اگر ایسا نہ کر سکیں تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیں، اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو تمام عمر میں ایک دفعہ پڑھ لیں، (ابوداؤد، ابن حبان، حاکم، ابن ماجہ (عن ابی رافع رضی اللہ عنہ))

**شرح:** اعطیک، امنحک، اجعلک، افعل بک، ان کے معنی ہیں کیا میں تمہیں نہ دوں؟ نہ بتاؤں؟ وغیرہ۔ یہ سب ایک دوسرے کے ہم معنی ہیں اور تاکید کے لئے انھیں ذکر کیا ہے۔

صلوۃ التبیح کی احادیث میں بہت فضیلت آتی ہے۔ اس کے پڑھنے سے تمام گناہ عاف ہو جاتے ہیں۔ مترجم محمد عبدالعلیم ندوی درگاہ رب العزت میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور ہر مسلمان کو اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

اس نماز کے لئے کوئی وقت خاص نہیں ہے، بلکہ اوقات ممنوعہ کے علاوہ جس وقت چاہے پڑھ لے۔ رنج و غم اور مصیبت و سختی کے لئے اس کا پڑھنا نہایت مفید ہے، حضرت ابو عثمان زاہدیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رنج و غم اور مصائب و تکالیف دفع کرنے کے لئے صلوۃ التبیح سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی اور اکثر ائمہ اور بزرگان دین کا اس پر عمل رہا ہے۔

جمعہ کے روز دوپہر ڈھلے اس کا پڑھنا مستحب ہے، اگر اس میں سجدہ سہو کی ضرورت ہو تو اس میں یہ تسبیح نہ پڑھے، اس لئے کہ پھر گنتی تین سو سے زیادہ ہو جائے گی۔

امام غزالیؒ کتاب احیاء علوم الدین میں رقمطراز ہیں کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے، پھر قرأت سے

پہلے ان تسبیحات کو پندرہ بار پڑھے، اور قرأت کے بعد دس بار پڑھے پھر اور ارکان میں دس دس بار پڑھے اور دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر نہ پڑھے اور نہ دونوں قعدوں میں پڑھے، اور یہی طریقہ بہتر ہے۔

عبداللہ بن مبارکؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور اگر ان تسبیحات کے ساتھ "لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم" بھی ملا کر پڑھ لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے، کیونکہ بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے (حرر)



وہی مع ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فانہن الباقيات الصالحات  
 وھن یحیطن الخطایا کما تحط الشجرۃ وراقھا وھن من  
 کنوز الجنۃ ط تجزی من القران من لا یتطیعہ مص  
 وكذلك مع اللہم ارحمہنی وارزقنی وعافنی واهدنی تجزی  
 من القران لمن لا یتطیعہ من اخذ لا فقد ملائکہ  
 من الخیر دس وھن ایضا بغیر الدعاء مع وتبارک اللہ  
 فیض علیہن ملائکہ فضہن تحت جناحہ وصعد بہن لا  
 یمر بہن علی جمیع من الملائکہ الا استغفر والقا ئلہن  
 حتّٰی یجیی بہن وجہ الرحمن مومس

ترجمہ: اور یہ کلمات "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" کے ساتھ ملا کر پڑھے جائیں تو باقیات الصالحات میں سے ہیں۔  
 (یعنی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں) اور یہ خطاؤں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح درخت (موم خزار) میں  
 اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے اور یہ (کلمات) جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔ طبرانی (عن ابی الدرداء)  
 جو شخص قرآن مجید نہ پڑھ سکتا ہو یہ اس کے لئے قرآن کے قائم مقام ہو جاتے ہیں۔ ابن ابی شیبہ،  
 (عن ابن ابی اوفی رض)

اور اسی طرح یہ کلمات اللہم ارحمہنی وارزقنی وعافنی واهدنی کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے اس شخص کے لئے  
 قرآن مجید کے قائم مقام ہو جاتے ہیں جو قرآن شریف نہ پڑھ سکتا ہو، اور جس نے اس کی پابندی کی اس نے اپنا  
 ہاتھ خیر سے بھر لیا۔ ابو داؤد، نسائی (عن عبداللہ بن ابی اوفی رض)  
 اور نیز یہ کلمات، دعا (اللہم ارحمہنی) کے بغیر اور لفظ "تبارک اللہ" کے ساتھ پڑھے جائیں تو ان پر ایک  
 فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو ان کو اپنے پروں میں لیکر اوپر چڑھتا ہے اور جن فرشتوں کی جماعت کے  
 پاس سے گذرتا ہے وہ اس کے پڑھنے والے کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں، یہاں تک کہ ان کلمات سے  
 ذات الہی کی تعریف کی جاتی ہے (تاکہ پڑھنے والے کی طرف اس کی رحمت متوجہ ہو، اور اس کی  
 خوشنودی حاصل ہو۔ حاکم موقوفاً (عن عبداللہ بن مسعود)

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ مِنَ الْكَلَامِ أَرْبَعًا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ كُتِبَ لَهُ عَشْرُونَ حَسَنَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُونَ سَيِّئَةً وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَمِثْلُ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَمِثْلُ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمِثْلُ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ كُتِبَ لَهُ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ ثَلَاثُونَ سَيِّئَةً مَنْ أَمْسَرَ أَمَّا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعْمَلَ كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَ أَحَدِ عَمَلَاءِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ قَالَ كُلُّكُمْ يَسْتَطِيعُهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ رَطَا

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں سے چار کلمے انتخاب فرمائے ہیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر، جو شخص (ایک مرتبہ) سبحان اللہ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی بیس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں، اور اسی طرح جو شخص "الحمد للہ رب العالمین" کہتا ہے، اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے تیس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ نسائی، احمد، حاکم، بزار، رعن ابی سعیدؓ والی ہریرہؓ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے خطاب کر کے فرمایا، کیا کوئی تم میں سے ہر روز اُحد پہاڑ کے برابر عمل نہیں کر سکتا؟ صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ایسا کون کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کر سکتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا، وہ کونسا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا "سبحان اللہ" (کا ایک بار کہنا ثواب میں کوہ) اُحد سے بہت بڑھ کر ہے (اسی طرح) "الحمد للہ" (ثواب میں اُحد سے بہت زیادہ ہے، اور اسی طرح) "اللہ اکبر" کا اُحد سے بہت زیادہ ثواب ہے۔ بزار، طبرانی (عن عمران بن حصین) یعنی ان کا کہنا ثواب میں اُحد پہاڑ سے کہیں زیادہ ہے۔

سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر کی فضیلت

سُبْحَانَ اللَّهِ مِائَةً تَعْدِلُ مِائَةً رَقَبَةٍ مِّنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
 مِائَةً تَعْدِلُ مِائَةً فَرَسٍ مُّسَرَّجَةٍ مُّلَجَّةٍ يُحْمَلُ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ  
 اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِائَةً تَعْدِلُ مِائَةً بَدَنَةٍ مُّقْلَدَةٍ مُّتَقَبِّلَةٍ سِ  
 قِ مُسْ ط مَصْ تُخْرِجُ بِكَ ط وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَمْلَأُ  
 مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ سِ قِ مُسْ ط بِحِجْرِ خَمْسٍ  
 مَا أَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيزَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ  
 لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَتَوَفَّى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ  
 فَيَحْتَسِبُهُ سِ حِبْ مُسْ رَ ط إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُونَ  
 مِنْ جَلَالِ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
 يَنْعُطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيٍّ النَّحْلُ تَذْكُرُ  
 بِصَاحِبِهَا أَمَا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ أَوْ لَا يَزَالَ مَنْ يُذَكِّرُ  
 بِهِ قِ مُسْ اسْتَكَثَرُوا مِنَ الْبَاقِيَّاتِ الصَّالِحَاتِ اللَّهُ أَكْبَرُ  
 وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا  
 قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ سِ حِبْ

ترجمہ: "سبحان اللہ" سو بار کہنے کا ثواب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل کے سوغلام آزاد کر دینے کے  
 برابر ہے اور الحمد للہ سو بار کہنے کا ثواب ایسے سو گھوڑوں کے برابر ہے جو سجے ہوئے ہوں، اور ان  
 پر جہاد میں غازیوں کو سوار کیا جائے، اور "اللہ اکبر" سو بار کہنے کا ثواب ان سو مقبول اونٹوں کے  
 ذبح کئے جانے کے برابر ہے جن کی گردن میں قربانی کا پٹہ پڑا ہوا ہو۔ نسائی، ابن ماجہ، طبرانی،

ابن ابی شیبہ (عن ام اوقیٰ)

طبرانی کی ایک روایت میں ہے "اللہ اکبر" سو بار کہنے کا ثواب ان سے مقبول اونٹوں کے برابر ہے جن کی گردن میں پہلے پڑا ہوا ہو اور وہ مکہ میں ذبح کئے جائیں۔

اور لا الہ الا اللہ (کا ثواب) آسمان اور زمین کے درمیان کو بھرتا ہے۔ نسائی، ابن ماجہ، حاکم، احمد، طبرانی (عن ام ہانی)

واہ واہ واہ واہ! (یہ) پانچ چیزیں میزان (قیامت) میں کس قدر وزنی ہیں؟ "لا الہ الا اللہ"۔ "سبحان اللہ"، "والحمد للہ"، "واللہ اکبر" اور مسلمان کا وہ نیک بچہ جو مر جائے اور وہ اس پر ثواب کی خاطر صبر کرے اور آہ و زاری نہ کرے۔ نسائی، ابن جان، حاکم، بزار، احمد، طبرانی، (عن ام سلمیٰ)

بیشک جن چیزوں سے تم اللہ کی بزرگی اور بڑائی بیان کرتے ہو انہی میں سے "سبحان اللہ" "لا الہ الا اللہ" "والحمد للہ" ہیں، اور وہ عرش الہی کے چاروں طرف گھومتے ہیں، اور ان کی آواز شہد کی مکھیوں کی بھن بھن کی طرح ہوتی ہے، اور وہ اپنے پڑھنے والے کی یاد (اللہ کو) دلاتے ہیں، کیا کوئی تم میں سے پسند نہیں کرتا؟ کہ ایسا ہو؟ یا ہمیشہ اس کی یاد دلاتی جاتی رہے؟ ابن ماجہ، حاکم (عن نعمان ابن بشیر)

باقیات الصالحات رہنے والی نیکیوں میں سے اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، و سبحان اللہ و الحمد للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ کو بکثرت پڑھو۔ نسائی، ابن جان (عن ابی سعید الخدری)

**شرح:** یعنی ان تسبیحات کے پڑھنے کی پابندی کرو جس سے تمہارا ہمیشہ عرش الہی پر ذکر رہے۔

قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ  
عَآرَاطٌ بَابٌ مِّنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ آطَاسٌ غِرَاسُ الْجَنَّةِ  
حَبُّ آطٍ وَتَقَدَّمَ أَنَّهُآ دَوَآءٌ مِّنْ تِسْعَةِ وَتِسْعِينَ دَآءً أَيْسَرُهَا  
الْهَمْ مُسٌّ طَكُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا فَقَالَ  
أَتَدْرِي مَا تَفْسِيرُهَا قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ لَا حَوْلَ عَنِ  
مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِلَّا بِعِصْمَةِ اللَّهِ وَلَا قُوَّةَ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ إِلَّا بِعَوْنِ  
اللَّهِ سَرَوْهِيَ مَعَ وَلَا مَنَاجَا مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ  
سَسْرٌ مَنْ قَالَ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ سَرْمَدٌ مَّصُورٌ

ترجمہ: لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ مصلح ستہ، احمد، بزار، طبرانی (عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ احمد، طبرانی، نسائی (عن معاذ بن جبلؓ)  
جنت کا ایک درخت ہے۔ ابن حبان، احمد، طبرانی (عن ابی ایوب الانصاریؓ)

اور یہ اور پر گزر چکا ہے کہ یہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سب زیادہ آسان بیماری غم ہے۔ حاکم  
طبرانی، (عن ابی ہریرہؓ) ————— (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں) میں نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس تھا (اتفاقاً) میں نے (لا حول ولا قوۃ الا باللہ) کہا۔ آپؐ نے فرمایا تم جانتے ہو اس کے معنی  
کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا اللہ کی حفاظت کے بغیر کوئی  
شخص گناہ اور معصیت سے نہیں بچ سکتا، اور اس کی مدد کے بغیر کوئی شخص کسی قسم کی نیکی نہیں کر سکتا۔ بزار  
(عن ابن مسعودؓ) ————— اور یہ کلمہ ولا منجا من اللہ الا الیہ (اللہ کے سوا کوئی ٹھکانا

نہیں) کے ساتھ بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ نسائی، بزار (عن ابی ہریرہؓ)

جس شخص نے کہا میں اللہ کے پروردگار اور محمدؐ کے پیغمبر اور اسلام کے دین ہونے کو دل سے  
پسند کرتا ہوں، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ نسائی، مسلم، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ (عن ابی سعید الخدریؓ)

مَنْ قَالَ اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ الشَّهَادَةُ  
 إِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ  
 فَإِنَّكَ إِن تَكُنْ إِلَى نَفْسِي تُقَرِّبُنِي مِنَ الشَّرِّ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ الْخَيْرِ  
 وَإِنِّي إِنْ أَتَيْتُكَ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَأَجْعَلْ لِي عِنْدَكَ عَهْدًا تُوفِيَنِيهِ  
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ إِلَّا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ  
 الْقِيَمَةِ لِمَا أَكْتَبْتُمْ أَنَّ عَبْدِي مُحَمَّدٌ عِنْدَ عَهْدِي فَأَوْفُوا بآيَاتِي  
 فَيَدْخِلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ قَالَ سَهِيلٌ فَأَخْبَرْتُ الْقَاسِمَ  
 ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَوْفًا أَخْبَرَنِي بِكَذَا وَكَذَا فَقَالَ مَا فِي أَهْلِنَا  
 جَارِيَةٍ إِلَّا وَهِيَ تَقُولُ هَذَا فِي خَدْرِهَا أَوْ لَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ  
 وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ  
 رَبُّنَا وَيَرْضَاهُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
 لَقَدْ ابْتَدَرَهَا عَشْرَةَ أَمْلًا كُلُّهُمْ حَرِيصٌ عَلَى أَنْ يَكْتُبُوهَا  
 فَمَا دَرَوْا كَيْفَ يَكْتُبُونَهَا حَتَّى رَفَعُوهَا إِلَى ذِي الْعِزَّةِ فَقَالَ  
 اكْتُبُوهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي حَبِ مَسُّ

ترجمہ: جو شخص کہے اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پروردگار، پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے میں  
 تجھ سے اس زندگی میں (یہ) عہد کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو (اپنی  
 صفات میں) یکتا و یگانہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے

اور تیرے رسول ہیں، اب اگر تو مجھے میرے نفس (اور خواہشات کے) سپرد کر دے گا، تو تو مجھے شر (اور بُرائی) سے قریب اور خیر (اور بھلائی) سے دُور کر دے گا اور میں تو تیری ہی رحمت پر بھروسہ رکھتا ہوں، اس لئے تو مجھ سے ایسا عہد کر لے جسے قیامت کے روز پورا فرمائے۔ کیونکہ تو وعدہ خلافی کبھی نہیں کرتا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے فرشتوں سے فرمائے گا، میرے بندے نے مجھ سے ایک عہد کر رکھا ہے اُسے پورا کر دو چنانچہ اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل کر دے گا۔

حضرت سہیلؓ کہتے ہیں میں نے حضرت قاسمؓ بن عبد الرحمنؓ سے کہا کہ حضرت عوفؓ نے مجھے ایسی ایسی (حدیث) سنائی تو حضرت قاسمؓ نے کہا ہمارے گھر میں تو کوئی لڑکی بھی ایسی نہیں جو اپنے پردہ کے اندر رہتے ہوئے بھی اس کو نہ پڑھتی ہو (یعنی یہ مشہور حدیث ہے ہمارے یہاں تو ہر چھوٹا بڑا اسے جانتا ہے اور اس پر عمل پیرا ہے) احمد (عن ابن مسعودؓ)

ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں "الحمد لله حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ کما یحب ربنا ویرضی" (اللہ ہی کے لئے تشریف ہے بہت پاک مبارک تشریف جس سے ہمارا پروردگار راضی اور خوش ہو) کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، دسٹل فرشتے ان کلمات کی طرف لپکے اور ہر فرشتہ بیچا ہتا تھا کہ میں (ان کا ثواب) لکھ لوں، لیکن وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ کس طرح لکھیں یہاں تک کہ انھیں رب العزت کی طرف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا انہیں اسی طرح لکھو جس طرح خلوص کے ساتھ میسر بندے نے کہے ہیں۔ ابن جان، حاکم (عن انسؓ)

**شرح:** حضرت سہیلؓ تبع تابعی ہیں اور حضرت قاسمؓ بن عبد الرحمنؓ اور حضرت عوفؓ تابعی ہیں۔

وَتَقَدَّمَ سَيِّدُ الْأَسْتِغْفَارِ خَسْرًا لِّئَلَّا يَسْتَغْفِرَ اللَّهُ  
صِرًا وَأَتُوبَ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً صِرًا طَسُّ الْكُثْرِ  
مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً خَسْرًا قِي طَسُّ مِائَةِ مَرَّةً طَسُّ مُصْ  
تُوبُوا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنَّ أَتُوبَ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةِ مَرَّةً عَوَّ  
مَا أَصْرَمَنْ أَسْتَغْفِرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً إِنَّهُ  
كَيِّفَانُ عَلَى قَلْبِهِ وَإِنَّ لِي أَسْتَغْفِرَ اللَّهُ فِي الْيَوْمِ مِائَةِ مَرَّةً مَدَسْ

ترجمہ: سید الاستغفار کی فضیلت اور بیان ہو چکی۔ بخاری، نسائی (عن شداد بن اوس)۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ سے دن میں ستر مرتبہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔  
ابو یعلیٰ، طبرانی فی الاوسط (عن انس)۔  
(اور ایک روایت میں ہے) ستر بار سے زیادہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔ بخاری، نسائی، ابن ماجہ  
طبرانی فی الاوسط (عن ابی ہریرۃ)۔  
(اور ایک روایت میں ہے) سو بار توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔ طبرانی فی الاوسط، ابن ابی شیبہ،  
(عن ابی ہریرۃ)۔

ز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا) اپنے پروردگار کے سامنے توبہ کرو میں بھی اس کے  
سامنے دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔ ابو عوانہ (عن ابن عمر)۔  
جو شخص استغفار کرتا رہتا ہے وہ گناہ پر اصرار نہیں کرتا۔ اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کرے۔ ابو داؤد  
(عن ابی بکر الصدیق)۔ — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیاوی مشاغل کی بنا پر میرے  
دل پر پردہ پڑ جاتا ہے (اس لئے) میں اللہ سے دن میں سو بار استغفار کرتا ہوں مسلم، ابو داؤد، نسائی (عن الاعرابی)۔

**شرح:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے تھے کہ دل ہر لمحہ جناب باری تم میں حاضر رہے، اور کسی وقت  
بھی غافل نہ ہو، لیکن چونکہ دنیا کے ہاوی اور رہنما تھے اس لئے دنیا کو ہر چیز کے دکھانی تھی اس لئے کھانے پینے اور  
گھر یو زندگی کی وجہ سے جو فی الجملہ غفلت ہو جاتی ہے، اس کو آپ اپنی نسبت سے پردہ اور گناہ فرماتے ہیں یہ محض امت  
پر رحمت اور شفقت کی بنا پر ہے، ورنہ آپ کی ذات اقدس تو اس سے مبرا اور منزہ ہے، یہ صرف امت کی تعلیم کے لئے  
ہے کہ ہر وقت دل اللہ کی یاد میں لگا رہے اور اگر ذرا بھی غفلت ہو جائے تو اس پر استغفار کرے، حالانکہ ہماری تو  
استغفار بھی استغفار کی محتاج ہے۔ خ ہست استغفار ما محتاج استغفار ما۔

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَخْطَأْتُ حَكْمَةَ تَمْلَأُ خَطَايَاكُمْ قَابَيْنِ  
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتُمْ اللَّهَ لَغَفَرَ لَكُمْ وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ لَوْلَمْ تَخْطِئُوا لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ يُخْطِئُونَ ثُمَّ لَيْسْتَغْفِرُونَ  
فَيَغْفِرُ لَهُمْ أَصْحَابُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَمْ تَذُبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ  
بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذُنُّونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ مَرَّةً  
مِنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ غَفْرًا لَهُ تِسْعَ مِائَةِ أَلْفِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ تَسْرَعَ  
صَحِيفَتُهُ فَلْيَكْثُرْ فِيهَا مِنَ اسْتَغْفَارِ طَسَّ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْمَلُ  
ذَنْبًا إِلَّا أَوْفَقَ الْمَلَكُ الْمُؤَكَّلُ بِأَحْصَاءِ ذُنُوبِهِ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ  
فَإِنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ مِنْ ذَنْبِهِ ذَلِكَ فِي شَيْءٍ مِّنْ تِلْكَ السَّاعَاتِ  
لَمْ يُوقِفْهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يُعَذِّبْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِثْلَ

ترجمہ: اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم سے اس قدر گناہ اور  
خطائیں سرزد ہوں جس سے آسمان وزمین بھر جائے، اور پھر تم اللہ سے مغفرت چاہو تو اللہ ضرور مغفرت  
فرمادے گا، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے  
اگر تم خطا نہ کرو تو اللہ ایسے لوگ پیدا کرے گا جو گناہ اور خطائیں کرینگے پھر اللہ سے مغفرت  
چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمادے گا۔ احمد، ابویعلیٰ (عن ابی سعید الخدریؓ)

اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم سے گناہ سرزد نہ ہوئے  
تو اللہ تمہیں اٹھالے گا اور ایسی قوم پیدا کریگا جو گناہ کر کے استغفار کریگی اور وہ بخشے گا۔ مسلم (عن ابی ہریرہؓ)  
جو شخص اللہ سے استغفار کریگا، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیکے گا۔ ترمذی، نسائی (عن ابن عمرؓ)

اور جو یہ چاہتا ہو کہ (قیامت کے دن) اس کا نامہ اعمال اُسکو خوش کر دے تو اس کو کثرت سے استغفار کرنی چاہیے۔  
جو کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے، تو وہ فرشتہ جو اس کے گناہ لکھنے پر مقرر ہے (اس کے لکھنے سے) تین گھڑی (یعنی کچھ دیر)  
تھک جاتا ہے۔ اگر اس نے اس عرصہ میں اپنے گناہ سے استغفار کر لی تو وہ فرشتہ (آخرت میں) اس گناہ کی اس سے  
اطلاع نہیں دے گا، اور نہ قیامت کے روز اس پر اسے عذاب دیا جائے گا۔ حاکم (عن ام عاصمہ العوسیہؓ)

إِنَّ ابْلِسَ قَالَ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَدَا لَكَ لَا أَبْرَحُ  
 أُغْوِي بَنِي آدَمَ مَا دَامَتْ الْأَرْوَاحُ فِيهِمْ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ فَبِعِزَّتِي  
 وَجَلَدَا لِي لَا أَبْرَحُ أَغْفِرُ لَهُمَا مَا اسْتَغْفَرُوا مِنِّي أَصِ وَتَقَدَّمَ  
 حَدِيثُ الرَّجُلِ الَّذِي جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
 وَادُّنُونِيَا مَسَّ مَا مِنْ حَافِظَيْنِ يَرْفَعَانِ إِلَى اللَّهِ فِي يَوْمٍ  
 صَحِيفَةٌ فَيَرَى فِي أَوَّلِ الصَّحِيفَةِ وَفِي آخِرِهَا اسْتَغْفَارًا لَا  
 قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ طَرَفِي الصَّحِيفَةِ  
 رَمَنْ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ  
 مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً ط

ترجمہ: شیطان نے اپنے پروردگار عزوجل سے کہا قسم ہے تیری عزت اور جلال کی میں ہمیشہ  
 بنی آدم کو جب تک اُن میں جان باقی رہے گی برابر بہکتا رہوں گا، تو پروردگار نے اس سے فرمایا  
 مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے میں بھی انہیں برابر بخشتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے  
 استغفار کرتے رہیں گے۔ احمد، ابو یعلیٰ (عن ابی سعید الخدریؓ)

اور اس شخص کی حدیث جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگا تھا ہائے  
 میرے گناہ! ہائے میرے گناہ!، (صلوۃ التوبہ میں) پہلے گند چکی۔ حاکم (عن جابرؓ)  
 (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے بھی استغفار کے لئے فرمایا تھا)

کراٹا کا تبین جب کسی دن اللہ تعالیٰ کے سامنے (کسی بندہ کے) نامہ اعمال پیش کرتے ہیں  
 اور وہ اس نامہ اعمال کے اول و آخر میں استغفار دیکھتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے  
 میں نے اپنے بندے کے وہ تمام گناہ اور قصور معاف کر دیے جو اس نامہ اعمال میں لکھے ہوئے  
 ہیں۔ بزار (عن انسؓ)

جو کوئی تمام مومن مرد و عورتوں کے لئے مغفرت طلب کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مومن  
 مرد و عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ طبرانی (عن عبادۃ بن الصامتؓ)

**شرح :** حافظین کے لغوی معنی ہیں محافظ، یہاں کرانا کا تین مراد ہیں، ایک فرشتہ آدمی کے داہنی طرف مقرر ہے جو نیکیاں لکھتا ہے اور دوسرا بائیں طرف جو بُرائیاں لکھتا ہے، بائیں طرف والا فرشتہ داہنی طرف والے فرشتہ کے ماتحت ہے، آدمی جب نیکی کرتا ہے تو داہنی طرف والا فرشتہ فوراً دس گنا کر کے لکھ لیتا ہے اور اگر آدمی کوئی گناہ کرتا ہے تو بائیں طرف والا فرشتہ داہنی جانب والے سے اجازت لیتا ہے وہ کہتا ہے تھوڑی دیر ٹھہرو شاید وہ توبہ کر لے، جب تین بار وہ اجازت چاہتا ہے اور بندہ اس اشار میں استغفار نہیں کرتا تو وہ اجازت دیتا ہے کہ اب لکھ لو۔



وَتَقَدَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ وَمَنْ أَكْثَرَمْنَهُ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ  
كُلِّ ضِيقٍ مُخْرَجًا الْحَدِيثُ دَسَّ قِ حَبٍ وَتَقَدَّمَ مَنْ اِسْتَغْفَرَ  
لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلِّ يَوْمٍ الْحَدِيثُ ط وَتَقَدَّمَ حَدِيثُ  
الرَّجُلِ الَّذِي جَاءَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدُنَا  
يُذْنِبُ قَالَ يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ اِسْتَغْفِرُ مِنْهُ قَالَ يُغْفَرُ لَهُ ط  
ط يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ  
لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أَبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ  
عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اِسْتَغْفَرْتَ تَنِي غَفَرْتُ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ أَتَيْتَنِي  
بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تَشْرِكُ بِي شَيْئًا لَتَيْتَنِي  
يُقَرِّبُهَا مَغْفِرَةً تِ إِنْ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنِبْتُ  
ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ رَبُّهُ أَعْلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ  
وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ  
ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنِبْتُ ذَنْبًا آخَرَ فَاغْفِرْ لِي فَقَالَ أَعْلِمَ عَبْدِي  
أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ  
مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنِبْتُ ذَنْبًا آخَرَ فَاغْفِرْ لِي  
فَقَالَ أَعْلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ  
لِعَبْدِي ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ مِنْ مَرَسٍ

ترجمہ: اور یہ پوری حدیث (غم کی دعاؤں میں) اوپر بیان ہو چکی ہے کہ جو شخص استغفار کی پابندی کرے اور جو شخص کثرت سے استغفار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا فرمادے گا۔ ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن جان (عن ابن عباسؓ)

اور یہ پوری حدیث بھی کہ جو کوئی ہر روز مومن مرد اور عورتوں کے لئے مغفرت طلب کر لے گا (رسول کے وقت کے بیان میں) اوپر گزر چکی ہے۔ طبرانی (عن ابی ذرؓ)

اور نیز اس آدمی کی حدیث جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہا تھا ہم میں سے ایک شخص گناہ کرتا ہے، آپؐ نے فرمایا وہ اس کے ذمہ لکھ دیا جاتا ہے، اس شخص نے کہا پھر وہ اس سے استغفار کر لیتا ہے، آپؐ نے فرمایا اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے (تفصیل کے ساتھ نماز توبہ میں) بیان ہو چکی ہے۔ طبرانی فی الاوسط، طبرانی فی الکبیر (عن عقبہ بن عامرؓ)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعائے گناہ اور امید رکھے گا میں تجھے بخشوں گا خواہ تیری کچھ بھی حالت ہو اور میں پرہیزگار نہیں رکھتا اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ (زمین سے) آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے مغفرت چاہے تو میں تیری مغفرت کر دوں گا، اے آدم کے بیٹے! اگر تو میرے پاس زمین بھر کر گناہ لائے اور پھر مجھ سے اس حالت میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو میں تیرے پاس زمین بھر کر مغفرت لاؤں گا۔ ترمذی، (عن انسؓ)، (احمد، دارمی)، (عن ابی ذرؓ)

ایک بندہ گناہ کر کے کہتا ہے اے رب! میں نے گناہ کر لیا تو اسے بخش دے، تو پروردگار (فرشتوں سے) فرماتا ہے کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے؟ کہ اس کا کوئی رب ہے؟ جو گناہ بخشتا ہے، اور گناہ پر اس کی پکڑ کرتا ہے، میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا۔ پھر جب تک اللہ کی مشیت ہے گناہ سے باز رہتا ہے، پھر گناہ سرزد ہوتا ہے تو کہتا ہے اے رب! میں نے دوسرا گناہ کیا تو میری مغفرت فرمادے، اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے، کیا میرے بندہ کو یہ معلوم ہے؟ کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ کی مغفرت کرتا ہے اور اس پر مواخذہ کرتا ہے، میں نے اپنے بندہ کی مغفرت کر دی۔ پھر جب تک اللہ چاہے بندہ گناہ سے باز رہتا ہے پھر اس کے بعد گناہ سرزد ہوتا ہے، تو کہتا ہے اے رب! میں نے ایک اور گناہ کیا تو مجھے معاف فرمادے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کیا میرے بندہ کا یہ یقین ہے کہ اس کا کوئی رب ہے؟ جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس کی سزا دیتا ہے، میں نے اپنے بندہ کو تین بار بخش دیا، پس جو چاہے عمل کرے بخاری مسلم، نسائی (عن ابی ہریرہؓ)

شرح: لفظ ثلاثاً سے راوی نے تکرار بیان کی ہے، یعنی بندہ اور اللہ تعالیٰ کا سوال و جواب حدیث میں تین بار ہے اور تفسیر "آخراً" صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب تک بندہ استغفار کرتا رہے جو چاہے کیا کرے، بشرطیکہ اپنے گناہوں پر نادم رہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادے گا۔

اس سے استغفار کی فضیلت مقصود ہے کہ اس کی گناہوں کی بخشش میں کیا تاثیر ہے، اور عنایت الہی کا کمال ظاہر کرنا ہے نہ یہ کہ گناہوں کی اجازت دینی ہے جیسے شاعر کہتا ہے:-

ہو گیا ہوں ساری دنیا کے گناہوں میں شریک بہر جب سے میں نے یہ سنا ہے تیری رحمت عام ہے

طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارَ الْكَثِيرِ اَق وَتَقَدَّمَ حَدِيثُ  
 الَّذِي شَكَرَ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرْبَ لِسَانِهِ فَقَالَ أَيْنَ أَنْتَ  
 مِنَ اسْتِغْفَارِ مُصْرَى وَكَيْفِيَّةِ اسْتِغْفَارِ اسْتِغْفَارِ اللَّهِ  
 اسْتِغْفَرَ اللَّهُ مَوْمَرٌ قَالَ اسْتِغْفَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ غُفْرَانَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَسَ مِنَ الزَّحْفِ  
 دَرَتِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَبْ مَوْطٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ غُفْرَانَهُ  
 وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ زَبَدِ الْبَحْرِ مُصْرَى وَإِنْ كُنَّا لَنَعْدُ لِرَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَ  
 تُبَّ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ مِائَةَ مَرَّةٍ حَبْ

ترجمہ: مبارک ہو اس شخص کو جو اپنے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار پائے۔ ابن ماجہ (عن عبد اللہ بن بشر)

اور اس شخص کی یہ حدیث جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی تیز زبانی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا تھا، تم استغفار نہیں پڑھتے؟ اوپر گزر چکی۔ ابن ابی شیبہ، ابن سنی، (عن حذیفہ)

اور استغفار پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ کہے میں اللہ سے بخش چاہتا ہوں، میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں۔ مسلم متوفی (عن الاوزاعی)

جو شخص کہے میں اس اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ اور توانا ہے اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ وہ میدان جہاد سے بھاگ گیا ہو۔ ابوداؤد، ترمذی (عن زید)

جو شخص "استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہوا لہی القیوم وا توب الیہ" تین بار، ترمذی، ابن حبان، طبرانی، متوفی (عن زید و عن ابن مسعود) یا پانچ بار کہے تو اس کے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

ابن ابی شیبہ (عن ابی سعید)

(صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں) ہم ایک مجلس میں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی (استغفار) رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الرحیم "اے میرے پروردگار مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما لے۔ بیشک توبہ ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے، توبہ بار شمار کیا کرتے تھے۔ سنن اربعہ، ابن حبان (عن ابن عمر)

**شرح:** میدان جہاد سے بھاگ جانا بہت ہی بڑا گناہ ہے مگر استغفار سے اللہ تعالیٰ بڑے سے بڑا گناہ معاف فرمادیتا ہے، ہر شخص کو استغفار کی پابندی کرنی چاہئے۔

—:—

مَا أَحْسَنَ قَوْلَ الرَّبِّيعِ بْنِ خُثَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ  
 اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَيَكُونُ ذَنْبًا وَكَذِبًا بَلْ يَقُولُ اللَّهُمَّ  
 اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ وَلَيْسَ كَمَا فِيهِمْ بَعْضُ أَيْمَتِنَا أَنْ لَا اسْتَغْفَارَ  
 عَلَى هَذَا الْوَجْهِ يَكُونُ كَذِبًا بَلْ هُوَ ذَنْبٌ فَإِنَّهُ إِذَا اسْتَغْفَرَ عَنْ  
 قَلْبٍ لَا إِلَهَ إِلَّا يَسْتَحْضِرُ طَلَبَ الْمَغْفِرَةِ وَلَا يُلْجَأُ إِلَى اللَّهِ بِقَلْبِهِ فَإِنَّ  
 ذَلِكَ ذَنْبٌ عِقَابُهُ الْحَرَمَانُ وَهَذَا كَقَوْلِ رَابِعَةٍ اسْتَغْفَارُنَا  
 يَخْتَارُ إِلَى اسْتَغْفَارٍ كَثِيرٍ وَأَمَّا إِذَا قَالَ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَلَمْ  
 يَتُبْ فَلَا شَكَّ أَنَّهُ كَذِبٌ وَأَمَّا الدُّعَاءُ بِالْمَغْفِرَةِ وَالتَّوْبَةِ  
 فَإِنَّهُ وَإِنْ كَانَ غَافِلًا فَقَدْ يُصَادِقُ وَقْتًا فَيُقْبَلُ فَمَنْ أَكْثَرَ  
 طَرُقَ الْبَابِ يُوشِكُ أَنْ يَلْجِ وَيُورِضَ ذَلِكَ الْكُثْرَةُ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِنْهُ مِائَةٌ مَرَّةً وَقَطْعُهُ  
 لَيْسَ قَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَإِنْ كَانَ قَدْ  
 فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ مَرَّةً أَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَهَذَا قَدْ كُشِفَ لَكَ الْغُطَاءُ  
 فَاحْتَرِ لِنَفْسِكَ مَا يَجْلُو وَفِي كِتَابِ الزُّهْدِ عَنْ لُقْمَانَ عَوْدُ لِسَانِكَ  
 بِاللَّهِ اغْفِرْ لِي فَإِنَّ لِلَّهِ سَاعَاتٍ لَا يَرُدُّ فِيهِنَّ سَائِلًا

ترجمہ: حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ نے کیا ہی اچھی بات کہی ہے کہ کوئی تم میں سے "استغفر اللہ  
 واتوب الیہ" میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں اور اس کے سامنے توبہ کرتا ہوں، نہ کہے تاکہ یہ گناہ

اور جھوٹ ہو جائے بلکہ "اللھم اغفر لی وتب علی" اے اللہ مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرمائے، کہے۔

اور اس کے وہ معنی نہیں ہیں جو ہمارے بعض ائمہ کرام نے سمجھے ہیں کہ "استغفر اللہ" کہنا جھوٹ ہے، بلکہ "استغفر اللہ" کہنا گناہ ہے، کیونکہ جب کوئی شخص غفلت کے ساتھ مغفرت مانگے، اور مغفرت چاہنے میں حضور قلب نہ ہو اور نہ دل سے اللہ کی طرف رجوع ہو تو یہ ایسا گناہ ہے جس کی سزا صرف محرومی ہے، اور یہ ایسا ہی ہے جیسا حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا ہے کہ ہماری استغفار بھی سینکڑوں استغفار کی محتاج ہے، ع ہست استغفار یا محتاج استغفار۔

اور جب "اتوب الی اللہ" میں اللہ کے سامنے توبہ کرتا ہوں، کہے اور (دل سے) توبہ نہ کرے تو اس میں کچھ شک نہیں یہ جھوٹ ہے۔

لیکن مغفرت اور توبہ کی دعا "اللھم اغفر لی وتب علی" اگرچہ وہ غفلت ہی سے ہو مگر کبھی قبولیت کے اوقات میں کر لی جاتی ہے، تو مقبول ہو جاتی ہے، کیونکہ جب کوئی بار بار دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے تو کبھی نہ کبھی اندر پہنچ ہی جاتا ہے، اور اس کا بہتر ہونا اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اسے ایک مجلس میں سو بار فرمایا کرتے تھے۔

اور جو شخص ایک بار یا تین بار "استغفر اللہ واتوب الیہ" کہے اگرچہ وہ میدان جنگ سے بھاگ گیا ہو تو آپؐ نے اس کی مغفرت کا یقینی اور قطعی حکم فرمایا ہے۔

بس اب تمہارے لئے نقاب اٹھا دی گئی ہے، جسے تاپنے لے بہتر سمجھو اختیار کرو۔

کتاب الزہد میں حضرت لقمانؑ سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: "اپنی زبان کو "اللھم اغفر لی" کا خوگر بناؤ" کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کچھ ایسی ساعتیں ہیں جن میں وہ سائل کو محروم نہیں کرتا۔

**شرح:** اس لئے کہ توبہ اور استغفار کے وقت جو ندامت اور حضور قلب کا وقت ہے، غفلت کرنا حقیقت میں ہنسی اور بے ادبی ہے اور لفظ "استغفر اللہ" سے مغفرت طلب کرنے اور توبہ کرنے کی خبر دینی ہے، جب حقیقت میں طلب نہ ہوئی تو یہ کہنا جھوٹ ہوا، اور گناہ سے یہاں شرعی گناہ مراد نہیں ہے بلکہ طریقت کی تقصیر اور بے ادبی اور مقام حضور سے غفلت مراد ہے کیونکہ اہل طریقت غفلت کو بھی معصیت سمجھتے ہیں خصوصاً توبہ اور استغفار کے وقت جس میں خشوع اور خضوع نہایت ضروری ہے۔

حضرت مولا علی قاریؒ رقمطراز ہیں کہ یہ شرعی گناہ نہیں بلکہ مقربین بارگاہ الہی کی نسبت تقصیر و کوتاہی ہے جس طرح "חסنات الابراہیمات المقربین" ہے اچھے لوگوں کی نیکیاں مقربین کی بُرائیاں ہوتی ہیں۔

علامہ تاج الدین سبکیؒ فرماتے ہیں استغفار کرنے سے ہر حالت میں فائدہ ہے، مگر حضور قلب کے ساتھ نور علی نور ہے اور کمال کے چھوڑنے سے گناہ لازم نہیں آتا، کیونکہ تمام علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو کوئی اللہ کو

یا دکرے یا زبان سے بلا حضور قلب کے استغفار پڑھے تو وہ گنہگار نہیں ہوتا بلکہ اپنے بعض اعضاء کے اعتبار سے عابد ہی ہوتا ہے۔

علامہ نوویؒ نے کتاب الاذکار میں جو ربیع کا قول نقل کر کے شبہ ظاہر کیا ہے کہ "استغفر اللہ" کی کراہت اور اس کا جھوٹ ہونا میں نہ سمجھ سکا تو مصنفؒ اس کا جواب دیتے ہیں کہ:

"ربیع کے قول گناہ اور کذب میں لف و نشر ہے کہ غفلت سے استغفار پڑھنے میں گناہ لازم آتا ہے اور غفلت کے ساتھ توبہ کرنے میں جھوٹ لازم آتا ہے، اس لئے کہ مومن ہمیشہ مغفرت کا طالب ہوتا ہے، اگرچہ غفلت کی وجہ سے بعض اوقات اسے خیر نہ ہو، تو جو شخص غفلت کے ساتھ مغفرت مانگ رہا ہے وہ سچا ہے کیونکہ واقع میں طلب اس میں ہے اگرچہ اس وقت حضور نہ ہو، اس سے معلوم ہوا کہ "استغفر اللہ" کہنے میں جھوٹ نہ ہوگا بلکہ غفلت کا گناہ ہوگا، اور "اتوب الیہ" کو غفلت سے کہنے میں جھوٹا ہوگا، کیونکہ یہ اپنے رجوع کا بیان ہے اور رجوع کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔

اس سے علامہ نوویؒ نے جو مطلق جھوٹ لازم آنا سمجھ کر اعتراض کیا تھا وہ جاتا رہا۔  
 "بالمغفرة" کا تعلق قطعہ سے ہے، یعنی قطعی اور یقینی اس کی بخشش کا حکم فرمایا ہے۔  
 "مرة او ثلاث مرات" فرمن الزحف سے بھی متعلق ہو سکتا ہے، اور من قال سے بھی فرمن الزحف سے متعلق ہوگا تو اس کے یہ معنی ہوں گے، اگرچہ وہ ایک بار یا تین بار میدان جنگ سے بھاگا ہو تب بھی اس کی قطعی مغفرت ہو جائے گی، اور اگر من قال کے متعلق ہوگا تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ جس شخص نے ایک بار یا تین بار "استغفر اللہ و اتوب الیہ" کہا ہو، تب بھی یقیناً اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

# آداب تلاوت و قرآن

استماع وانصات وَإِذَا قُرِئَ

الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا

لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ○

(اعراف رکوع ۲۴)

وَإِذَا صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ  
يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ  
قَالُوا أَنصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ  
تُورِهِمْ مُّنْذِرِينَ ○ قَالُوا لَقَوْمٌ مِّنَّا  
إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ  
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يُهْدِي إِلَىٰ  
الْحَقِّ وَالْإِلَهِ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ○ لَقَوْمٌ  
أَجَبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَأَمْنُوا بِهِ لَغَفَرَ لَكُم  
مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيَجْزِيكُم مِّنْ عَذَابِ  
آلِهِمْ ○ وَمَنْ لَا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ  
فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ  
لَهُ مِنْ دُونِهِ أَذِلَّةٌ ○ أُولَٰئِكَ  
فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ط

(احقاف رکوع ۴)

لوگ صریح گمراہی میں (پڑے) ہیں۔

قرآن مجید کا حق ہے کہ تلاوت کے وقت چھ باتوں کی رعایت کی جائے۔

ایک یہ کہ تعظیم سے پڑھے اور تعظیم سے پڑھنے کے یہ معنی ہیں کہ پہلے وضو کرے پھر قبلہ رخ بیٹھے اور نہایت عجز و انکسار کے ساتھ مصروف تلاوت ہو، اور اگر کوئی دوسرا پڑھ رہا ہو تو باادب خاموشی سے سنے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھتا ہے، اُسے حرف حرف پر سو نیکیاں ملتی ہیں اور بیٹھ کر نماز میں پڑھتا ہے، تو ہر ایک حرف پر پچاس نیکیوں کا ثواب پاتا ہے، اور نماز سے خارج با وضو تلاوت کرتا ہے تو ایک ایک حرف کے عوض پچیس پچیس نیکیاں اعمال نامے میں لکھی جاتی ہیں، بے وضو پڑھتا ہے تو دس دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

اور (لوگو!) جب قرآن پڑھا جایا کرے (یعنی پیغمبر تم کو قرآن سناتے ہوں) تو (عمل نہ مچاؤ بلکہ) اس کو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو، عجب نہیں (اس کی برکت سے) تم پر رحم کیا جائے۔

اور (اے پیغمبر ان لوگوں سے اس واقعے کا بھی ذکر کرو) جب ہم چند جنوں کو (گھیر کر) تمہاری طرف لے گئے کہ وہ قرآن سنیں پھر جب وہ اس (موقع) پر حاضر ہوئے، تو (ایک دوسرے سے) بولے کہ چپ رہیے (سنئے) رہو (پھر جب قرآن کا پڑھنا تمام ہوا تو وہ اپنے لوگوں کی طرف لوٹ گئے کہ ان کو (عذاب الہی سے) ڈرنا اور ان سے جا کر لگے کہنے کہ بھائیو! ہم ایک کتاب سن کر آئے ہیں جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی (تمام)، اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے (دین، حق) (باقی) اور سیدھا راستہ دکھاتی ہے، بھائیو! یہ پیغمبر محمد) جو اللہ کی طرف سے منادی کرتے ہیں ان کی بات مانو اور اللہ پر ایمان لاؤ تاکہ اللہ تمہارے گناہ معاف کرے اور (آخرت کے) عذاب دردناک سے تم کو (اپنی) پناہ میں رکھے اور (یہ پیغمبر) جو اللہ کی طرف سے منادی کرتے ہیں جو کوئی ان کی بات نہ مانے گا وہ رُوئے زمین پر (کہیں کو بھاگ کر اللہ کو تو) عاجز کر سکتا نہیں اور نہ اللہ کے سوا (کوئی) اس کے حمایتی ہیں، ایسے

## ترتیل قرأت

يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ ۝  
فَرِّ الْكَلِيلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝

تَصَفِّهِ أَوْ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۝ آف  
نَزِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝

(المزمل رکوع ۱)

تَدَبَّرْ وَتَفَكَّرْ ۝  
الْقُرْآنُ ۝ وَلَوْ كَانَ

مِنْ عِشْدٍ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ  
اِخْتِلَافًا كَثِيرًا ۝ (النساء رکوع ۱۱)

آفَلَا يَتَذَكَّرُونَ ۝ الْقُرْآنُ ۝ أَمْ عَلَى  
قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ۝ (محمد رکوع ۳)

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ ۝  
لِيَتَذَكَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَسْتَدْكُرُوا

أُولَئِكَ ۝ (ص رکوع ۳)

دُور کر یہ کہ ٹھیر ٹھیر کر پڑھے اور مطالب میں خوب غور و تامل کرنا چاہئے، جلد ختم کرنے کا فکر نہ کرے۔

امام غزالیؒ احیاء علوم الدین میں رقمطراز ہیں تو رات میں آیا ہے کہ "خداوند فرماتا ہے، اے بندے مجھے شرم نہیں آتی کہ جب تیرے بھائی کا خط راستے میں پہنچتا ہے تو تو ٹھیر جاتا اور رستے سے الگ ہو کر پڑھنے بیٹھتا اور حرف حرف نہایت غور و فکر کے ساتھ پڑھتا ہے یہ کتاب تو رات میرا ایک فرمان ہے، جو میں نے تجھے لکھا اور حکم کیا کہ اس میں تاحد امکان غور و تامل کر اور اس کے قوانین کا پابند ہو، مگر تو اس سے انکار کرتا اور اس پر عمل کرنے سے جی چراتا ہے، اور پڑھتا بھی ہے تو غور و تامل نہیں کرتا"

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کسی کو قرآن مجید جلدی جلدی پڑھتے دیکھا تو فرمایا شیخ نہ قرآن پڑھتا ہے نہ خاموش ہے۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اگر میں سورۃ زلزال اور قارعہ ٹھیر ٹھیر کر پڑھوں اور اُن کے مطالب میں غور و تامل سے کام لوں تو سورۃ بقرہ اور آل عمران کے جلدی پڑھنے سے مجھے بہت زیادہ پسند ہے۔

تَاَثَّرْ ۝  
لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ

(اے پیغمبرؐ) اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا (اور آدمی کی طرح اُس کو شعور بھی ہوتا، تو تم اس کو دیکھ لیتے کہ اللہ کے ذکر کے

(اے پیغمبرؐ) جو (وحی کی ہیبت سے) چادر لیٹے پڑے ہو، رات کے وقت نماز میں کھڑے رہا کرو (سو وہ بھی ساری رات نہیں بلکہ ساری رات سے کم یعنی آدھی رات یا اس میں سے (بھی) تھوڑا سا کم کر لیا کرو یا آدھی سے کچھ بڑھا دیا کرو اور قرآن کو خوب ٹھیر ٹھیر کر پڑھا کرو۔

کیا یہ لوگ قرآن (کے مطالب) میں غور نہیں کرتے (کہ کہیں سرِ موزن نہیں، اور اگر (قرآن) اللہ کے سوا (کسی اور) کے پاس سے (آیا) ہوتا تو ضرور اس میں بہت سے اختلاف پاتے۔

کیا یہ لوگ قرآن (کے مطالب) کو نہیں سوچتے یا دلوں پر تالے (لگے) ہیں۔

(اے پیغمبرؐ! یہ قرآن بڑی) برکت والی کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف اتاری ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ جو لوگ عقل رکھتے ہیں (اس کے مطالب سے) نصیحت پکڑیں۔

اور مطالب میں خوب غور و تامل کرنا چاہئے، جلد ختم کرنے کا فکر نہ کرے۔

مَنْ صَدَّ عَا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ذَلِكُمْ  
أَوْ مِثَالُ نَضْرِبِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ  
يَتَفَكَّرُونَ ○ (حشر رکوع ۳) (سمجھیں)

تفسیر کے یہ کہ قرآن پڑھتے وقت روئے، کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن پڑھتے وقت روؤ اور خود بخود رو نہ آئے تو تکلف کر کے روؤ، یہ بھی فرمایا کہ قرآن رنج کے واسطے اترتا ہے جب اس کی تلاوت میں مصروف ہو تو اپنے تئیں غمگین بناؤ، اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ جو شخص قرآن کے احکام اور اس کے وعدہ وعید میں غور و تأمل کرے گا اور اپنی عاجزی اور مسکنت اور بے حقیقی اور کوتاہی زیر نظر رکھے گا وہ خواہ مخواہ اندوہ لگے ہو گا بشرطیکہ اس پر غفلت نہ سوار ہو۔

چوتھے یہ کہ ہر ہر آیت کا حق ادا کرے اور ہر ہر آیت کے حق ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آیہ عید پر پہنچے تو اللہ سے پناہ مانگے، آیہ رحمت پر گزر ہو تو طالب رحمت ہو، تنزیہ کی آیت پڑھے تو اللہ کی تسبیح و تقدیس کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ تلاوت قرآن کے وقت آیہ عذاب پر پہنچے تو اللہ سے پناہ مانگے، رحمت کی آیت پڑھتے تو طالب رحمت ہوتے تنزیہ کی آیت پر پہنچ کر تسبیح کرتے اور قرآن شریف شروع کرتے وقت:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيمِ میں اللہ کے نام کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں، پڑھتے۔

اور تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد فرماتے :-

اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِالْقُرْآنِ وَاجْعَلْهُ  
لِي إِمَامًا وَنُورًا وَهُدًى وَرَحْمَةً  
اللَّهُمَّ ذَكِّرْني مِنْهُ مَا نَسِيتُ  
وَعَلِّمْنِي مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِي  
تِلَاوَتَهُ أَتَاءَ اللَّيْلِ وَاطَّرَافَ النَّهَارِ  
وَاجْعَلْهُ حُجَّةً لِّي يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

قاری جب سجدے کی آیت پر پہنچے تو اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جائے پانچویں اگر بیا کا شبہ یا اندیشہ ہو یا کسی کی نماز میں خلل پڑتا ہو تو آہستہ پڑھے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ چپکے چپکے قرآن مجید پڑھنا پکار کر پڑھنے پر ویسی ہی فضیلت رکھتا ہے جیسے چپکے سے صدقہ دنیا کھلم کھلا خیرات کرنے پر، وہاں اگر نمود و ریا اور کسی کی نماز میں خلل پڑنے کا اندیشہ نہ ہو تو پکار کر پڑھنا بہتر ہے تاکہ اور لوگ بھی مضامین قرآن شکر مستفید ہوں اور اس کی ہمت جمع ہو، شوق بڑھے، آگاہی حاصل ہو، نیند بھاگے، سوتے جاگیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مکان پر تشریف لے گئے، دیکھا تو وہ نماز میں قرآن شریف چپکے چپکے پڑھ رہے تھے، فرمایا کہ تم آہستہ آواز سے کیوں پڑھتے ہو؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ جس سے میں کہتا ہوں وہ سنتا ہے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور ان کو چلا چلا کر قرآن پڑھتے دیکھا۔ فرمایا تم چلا چلا کر کیوں پڑھتے ہو؟ عرض کیا میں سوتوں کو جگاتا اور شیطان کو بھگاتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں صاحبوں کی تصویب کی اور فرمایا تم دونوں اچھا کرتے ہو، معلوم ہوا کہ تمام اعمال نیت کے تابع ہیں چونکہ دونوں حضرات کی نیت بخیر تھی دونوں طرح پر مستحق تصویب ہوئے، قرآن دیکھ کر پڑھنا بہتر ہے، تاکہ آنکھیں بھی ثواب سے محروم نہ رہیں، کہا گیا ہے کہ قرآن مجید ایک دفعہ دیکھ کر پڑھنا سات دفعہ حفظ پڑھنے کے برابر ہے، حفظ پڑھنے سے متشابہ لگنے کا خوف ہے اور متشابہ لگنے سے مطلب کے کچھ سے کچھ ہو جانے کا خوف ہے۔

چھٹے خوش آوازی سے پڑھنے کی کوشش کرے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن کو اچھی آواز سے آراستہ کرو، ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو حذیفہؓ کے غلام کو نہایت خوش آوازی سے قرآن پڑھتے سنا تو فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِيْ اُمَّتِيْ مِثْلَهُ ۙ اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں ایسا شخص پیدا کیا اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ آواز جس قدر اچھی ہوگی قرآن کا اثر اتنا ہی زیادہ پڑے گا، لیکن کلمات و حروف میں بہت الحان کرنا جیسے قوالوں اور گویوں کی عادت ہے مکر وہ ہے۔ یہ تلاوت کے آداب ظاہر تھے رہے آداب باطن وہ بھی چھ ہیں :-

اول یہ کہ کلام کی عظمت ذہن نشین کرے اور اسے اللہ کا کلام یقین کرے۔

دوسرے یہ کہ قرآن شروع کرنے سے پہلے حق تعالیٰ کی عظمت دل میں ہو اور سمجھے کہ کس کا کلام پڑھتا ہے۔ کلام کی اور جس کا کلام ہے اس کی عظمت اور کلام کی حقیقت وہی دل پالتے ہیں جو اخلاقِ بد کی گندگی سے پاک اور مستقرے اور تعظیم و توقیر کے نور سے منور و آراستہ ہوتے ہیں یہی وجہ تھی کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ جب مصحف کو کھولتے تو اُن پر غشی طاری ہو جاتی اور فرماتے کہ: ”هُوَ كَلَامُ رَبِّي“ وہ میرے رب کا کلام ہے۔

کوئی شخص قرآن کی عظمت نہیں جان سکتا تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ کی عظمت معلوم نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت جب ہی دل میں سمائی ہے کہ آدمی اس کے صفات و افعال میں انتہا درجے کے غور و فکر سے کام لے۔

تیسرا ادب یہ ہے کہ تلاوت کرتے وقت دل حاضر رہے، غافل نہ ہو، وساوسِ نفس امارۃ سے ادھر سے ادھر نہ لے پھرے اور جو کچھ غفلت کی حالت میں پڑھا اسے نہ پڑھنے کے برابر سمجھے کیونکہ قرآن مجید اصل میں ایمانداروں کا تماشہ گاہ ہے، اس میں بہت سے عجائبات اور حکمتیں موجود ہیں، اگر کسی

نے اس میں تامل و غور نہ کیا اس کی مثال بعینہ اس شخص کی سی ہے جو سیر کے لئے باغ میں تو پہنچا مگر اس کے عجائب و غرائب سے غافل رہ کر باہر چلا آیا، ایسے شخص کو اہل الرائے ضرور بے وقوف بتائیں گے تو جس نے قرآن مجید کی تلاوت کی اس کے معنی نہ سمجھا اُسے بڑا کم نصیب اور محروم الخیر سمجھنا چاہئے۔

**چوتھا ادب** یہ ہے کہ ہر لفظ کے معنی کا خیال رکھے تاکہ مضامین قرآن اچھی طرح سمجھ میں آجائیں اگر ایک مرتبہ کے پڑھنے سے نہ سمجھے تو دوسری اور تیسری دفعہ پڑھے اور کسی مضمون سے لذت حاصل ہو تو اسے مکرر کر دے۔

حضرت ابوذرؓ نے فرمایا: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شب نمازیں اس آیت کو بار بار پڑھتے تھے :-

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ اِنْ تَخْفِفْ لَهُمْ فَإِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

اگر تو ان کو عذاب دے تو (تجھ کو اختیار ہے) یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کرے تو (کوئی تیرا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا کیونکہ) بیشک تو ہی (سب پر) غالب زاور حکمت والا ہے

حضرت سعید بن جبیرؓ نے آیت

وَ اَمَّا زُوا الْيَوْمِ اَيْهَا الْمُجْرِمُونَ ○

اور ہم گنہگاروں کو حکم دیں گے کہ (گنہگارو! آج ان رجنیوں سے) الگ رہو۔

میں ساری رات بسر کر دی۔ جو شخص ایک آیت پڑھے اور اس کی اگلی آیت کے معنی میں غور کرے اس نے پہلی آیت کا کچھ حق ادا نہیں کیا۔

حضرت عامر بن عبد اللہ ہمیشہ وسواس کی شکایت کیا کرتے تھے، لوگوں نے دریافت کیا کہ کیا آپ کو دنیاوی وسواس شتاتے ہیں؟ جواب دیا کہ اگر میرے سینے میں زہر کی بجھی ہوئی چھریاں ماریں تو نماز میں دنیوی خیالات لانے سے یہ مجھے بہت آسان ہے، مجھے اکثر یہ خیال رہا کرتا ہے کہ قیامت کے روز اللہ کے آگے کیونکر کھڑا ہوں گا اور کس طرح وہاں سے لوٹوں گا۔

دیکھو! بزرگان دین اس طرح کے خیالات کو بھی وسواس جانتے تھے، پس آدمی کو مناسب ہے کہ جو آیت نماز میں پڑھے اُس کے معنی اور مطلب کے سوا اور کچھ خیال نہ کرے۔ جب ادربات کا خیال آیا اگرچہ وہ بات دینی ہی کیوں نہ ہو تو بھی وسواس ہے۔ آدمی کو حتی الامکان کوشش کرنی چاہئے کہ ہر آیت میں اُسی کے معنی کی تصویر ذہن نشین رکھے اور دوسرے خیال کو پاس نہ آنے دے۔ مثلاً۔

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ہم نے آدمی کو مرکب نطفے سے پیدا کیا۔

تو نطفے کے عجائبات کا تصور کرے کہ ایک طرح کے پانی کے ایک قطرے سے کیسی کیسی مختلف چیزیں پیدا ہوتی ہیں، گوشت، پوست، ہڈی، رگ، پٹھے، سر، ہاتھ، پاؤں، آنکھ، ناک، کان، زبان وغیرہ

پانچواں ادب یہ ہے کہ قاری کا دل آیات کے اختلافِ معنی کے وقت صفاتِ مختلفہ کی طرف پھرتا رہے، مثلاً خوف کی آیت پر پہنچے تو دل پر خوف اور ہراس اور رقت غالب ہو، رحمت کی آیت پر گزرے تو دل میں فرحت اور انبساط پیدا ہو اللہ تعالیٰ کی صفتوں کا بیان ہو تو ہمہ تن تواضع اور محبت انکسار ہو جائے کفار کے طعن آمیز اقوال سنے تو آواز نیچی کرے اور شرم و خجالت کے لہجے میں پڑے۔ چھٹا ادب یہ ہے کہ قرآن اس طرح سنے کہ گویا حق تعالیٰ سے سنتا ہے اور فرض کرے کہ فی الحال اسی سے سنتا ہے، ایک بزرگ کا قول ہے کہ مجھے قرآن میں کچھ حلاوت اور لذت نہیں آتی تھی یہاں تک کہ میں نے فرض کر لیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنتا ہوں، اس سے مجھے کچھ حلاوت میسر ہوئی پھر میں آگے بڑھا اور فرض کیا کہ حضرت جبریل سے سنتا ہوں اس سے اور زیادہ حلاوت پائی اب اور آگے بڑھا اور عظیم الشان رتبے کو پہنچا چنانچہ اب میں اس طرح پڑھتا ہوں کہ گویا بے واسطے اللہ سے سنتا ہوں، اس وقت مجھے وہ لذت حاصل ہوتی ہے جو اس سے پیشتر کبھی میسر نہیں ہوتی تھی ۛ

فَضْلُ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَسُورِهِ مِنْهُ وَأَيَاتِ  
 اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي بِيَوْمٍ الْقِيَمَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ مُمْ  
 يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَ  
 مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ  
 اللَّهِ تَعَالَى عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ  
 تِ هِيَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَأُوا فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ  
 تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مُلِئٍ مَسْكًا لِفُجُورِ  
 رِيحِهِ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ يَتَعَلَّمُهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِي  
 جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أَوْ كِي عَلَى مِسْكٍ تِ سَقِ حَبٌ

ترجمہ: قرآن عظیم اور اس کی سورتوں اور آیتوں کی فضیلت

(حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے) قرآن مجید پڑھا کرو! یہ قیامت کے دن (اللہ  
 تعالیٰ کے سامنے) اپنے پڑھنے والے کا شفیع بن کر آئے گا۔ مسلم (عن ابی امامہ)  
 حق سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے جس شخص کو قرآن مجید کی مشغولیت (یعنی تلاوت و تفسیر وغیرہ)  
 کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اس کو سب (دُعائیں اور حاجتیں)  
 مانگنے والوں سے کہیں زیادہ عطا کرتا ہوں) اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی فضیلت  
 ہے جیسی کہ خود اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر۔ ترمذی، دارمی (عن ابی سعید الخدری)

(حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے) قرآن شریف سیکھو اور اسے پڑھو، کیونکہ قرآن مجید  
 سیکھ کر پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے (یا نوافل میں پڑھنے والے) کی مثال اس مُشک کی بھری ہوئی  
 تھیلی کی سی ہے جس کی خوشبو ہر جگہ بھکتی ہے اور اس شخص کی مثال جو قرآن شریف سیکھتا ہے

ترجمہ

مگر عمل نہیں کرتا (یا سو جاتا ہے) حالانکہ وہ اس کے دل میں ہے، اس مشک کی بقیہ جیسی ہے جس کے اندر مشک تو ہے مگر اُس کا مُنہ بند ہے۔ ————— ترمذی، (عن ابی ہریرۃ) نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان :

**شرح :** جو شخص قرآن مجید کی تلاوت و قرأت تعلیم و تعلم اور تبلیغ و اشاعت غرض ہر طرح سے اسی کی خدمت میں مشغول رہا اور نہ ذکر کر سکا اور نہ اللہ سے کچھ حاجتیں مانگیں تو اللہ تعالیٰ اس کو تمام مانگنے والوں سے بہتر چیز عنایت فرمائے گا :

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ وَالحَسَنَةُ بِعَشْرِ  
 أَمْثَلِهَا لَا أَقُولُ الْم حَرْفٌ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَا مٌ حَرْفٌ وَمِمْ  
 حَرْفٌ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ  
 فَهُوَ يَقُومُ بِهِ أَتَاهُ اللَّيْلُ وَأَتَاهُ النَّهَارُ وَرَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ مَا لَا  
 فَهُوَ يَفْقَهُ أَتَاهُ اللَّيْلُ وَأَتَاهُ النَّهَارُ مَرْيَقَالُ لِصَاحِبِ  
 الْقُرْآنِ إِنْ قَرَأَ وَارْتَقَى وَرَتَّلَ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا  
 فَإِنَّ مَنَزِلَتَكَ عِنْدَ أَخِرَائِيَّةٍ تَقْرَأُ دَتِ الَّذِي يَقْرَأُ  
 الْقُرْآنَ وَهُوَ مَا هَرُئِيهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي  
 يَقْرَأُ لَا يَتَتَعَّرُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ خَمْ

ترجمہ : جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھے اس کے لئے ایک نیکی ہے، اور ایک نیکی کا ر کم از کم (م) دس گنا ثواب ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ سارا "الم" ایک حرف ہے، بلکہ "الف" ایک حرف ہے، "لام" ایک حرف ہے "م" ایک حرف ہے۔ (ترمذی (عن ابن مسعود)

رُشک دوسری شخصوں پر ہے ایک تو وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی دولت سے نوازا اور وہ دن رات اس پر عمل کرتا ہے (یا دن رات اس کو پڑھتا رہتا ہے) اور دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے سرفراز فرمایا اور وہ دن رات (اس کی راہ و رضا میں) اس کو خرچ کرتا ہے۔ بخاری مسلم (عن ابن عمر)

قرآن شریف پڑھنے والے سے کہا جائیگا پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں میں چڑھتا جا اور اسی طرح پڑھ جس طرح تو دنیا میں (عمدہ آواز سے پھیر پھیر کر) پڑھا کرتا تھا، کیونکہ تیرا مقام سب سے آخری آیت کے پاس ہے جو تو پڑھے گا۔ ابوداؤد، ترمذی (عن ابن عمر)

جو شخص قرآن پڑھتا ہے، اور اس سے خوب واقف ہو، تو وہ نیکیاں لکھنے والے بزرگ اور نیکو کار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن مجید اپنی زبان کی لکنت یا نہ جاننے کی وجہ سے (انک انک کر پڑھتا ہے اور اس میں دقت اٹھاتا ہے اس کو دوسرا ثواب ملتا ہے۔ بخاری مسلم (عن ابن عمر)

شرح : بہشت والے کو دیکھ کر رشک کرنا صحیح نہیں مگر ایسی نعمت والوں کو دیکھ کر جن کی نعمت اللہ کے نزدیک اور قریب کر دے، رشک کرنا صحیح اور درست ہے مثلاً قاری، عالم، شہید اور مجاہد وغیرہ۔ ترمذی : خوش الحانی کے ساتھ پھیر پھیر کر پڑھنے کو کہتے ہیں۔

الْفَاتِحَةُ اعْظَمُ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ  
الْعَظِيمُ دَسَقِ أُعْطِيتَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ مِنْ تَحْتِ  
الْعَرْشِ مُسْ بَيْنَا جِبْرِئِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيضًا مِّنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا مَلَكٌ  
نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ  
أَبَشِّرْ بَنُو رَائِينَ أَوْتِيَتْهُمَا لَمْ يُؤْتِيَتْهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ  
الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا  
إِلَّا أُعْطِيَتْهُ مَرْس

ترجمہ: سورۃ فاتحہ (الحمد) قرآن شریف کی سب سے بڑی مرتبہ والی (سورت ہے، (جب کا نام قرآن پاک میں) "سبع مثنائی" اور "قرآن عظیم" ہے۔ بخاری، ابوداؤد، بیہقی، ابن ماجہ (عن ابی سعید الخدری) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، مجھے "فاتحۃ الکتاب" عرش الہی کے نیچے سے عطا ہوئی ہے۔ حاکم زعن معقل بن یسارؓ

اس اشارہ میں کہ جبرائیل علیہ السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے (لیکایک انھوں نے اوپر سے) ایک آواز سنی، اور سراٹھا کر فرمایا "یہ ایک ایسا فرشتہ زمین پر اترا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں اترا تھا پھر اس فرشتہ نے سلام کیا اور کہا یا رسول اللہ! مبارک ہو! لیجئے یہ دو نور آپ کو دیئے گئے ہیں، اور (یہ نور) آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے، ایک سورۃ فاتحہ، دوسرے سورۃ بقرہ کی اخیر آیتیں، ان میں سے جو حرف آپ پڑھیں گے اس کا ثواب آپ کو ملے گا۔ مسلم، نسائی،

شرح: سنۃ السبع المثنائی: سات آیتیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں، الحمد کو سبع مثنائی اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی سات آیتیں ہیں اور ہر نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں۔

لے القرآن العظیم: بڑا قرآن، الحمد کو قرآن عظیم مبالغہ کے طور پر فرمایا ہے، کیونکہ یہ قرآن شریف کے تمام اصولی مضامین کا خلاصہ ہے۔

سۃ فاتحۃ الکتاب: کتاب کی ابتدا، الحمد کو "فاتحۃ الکتاب" اس لئے کہتے ہیں کہ یہ کلام اللہ کی سب سے پہلی سورت ہے جس سے کلام پاک کی ابتدا ہوتی ہے

الْبَقْرَةَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفْرُ مِنْ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ الْبَقْرَةُ  
 هُمْ تَسْ اِقْرُوهَا فَإِنْ أَخَذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرَكَهَا حَسْرَةٌ وَ  
 لَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطْلَةُ هُمْ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَسَنَامٌ الْقُرْآنِ الْبَقْرَةُ  
 تِ مَسْ حَبْ مَنْ قَرَأَهَا لَيْلًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ  
 ثَلَاثَ لَيَالٍ وَمَنْ قَرَأَهَا نَهَارًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ  
 ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَبْ أُعْطِيَتْ الْبَقْرَةُ مِنَ الذِّكْرِ الْأَوَّلِ مَسْ  
 الْبَقْرَةُ وَالْ عَمْرَانِ اِقْرُوهَا الزَّهْرَ أَوْ يَنْ الْبَقْرَةَ وَالْ عَمْرَانِ  
 فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا  
 غَيَّاتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَاتٍ تَحَا جَانِ  
 عَنْ أَصْحَابِ بَيْتِهِمَا

ترجمہ: یقیناً شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جن میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ مسلم، ترمذی  
 نسائی (عن ابی ہریرۃؓ)

سورۃ بقرہ پڑھتے رہا کرو، کیونکہ اس کا پڑھنا اس پر عمل کرنا برکت ہے، اور اس کا  
 چھوڑ دینا حسرت ہے، اور جہاد و گمراہی اور گمراہی سے آدمی اس کو نہیں پڑھ سکتے۔ مسلم (عن ابی امامۃؓ)  
 ہرچیز کی ایک بلندی ہے، اور قرآن مجید کی بلندی سورۃ بقرہ ہے۔ ترمذی، حاکم،  
 ابن حبان (عن ابی ہریرۃؓ)

رات میں جو شخص سورۃ بقرہ پڑھے گا، شیطان اس کے گھر میں تین رات تک داخل  
 نہیں ہوگا اور جو دن میں اسے پڑھے گا، شیطان اس کے گھر میں تین دن تک داخل نہیں ہوگا  
 ابن حبان (عن سہیل بن سعدؓ)

محفوظ ہے (لوح محفوظ سے مجھے سورۃ بقرہ عطا  
 فرمائی گئی ہے! حاکم (عن معقل بن یسارؓ)

دو جھپکتی ہوئی سورتیں سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران پڑھا کرو، کیونکہ یہ قیامت کے دن وہ ابر کے ٹکڑے، یا دو سائیاں یا صفت باندھے ہوئے پرندوں کی دو ٹکڑیوں کی طرح آئیں گی اور لپٹے پڑھنے والے کی شفاعت کے لئے اللہ تعالیٰ سے جھگڑیں گی۔ مسلم ر عن زبئی امامتہ

سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کی فضیلت

**شرح:** یعنی سورۃ بقرہ کا ثواب سب سے زیادہ ہے۔

**بطلۃ:** باطل کی جمع ہے جس کے معنی شیطان، جادوگر اور سست آدمی کے ہیں۔  
**سنام:** کے معنی اونٹ کی کوہان کے ہیں اس کی جمع اسمۃ آتی ہے مگر اسے مرتبہ کی بلندی اور فضیلت کے موقع پر بھی بولتے ہیں جیسے کہا جاتا ہے "فلان سننام قومہ" وہ اپنی قوم میں بڑا ہے یعنی قوم کی عزت و ناک  
**الذکر الاول:** کے دو معنی بیان کئے گئے ہیں ایک لوح محفوظ دوسرے کتب سماویہ مثلاً توریت، زبور، انجیل وغیرہ۔

آیۃ الکرسیٰ ہی اعظمُ آیۃ فی کتاب اللہ مردہ  
 سیدۃ آی القرآن ت حَبُّ مُسْ لَا تَضَعُهَا عَلٰی  
 مَالٍ وَلَا وَلَدٍ فَيَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَبُّ الْأَيْتَانِ أَمْرُ الرَّسُولِ  
 آخِرُ الْبَقَرَةِ لَا تَقْرَأَنَّ فِي دَارِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرُبُ بِهَا شَيْطَانٌ  
 ت س حَبُّ مُسْ إِنَّ اللَّهَ خَتَمَ الْبَقَرَةَ بِأَيْتَيْنِ أَعْطَانِيَهُمَا  
 مِنْ كَنْزٍ الَّذِي تَحْتَ عَرْشِهِ فَتَعْلَمُوهُنَّ وَعَلِمُوهُنَّ  
 نِسَاءَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ فَإِنَّهَا صَلَوةٌ وَقُرْآنٌ وَدُعَاءٌ  
 مُسْ الْأَنْعَامُ لَمَّا نَزَلَتْ سَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ شَيَّعَ هَذِهِ السُّورَةَ مِنْ  
 الْمَلَائِكَةِ مَا سَدُّ وَالْأُفُقِ مُسْ

ترجمہ: آیۃ الکرسی (ثواب میں) قرآن مجید کی سب سے بڑھ کر آیت ہے۔ مسلم، ابوداؤد (عن ابی بن کعب) (اور) یہ قرآن کی آیتوں کی سردار ہے۔ ترمذی، ابن جہان، حاکم (عن سہل بن سعد و ابی ہریرۃ) اس لئے کہ اس میں اسماء الہی اور صفات الہیہ مذکور ہیں۔

ابن جہان جس بچہ اور مال پر اسے پڑھ کر دم کیا جائے، یا لکھ کر ڈال دی جائے شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا (عن سہل بن سعد) سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں امن الرسول سے ختم تک ایسی ہیں کہ جس گھر میں تین رات تک پڑھی جائیں شیطان اس کے قریب نہیں جاتا۔ ترمذی، نسائی، ابن جہان، حاکم (عن نعمان بن بشیر)

اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم کیا ہے، جنہیں اپنے اس خزانے سے مجھے دی ہیں جو اس کے عرش کے نیچے ہے، انہیں خود بھی سیکھو اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی سکھاؤ، کیونکہ وہ رحمت ہیں، اور قرآن میں اور دعا ہیں حاکم، (عن ابی ذر)

سورۃ الغام جب نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا پھر فرمایا اس سورت کے ساتھ اتنے فرشتے آئے، جن سے آسمان کا کنارہ ڈھک گیا۔ حاکم، (عن جابر)

الْكَهْفِ مَنْ قَرَأَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَ  
 الْجُمُعَتَيْنِ مِائِسٌ مَنْ قَرَأَهَا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ  
 فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ مَوْحِي مَنْ قَرَأَهَا كَمَا أَنْزَلَتْ  
 كَانَتْ لَهُ نُورًا مِّنْ مَّقَامِهِ إِلَى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ آيَاتٍ مِّنْ  
 آخِرِهَا فَخَرَجَ الدَّجَالُ لَمْ يَسْلُطْ عَلَيْهِ سِ مِ مِ مِ مِ مِ مِ مِ مِ  
 سُورَةُ الْكَهْفِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِّنْ مَّقَامِهِ إِلَى  
 مَكَّةَ وَمَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ آيَاتٍ مِّنْ آخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَالُ  
 لَمْ يَضُرَّهُ طَسٌ مِّنْ حِفْظِ عَشْرِ آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِهَا عَصِمَ  
 مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ مِرْدَسٌ مِّنْ حِفْظِ عَشْرِ آيَاتٍ  
 مِرْدَسٌ مِّنْ قِرَاءِ الْعَشْرِ سِ إِلَّا وَآخِرُ مِنَ الْكَهْفِ عَصِمَ  
 مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ مِرْدَسٌ مِّنْ قِرَاءِ ثَلَاثِ آيَاتٍ مِّنْ  
 أَوَّلِ الْكَهْفِ عَصِمَ مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ تِ مِ مِ  
 أَذْرَكَ الدَّجَالُ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ قَوْلَ أَتَجَاهِدُ الْحَدِيثَ مِرْعَهُ  
 فَاتَّهَا جَوَادُ لَهُ مِّنْ فِتْنَتِهِ دَ وَأُعْطِيَتْ طُهُ وَالطَّوَّاسِينِ  
 وَالْحَوَامِيْمِ مِنَ الْوُجُوحِ مَوْسَى قَلْبُ الْقُرْآنِ لَيْسَ  
 لَا يَقْرَأُهَا رَجُلٌ يُرِيدُ اللَّهَ وَالْدَّارَ الْآخِرَةَ إِلَّا غُفِرَ  
 لَهُ إِفْرُؤُهَا عَلَى مَوْتَا كُمْ سِ دَقِ حِبُّ الْفَتْحِ هِي

# أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ خَسِرَت

ترجمہ: جمعہ کے دن جو شخص سورہ کہف پڑھے، اس کے لئے اس جمعہ سے اس جمعہ تک ایک نور روشن رہتا ہے۔ حاکم (عن ابی سعید الخدریؓ)

اور جو جمعہ کی رات میں اس کو پڑھے اس کے لئے اس کے اور خانہ کعبہ کے درمیان کے برابر نور روشن ہوتا ہے۔ دارمی موقوفاً (عن ابی سعیدؓ)

اور جو اس کو اس طرح پڑھے جس طرح وہ اُتری ہے، تو وہ اس کے لئے اس کی جگہ سے مکہ تک نور ہوگی، اور جو اس کی آخری دس آیتیں پڑھتا رہے، تو جب دجال ظاہر ہوگا اُس پر قابو نہیں پائے گا۔ نسائی، حاکم (عن ابی سعیدؓ)

اور جو سورہ کہف پڑھتا رہے گا اس کے لئے وہ قیامت کے دن اس کی جگہ سے مکہ تک نور ہوگی، اور جو اس کی آخری دس آیتیں پڑھتا رہے گا اور پھر دجال نکلے گا تو وہ اُسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ طبرانی فی الاوسط (عن ابی سعیدؓ)

جو اس کی پہلی دس آیتیں یاد کر لے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی (عن ابی الدرداءؓ)

جو سورہ کہف کی دس آیتیں یاد کر لے گا۔ مسلم، ابوداؤد (عن ابی الدرداءؓ)  
(یا) آخری دس آیتیں پڑھتا رہے گا تو دجال کے فتنہ سے بچا رہے گا۔ مسلم، ابوداؤد  
نسائی (عن ابی الدرداءؓ)

اور جو سورہ کہف کی پہلی تین آیتیں پڑھتا رہے گا، وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ ترمذی (عن ابی الدرداءؓ)

جو شخص دجال کو پائے اُسے چاہیے کہ اس پر سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں پڑھ دے (الحديث) مسلم، سنن اربعہ (عن نواس بن سمعانؓ)

کیونکہ یہ آیتیں دجال کے فتنہ سے اس کے لئے قلعہ ہیں۔ ابوداؤد (عن ابی الدرداءؓ)  
اور مجھ کو سورہ ظہ اور طواسین اور حوامیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تختیوں سے دی گئی ہیں۔ حاکم (عن معقل بن یسارؓ)

سورہ یسین قرآن مجید کا دل ہے، جو اس کو اللہ اور آخرت ہی کے لئے پڑھتا ہے، اس کی مغفرت ہو جاتی ہے، اسے اپنے مَرَدوں پر پڑھو، یعنی جب نزاع کا وقت ہو تو سناؤ۔ نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان (عن معقل بن یسارؓ)

سورہ فتح مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ پسند ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ بخاری  
نسائی، ترمذی (عن عمرؓ)

سورہ کہف کی فضیلت

سورہ یسین کی فضیلت

سورہ طہ، طواسین اور حوامیم کی فضیلت

**شرح :** طوٰسین : ان سورتوں کو کہتے ہیں جن کے شروع میں طس ہیں جیسے سورۃ نمل اور سورۃ قصص۔

**حوامیم :** وہ سورتیں ہیں جن کے شروع میں حمر ہے اور وہ سات ہیں ، سورۃ ثمن ، سورۃ حم سجۃ ، سورۃ شوریٰ ، سورۃ زخرف ، سورۃ دخان ، سورۃ جاثیہ ، سورۃ احقاف۔  
یعنی دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب اور پسند ہے۔

تَبَارَكَ الْمَلِكُ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ حَبٌّ  
 عَنْ مَسٍّ يَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا حَتَّى يُغْفَرَ لَهُ حَبٌّ وَدِدْتُ أَنَّهَا  
 فِي قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ مَسٍّ يُؤْتِي الرَّجُلَ فِي قَبْرِهِ فَتَوَدُّ  
 رَجُلًا لَا فَتَقُولُ لَيْسَ لَكُمْ سَبِيلٌ كَانَ يَقْرَأُ ابْنُ سُورَةِ الْمَلِكِ  
 ثُمَّ يُؤْتِي مِنْ صَدْرِهِ مِنْ بَطْنِهِ ثُمَّ يُؤْتِي مِنْ رَأْسِهِ كُلُّ  
 يَقُولُ ذَلِكَ فَهِيَ تَسْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ فِي التَّوْرَةِ  
 مَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطْيَبَ مَوْ مَسٍّ  
 إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زُرْعُ الْقُرْآنِ تِ تَعْدِلُ نِصْفَ  
 الْقُرْآنِ تِ مَسٍّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرِئْنِي سُورَةَ جَامِعَةٍ  
 فَأَقْرَأَهَا إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ حَتَّى فَرَّغَ مِنْهَا فَقَالَ وَ  
 الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أُزِيدُ عَلَيْهَا أَبَدًا ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الرَّجُلُ مَرَّتَيْنِ  
 دَسَّ مَسٍّ حَبُّ الْكَافِرُونَ زُرْعُ الْقُرْآنِ تِ تَعْدِلُ  
 زُرْعُ الْقُرْآنِ تِ مَسٍّ نِعْمَ السُّورَتَانِ هُمَا تُقْرَأَانِ  
 فِي الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ الْكَافِرُونَ وَالْإِسْلَامُ حَبٌّ  
 إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ زُرْعُ الْقُرْآنِ تِ

ترجمہ : سورۃ ملک کی تیس آیتیں آدمی کی اس قدر سفارش کرتی ہیں جس سے وہ بخش دیا

جاتا ہے۔ ابن جہان، سنن اربعہ، حاکم (عن ابی ہریرۃ)  
(سورۃ ملک) اپنے پڑھنے والے کی اس وقت تک مغفرت مانگتی رہتی ہے جب تک کہ اسے  
بخش نہ دیا جائے۔ ابن جہان (عن ابی ہریرۃ)

(حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے) میں چاہتا ہوں (سورۃ ملک) ہر قلب مومن میں  
ہو (یعنی ہر شخص کو یاد ہو) حاکم (عن ابن عباسؓ)

عذاب کے فرشتے (جب) آدمی کے پاس اس کی قبر میں آتے ہیں تو اس کے پاؤں کی طرف  
سے آتے ہیں تو پاؤں کہتے ہیں تمہارے لئے (اس طرف سے کوئی) راستہ نہیں کیونکہ وہ ہمارے  
ساتھ سورۃ ملک پڑھا کرتا تھا، پھر اس کے سینہ کی جانب سے (اور پھر) پیٹ کی طرف سے آتے  
ہیں، پھر سر کی جانب سے آتے ہیں (غرض) ہر عضو یہی کہتا ہے، پس یہ سورۃ عذاب قبر سے بچاتی ہے  
اور تورات میں اس کی فضیلت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ جس شخص نے رات میں اسے پڑھا  
اس نے بہت نیکیاں اور اچھے کام کئے۔ حاکم موقوفاً (عن ابن مسعودؓ)

سورۃ "اذا زلزلت" (ثواب میں) قرآن شریف کے چوتھائی (حصہ کے برابر) ہے۔  
ترمذی (عن انسؓ)

ایک روایت میں ہے کہ وہ نصف قرآن کے برابر ہے۔ ترمذی، حاکم (عن ابن عباسؓ)  
ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی جامع سورت پڑھا دیجئے، تو آپ نے انھیں  
"اذا زلزلت" پڑھا دی، جب آپ فارغ ہوئے تو انھوں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس  
نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں کبھی بھی اس سے زیادہ نہیں کروں گا، اور پھر چلے گئے، تو  
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا یہ شخص کامیاب ہوا، یہ شخص کامیاب ہوا،  
ابوداؤد، حاکم، نسائی، ابن جہان (عن عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ)

"قل یا ایہا الکافرون" (ثواب میں) چوتھائی قرآن ہے۔ ترمذی (عن انسؓ)  
ایک روایت میں ہے کہ (چوتھائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ ترمذی، حاکم (عن ابن عباسؓ)  
دو سورتیں (سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص) اچھی ہیں (اور) یہ دونوں فرض سے پہلے  
فجر کی دو رکعت سنتوں میں پڑھی جاتی ہیں۔ ابن جہان (عن عائشہؓ)

سورۃ "اذا جاء نصر اللہ" (ثواب میں) چوتھائی قرآن ہے۔ ترمذی، (عن انسؓ)

الْفَلَقُ وَالنَّاسُ اَلَا اَعْلَمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا دَسْرَاقُھِمَا  
وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِھِمَا سَحِبٌ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
یَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَیْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰی نَزَلَتْ الْمُعَوَّذَتَانِ  
اَخَذَ بِھِمَا وَتَرَکَ مَا سِوَاھُمَا تِسْقٍ مَا سَالَ سَاعِلٌ وَا  
لَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِیْذٌ بِمِثْلِھِمَا سَحِبٌ اَقْرَأَھِمَا کُلَّمَا نِمْتَ  
وَكُلَّمَا قُمْتَ مُصَّ اَقْرَأْ بِاَعُوْذِ رَبِّ الْفَلَقِ فَاِنَّکَ لَنْ تَقْرَأَ  
بِسُوْرَةٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ وَاَبْلَغَ عِنْدَہٗ مِنْھَا فَاِنْ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا  
تَقُوْتَکَ فَاَفْعَلْ مُصَّ لَنْ تَقْرَأَ شَیْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ قُلْ  
اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ یَا اَلَمْ تَرَ اَیَاتِیْ اَنْزَلْتُ الْبَلَدَ لَمْ تَرَمْثَلْہُنَّ  
قَطُّ الْفَلَقُ وَالنَّاسُ مُتِ سَحِبٌ

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقبہؓ سے فرمایا کیا میں تمہیں وہ سب سے بہتر دو سورتیں (سورۃ فلق اور سورۃ الناس) نہ بتاؤں جو پڑھی جاتی ہیں؟ ابوداؤد، نسائی، زعن عقبہ بن عامرؓ  
ان دونوں سورتوں کو پڑھا کر کہ ان جیسی تم ہرگز نہیں پڑھو گے نسائی، ابن حبان (عن جابرؓ)  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن اور نظرد سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ دونوں معوذتین (سورۃ فلق اور سورۃ الناس) نازل ہوئیں تو آپ نے ان دونوں کو اختیار کر لیا اور ان کے علاوہ سب دعاؤں کو چھوڑ دیا نسائی، ترمذی  
ان جیسی سورتوں کے ساتھ نہ کسی سائل نے سوال کیا اور نہ کسی پناہ مانگنے والے نے پناہ مانگی نسائی، ابن ابی شیبہ  
جب تم سوؤ اور جاگو ان دونوں کو پڑھو۔ ابن ابی شیبہ، زعن عقبہ بن عامرؓ  
"قل اعوذ برب الفلق" پڑھا کر و کیونکہ تم کوئی ایسی سورت نہیں پڑھ سکتے جو اس سے زیادہ اللہ  
کو پسند ہو اور اس سے پہلے اس کے پاس پہنچنے والی ہو، اور اگر ہو سکے تو اسکو قضا نہ کرو حاکم، زعن عقبہ بن عامرؓ  
تم ہرگز کوئی ایسی چیز نہ پڑھو گے جو "قل اعوذ برب الفلق" سے پہلے اللہ کے پاس پہنچنے والی ہو ابن ابی شیبہ، زعن عقبہ بن عامرؓ  
سورۃ فلق اور سورۃ الناس عجیب آئیں ہیں جو رات کو اتاری ہیں، تم نے ان جیسی کبھی نہیں دیکھی ہوں گی مسلم، ترمذی

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ خَمْثٌ قِ تَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ خَمْثٌ قِ وَقَالَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ يَقْرَأُهَا لِأَصْحَابِهِ فِي الصَّلَاةِ أَخْبَرُونَهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ خَمْثٌ قِ وَقَالَ لِرَجُلٍ كَانَ يُكَلِّمُهُمْ قِرَاءَةً تَهَا مَعَ غَيْرِهَا فِي الصَّلَاةِ حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ خَمْثٌ قِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُهَا فَقَالَ وَجِبَتْ الْجَنَّةُ أَيُّ لَهْ خَمْثٌ قِ طَاسٌ مَسٌّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ خَمْثٌ قِ مَنْ ارَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ الرَّبُّ يَا عَبْدِي ادْخُلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ ۚ

ترجمہ: "قل هو الله احد" (ثواب میں) تہائی قرآن ہے بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ (عن ابی سعید الخدریؓ) (دوسری روایت میں ہے کہ) تہائی قرآن کے برابر ہے۔ بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ (عن ابی سعید الخدریؓ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے متعلق جو ہر نماز میں اپنے مقتدیوں کے ساتھ سورۃ اخلاص پڑھا کرتے تھے، فرمایا کہ انھیں خبر دیدو کہ "اللہ تعالیٰ تمہیں دوست رکھتا ہے" بخاری، مسلم، نسائی (عن عائشہؓ) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ سے جو نماز میں ہمیشہ دوسری سورۃ کے ساتھ "قل هو الله احد" بھی پڑھا کرتے تھے فرمایا کہ تمہاری اس سے یہ محبت تمہیں جنت میں لے جائیگی۔ بخاری، ترمذی (عن انسؓ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو (سورۃ اخلاص) پڑھتے سنا تو فرمایا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ مسلم، ترمذی، طبرانی، نسائی، حاکم (عن ابی ہریرہؓ)

(حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) قسم ہے اس ذات کی جس کی قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ (سورت) تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بخاری، ابوداؤد، نسائی (عن ابی سعید الخدریؓ) جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے پھر اپنی داہنی کر وٹ پر سو مرتبہ "قل هو الله احد" پڑھ کر سو جائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے! تو اپنی داہنی جانب کی جنت میں داخل ہو کر اپنے داہنی جانب کی جنت کے باغ افضل و اعلیٰ میں (ترمذی (عن انسؓ))

وَالْأَدْعِيَةُ الَّتِي هِيَ غَيْرُ مَحْصُوصَةٍ بِوَقْتٍ  
وَلَا سَبَبٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ  
وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْتَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ  
مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ  
الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ  
فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ  
الثَّلَاجِ وَالْبَرْدِ وَتَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يَنْقِي الثَّوْبُ  
الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ  
كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ  
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَ  
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ  
الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ خُ مَدَدَتْ حَبْ مُّسْ صَطْ

ترجمہ :- وہ دعائیں جو کسی وقت اور کسی سبب کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں  
اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، عاجزی، ہستی، بزدلی اور انتہائی بڑھاپے سے،  
اور قرض اور گناہ سے، اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب اور دوزخ  
کے فتنے سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے، اور مالداروں کے بُرے فتنے اور محتاجی کے  
بُرے فتنے سے، اور کانٹے و جال کے بُرے فتنے سے۔

اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے  
 (ایسا) پاک کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے، اور مجھ میں اور میرے گناہوں کے  
 درمیان ایسا فاصلہ کر دے جیسا کہ مشرق و مغرب میں تو نے رکھا ہے۔ صحاح ستہ (عن عائشہ)  
 اے اللہ! میں تجھ سے عاجزی، کاہلی، بزدلی اور انتہائی کبر سنی سے پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے  
 عذاب سے تیری پناہ پکڑتا ہوں، اور زندگی و موت کے فتنہ سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ بخاری، مسلم،  
 ابوداؤد، ترمذی، ابن جہان، حاکم، طبرانی فی الصغیر (عن انس)



وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَ  
 الْمَسْكِنَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكَفْرِ وَالْفُسُوقِ وَالشَّقَاقِ  
 وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الصَّمَدِ وَالْبَكَمِ وَالْجَمُونِ  
 وَالْجَذَامِ وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ وَضَلَعِ الدِّينِ حَبِ مُسْصَطِ اللَّهِ  
 إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ  
 وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدِّينِ وَغَلْبَةِ الرِّجَالِ خَمْ دَتِ سِ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ  
 وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ  
 فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ خَمْ دَتِ سِ

ترجمہ : اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دل کی سختی، غفلت، محتاجی، ذلت اور خواری سے، اور  
 تجھ سے پناہ مانگتا ہوں فقر سے اور کفر سے اور گناہ سے اور جھگڑے سے اور (لوگوں کے)  
 سناوے اور دکھاوے سے، اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بہرہ پن، گونگے پن، دیوانگی، جذام اور  
 بُرے امراض سے اور قرض کے بوجھ سے۔ ابن جہان، حاکم، طبرانی فی الصغیر۔ (عن انس)  
 اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں فکر و غم و عاجزی و سستی، بزدلی و بخل اور قرض کے بوجھ اور لوگوں  
 کے وباؤں سے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی (عن انس)

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بخل سے، اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، اور  
 اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں، اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنہ سے،  
 اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔ بخاری، ترمذی، نسائی (عن سعد بن ابی وقاص)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ  
 الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَكَاةٍ أَنْ  
 خَيْرٌ مِنْ زَكَاةٍ أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ  
 لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ  
 لَا يُسْتَجَابُ لَهَا خُ مَرَّتْ سَ مَصَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ  
 مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُقَى الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ  
 الْقَبْرِ دَسَّ قَ حَبَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَ  
 الْإِنْسُ يَمُوتُونَ مَرَّ خُ سَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جُحْدِ  
 الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ خُ

ترجمہ: اے اللہ! میں عاجزی، سستی، ہزدلی، کجوسی، ضعف، پیری اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں  
 اے اللہ! میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری عطا کر، اور اسے پاک کر دے تو ہی اس کو سب سے بہتر پاک  
 کرنے والا ہے تو ہی اس کا مالک و آقا ہے۔

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اُس علم سے (جو دنیا و آخرت میں) نفع نہ دے، اور اس دل سے جس  
 میں تیرا ذکر نہ ہو، اور اس طبیعت سے جو سیر نہ ہو، اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی،  
 ابن ابی شیبہ۔ (عن زید بن ارقم)

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ہزدلی، بخل اور بڑی عمر بہت ضعیف اور بوڑھے ہو جانے سے، اور  
 سینہ کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان (عن عمر)  
 اے اللہ! میں تیرے غلبہ اور قدرت کی پناہ لیتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اس سے کہ تو مجھے گمراہ  
 کر دے، تو ہی وہ زندہ ہے جسے موت نہیں اور تمام جن و انس مرجائینگے مسلم، بخاری، نسائی (عن ابن عباس)  
 اے اللہ! ہم بلا و مصیبت سختیوں اور بدقسمتی اور بُری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے تیری پناہ مانگتے

شرح: کَلَّا یَخْشَعُ کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ اللہ کے ذکر سے اطمینان اور سکون نہ ہو، اور جو چیز اللہ نے مقدر کر دی ہے اس پر کَلَّا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ مِنْ  
 دَسِّ قَالٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْلَمْ  
 مِنْ مُصِّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ  
 عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ مُرَدِّسِ اللَّهُمَّ  
 إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعٍ وَمِنْ شَرِّ بَصَرٍ وَمِنْ شَرِّ لِسَانٍ  
 وَمِنْ شَرِّ قَلْبٍ وَمِنْ شَرِّ مَنِيَّةٍ دَسِّ مُسِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ  
 مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ  
 دَسِّ قَمُصِ

ترجمہ: اے اللہ! میں اپنے کردہ اور ناکردہ عمل کی بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ (عن عائشہ)

اے اللہ! میں اپنے علم اور جہل کی بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، نسائی، ابن ابی شیبہ (عن عائشہ)  
 اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے چھٹ جانے سے اور تیری عافیت کے ہٹ جانے سے  
 اور تیری سزا کے اچانک آجانے سے اور تیرے ہر غصہ سے، مسلم، ابو داؤد، نسائی (عن ابن عمر)  
 اے اللہ! میں اپنے کان، ناک، بول، زبان اور منی کی بُرائی سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ ترمذی، ابو داؤد  
 نسائی، حاکم (عن شکر بن حماد)

اے اللہ! میں فقر و فاقہ، محتاجی و ذلت اور ظالم یا مظلوم بننے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ابو داؤد  
 نسائی، ابن ماجہ، حاکم (عن ابی ہریرہ)

شرح: مَنِيَّ: میم پر زور کے ساتھ مَنِيَّة کی جمع ہے اس کے معنی موت اور بادۂ منویہ کے ہیں، اس لئے اس لفظ  
 کے دو ترجمے ہونگے، ایک یہ کہ میں منی کی بُرائی (یعنی زنا وغیرہ) سے پناہ مانگتا ہوں، دوسرے یہ کہ موت کی بُرائی سے پناہ  
 لیتا ہوں۔

مَنِيَّ وَمَنِيَّ: پیش اور زبر کیساتھ مَنِيَّة کی جمع ہے اس کے معنی آرزو کے ہیں اور حدیث شریف میں زبر کیساتھ مروی ہے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقَدَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الدَّرْدِ وَأَعُوذُ بِكَ  
 مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ  
 وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ  
 أَمُوتَ لَدَيْغَادٍ سَ مَسَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ  
 الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ ت حَبَّ مَسَّ وَالْأَدْوَاءِ ت  
 اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ  
 مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَارُغُ  
 وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ت اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ  
 السُّوءِ فِي دَارِ الْمُقَامَةِ فَإِنْ جَارَ الْبَادِيَةَ يَتَحَوَّلُ س حَبَّ  
 مَسَّ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالذِّينِ س حَبَّ مَسَّ

ترجمہ : اے اللہ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں ، دُعا کر، گُر کر، ڈوب کر، جل کر مرنے سے  
 اور بہت زیادہ بڑھنے سے، اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان مجھے مرتے وقت گمراہ  
 کر دے اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرے راستہ میں بیٹھ پھرتے ہوئے میں اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ سانپ  
 کے کاٹے سے مروں۔ (ابوداؤد، نسائی، حاکم، ابن ابی یسیر)۔

اے اللہ! میں ناپسندیدہ اخلاق و اعمال، خواہشات نفسانی اور بُرے اسرار سے تیری پناہ  
 چاہتا ہوں۔ (ترمذی، ابن حبان، حاکم، ابن قطیبہ بن مالک)۔

اے اللہ! ہم تجھ سے وہ سب بھلائیاں مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 مانگی ہیں اور ہم ہر اس چیز سے پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ  
 مانگی ہے، اور تو ہی مردِ دُعا رہے اور تو ہی کفایت کرنے والا ہے، اور طاقت و قوت تیری ہی مدد

سے ہے۔ ترمذی (عن ابی امامہ)

اسے اشرائیں مستقل گھر کے بڑے پڑوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اس لئے کہ سفر کا ساتھی تو جدا ہو ہی جاتا ہے۔ نسائی، ابن حبان، حاکم (عن ابی ہریرۃ) میں کفر اور قرض سے اشرک کی پناہ مانگتا ہوں۔ نسائی، ابن حبان، حاکم (عن ابی ہریرۃ)

**شرح:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں دُپ گر، جل کر مرنے کو شہید ہوتا فرمایا ہے وہاں آپ نے اس سے پناہ بھی مانگی ہے کیونکہ وہ وقت نازک ہوتا ہے۔ ممکن ہے صبر نہ کر سکے اور شیطان قابو پا کر راہ حق سے ہٹکا دے۔

❦

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَ  
 شِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ مُسْحَبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا  
 يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ مُسْ  
 وَمِنْ الْجُوعِ فَإِنَّهُ يَبْسُ الضَّيِّعُ مُسْ مُصٌّ وَمِنْ الْخِيَانَةِ فَبَسَتْ  
 الْبِطَانَةُ وَمِنْ الْكُسْلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَمِنْ الْهَرَمِ وَمِنْ أَنْ  
 أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُسْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَ  
 فِتْنَةِ السَّحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عَزَائِكَ مَغْفِرَتِكَ وَ  
 مُنْجِيَاتِ أَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ آثَمٍ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ  
 وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ مُسْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
 عِلْمًا نَافِعًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ حَبْ

ترجمہ: اے اللہ! میں قرض کی زیادتی، دشمن کے غلبہ اور دشمنوں کے طعنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں  
 حاکم، ابن حبان (عن عبد اللہ بن عمروؓ)

اے اللہ! میں اس علم سے جو نفع نہ دے، اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو، اور اس دعا سے  
 جو قبول نہ ہو اور اس طبیعت سے جو سیر نہ ہو تیری پناہ مانگتا ہوں۔ حاکم، ابن ابی شیبہ (عن ابن مسعودؓ)  
 اور بھوک سے کہ وہ بری ہمبستر (ساختی) ہے۔ حاکم، ابن ابی شیبہ (عن ابن مسعودؓ و ابی ہریرہؓ)  
 اور خیانت سے (کہ وہ بُری ہمارے) اور کُستی، بزدلی، بخل اور بہت بوڑھا ہو جانے سے، اور اس  
 سے کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں، اور دجال کے فتنہ اور قبر کے عذاب اور زندگی و موت کے فتنہ سے۔

اے اللہ! ہم تجھ سے مانگتے ہیں مغفرت کے اسباب، نجات دلانے والے کام، اور ہر گناہ سے  
 حفاظت اور ہر نیکی کی غنیمت اور بہشت میں اپنا پہنچنا اور دوزخ سے نجات پانا۔ حاکم (عن ابن مسعودؓ)  
 اے اللہ! میں تجھ سے کارآمد علم چاہتا ہوں، اور غیر نافع علم سے پناہ مانگتا ہوں۔ ابن حبان  
 (عن جابرؓ)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ وَقَلْبٍ  
 لَا يَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَا يَسْمَعُ حُبِّ مُسْ مُصَّ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ  
 أَنْ تَرْجِعَ عَلَيْنَا أَعْقَابِنَا أَوْ تَفْتِنَ عَنْ دِينِنَا مَوْخِ مَرْنَعُوذُ  
 بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا  
 بَطَنَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ عُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ  
 مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ  
 دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَوَا الْأَرْبَعِ مُصَّ  
 طَسُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَخَطِيئَتِي وَعَمْدِي طَسُ اللَّهُمَّ  
 إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ  
 ط اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَفِتْنَةِ الصَّدَقِ  
 وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس عمل سے جو مقبول نہ ہو اور اس دل سے  
 جس میں خشوع نہ ہو، اور اس بات سے جو سنی نہ جائے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ابن جہان، حاکم،  
 ابن ابی شیبہ (عن النبی)

اے اللہ! ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم کچھ پیروں لوٹ جائیں یا ہم دین کے بارے  
 میں آزمائش میں ڈالے جائیں یعنی خدا نخواستہ ہم دین حق سے مرتد ہو جائیں یا دین کی آزمائش  
 میں مبتلا ہوں۔ بخاری، مسلم، موقوفاً (عن ابن ابی مہلیکہ)

ہم دوزخ کے عذاب اور سارے فتنوں سے جو ظاہری ہوں یا باطنی اور دجال کے فتنہ سے اللہ کی  
 پناہ مانگتے ہیں۔ ابوعوانہ (عن زید بن ثابت)

اے اللہ! میں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جس میں عاجزی و فروتنی نہ ہو، اور

اس طبیعت سے جو سیر نہ ہو، اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو، تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں ان چاروں باتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ابن ابی شیبہ، عن ابن عمر، طبرانی فی الاوسط (عن ابن عباس)  
اے اللہ! میرے والد تہ اور نادانستہ (معاذے) گناہ بخش دے۔ طبرانی فی الاوسط  
(عن ابن عباس)

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسی دعا ہے جو قبول نہ ہو، اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسی طبیعت سے جو سیر نہ ہو۔ (طبرانی (عن جریرؓ)

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں مستی سے اور بہت زیادہ بوڑھا ہو جانے سے اور سینہ کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے۔ (طبرانی (عن ابن عباسؓ)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوءِ وَمِنْ  
 سَاعَةِ السُّوءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوءِ وَمِنْ جَارِ السُّوءِ فِي دَارِ  
 الْمَقَامَةِ ط اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَ  
 الْجَذَامِ وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ دَسْ مُصَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ  
 مِنَ الشَّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ د اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ  
 مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ يَبْسُ الصَّغِيرَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا  
 يَبْسُ الْبَطَانَةَ د اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ  
 عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ  
 دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ د اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي  
 الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ح مُ دَسْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
 خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَقْرَبِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي  
 خ م مُصَّ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بُرے دن سے اور بُری رات سے، اور بُری گھڑی  
 سے اور بُرے ساتھی سے اور مستقل گھر کے بُرے پڑوسی سے۔ طبرانی (عن عقبہ بن عامر)  
 اے اللہ! میں برص، جنون، جذام اور بُرے امراض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ابوداؤد،  
 نسائی، ابن ابی شیبہ (عن انس)

اے اللہ! میں جھگڑے، نفاق اور بد خلقی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ابوداؤد (عن ابی ہریرۃ)  
 اے اللہ! میں کھوکھلے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ بُری ہم خواب ہو اور خیانت تیری پناہ چاہتا ہو کہ وہ بُری ہمارا دوست ہو۔ ابوداؤد  
 اے اللہ! میں ان چار باتوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے، اس دل سے



اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطِيئَتِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذَاكَ  
عِنْدِيْ خُ مَرَّ أَنْتَ السَّقْدِمُ وَأَنْتَ السُّوْخَرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ  
شَيْءٍ قَدِيرٌ خُ مَرَّ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطِيئَتِيْ وَ  
عَمْدِيْ وَكُلُّ ذَاكَ عِنْدِيْ مُصَّ اللَّهُمَّ اغْسِلْ عَنِّيْ خَطَايَايَ  
بِمَاءِ الثَّلَاجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَايَ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ  
الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا  
بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ خُ مَرَّ اللَّهُمَّ مَصْرِفَ الْقُلُوبِ  
صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ مَرَّ اللَّهُمَّ اهْدِنِيْ وَسِدِّدْنِيْ  
مَرَّ اللَّهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ مَرَّ اللَّهُمَّ إِنِّيْ  
أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقْيَ وَالْعَفَافَ وَالْغِنْمَ تَق

ترجمہ: اے اللہ! مجھ سے سچ سج اور ہنسی سے نازاںستہ اور دانستہ (جو کچھ گناہ ہوئے ہوں) معاف فرما دے، اور یہ سب مجھ سے ہوا ہے۔ بخاری، مسلم (عن عائشہ)  
دوسری روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے ڈالنے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ بخاری، مسلم (عن عائشہ)  
الہی! سچ سج اور ہنسی سے، غلطی سے اور ارادۂ (جو تقصیر ہوئی ہو) معاف فرما، اور یہ مجھ سے ہوا ہے۔ ابن ابی شیبہ (عن ابی موسیٰ الاشعری)

اے اللہ! میرے گناہوں کو ریت اور ایلے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے (ایسا) صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے، اور مجھ میں اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا کہ مشرق و مغرب اے اللہ! دلوں کے پھرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی طاعت کی طرف پھیر دے، مسلم، نسائی (عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص)  
اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے استوار رکھ، مسلم (عن ابی ہریرۃ) — اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور استقامت چاہتا ہوں، مسلم (عن ابی ہریرۃ) — اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پارسائی اور استغناء

اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عَصَمَةٌ لِي أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ  
 الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلْ  
 الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ  
 كُلِّ شَرٍّ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي مَوَاهِدِي هُمْ  
 رَبِّ أَعِني وَلَا تَعْنِ عَلَيَّ وَانصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي  
 وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ الْهُدَى لِي وَانصُرْنِي عَلَى مَنْ  
 بَغَى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ ذَكَارًا لَكَ شُكْرًا لَكَ رَهًا بِاللَّهِ  
 مَطُوعًا لَكَ مُطِيعًا لِيَاكُمُ حَيْثَا لِيَاكُمُ أَوَاهَا مُنِيًّا رَبِّ تَقَبَّلْ  
 تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْضَتِي وَاجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسِدَّةَ  
 لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي عَلَى حَبْ  
 مَسْمُومٍ

ترجمہ: اے اللہ! میرا دین سنوار دے جو میرا دنیا بنادے جو میری زندگی ہے، اور  
 میری آخرت درست کر دے جس میں مجھے لوٹ کر جانا ہے، اور زندگی کو میرے لئے ہر بھلائی میں ترقی  
 کا ذریعہ بنا اور موت کو ہر بُرائی سے نجات کا سبب بنا۔ مسلم (عن ابی ہریرۃؓ)  
 اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے چین دے اور مجھے رزق عطا فرما۔  
 مسلم (عن ابی مالکؓ) — مسلم کی دوسری روایت میں ”واھدنی“ اور مجھے راہ  
 حق پر چلا، کا لفظ زیادہ ہے۔

اے میرے پروردگار میری مدد کر، اور میری مخالفت میں کسی کی مدد نہ کر، اور مجھے مستح دے  
 اور میرے اوپر کسی کو غالب نہ کر، اور میرے حق میں تدبیر کر، اور میرے مقابلہ میں کسی کی تدبیر نہ چلا  
 اور مجھے ہدایت دے اور میرے لئے ہدایت کو آسان کر اور جو مجھ پر زیادتی کرے اس کے مقابلہ

میں مجھے مدد دے۔

اے میرے پروردگار! تو مجھے اپنا بہت یاد کرتے والا، بہت شکر گزار، تجھ ہی سے بہت ڈرتے والا، تیری ہی بہت فرمانبرداری کرنے والا، تیرا ہی بہت مطیع، تجھ ہی سے عاجزی و فروتنی کرنے والا، تیرے ہی سامنے گریہ و زاری کرنے والا، تیری ہی طرف متوجہ ہونے والا، رجوع ہونے والا بنادے۔

اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول کر اور میرے گناہ دھو دے، اور میری دعا قبول کر، اور میری حجت (دینی) قائم رکھ اور میری زبان درست رکھ، اور میرے دل کو ہدایت پر رکھ، اور سینہ کی کدورت کو نکال دے۔ سنن اربعہ، ابن جان، حاکم، ابن ابی شیبہ (عن ابن عباسؓ)

—

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا  
 الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ قَدْ اللَّهُمَّ  
 أَلِفَ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ  
 وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا  
 وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا  
 وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَاجْعَلْنَا  
 شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ مُشْنِينَ بِهَا قَابِلِينَ وَأَتَمِّهَا عَلَيْنَا  
 حَبْ مُسْرَط

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، اور ہم سے راضی ہو جا، اور ہمیں بہشت  
 میں داخل کر، اور ہمیں دوزخ سے بچا دے، اور ہمارے تمام حالات درست کر دے۔ (ابن ماجہ،  
 ابوداؤد (عن ابی امامۃ الباہلی))

اے اللہ! ہمارے دلوں میں الفت ڈال دے، اور ہمارے آپس کے تعلقات خوشگوار  
 کر دے، اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا، اور ہمیں تارکیوں سے روشنی میں لا، اور ہمیں ظاہری  
 و باطنی بے حیائیوں سے الگ رکھ، اور ہمارے کانوں میں، اور ہماری آنکھوں میں اور ہمارے  
 دلوں میں، اور ہماری بیویوں میں، اور ہماری اولادوں میں برکت دے، اور ہماری توبہ قبول  
 کر، بے شک توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے، اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گزار  
 اور شہناخواں بنا، اور نعمتوں کے قابل بنا، اور انھیں ہم پر پورا کر۔ ابوداؤد، ابن جبان، حاکم،  
 طبرانی (عن ابن مسعود)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّباتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عِزَّ نِيَّةِ الرُّشْدِ  
 وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا  
 صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيمًا وَخُلُقًا مُسْتَقِيمًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ  
 وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ فِيمَا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ  
 عَلَّامُ الْغُيُوبِ بِحَبِّ مُسْ مُصُّ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا  
 قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ  
 بِهِ مِنِّي مُسْ أَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ  
 مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تَبْلُغُنَا  
 بِهِ جَنَّتِكَ وَمِنْ الْيَقِينِ مَا يَهْوُونَ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائبَ الدُّنْيَا  
 وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ  
 مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْمَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا  
 وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرُ هِمَّتِنَا  
 وَلَا تَبْلُغْ عَلَمَنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا  
 يَرْحَمُنَا بِسَمْسِ اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَقْصُصْنَا وَآكِرْمُنَا  
 وَلَا تَهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاثِرْنَا وَلَا تَوَثِّرْ عَلَيْنَا  
 وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا بِسَمْسِ اللَّهُمَّ الْهِمْنِي شَرِي  
 وَأَعِزَّنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي بِ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے (دینی) امور میں ثابت قدمی، اعلیٰ صلاحیت، تیری نعمتوں کے شکر یہ کی توفیق، حسن عبادت، زبان صادق، قلب سلیم اور اخلاق صحیح چاہتا ہوں اور اس بُرائی سے جسے تو جانتا ہے تیری پناہ لیتا ہوں اور وہ بھلائی مانگتا ہوں جس کو تو جانتا ہے، اور اس گناہ سے معافی چاہتا ہوں جو تیرے علم میں ہے، بیشک تو ہی ہر غائب کا حاشیہ والا ہے۔ ترمذی، ابن جان، حاکم، ابن ابی شیبہ (عن شداد بن اوس)

الہی! میرے اکٹھے پھیلے، کھلے چھپے اور جن گناہوں کو تو زیادہ جانتا ہے، معاف فرما، حاکم، احمد (عن ابی ہریرہ)

اور سن! احمد میں "لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ" تیرے سوا کوئی معبود نہیں کے الفاظ بھی ہیں۔ (عن ابی ہریرہ)

اے اللہ! ہمیں اپنے خوف کا ایسا حصہ دے جس سے تو ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے، اور ایسی اطاعت جس سے تو ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے، اور ایسا یقین جس سے تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمارے کان، ہماری آنکھیں اور ہماری قوت کو کام کا رکھ، اور اس کی خیر کو ہمارے بعد (بھی) باقی رکھ، اور ہم پر جو ظلم کرے اس سے ہمارا بدلہ لے، اور جو ہم سے دشمنی کرے، اس پر ہمیں غلبہ دے، اور ہمیں دینی مصیبت میں مبتلا نہ کر، اور دنیا کو نہ ہمارا مقصود، اعظم بنا، اور نہ ہماری رغبت کی منزل مقصود، اور جو ہم پر ناہم زبان ہو اس کو ہمارا حاکم نہ کر۔ ترمذی، نسائی، حاکم (عن ابن عمر)

اے اللہ! ہمیں بڑھا اور ہم کو گھٹا مت، اور ہمیں آبرو دے، اور ہمیں خوار نہ کر، اور ہمیں عطا کر، اور ہمیں محروم نہ رکھ، اور ہمیں ہی غالب رکھ، اور سرفروں کو ہم پر غالب نہ کر، اور ہمیں خوش رکھ، اور ہم سے خوش نہ۔ ترمذی، نسائی، حاکم (عن معاذ بن جبل و ثوبان)

اے اللہ! میرے دل میں میری سعادت ڈال دے، اور مجھے میرے نفس کی بُرائی سے محفوظ رکھ۔ ترمذی (عن عمران بن حصین)

اللَّهُمَّ قِنِّي شَرَّ نَفْسِي وَأَعِزِّمْ لِي عَلَى رُشْدِ أَمْرِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
 مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُ وَمَا جَهِلْتُ  
 مَسْ سَحَبَ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ  
 السَّائِكِينَ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتَ بِقَوْمٍ  
 فِتْنَةً فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مُفْتُونٍ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ  
 يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلَى حُبِّكَ تَسْ اللَّهُمَّ  
 إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي  
 حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمَنْ أَلَاءَ  
 الْبَارِدِ تَسْ

ترجمہ: اے اللہ! مجھے میرے نفس کی بُرائی سے محفوظ رکھ، اور مجھے میرے کام کی اصلاح کی ہمت دے، اے اللہ!  
 جو کچھ میں نے پوشیدہ کیا اور جو کچھ علانیہ کیا، اور جو کچھ بھول کر کیا، اور جو کچھ قصداً کیا، اور جو مجھے معلوم  
 نہیں وہ سب معاف کر دے۔ حاکم، نسائی، ابن حبان (عن حصین بن عبید)  
 میں اللہ سے دنیا و آخرت دونوں میں عافیت چاہتا ہوں۔ ترمذی (عن ابن عباس)  
 اے اللہ! میں تجھ سے نیکیوں کے کرنے کی اور بُرائیوں کے چھوڑنے کی اور غریبوں کی محبت کی  
 توفیق چاہتا ہوں، اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کرے، اور جب تو لوگوں کو آزمانا چاہے تو مجھے  
 بغیر آزماتش اٹھالے، اور میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں، اور اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت رکھتا  
 ہے، اور اس عمل کی محبت جو تیری محبت سے قریب کرے۔ ترمذی، حاکم (عن ابی الدرداء)  
 اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت رکھتا ہے، اور  
 عمل جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے، اے اللہ! اپنی محبت مجھے میری جان سے، میرے گھر والوں سے اور ٹھکانے  
 پانی سے زیادہ محبوب کر دے۔ ترمذی، حاکم (عن ابی الدرداء)

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَتَفَعَّلُ حُبَّهُ عِنْدَكَ اللَّهُمَّ  
 فَكَسِّرْ زَنْقَتِي مِمَّا أَحَبُّ فَأَجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِي مَا تُحِبُّ اللَّهُمَّ  
 وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أَحَبُّ فَأَجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِي مَا تُحِبُّ رُبَّ  
 اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعٍ وَبَصَرٍ وَأَجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي وَأَنْصُرْنِي  
 عَلَى مَنْ يَظْلِمُنِي وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِيَّتِ مُسْ رُبَّ مَا مَقَلَبَ الْقُلُوبِ  
 ثَبَّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ رُبَّ سَمْسٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
 إِيْمَانًا لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ وَلَا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةً نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَعْلَى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ الْخُلْدِ رُبَّ حُبِّ مُسْ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِي إِيْمَانٍ وَإِيْمَانًا فِي حُسْنِ خُلُقٍ  
 وَنَجَاحًا تَتَّبِعُهُ فَلَاحًا وَرَحْمَةً مِنْكَ وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِنْكَ  
 وَرِضْوَانًا رُبَّ مُسْ

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اپنی محبت نصیب کر، اور اس شخص کی جس کی محبت تیرے یہاں مجھے نفع  
 دے، یا اللہ! جس طرح تو نے مجھے وہ دیا ہے جو مجھے پسند ہے، تو اُسے میرا معین بھی اس کام  
 میں بنادے جو مجھے پسند ہے اور جو کچھ تو نے مجھ سے میری مرغوبات دور رکھی ہیں، تو اُسے میرے  
 حق میں تیری مرضیات کے لئے فراغت کا سبب بنادے۔ ترمذی (عن عبد اللہ ابن بريدة الخطمي)  
 اے اللہ! مجھے میری سماعت اور میری بینائی سے (پورا پورا) استفادہ نصیب فرما، اور (آخر عمر  
 تک) ان دونوں کو باقی رکھ اور جو مجھ پر ظلم کرے اس پر میری مدد کر اور اس سے میرا انتقام لے۔  
 ترمذی، حاکم، ہزار (عن ابی ہریرۃ)

اے دلوں کے پیسنے والے! میرا دل اپنے دین پر مضبوط رکھ۔ ترمذی، نسائی، حاکم، احمد  
 ابویعلیٰ (عن ام سلمۃ وعائشہ وجابر)



اللَّهُمَّ افْعَنْ بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَارْزُقْنِي عِلْمًا  
 تَنْفَعُنِي بِهِ سَمِيسُ اللَّهُمَّ افْعَنْ بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي  
 وَارْزُقْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ جَلِ  
 أَهْلِ النَّارِ ق مَصُّ اللَّهُمَّ عَلِّمْنِي الْغَيْبَ وَقُدِّرْ لَكَ  
 عَلَى الْخَلْقِ أَحْيَيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا  
 عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي وَاسْأَلُكَ خَشِيَّتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ  
 وَكَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَى وَالْغَضَبِ وَاسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا  
 يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقُطُ وَاسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ  
 الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشُّوْقَ إِلَى  
 لِقَائِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ  
 نَرِيئَا بَرِيئَةَ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ س مُسْطَ

ترجمہ: اے اللہ! جو علم تو نے مجھے دیا ہے، اس سے مجھے نفع بھی دے اور مجھے وہ علم نصیب فرما جس سے تو  
 مجھے نفع دے۔ نسائی، حاکم، رعن، نسائی  
 اے اللہ! تو نے جو علم مجھے دیا ہے، اس سے مجھے نفع دے اور مجھے زیادہ علم عطا کر، ہر حال میں اللہ کا شکر ہے،  
 اور میں دوزخ والوں کی حالت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ (عن ابی ہریرہ)  
 اے اللہ! تو اپنے عالم الغیب اور مخلوق پر قادر مطلق ہو نیکی صدقہ میں مجھے زندہ رکھ، جب تک تیرے علم میں زندگی  
 میرے لئے بہتر ہو، مجھے اٹھالے جب تیرے علم میں موت میرے لئے بہتر ہو، اور میں تجھ سے ظاہر و باطن میں  
 تیرا ڈر اور عیش و طیش میں سچائی مانگتا ہوں۔ اور تجھ سے ایسا آرام مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور آنکھوں  
 کی ایسی ٹھنڈک جو جاتی نہ ہے۔ اور میں تجھ سے تیرے فیصلہ پر تسلیم و رضا اور موت کے بعد بر لطف  
 زندگی اور تیرے دیدار کی لذت اور تیری ملاقات کا شوق مانگتا ہوں۔ اور میں تیری پناہ مانگتا  
 ہوں، آزار دینے والی مصیبت اور گمراہ کرنے والی بلا سے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زمیت سے آراستہ

مہر دے اور ہمیں راہنما راہ یاب بنادے۔ نسائی، حاکم، احمد، طبرانی (عن عمار بن یاسر)

إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ  
وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ  
مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرٍ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ  
وَنَبِيُّكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرٍّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ  
مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ  
كُلَّ قَضَاءٍ لِي خَيْرًا قَبْلَ حَبْ مُسٍّ وَأَسْأَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِي  
مِنْ أَمْرٍ أَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا مُسٍّ اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا  
فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ  
حَبْ مُسٍّ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ہر بھلائی جلد ہونے والی بھی اور دیر میں ہونے والی بھی جس کا مجھے علم ہے، اور جس کا مجھے علم نہیں سب کی سب مانگتا ہوں اور ہر بُرائی سے جلد ہونے والی اور دیر میں ہونے والی بھی جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں سب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔  
اے اللہ! میں تجھ سے وہ سب بھلائیاں مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں، اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ان تمام برائیوں سے جن سے تیرے بندے اور تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔

اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور وہ قول و عمل جو اس سے قریب کر دے اور میں دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس قول و عمل سے جو اسے قریب کر دے، اور تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنا ہر فیصلہ میرے حق میں بہتر کر دے، اور تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ جو کچھ تو میرے حق میں فیصلہ کرے اس کا انجام اچھا کر۔ ابن ماجہ ابن حبان  
اے اللہ! ہمارے ہر کام کا انجام بہتر کر، اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ ابن حبان عاکم (عن بسر بن ابی ارطاة)

اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِالإِسْلَامِ قَائِمًا وَاحْفَظْنِي بِالإِسْلَامِ قَائِدًا  
 وَاحْفَظْنِي بِالإِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِي عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَرَّ مِنْ يَدِكَ مُسْ حَبُ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَخُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ وَأَسْأَلُكَ  
 مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي هُوَ بِكَ كُلُّهُ حَبُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ  
 رَحْمَتِكَ وَغَيْرِائِهَا مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ  
 مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ مُسْ ط اللَّهُمَّ  
 لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا دَيْنًا إِلَّا  
 قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا قَضَيْتَهَا  
 يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ طَطَبُ

ترجمہ: اے الہی مجھے اُنٹے بیٹھے سوتے (جاگتے اسلام ہی پر قائم رکھ اور کسی دشمن اور کسی حاسد کو مجھ پر طعنہ نہ  
 موقع نہ دے، اہلی میں تجھ سے وہ سب بھلائیاں مانگتا ہوں جن کے خزانے تیرے قبضہ قدرت میں ہیں،  
 حاکم، ابن حبان (عن عمر بن الخطاب)

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کی برائی سے جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے اور وہ  
 بھلائیاں مانگتا ہوں جو تمام تر تیرے ہی قبضہ میں ہیں ابن حبان (عن عمر)  
 اے اللہ! ہم تجھ سے مانگتے ہیں تیری رحمت کے اسباب اور مغفرت کے سامان اور ہر گناہ سے حفاظت  
 اور جنت کی کامیابی اور دوزخ سے نجات۔ حاکم، طبرانی (عن عمر)

اے اللہ! ہمارا کوئی گناہ نہ چھوڑ جسے بخش نہ دے، اور نہ کوئی ایسی تشویش جسے تو دور نہ  
 کر دے، اور نہ کوئی ایسا قرض جسے تو ادا نہ کر دے، اور نہ کوئی دنیا اور آخرت کی ایسی حاجت جسے  
 تو پوری نہ کر دے، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ طبرانی فی الکبیر والدعاء۔ (عن انس)

اللَّهُمَّ اَعِنَّا عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ مُسْ  
 اللَّهُمَّ اَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ رَا اللَّهُمَّ  
 قِنِّعْنِي بِسَارِ نَفْسِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلَى كُلِّ غَائِبَةٍ  
 لِي بِخَيْرٍ مُسْ اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ عَيْشَةً نَقِيَّةً وَمِيتَةً  
 سَوِيَّةً وَمَرَدًّا غَيْرَ خِزْيٍ وَلَا فَاخٍ مُسْ اللَّهُمَّ اِنِّي ضَعِيفٌ  
 فَقَوِّ فِي رِضَاكَ ضَعْفِي وَخُذْ لِي الْخَيْرَ بِنَا حَيَّتِي وَاجْعَلْ لِي سَلَامًا  
 مِنْهُنَّ رِضَايَ اللَّهُمَّ اِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّ نِي وَارِنِّي ذَلِيلٌ فَاعِزِّنِي  
 وَارِنِّي فَقِيرٌ فَارْزُقْنِي مُسْ مُسْ

ترجمہ: اے اللہ! ہماری اپنے ذکر و شکر اور اچھی طرح عبادت کرنے میں مدد فرما۔ حاکم، احمد  
 (عن ابی ہریرہ)

اے اللہ! میری مدد فرما اپنی یاد اپنے شکر اور اچھی طرح بندگی کرنے پر، ہزار (عن ابی ہریرہ)  
 اے اللہ! جو تو نے مجھے دیا ہے، اس پر مجھے قانع کر دے، اور اس میں میرے لئے برکت عطا کر، اور میری  
 ہر گم شدہ چیز کا مجھے نعم البدل عطا فرما۔ حاکم (عن ابن عباس)

اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ زندگی، ڈھنگ کی موت، اور ایسی مراجعت چاہتا ہوں جس میں  
 میری رسوائی اور فضیحت نہ ہو۔ حاکم (عن ابن عمر)

اے اللہ! میں کمزور ہوں سو میری کمزوری کو اپنی رضا کے چاہنے میں قوت دے اور مجھ کو بھلائی کی توفیق  
 دے اور اسلام کو میری پسندیدگی کی انتہا بنا۔

اے اللہ! میں کمزور ہوں مجھے قوت دے، میں ذلیل ہوں مجھے عزت دے، میں محتاج ہوں  
 مجھے رزق دے۔ حاکم، ابن ابی شیبہ (عن بریدہ بن حصیب الاسلمی)

اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ  
 أَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ نَاصِيئَهَا بِيدِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْإِثْمِ  
 وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ  
 وَالْمَغْرَمِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ  
 مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ  
 بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ هَذَا مَا سَأَلَ مُحَمَّدٌ رَبَّهُ طَاطَسُ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَسْأَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَاءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ  
 وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيَاةِ وَخَيْرَ الْمَمَاتِ وَ  
 تَيْبَتْنِي وَثَقِّلْ مَوَازِينِي وَحَقِّقْ أَيْمَانِي وَارْفَعْ دَرَجَتِي وَتَقَبَّلْ  
 صَلَاتِي وَاغْفِرْ خَطِيئَتِي وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ  
 أَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فَوَاحِشَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ وَجَوَامِعَهُ  
 وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ  
 الْجَنَّةِ أَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا آتَى وَخَيْرَ مَا أَفْعَلُ  
 وَخَيْرَ مَا أَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطْنُ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ  
 الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ أَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي  
 وَتَضَعَهُ زُرِّي وَلِصْلِحِ أَمْرِي وَتُطَهِّرَ قَلْبِي وَتُحَصِّنَ فَرْجِي وَ  
 تُنَوِّرَ قَلْبِي وَتَغْفِرَ لِي ذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ

اٰمِنْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ  
وَفِیْ رُوحِیْ وَفِیْ خَلْقِیْ وَفِیْ خُلُقِیْ وَفِیْ اَهْلِیْ وَفِیْ مَحْيَایْ وَفِیْ مَمَاتِیْ وَفِیْ  
عَمَلِیْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ وَاسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ  
اٰمِنْ مُسْرَطَسُ

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں، اور تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی چیز نہیں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر زمین پر چلنے والے سے تو تیرے قبضہ قدرت میں ہے اور پناہ مانگتا ہوں گناہ رطاعت میں، سختی، قہر کے عذاب اور آزمائش سے اور پناہ مانگتا ہوں ناجائز افعال اور قرض سے، الہی مجھے میرے گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسا کہ سفیر کبرئیل سے پاک کیا جاتا ہے، اور مجھ میں اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا کہ مشرق و مغرب میں تو نے فاصلہ رکھا ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے مانگی ہیں۔ طبرانی فی الکبیر والاوسط (عن ام سلمہ)

اے اللہ! میں تجھ ہی سے بہترین سوال، بہترین دعا، بہترین کامیابی، بہترین اجر اور بہترین زندگی اور بہترین موت مانگتا ہوں، مجھے حق پر ثابت قدم رکھ اور میری نیکیوں کا پلہ بھرتی کر دے اور میرا ایمان ثابت و استوار رکھ اور میرا درجہ بلند کر، اور میری نماز قبول فرما، اور میری خطا بخش دے، اور میں تجھ ہی سے جنت کے بلند درجے مانگتا ہوں۔ آمین۔

اے اللہ! میں تجھ ہی سے خیر کی ابتداء میں اور انتہا میں بھی مانگتا ہوں، اور سب سب خیر (دینی و دنیاوی)، اور خیر کا اول بھی اور خیر کا آخر بھی، اور خیر کا ظاہر بھی اور خیر کا باطن بھی، اور جنت کے بلند درجے، آمین۔ اے اللہ! میں تجھ ہی سے اپنے ہر اس عمل کی خیر مانگتا ہوں جسے میں اپنے اعضاء و جوارح اور قلب و جگر سے کروں، اور اس کی بھی خیر جو پستیدہ ہے، اور اس کی بھی خیر جو ظاہر ہے، اور جنت کے بلند درجے۔ آمین۔

اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ میرا ذکر بلند کر دے اور میرا بوجھ دور کر دے، اور میرا کام بنادے، اور میرا دل پاک کر دے، اور میری شرم گاہ محفوظ رکھ، اور میرا دل روشن کر دے، اور میرا (ایک ایک) گناہ بخش دے اور میں تجھ سے بہشت کے بلند درجے مانگتا ہوں۔ آمین۔ اے اللہ! میں تجھ ہی سے دعا کرتا ہوں کہ تو برکت دے میری سماعت میں، اور میری بصارت میں، اور میری روح میں، اور میری پیدائش میں، اور میری سیرت میں، اور میرے گھر بار میں، اور میری زندگی میں، اور میری موت میں، اور میرے عمل میں اور میری نیکیاں قبول کر، اور میں تجھ سے بہشت کے بلند درجے مانگتا ہوں۔ آمین۔ اے اللہ! میری دعا قبول فرما لے) حاکم، طبرانی فی الکبیر والاوسط (عن ام سلمہ)

اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِيَّ وَانْقِطَاعِ عُمُرِي  
 مَسْ طَس اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَخَطِيئَتِي وَعَمْدِي حَبْ  
 يَأْمَنْ لَا تَرَاكَ الْعُيُونُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُونُ وَلَا يَصِفُهُ  
 الْوَاصِفُونَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ  
 يَعْلَمُ مَثَاقِيلَ الْجِبَالِ وَمَكَائِيلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ  
 وَعَدَدَ وَرَقِ الْأَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا أَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَأَشْرَقَ  
 عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُؤَارِي مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا أَرْضٌ أَرْضًا وَلَا بَحْرٌ  
 مَاءً فِي قَعْرِهِ وَلَا جَبَلٌ مَاءً فِي وَعْرِهِ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِي آخِرَهُ وَخَيْرَ  
 عَمَلِي خَوَاتِيمَهُ وَخَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاكَ فِيهِ طَس يَا وَلِيَّ  
 الْإِسْلَامِ وَأَهْلِيهِ ثَبِّتْنِي بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ ط

ترجمہ: الہی مجھے بڑھاپے اور اخیر عمر میں فراخ روزی عطا کر، حاکم، طبرانی فی الاوسط (عن عائشہ)  
 اے اللہ! میرے گناہ، میری بھول چوک، اور میرا قصد و ارادہ بخش دے۔ ابن جان (عن عثمان بن العاص)  
 اے وہ ذات کہ آنکھیں جس کے دیدار کی تاب نہیں لاسکتیں، خیالات و تفکرات جسے نہیں پاسکتے، شناخوان  
 جس کی تعریف و توصیف نہیں کر سکتے، حوادث جسے متغیر نہیں کر سکتے، گردش زمانہ جسے دُورا نہیں سکتا  
 جو پہاڑوں کے بوجھ، دریاؤں کے پہانے جانتا ہے، مینہ کی بوندیں اور درخت کے پتے جس کی شمار میں  
 ہیں اور نیز اس چیز کی تعداد جسے رات اپنی تاریکی میں چھپا لیتی ہے اور دن اپنی روشنی سے جگمگا دیتا ہے  
 اور نہ اس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو چھپا سکتا ہے، اور نہ ایک زمین دوسری زمین کو چھپا سکتی  
 ہے، اور نہ دریا اس چیسر کو جو اس کی گہرائی میں ہے، اور نہ پہاڑ اس چیسر کو جو اس کی کان میں ہے  
 چھپا سکتا ہے۔ میری آخری عمر کو بہترین عمر اور میرے آخری عمل کو بہترین عمل فرما، اور میرا بہترین دن وہ  
 کر جس روز میں تجھ سے ملوں طبرانی فی الاوسط (عن انس)

اے اسلام اور مسلمانوں کے مددگار مجھے اسلام پر ثبات قدم رکھ یہاں تک کہ میں تجھ سے مل جاؤں طبرانی

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَبَشِ بَعْدَ الْمَوْتِ  
وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشُّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ  
مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ طَسُّ اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا  
فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ  
أَطَّ مَنْ كَانَ ذَلِكَ دُعَاءَهُ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهُ الْبَلَاءُ  
ط اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ غِنَايَ وَغِنَا مَوْلَايَ أَطَّ اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَسْأَلُكَ عَيْشَةً تَقِيَّةً وَمَيِّتَةً سَوِيَّةً وَمَرَدًّا غَيْرَ فَخْزِيٍّ  
وَلَا فَاحِشٍ ط اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ط

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے فیصلہ پر رضامندی اور موت کے بعد پُر لطف زندگی،  
اور تیرے دیدار کی لذت اور تیری ملاقات کا شوق جو آزار دینے والی مصیبت اور گمراہ کرتے والی بلا کے  
بغیر ہو۔ طبرانی فی الکبیر واللاوسط (عن فضالہ)

اے اللہ! ہمارے ہر کام کا انجام بہتر کر، اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عتاب سے محفوظ رکھ،  
احمد، طبرانی (عن بسر بن ابی ارطاة)

جس شخص کی یہ دعا ہوگی وہ مصیبت میں گرفتار ہونے سے پہلے دنیا سے رخصت ہو جائے گا۔  
طبرانی (عن بسر بن ابی ارطاة)

اے اللہ! میں تجھ سے اپنا اور اپنے متعلقین کا (ظاہری و باطنی) غنا چاہتا ہوں۔ احمد، طبرانی،  
(عن ابی صرمة)

اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ زندگی، اور ڈھنگ کی موت، اور ایسی واپسی مانگتا ہوں  
جس میں میری ذلت و رسوائی نہ ہو۔ (عن ابی عمر)

اے اللہ! مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم نہرما، اور مجھے جنت میں داخل کر۔ طبرانی  
(عن ابن عمرو)

اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةٌ أَمْرِي وَفِي آخِرَتِي  
 الَّتِي إِلَيْهَا مَصِيرِي وَفِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا بَلَاغِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ  
 زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ  
 شَرٍّ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي صَبُورًا وَاجْعَلْنِي شَاكُورًا وَاجْعَلْنِي فِي  
 عَيْنِي صَغِيرًا وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيرًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
 الطِّيبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَتُوبَ  
 عَلَيَّ وَإِنْ أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً أَنْ تَقْبِضَنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مُفْتُونٍ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَاعْوِذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا نَبْعَ  
 طَاطَسُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا طَسُ  
 اللَّهُمَّ ضَعِ فِي أَرْضِنَا بَرَكَتَهَا وَزِينَتَهَا وَسَكَنَهَا طَسُ

ترجمہ: اے اللہ! میرے دین میں برکت دے جو میرا بچاؤ ہے، اور میری آخرت میں جہاں مجھے لوٹ کر  
 جانا ہے، اور میری دنیا میں جو میرا وسیلہ ہے، اور زندگی کو میرے لئے بھلائی میں ترقی، اور موت کو  
 میرے حق میں ہر بُرائی سے امن بنادے۔ ہزار (عن زبیر بن العوامؓ)  
 اے اللہ! مجھے بڑا صبر کرنے والا، اور بڑا شکر کرنے والا بنادے اور مجھے میری نظر میں چھوٹا اور  
 دوسروں کی نظر میں بڑا بنادے۔ ہزار (عن ثوبانؓ)

اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ چیزوں کی، اور بُرائیوں کے چھوڑنے کی اور غریبوں کی محبت کی دُعا مانگتا ہوں  
 ہوں، اور یہ کہ تو میری توبہ قبول کرے اور جب تو اپنے بندوں کو آزمانا چاہے تو مجھے بغیر آزمائش اٹھالے ہزار (عن جابرؓ)  
 اے اللہ! میں تجھ سے مفید اور سودمند علم چاہتا ہوں، اور غیر مفید اور بے سود علم سے تیری پناہ مانگتا  
 ہوں۔ طبرانی فی الکبیر والاوسط (عن عائشہ وجابرؓ)

اے اللہ! میں تجھ سے مفید علم اور مقبول عمل چاہتا ہوں۔ طبرانی فی الاوسط (عن جابرؓ)  
 اے اللہ! ہمارے ملک میں برکت، شادابی اور امن عطا فرما۔ طبرانی فی الاوسط (عن سمرہؓ)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ الْأَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَالْآخِرُ فَلَا  
 شَيْءَ بَعْدَكَ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا شَيْءَ دُونَكَ  
 أَنْ تَقْضِيَ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَنْ تُغْنِيَنَا مِنَ الْفَقْرِ مُصَّ اللَّهُمَّ  
 إِنِّي أَسْتَهْدِيكَ لِمَا رَشَدَ أَمْرِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي  
 حَبَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِدُنْيِي وَأَسْتَهْدِيكَ لِمَا رَشَدَ  
 أَمْرِي وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ  
 رَغْبَتِي إِلَيْكَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِي صَدْرِي وَبَارِكْ لِي فِي مَارِئَتِي  
 وَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي مُصَّ يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ  
 الْقَبِيحَ يَا مَنْ لَا يُؤَاخِذُ بِالْجُرَيْرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّتْرَ يَا عَظِيمَ  
 الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ  
 يَا رَحْمَتَهُ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى يَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى يَا كَرِيمَ  
 الصَّفْحِ يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا  
 رَبَّنَا يَا سَيِّدَنَا يَا مَوْلَانَا يَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا أَسْأَلُكَ يَا  
 اللَّهُ أَنْ لَا تَشْوِي خَلْقِي بِالنَّارِ مُصَّ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس لئے کہ تو ہی اول ہے تیرے پہلے کوئی چیز نہیں، تو ہی آخر ہے تیرے  
 بعد کوئی چیز نہیں، تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، تو ہی باطن ہے تیرے نیچے کوئی چیز  
 نہیں یہ مانگتا ہوں کہ تو میرا مرض ادا کر دے اور ہماری مفلسی کو ہماری دولت مندگی سے بدل دے  
 ابن ابی شیبہ (عن ابی ہریرۃ)

اے اللہ! میں اپنے ہر اس کام کی جو میرے حق میں بہت سہ ہو تیری رہنمائی چاہتا ہوں، اور اپنے نفس کی بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ابن حبان (عن عثمان بن ابی العاص)

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اور اپنے معاملات میں میانہ روی طلب کرتا ہوں، اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں، تو میری توبہ قبول کر لے بیشک تو ہی میرا رب ہے۔ اے اللہ! مجھے اپنی طرف راغب کر لے، اور میرا دل مستغنی کر دے، اور جو کچھ تو نے مجھے نصیب کیا ہے، اس میں مجھے برکت دے، اور مجھ سے قبول فرما لے، بیشک تو ہی میرا رب ہے۔ ابن ابی شیبہ، (عن عمر)

اے وہ (ذات) جس نے اچھائی کو ظاہر کیا، اور بُرائی کو چھپایا، اے وہ جو گناہوں پر مواخذہ نہیں کرتا، اور (عیبوں کی) پردہ دری نہیں کرتا، اے بہت معاف کرنے والے، اے بہت درگزر کرنے والے، اے عام بخشش کرنے والے، اے دونوں ہاتھ رحمت سے کشادہ کرنے والے، اے ہر راز کے رازدار، اے ہر شکایت کے مُنتہا، اے بڑے درگزر کرنے والے، اے بڑے احسان کرنے والے، اے استحقاق سے پہلے نعمتوں کے دینے والے، اے ہمارے رب! اے ہمارے سردار! اے ہمارے مالک! اے ہماری رغبت کی انتہا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! میرے بدن کو (جہنم کی) آگ سے نہ بھوننا، حاکم (عن عمرو بن شعیب)



تَمَنُّوْا لَكَ فَهَدَّيْتَ فَلَاكَ الْحَمْدُ عَظُمَ حِلْسُكَ فَعَفَوْتَ فَلَاكَ  
 الْحَمْدُ بَسَطْتَ يَدَكَ فَأَعْطَيْتَ فَلَاكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا وَجْهَكَ أَكْرَمُ  
 الْوُجُوهِ وَجَاهُكَ أَعْظَمُ الْجَاهِ وَعَطِيَّتُكَ أَفْضَلُ الْعَطِيَّاتِ وَأَهْنَأُهَا  
 تَطَاعَ رَبَّنَا فَتَشْكُرْ وَتُعْطِ رَبَّنَا فَتَغْفِرُ وَتُجِيبُ الْمُضْطَرَّ وَ  
 وَتَكْشِفُ الضُّرَّ وَتَشْفِي السَّقِيمَ وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ وَتَقْبُلُ  
 التَّوْبَةَ وَلَا يَجْزِي بِالْآثَامِ أَحَدٌ وَلَا يَبْلُغُ مَدْحَكَ قَوْلٌ  
 قَائِلٍ صِ مَوْمِصُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ  
 رَحْمَتِكَ فَإِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
 مَا أَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا  
 جَهِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ آسَاطِ

ترجمہ: تیرا نور پورا ہوا تو نے ہدایت کی، پس تیرے ہی لئے تعریف ہے، تیرا حلم بڑھا تو تو نے بخشش کی پس  
 تیرے ہی لئے تعریف ہے، تو نے اپنے ہاتھ کشادہ کئے تو عطا کیا، پس تو ہی قابل تعریف ہے۔ اے رب ہمارے!  
 تیری ذات سب مقدس ہے، اور تیرا رتہ سب بڑا ہے اور تیری بخشش سب بڑھ کر اور خوشگوار ہے۔ اے  
 رب! تیری اطاعت کیجاتی ہے تو تو اس کا ثواب دیتا ہے، اور تیری نافرمانی کیجاتی ہے تو تو بخش دیتا ہے  
 اور توبے قرار کی دعا سنتا ہے، اور مصیبت دور کرتا ہے، اور بیمار کو شفا دیتا ہے، اور گناہ بخشتا ہے  
 اور توبہ قبول کرتا ہے، تیری نعمتوں کا نہ کوئی بدلہ دے سکتا ہے اور نہ کوئی شناخواں تیری تعریف  
 کر سکتا ہے، ابو یعلیٰ موقوفاً، ابن ابی شیبہ (عن علیؓ)

اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل اور تیری رحمت چاہتا ہوں، کیونکہ تیرے سوا کوئی بھی ان کا مالک  
 نہیں۔ طرانی (عن ابن مسعودؓ)

اے اللہ! مجھے بخش دے جو کچھ میں نے بھول کر کیا، اور جو کچھ میں نے قصد کیا، اور جو کچھ میں نے پوشیدہ  
 کیا اور جو کچھ میں نے علانیہ کیا اور جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں۔ احمد، بزار، طرانی (عن عمران بن حصینؓ)

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَظُلْمَنَا وَهَرْنَا لَنَا وَجَدْنَا وَخَطَاْنَا  
 وَعَمَدْنَا وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدَنَا أَطَّ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَةً وَ  
 عَمْدِي وَهَرِي وَجِدِي وَلَا تَحْرِمْ مِنِّي بَرَكَتَهُ مَا أُعْطِيتَنِي وَلَا  
 تَفْتِنَنِي فِيمَا أَحْرَمْتَنِي طَسَّ اللَّهُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِي فَاحْسِنْ  
 خَلْقِي أَصْرَبْ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِي السَّبِيلَ الْأَقْوَمَ  
 أَصْرَبْ سَأَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ  
 الْيَقِينِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ تَسَّ قَ حَبْ مُسَّ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَدْعُ اللَّهَ بِهِ فَقَالَ سَلْ رَبَّكَ  
 الْعَافِيَةَ فَسَكَّتُ أَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 عَلَّمَنِي شَيْئًا أَسْأَلُكَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ يَا عِمْرَسَلَّ اللَّهُ  
 الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ط

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے گناہ اور ہمارا ظلم بخش دے اور (وہ گناہ بھی) جو ہم سے ہنسی سے  
 اور سچے سچے، اور جو غلطی سے اور ارادہ ہوئے ہیں، اور یہ سب کچھ ہم ہی سے ہوئے۔ احمد،  
 طبرانی (عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص)

اے اللہ! جو کچھ مجھ سے نادانستہ اور دانستہ، سہواً اور قصداً (گناہ) سرزد ہوئے ہیں،  
 معاف فرما دے، اور جو کچھ تو نے دیا ہے اس کی برکت سے محروم نہ کر، اور جس چیز سے محروم رکھا  
 ہے اُس کی آزمائش نہ فرما۔ طبرانی فی الاوسط (عن ابی بن کعب)

اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میری سیرت بھی اچھی کر دے۔ احمد، ابو یعلیٰ  
 (عن أم سلمة)

اے رب! بخش دے اور رحم کر، اور مجھے سیدھی راہ پر چلا۔ احمد، ابو یعلیٰ (عن ابن مسعود)

(حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ) اللہ سے بخشش اور عافیت مانگو! کیونکہ یقیناً (ایمان) کے بعد کسی کو عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم (عن ابی بکر الصدیقؓ)۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے کوئی چیز ایسی بتا دیجئے جس کی میں اللہ سے دعا کروں۔ آپؐ نے فرمایا اپنے پروردگار سے عافیت مانگئے، میں کچھ دن بعد پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز فرما دیجئے جسے میں اپنے رب عزوجل سے مانگوں، آپؐ نے فرمایا اے چچا جان اللہ سے دُنیا اور آخرت میں آرام و سلامتی طلب کیجئے۔ طبرانی (عن ابن عباسؓ)۔

بیّن

يَا عَمَّ أَكْثَرَ الدُّعَاءِ بِالْعَافِيَةِ ط مَا سَأَلَ اللَّهُ الْعِبَادُ شَيْئًا  
أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يَغْفِرَ لَهُمْ وَيَعَافِيَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا  
تَعْلَمُنِي دَعْوَةً أَدْعُوبُ بِهَا نَفْسِي قَالَ بَلَى قَوْلِي اللَّهُمَّ رَبِّ  
النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَأَذْهَبْ غَيْظَ قَلْبِي وَاجْرِنِي مِنْ  
مُضَلَّاتِ الْفِتَنِ مَا أَحْيَيْتَنَا إِلَّا يَقُولُنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ لَقِّنْ  
حُجَّتِي فَإِنَّ الْكَافِرَ يَلْقَى حُجَّتَهُ وَلَكِنْ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَقِّنْ  
حُجَّةَ الْإِيمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ ط

ترجمہ: اے چچا جان! عافیت کی کثرت سے دعا کیا کیجئے۔ طبرانی (عن ابن عباسؓ)  
بندوں نے اللہ سے کوئی چیز اس سے بڑھ کر نہیں مانگی کہ وہ ان کی مغفرت کر دے، اور انھیں  
عافیت دے، ہزار (عن ابی الدرداءؓ)

(حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا) یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے ایسی دعا نہیں سکھاتے؟  
جو میں اپنے لئے مانگا کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں! تو کہو، اے اللہ! نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے  
رب! میرے گناہ بخش دے، اور میرے دل سے غصہ نکال دے، اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے  
گمراہ کرنے والے فتنوں سے محفوظ رکھے، احمد (عن ام سلمہؓ)

کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ اے اللہ! مجھے میری حجت تلقین کر، کیونکہ کافر کو بھی اس کی  
حجت تلقین کی جاتی ہے، بلکہ کہے اے اللہ! مجھے موت کے وقت ایمان کی حجت (یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) تلقین فرما۔ طبرانی (عن عائشہؓ)

فَضْلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ أَفْضَلُ  
الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ  
فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ حَبْ أَذَاتِ سِتِّ مِائَةٍ  
أَكْثَرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ  
عَلَى دَسَقِ حَبْ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کی فضیلت

ترجمہ: رسول اللہ پر بہترین درود و سلام ہو۔

جس مجلس میں لوگ جمع ہوں اور اس میں نہ اللہ کا ذکر کریں اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجیں تو وہ  
لوگ قیامت کے دن اس مجلس پر حسرت اور افسوس کریں گے، اگرچہ وہ ثواب کے لئے جنت میں  
داخل ہوں۔ ابن جبان، احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم (عن ابی ہریرۃ)  
(حضور کا ارشاد ہے) جمعہ کے دن کثرت سے محمد پر درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے  
پیش کیا جاتا ہے۔ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن جبان (عن اوس بن اوس)

شرح: یعنی لوگ کسی جگہ بیٹھیں اور اس جگہ نہ اللہ کا ذکر کریں اور نہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود  
بھیجیں تو جب وہ قیامت میں درود شریف کا ثواب دیکھیں گے تو اس وقت اس نشست پر حسرت و افسوس  
کریں گے۔ شارحان حدیث نے اس کے دو مفہوم لکھے ہیں کہ حسرت ہر شخص کو ہوگی یا صرف اس شخص  
کو ہوگی جس نے نہ ذکر کیا ہو نا اور نہ درود بھیجا ہوگا۔

علامہ حنفی نے لکھا ہے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مجلس کا ہر شخص اللہ کا ذکر بھی کرے اور  
درود بھی بھیجے، اگر ایک سے بھی رہ جائے گا تو سب کو حسرت و افسوس ہوگا، اور ایک کا کرنا دوسرے کے  
واسطے سودمند نہ ہوگا، لیکن ملا علی قاری رقمطراز ہیں کہ جو شخص نہ کرے گا حسرت اسی کو ہوگی، سب کو نہیں  
ہوگی۔

جمعہ کا دن آپ نے اس لئے فرمایا کہ جمعہ اور دنوں سے افضل ہے، اور آپ بھی سید الانبیاء ہیں۔

لَيْسَ يُصَلِّي عَلَى أَحَدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا عَرَضَتْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ  
 مِمَّنْ مَأْمُونٌ أَحَدٌ يُسَلِّمُ عَلَى الْأَسَدِ اللَّهُ عَلَيْهِ رُوحِي حَتَّى أُرَدَّ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَا أُولَى النَّاسِ بِیْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَاةٍ  
 تَحِبُّ الْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ت  
 س حِبُّ مِمَّنْ أَكْثَرُوا الصَّلَاةَ عَلَى فَإِنَّهَا زَكَاةٌ لَكُمْ  
 ص تَا غَمْرَانُ رَجُلٌ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ت  
 حِبُّ رَط

ترجمہ: جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے، اس کا درود میرے سامنے ضرور پیش کیا جاتا ہے۔ حاکم  
 (عن ابن مسعود)  
 جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے میری روح لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس  
 کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ ابو داؤد (عن ابی ہریرۃ)  
 قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر بکثرت درود بھیجا  
 ہوگا۔ ترمذی، ابن حبان (عن ابن مسعود)  
 بخیل وہی ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم  
 (عن علی)  
 مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو، اس لئے کہ وہ تمہارے واسطے زکوٰۃ (یعنی فلاح اور نجات کا ذریعہ) ہے۔ ابو یعلیٰ  
 (عن ابی ہریرۃ)  
 وہ شخص ذلیل و خوار ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ ترمذی، ابن حبان، ہزار  
 طبرانی (عن ابی ہریرۃ)

شرح: اس حدیث سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ حضرت زندہ نہیں ہیں سلام کے جواب کے وقت روح لوٹ آتی ہے، حالانکہ اہل سنت والجماعت  
 کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عالم برزخ میں زندہ ہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت کی روح اطہر بنو جناب باری میں مستغرق رہتی  
 ہے اس سے اذکار دیکر ادھر متوجہ کرتے ہیں تاکہ سلام کا جواب دیں اور یہ مطلب نہیں ہے کہ روح اقدس بدن سے جدا ہے  
 صرف جواب کے وقت آجاتی ہے۔  
 بظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اہم گرامی کسی مجلس میں لیا جائے تو ہر بار آپ پر  
 درود پڑھا جائے، مگر علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جب بھی آپ کا نام مبارک لیا جائے تو ایک بار درود پھینکا جائے، اور ہر بار درود

مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلْيُصَلِّ عَلَى سِتِّ طَسُّ صِي فَإِنَّهُ  
 مَنْ صَلَّى عَلَى وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا مَنِ ذَكَرَنِي  
 فَلْيُصَلِّ عَلَى صِي إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي  
 السَّلَامَ سِتِّ حَبِّ مُسْ إِنْ لَقِيتُ جِبْرِيْلَ فَبَشِّرْنِي وَقَالَ  
 إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ  
 عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَجَدْتُ لِلَّهِ شُكْرًا مُسْ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ إِنْ لَقِيتُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَنْ يَكْفُ هَمُّكَ وَ  
 يُغْفَرُ ذَنْبُكَ الْحَدِيثُ تِ مُسْ

ترجمہ: جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اسے مجھ پر درود پڑھنا چاہئے۔ سنائی، طبرانی فی الاوسط، ابویعلیٰ، ابن سنی (عن انسؓ)

جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ ابن سنی (عن انسؓ)

جو کوئی میرا ذکر کرے اُسے چاہئے کہ مجھ پر درود بھیجے۔ ابویعلیٰ (عن انسؓ)  
 بیشک اللہ کے کچھ فرشتے (زمین میں) پھرنے والے ہیں جو میری اُمت کا سلام مجھے پہنچاتے  
 رہتے ہیں۔ سنائی، ابن حبان، حاکم (عن ابن مسعودؓ)

میں جب جبریل علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے مجھے اس بات کی خوشخبری سنائی کہ تمہارا رب  
 یہ فرماتا ہے کہ جو آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر اپنی رحمت نازل کروں گا، اور جو آپ پر سلام بھیجے گا  
 میں بھی اس پر سلام بھیجوں گا۔ اس پر میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔ حاکم، احمد (عن عبد الرحمن  
 بن عوفؓ)

(حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا) یا رسول اللہ! میں نے اپنا تمام وقت آپ کے درود ہی کے  
 لئے کر دیا، تو آپ نے فرمایا اب تیری تمام مشکلیں حل ہو جائیں گی اور تیری تمام آرزوئیں پوری  
 ہو جائیں گی، اور تیرے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے

ترمذی، حاکم، احمد (عن ابی بن کعبؓ)

## شرح :

یعنی انسان یہ نہ سمجھے کہ مجھ میں اور محبوب رب العالمین میں تو اتنی دوری ہے، میرا درود و سلام آپ تک کیسے پہنچے گا، بلکہ ہمیشہ توجہ اور حضور قلب کے ساتھ درود پڑھتا رہے، زمین کے پھرے والے رشتے بارگاہ رسالت میں اسے پہنچا دیتے ہیں۔

پوری حدیث اس طرح ہے کہ حضرت ابی بن کعب نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود بھیجوں، تو جو وقت میں نے دعا کے لئے متعین کیا ہے اس میں سے درود کے لئے کتنا وقت مقرر کروں۔ آپ نے فرمایا جس قدر تم چاہو۔ حضرت ابی بن کعب نے عرض کیا چوتھائی وقت مقرر کروں؟ آپ نے فرمایا جس قدر چاہو صرف کرو، لیکن اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کیا آدھا وقت مقرر کروں۔ آپ نے فرمایا جس قدر تم چاہو مگر دو تہائی سے زیادہ ہو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا، تب حضرت ابی بن کعب نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے سارا وقت آپ کے درود ہی کے لئے کر دیا۔ اُس پر آپ نے یہ فرمایا کہ اب تیری تمام شکلیں حل ہو جائیں گی اور تمام آرزوئیں پوری ہو جائیں گی اور تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

مَنْ صَلَّى عَلَى وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا مُدَّتْ سَـ  
طَ جَاءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرَى وَجْهَهُ  
فَقَالَ إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَّا بِرُضِيكَ  
يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ  
عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ  
عَلَيْهِ عَشْرًا سَ حَبْ مُسْ مُصْ هِيَ مَنْ صَلَّى عَلَى وَاحِدَةٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ  
وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ سَ حَبْ مُسْ رَطَ وَكُتِبَ لَهُ  
بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ سَطَ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلَاةً أ

ترجمہ: جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم (عن ابی موسیٰ))

ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو آپ خوش معلوم ہوتے تھے، آپ نے فرمایا مجھ سے جب تیل علیہ السلام نے آکر کہا، آپ کا رب فرماتا ہے "اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو گے؟ کہ جو کوئی تمہاری امت میں سے تم پر ایک بار درود بھیجے تو میں بھی اس پر دس بار رحمت نازل کروں، اور جو ایک بار سلام بھیجے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں؟ نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ، دارمی (عن ابی طلحہ)

جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور (بہشت میں) دس درجہ بلند ہوتے ہیں۔ نسائی، ابن حبان، حاکم، بزار، طبرانی (عن انس) — اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ نسائی، طبرانی، (عن عمرو بن سعد و عن ابی ہریرۃ) — جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں۔ احمد (عن عبد اللہ بن عمرو)

وَكَيْفِيَّةُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْدَامُ  
 قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُلُّ دُعَاءٍ مُجُوبٌ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِ مُحَمَّدٍ طَسَّ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ أَنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ  
 شَيْءٌ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ تِ وَقَالَ الشَّيْخُ أَبُو سُلَيْمَانَ  
 الدَّارَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذَا سَأَلْتَ اللَّهَ حَاجَةً فَايُودِّكَ بِالصَّلَاةِ  
 عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ادْعُ بِمَا شِئْتَ ثُمَّ اخْتِمِ  
 بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ بِكَرَمِهِ يَقْبَلُ  
 الصَّلَاةَيْنِ وَهُوَ أَكْرَمُ مَنْ أَنْ يَدْعَ مَا بَيْنَهُمَا

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا طریقہ اور پر بیان ہو چکا ہے۔  
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں ہر دعا (بارگاہ الہی تک پہنچنے سے) رُک جاتی ہے، جب تک محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے۔ طبرانی فی الاوسط (عن علیؑ)  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، دعا آسمان و زمین کے درمیان میں رُک جاتی ہے، اس میں سے  
 کوئی چیز بھی (اللہ کے پاس) نہیں (جاتی) جب تک تم اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجو (ترمذی (عن سعید بن مسعود)  
 شیخ ابوسلیمان دارانی فرماتے ہیں کہ جب تم اللہ سے کوئی حاجت مانگو تو اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر  
 شروع کرو، پھر جو چاہو دعا مانگو، اُس کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر ہی اسے ختم  
 کرو، اور وہ (اللہ) اس سے بالاتر ہے کہ ان دونوں کے درمیان کو چھوڑ دے۔

شرح: یعنی دعا کی قبولیت درود شریف پہنچنے پر موقوف ہے، کیونکہ درود شریف تو قبول ہی ہوتا ہے جو بھی دعا اس کے  
 ذریعہ سے مانگی جائے گی قبول ہوگی، اس لئے ہر دعا مانگنے والے کو چاہئے کہ اپنی دعا کے ساتھ درود شریف ضرور پڑھے۔  
 یعنی اول و آخر درود شریف پڑھنے کے طفیل میں ان کے بیچ کی دعا بھی قبول ہو جاتی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے  
 فضل و کرم سے دونوں درود کو قبول فرماتا ہی ہے، تو جو (دعا) ان کے درمیان ہوگی وہ بھی قبول ہو جائے گی۔  
 شیخ ابوسلیمانؒ کا نام عبدالرحمنؒ ہے شام کے بڑے اولیاء اور فضلاء میں سے ہیں ۲۱۵ھ میں وفات پائی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
 وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ  
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا خَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا  
 كَثِيرًا اللَّهُمَّ مُحَقِّقْهُ عِنْدَكَ ارْفَعْ عَنِ الْخَلْقِ مَا نَزَلَ بِهِمْ وَلَا  
 تَسَلِّطْ عَلَيْهِمْ مَنْ لَا يَرْحَمُهُمْ فَقَدْ حَلَّ بِهِمْ مَا لَا يَرْفَعُهُ  
 غَيْرُكَ وَلَا يَدْفَعُهُ سِوَاكَ اللَّهُمَّ فَرِّجْ عَنَّا يَا كَرِيمُ يَا  
 أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

ترجمہ: اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم  
 علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی، بیشک تو ہی تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔ اے  
 اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور  
 ان کی آل پر برکت نازل فرمائی، بیشک تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔

اے اللہ! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر (برابر) رحمت بھیج جب تک ان کو یاد کرنے والے  
 انھیں یاد کرتے رہیں، اے اللہ! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیج جب تک ان کے ذکر سے  
 غفلت ہر تنے والے غفلت برتتے رہیں، اور کثرت سے سلام بھیج۔

یا اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حق کے طفیل میں جو تجھ پر ہے مخلوقات سے وہ مصیبت  
 دور کر دے جو ان پر نازل ہوتی ہے اور ان پر ایسا شخص مسلط نہ فرما جو ان پر رحم نہ کرے، ان پر ایسی  
 مصیبت اتری ہوئی ہے، جس کو نہ تیرے سوا کوئی دور کر سکتا ہے اور نہ کوئی ہٹا سکتا ہے۔ اے اللہ!  
 ہماری مصیبت دور کر دے، اے کرم کرنے والے، اے سب رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم  
 کرنے والے۔

قَالَ الْمَوْلَى الشَّيْخُ الْأَجَلُ رُحْلَةٌ أَجَلَةُ الْعُلَمَاءِ وَارِثُ عُلُومِهِمْ  
 الْأَنْبِيَاءُ خَتَمُ الْمُحَدِّثِينَ وَحَيْدُ الْعَصْرِ شَرْقًا وَغَرْبًا وَفَرِيدُ  
 الدَّهْرِ بَرٌّ أَوْ بَحْرَانِ الَّذِي نَالَ فِي الْأَفَاقِ حَظًّا مِمَّنْ الْأَشْتَهَارُ  
 اشْتَهَارُ الشَّمْسِ فِي رِصْفِ النَّهَارِ صَاحِبُ الْأَنْفَاسِ الْقُدْسِيَّةِ  
 وَالْكَمَالَاتِ الْأَنْسِيَّةِ وَالْأَخْلَاقِ السَّنِيَّةِ الْعَلِيَّةِ وَالْمَمْلَكَاتِ  
 الْمَلِكِيَّةِ مَوْلَانَا شَمْسُ الدِّينِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنُ  
 الْجَزَرِيِّ أَفَاضَ اللَّهُ بَرَكَاتِهِ عَلَى الْعَالَمِينَ عُمُومًا وَعَلَى  
 أَصْحَابِهِ خُصُوصًا قَالَ كَاتِبُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَزَرِيُّ لَطَفَ  
 اللَّهُ تَعَالَى فِي عُزْبَتِهِمْ وَأَخَذَ بِيَدِهِ فِي شِدَّتِهِ فَرَعَتْ مِنْ تَرْصِيفِ  
 هَذَا الْحِصْنِ الْحَصِينِ مِنْ كَلَامِ سَيِّدِ السُّرُسُلَيْنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحَدِ بَعْدَ الظُّهْرِ الثَّانِي وَالْعِشْرِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ  
 الْحَرَامِ سَنَةِ إِحْدَى وَتِسْعِينَ وَسَبْعِمِائَةً بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 أَنْشَأَهَا بِرَأْسِ عَقَبَةِ الْكُتَّانِ دَاخِلِ دِمَشْقِ الْمَحْرُوسَةِ  
 حَمَاهَا اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْأَفَاقَاتِ وَسَائِرِ بِلَادِ الْمُسْلِمِينَ هَذَا  
 وَجَمِيعِ أَبْوَابِ دِمَشْقِ مُغْلَقَةً بِكُلِّ مُشِيدَةٍ بِأَيِّهَا حِجَارِ  
 الْخَلَاءِ لَيْسَتْ يَسْتَغِيثُونَ عَلَى الْأَسْوَارِ وَالنَّاسِ فِي مُجْهِدٍ عَظِيمٍ  
 مِمَّنْ الْحِصَارِ وَالْبِيَاهِ مَقْطُوعَةً وَالْأَيَادِي مَرْفُوعَةً وَقَدْ  
 أُحْرِقَ ظَوَاهِرُ الْبَلَدِ وَهَبَّ أَكْثَرُهُ وَكُلُّ أَحَدٍ خَائِفٌ



وَقَدْ أَجَزْتُ أَوْلَادِي أَبَا الْفَتْحِ مُحَمَّدًا وَأَبَا بَكْرٍ أَحْمَدَ وَأَبَا الْقَاسِمِ  
 عَلِيًّا وَأَبَا الْخَيْرِ مُحَمَّدًا وَفَاطِمَةَ وَعَائِشَةَ وَسَلْمَى وَخَدِيجَةَ  
 رَوَيْتُهُ عَنْهُمْ جَمِيعًا مَا يَجُوزُنِي رَوَايَتُهُ وَكَذَلِكَ أَجَزْتُ أَهْلَ  
 عَصْرِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ أَوْلًا وَآخِرًا وَبَاطِنًا وَظَاهِرًا وَصَلَاتُهُ  
 عَلَى سَيِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِهِ وَلِكَاتِبِهِ وَلِمَنْ قَرَأَ فِيهِ وَلِمَنْ دَعَا لَهُمْ بِالْخَيْرِ  
 وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ  
 نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ

ترجمہ: اور میں نے اپنے لڑکوں ابو الفتح محمد، اور ابو بکر احمد، اور ابو القاسم علی، اور ابو الخیر محمد اور لڑکیوں فاطمہ  
 عائشہ، سلمیٰ اور خدیجہ کو اس کی اور تمام اُن چیزوں کی اجازت دے دی جن کی روایت کی مجھے اجازت ہے  
 اور اسی طرح اپنے تمام اہل زمانہ کو اجازت دے دی، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو کیا و یگانہ، اول  
 آخر اور ظاہر و باطن ہے اس کی رحمت نازل ہو سیتا الخلاق (مخلوق کے سردار) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور  
 ان کی آل اور ان کے اصحاب پر اور اس کا سلام ہو آپ پر اور آپ کے اصحاب پر۔  
 اے اللہ! اس کتاب کے مُصنّف اور اس کے کاتب اور اس کے پڑھنے والے کو بخش دے، اور  
 جو ان کے لئے دُعا ئے خیر کرے اُس کی اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما، اور ہر تعریف اللہ ہی کے لئے ہے،  
 جو کیا و یگانہ ہے، اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر درود و سلام بھیج ہمیں اللہ  
 بس ہے اور وہ بہترین کار ساز ہے، اور بہترین حامی اور بہترین مددگار ہے۔

نور محمد کارخانہ تجارت کتب ارامہ باغ کراچی پاکستان

# مشارق الانوار حصہ

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ۲۲۷۲ قولی احادیث کا گرانمایہ مجموعہ مع فوائد غریبہ

اس کتاب کے مؤلف فن لغت حدیث کے امام علامہ رضی الدین حسن صفحانی چھٹی صدی ہجری کے مایہ ناز محدث ہیں

آپ نے مشارق الانوار میں بخاری و مسلم میں سے صرف قولی احادیث جمع کی ہیں۔

اس کتاب کی ترتیب و تدوین اور انتخاب میں جس قدر جانفشانی کی گئی ہو اس کے متعلق صفحانی فرماتے ہیں کہ ”یہ کتاب صحت اور ثنانت میں میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجت ہے۔ وہی خوب جانتا ہے کہ میں نے اس کی خاطر کس قدر محنت کی ہے“

اس کتاب کے مترجم عالم باعمل علامہ خرم علیؒ ہیں۔ نہایت عام فہم سہل بیان اور با محاورہ اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ آپ نے ہر حدیث کے ترجمہ کے بعد فوائد میں ایسے ایسے دقائق و نکات کو عمدگی کے ساتھ سہل کیا ہے جو خواص کیلئے بھی آسان نہ تھے مترجم کا اپنا قول ہے کہ ”یہ کتاب اہل اسلام کے لئے عجیب تحفہ اور اکثر مطالب دینی پر مشتمل ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ کی تفسیر موضح القرآن اور یہ ترجمہ مشارق الانوار طالب خدا کے واسطے کافی ہیں۔ طالب دین کے حق میں یہ دونوں کتابیں گویا دو آنکھیں ہیں جن سے دین و دنیا کی بصیرت حاصل ہو سکتی ہے“

اس سے قبل مشارق الانوار مختلف مطابع سے الفاظ و حروف پر مرتب شدہ صورت میں طبع ہوتی رہی تھی مگر ہم نے مستند علماء کی زیر نگرانی اس کی ترتیب حروف و ابجد سے بدل کر فقہی ابواب کے مطابق کر دی ہے اس لحاظ سے اب اسکی افادیت میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے، اب جس مسئلہ کیلئے حدیث درکار ہو باسانی اس میں دیکھی جاسکتی ہے۔ کتابت و طباعت کے اعلیٰ معیار کے ساتھ تیار ہو گئی ہے قیمت مجلد چودہ روپے

نور محمد، اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب آرام باغ۔ کراچی

# سیرت پاک

طول ۷، انچ، عرض ۴، انچ صفحات ۱۹۲  
مرتبہ۔ بشیر محمد شارق دہلوی

خدا کا آخری پیغام لانے والے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے پاکیزہ حالات جن کو نہایت دلکش انداز میں اور بڑی سادہ و پیاری اردو زبان میں قلم بند کیا گیا ہے۔

واقعات اس قدر دلچسپ ہیں کہ شروع کیجئے تو بغیر ختم کئے دل نہیں مانتا، اسکے مطالعہ سے بچوں کے دل میں حضور کی عزت و وقعت اور محبت بٹی جاتی ہے اور بڑوں کے دل عبرت و سبق حاصل کرتے ہیں اس مختصر مگر جامع کتاب میں تقریباً تمام حالات آگئے ہیں لیکن زبان اتنی شگفتہ ہے کہ کسی طرح بھی پڑھنے والے کی طبیعت کو بار نہیں معلوم ہوتا۔

یہ کتاب ہر شخص کے لئے مفید اور مسلمانوں کیلئے مشعل راہ ہے جس کا ایک ایک لفظ دنیا کو سچی محبت کا سبق دیتا ہے، غرض تمام ضروری معلومات کے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں مولانا حالی کی مقبول عام مسدس کا وہ حصہ بھی شامل ہے جس کے پڑھنے سے عرب کی صحیح حالت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔

ناممکن ہے کہ اس کتاب کو پڑھ لینے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عزت اور اسلام کی سچائی کا اثر پڑھنے والے کے دل میں نہ پیدا ہو قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے

نور محمد کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ فریئر روڈ، کراچی

# کتاب الصلوٰۃ

وَمَا يُلْزَمُ لَهَا

طول ۷، انچ، عرض ۵، انچ۔ جملہ صفحات ۱۶۰

اس کتاب کے مؤلف حضرت امام احمد بن حنبلؒ ہیں آپ ۱۶۴ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے اور ۲۴۱ھ میں وفات پائی۔

فقہ، حدیث، زہد، ورع اور عبادت میں مقتدا ہیں آپ کے مناقب کا آفاق میں شہرہ ہو آپ ان مجتہدین میں سے ایک ہیں جن کے قول، رائے اور مسلک پر بہت ممالک میں امت مسلمہ کا عمل ہے آپ کی اس بے بہا تالیف کتاب الصلوٰۃ میں نماز کے بارے میں نماز کی عظمت کے بیان میں اور جو باتیں نماز کے کامل ہونے کیلئے لازمی ہیں اور نماز کے ان احکام کے متعلق جن میں مسلمانوں کو بہت سخت ضرورت ہے ایسے تمام اہم امور درج ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ انسان ساڑھے برس تک نماز پڑھتا ہو لیکن پھر بھی اس کی نماز نہیں ہوتی۔ پوچھا گیا کہ کیونکر نماز نہیں ہوتی فرمایا کہ کوئی پوری طرح سے ادا کرتا ہو تو سجدہ پوری طرح سے ادا نہیں کرتا، اگر سجدہ پوری طرح سے ادا کرتا ہو تو رکوع پوری طرح سے ادا نہیں کرتا یا۔

امام احمد بن حنبلؒ نے تو فرمایا ہے کہ اس کتاب کی مختلف ممالک میں اشاعت کی سخت ضرورت ہے کیونکہ مسلمانوں نے نماز کو ہلکا سمجھ رکھا ہے، نماز کے حقوق برباد کر کے نماز کی توہین کرتے ہیں۔ اس کتاب میں امام احمد بن حنبلؒ کی سیرت بھی شامل ہے جو بے شمار علمی و تاریخی فوائد سے لبریز ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے

آرام باغ فریئر روڈ، کراچی

# شمالِ ترمذی حبسہ

## مع

۱۔ اُردو شرح "خصائل نبوی" از مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث

۲۔ "نبوی لیکل ونہار" اثر مولانا سعد حسن صاحب یوسفی

طول ۱۰ اینچ - عرض ۴ ۱/۲ - اینچ صفحات ۴۴۰

اس کتاب میں امام ترمذی کی کتاب الشمائل کی تمام احادیث با اعراب مع ترجمہ و شرح اُردو درج ہیں جن میں رسول اللہ کی شکل و صورت، آپ کی سیرت و عادات، رات دن کے معمولات، لباس و طعام غرض ہر چیز کی کیفیت صحیح و مستند طریقہ سے مذکور ہے۔ ایک مسلمان کے لئے اس سے زیادہ سعادت اور کیا ہو سکتی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک اس کا ورد زبان و حرز جان ہو، آپ کی شکل و شمائل، آپ کے عادات و خصائل، آپ کی رفتار و گفتار کا نقشہ اسکے دل میں رہے، اور اس کی آنکھوں میں پھرے۔

انسان وہی ہے جس کو آپ کی معرفت و محبت سے کچھ حصہ ملا ہو۔ کمال صحیح معاشرت یہی ہے، باقی سراسر نقصان ہے۔ ہر مسلمان کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت مجلد آٹھ روپے

نور محمد، اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب آرم باغ کراچی

# تفسیر ابن کثیر اُردو (تفسیر محمدی)

طول ۱۰-۱۱، ایچ، عرض ۱۲، ایچ، جملہ صفحات تین ہزار

مترجمہ: جناب مولانا محمد صاحب مہین جو ناگڑھی

یہ علامہ ابن کثیر دمشقی کی بلند پایہ و مشہور عالم تفسیر کا ترجمہ ہے، یہ تفسیر دنیائے اسلام میں بہترین اور مستند تسلیم کی گئی ہے۔ زمانہ کے علماء نے اس کو شرف قبولیت بخشا ہے اور ائمہ التفاسیر کا لقب دیا ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ سب مفید، سب زیادہ قرآن کریم کو بطریق سلف صالحین سمجھا دینے والی تفسیر "تفسیر ابن کثیر" ہی ہے، اور اس کے بعد تمام عربی و اُردو تفاسیر اسی سے ماخوذ ہیں۔

قیمت جلد اول پارہ ۱ تا ۴ مجلد تیرہ روپے آٹھ آنے، قیمت جلد دوم پارہ ۵ تا ۱۲ مجلد نور روپے آٹھ آنے  
قیمت جلد سوم پارہ ۱۳ تا ۱۷ مجلد نور روپے آٹھ آنے، قیمت جلد چہارم پارہ ۱۸ تا ۲۴ مجلد دس روپے  
قیمت جلد پنجم پارہ ۲۵ تا ۳۰ — مجلد بارہ روپے آٹھ آنے

گویا قیمت مکمل در ۵ جلد بچپن روپے — الگ الگ پاروں کا ہر یہ حسب ذیل ہے :-

پارہ نمبر	قیمت	پارہ نمبر	قیمت	پارہ نمبر	قیمت	پارہ نمبر	قیمت
۱	۳/۸	۸	۲/-	۱۶	۲/-	۲۴	۲/-
۲	۲/۸	۹	۲/-	۱۷	۱/۸	۲۵	۲/-
۳	۲/-	۱۰	۲/-	۱۸	۱/۸	۲۶	۲/۸
۴	۲/-	۱۱	۱/۸	۱۹	۱/۸	۲۷	۲/-
۵	۲/-	۱۲	۱/۸	۲۰	۱/۸	۲۸	۲/-
۶	۲/۸	۱۳	۱/۸	۲۱	۲/-	۲۹	۲/۸
۷	۲/-	۱۴	۱/۸	۲۲	۲/-	۳۰	۲/۸
		۱۵	۲/-	۲۳	۲/-		

نور محمد، اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی

# لغات الحديث

مؤلفہ علامہ وحید الزبان

اس کتاب کا اصل نام "اسرار اللغۃ معہ انوار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات" تھا۔ جو اب لغات الحديث کے مختصر نام کے ساتھ اصح المطابع کے زیر اہتمام طبع ہوئی ہے۔

اردو زبان میں عربی لغات کے ترجمہ و تشریح سے متعلق آج تک اس درجہ کی کوئی جامع لغات شائع نہیں ہوئی۔ "لغات الحديث" کی تالیف میں النہایۃ لابن الاثیر، مجمع بحار الانوار، القاموس المحيط، الصحاح للجوهری، محیط المحيط، منہج الارب، مجمع البحرين، الفائق للزمخشری، المغرب، شرح النہج العجیب اور لسان العرب جیسی معروف کتب سے مدد لی گئی ہے۔

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی زبان کے تمام الفاظ کی دریافت کے ساتھ ساتھ جملہ احادیث اہل سنت و امامیہ اور آثار صحابہ پر بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے۔ الفاظ کے تحت احادیث و آثار مع ترجمہ و شرح مندرج ہیں، شائقین علم حدیث اور ہر مذاق کے علماء و طلباء کے لئے ایک قابل قدر تحفہ ہے۔ یہ کتاب ۲۴ حصوں یا چھ جلدوں میں مکمل ہے۔

جلد اول الف تا ح - ۱۳/، جلد دوم ح تا ز - ۱۳/، جلد سوم س تا ص - ۱۳/۔  
قیمت [جلد چہارم ط تا ف - ۱۳/، جلد پنجم ق تا م - ۱۲/، جلد ششم ن تا ی - ۸/۔

۶ جلدوں کی مجموعی قیمت مجلد - ۲/ روپے

شائقین کی آسانی کے لئے الگ الگ حصص کی فروخت کا بھی انتظام ہے :-

۳/-	م	۳/۸	ف	۲/-	ض	۲/-	ز	۲/-	ح	۲/-	الف
۲/-	ن	۲/-	ق	۲/۸	ط	۲/-	س	۲/-	خ	۲/۸	ب
۳/-	و	۳/-	ک	۵/۸	ع	۳/۸	ش	۳/۸	ذ	۲/-	ت
۲/-	ھ	۲/-	ل	۲/۸	غ	۳/۸	ص	۲/-	ر	۳/-	ج

نور محمد اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

بارہویں صدی ہجری کی لا جواب و نادیر روزگار کتاب

# تحفہ اثنا عشریہ اردو

مؤلفہ حضرت شاہ عبدالعشریہ محدث دہلوی ابن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

ترجمہ: مولانا سعد حسن خاں یوسفی فاضل الہیات

یہ کتاب اہل تشیع کے بطلان عقائد میں ایسی متانت اور شائستگی کے ساتھ لکھی گئی ہے جس کا جواب آج تک علمائے شیعہ سے بن نہ پڑا۔

انصاف پسند طبیعتیں خوب جانتی ہیں کہ یہ لا جواب کتاب کس پایہ کی ہے اور مصنف نے کن کن آب و ابواب سے اسے آراستہ کیا ہے۔

پیدائش و تاریخ مذہب شیعہ۔ ان کی مختلف شاخیں۔ ان کے اسلاف، علماء اور کتب کا بیان۔ الوہیت، نبوت، امامت اور معاد کے بارے میں ان کے عقائد۔ ان کے مخفی مسائل فقہیہ۔ صحابہ کرام، ازواج مطہرات اور اہل بیت کے حق میں ان کے اقوال و افعال اور مطاعن، مکائد شیعہ کی تفصیل۔ ان کے اوہام، تعصبات اور ہفوات کا بیان۔ تولا اور تبرا کی حقیقت۔ یہ سب باتیں مذہب شیعہ کی معتبر کتب سے نقل کی گئی ہیں۔

نیز ان تمام امور کا احاطہ، کمال تہذیب کے ساتھ ان پر سیر حاصل بحث بشمار غلط فہمیوں کا ازالہ اور مدلل جوابات اس عجیب غریب پیرایہ میں قلم زد کئے گئے ہیں جو فی الحقیقت شاہ صاحب ہی کا حق تھا بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ یہ کتاب شاہ صاحب کی نہ صرف علمیت کی ترجمانی کرتی ہے، بلکہ انکی ولایت کی بھی تو کچھ بجا نہ ہوگا اس تالیف سے ہزار ہا بندگانِ خدا کے شکوک مٹ گئے اور عقائد درست ہو گئے یہ کتاب متلاشیانِ حق کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

قیمت مجلد بارہ روپے

نور محمد اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی